نگاہِ محبت

از: کرن مشتاق

اکیس سالہ عمائمہ نے حسرت بھری نظر سے سلک کی سیاہ ساڑھی میں ملبوس ماں کو دیکھا تھا۔سیاہ رنگ میں ان کی گوری رنگت دھمک رہی تھی۔وہ ایک مہینے بعد نیویارک سے واپس آئیں تھی اور آتے ساتھ ہی ایک چکر میکے کا لگایا تھا۔

جو ہرگز اس کے لیے نہیں تھا بلکہ اپنے میکے والوں کو گفٹس دے کر اپنی امارت دکھانی تھی ۔ہمیشہ کنول ایسے ہی کرتیں تھی۔اپر کلاس میں ان کی پہلی اور پھر دوسری شادی ہوئی تھی ، اس کلاس سے ان کے خاندان کا دور دور تک واسطہ نہیں رہا تھا۔

اپر کلاس کے لوگ کیسے ہوتے ہیں ،یہ ان سب کو کنول سے پتا چلتا تھا۔

اس وقت بھی تقریباً سارے گھر والے کنول کے گرد گھیرہ ڈالے بیٹھے تھے ۔نئ جنریشن کو کنول کے سفر نامے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ فیس بک اور یوٹیوب ،گوگل پہ انہوں نے بہت

https://classicurdumaterial.com/

نیویارک دیکھا تھا۔انہیں صرف تحفوں سے غرض تھا جو انہوں نے لیے اور بہانے بہانے سے اٹھ کھڑے ہوئے ۔

اب بڑے کمرے میں بڑی ممانی صدف ،چھوٹی ممانی گلشن اور عمائمہ رہ گئے تھے ۔

وہ نہایت اشتیاق سے ماں کی ایک ایک بات سن رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں بےپناہ چمک تھی۔وہ یہ سب اس لیے سن رہی تھی کیونکہ اسے اپنی ماں کو سننا اچھا لگتا ہے ۔وہ اس سے تو ضرورت کے تحت بھی مشکل سے بات کرتی تھیں ،پتا نہیں کیوں وہ اس کے ساتھ یہ ناروا سلوک رکھتی تھیں۔

عمائمہ کے باپ سے طلاق لے کر انہوں نے عمائمہ کی پیدائش کے تین مہینے بعد شادی کر لی تھی اور پھر اس کے باپ نے بھی کچھ مہینے بعد شادی کر لی ،باقی رہ گئی وہ تو کنول نے اسے باپ کی طرح لاوارث نہ چھوڑا بلکہ اپنی ماں کی نگرانی میں دے دیا۔اور خود اس سے کبھی کوئی لگاؤ اور واسطہ نہ رکھا۔

''عمائمہ کے لیے کچھ نہیں لائی۔''صدف ممانی نے پوچھا تھا۔

عمائمہ جواب جانتی تھی پھر بھی اسے خوش فہمی ہوئی کہ شاید اس بار ماں اس کے لیے کچھ لائی ہو۔

''خیال بھول گیا۔آپ کے لیے جو چاکلیٹ کا پیکٹ لائی ہوں ۔اس میں سے دوچار اسے دے دیجیے گا۔''وہ اپنی ساڑھی کا پلو درست کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔انھیں واپس اپنے محل نما میں گھر میں جانا تھا۔

صدف بیگم اور گلشن بیگم کے چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ آئی تھی ۔سب جانتے تھے کہ کنول اپنی سگی اولاد سے کس قدر خار کھاتی ہے ۔

''اللہ حافظ امی۔''وہ ہمیشہ کی طرح یہ سوچ کر ماں کو گیٹ تک چھوڑنے آئی کہ شاید وہ اسے پلٹ کر گلے لگا لیں ،انھیں یاد آجائے کہ وہ گفٹس کی نہیں ان کے پیار کی بھوکی ہے لیکن ہمیشہ کی طرح یہ بھی نہیں ہوا تھا۔

□□□

'' عمائمہ جلدی کرو ،ناشتہ بنا رہی ہو یا پائے ۔'' صدف ممانی کچن میں آکر چیخی تھی ۔

'' بس تیار ہے ۔میز پہ لگاتی ہوں۔'' وہ ڈر کے بولی تھی ۔رات ماں کے برے رویے کی وجہ سے وہ سو نہیں سکی تھی ۔صبح دیر سے آنکھ کھلی تھی اور سب گھر والے ناشتہ وقت پہ نہ ملنے پہ اسے موردِ الزام ٹھہرا رہے تھے ۔

'' رہنے دیں ناشتہ کو ۔آج تو لگتا ہے بھوکے پیٹ کالج جانا پڑا گا۔'' بڑے ماموں صفدر کی بیٹی حنا نے اسے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے کہا ۔

"آج اگر کوئی بھی بھوکے پیٹ کالج گیا تو عمائمہ کو بھی کھانا نہیں ملے گا۔حد ہے لاپروائی کی۔" وہ اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں تھی۔

عمائمہ کہ ہاتھ پیر پھولے تھے ۔بھوک واحد چیز تھی جو اس کی برداشت سے باہر تھی یہ الگ بات تھی کہ وہ کئی بار پورا دن بھوکی رہتی تھی ۔

" اب لگا بھی دو ناشتہ ۔" حنا نے اسے گھور کر ہوش کی دنیا میں لایا ۔

اس نے جلدی جلدی چٹائی پہ ناشتہ لگایا تھا۔بڑے ماموں اور چھوٹے ماموں کسی شادی میں شرکت کرنے شہر سے باہر گئے تھے ۔اس لیے نئی جنریشن سکون سے ناشتہ کررہی تھی ۔

عمائمہ نے حسرت سے سب کو ہنستے بولتے دیکھا تھا۔حنا کو یونیفارم میں دیکھ کر اس کا دل بھی کالج جانے کا کررہا تھا پھر وہ کیسے کالج جاتی ۔آٹھویں کے بعد صدف ممانی نے اسے سکول سے اٹھوا لیا کہ اس کا پڑھائی میں دل نہیں لگتا حالانکہ وہ بہت ذہین تھی ۔

" یہ تم لوگوں نے کل کنول کے ساتھ کیا بدتمیزی کی تھی ۔" اچانک سے گلشن ممانی کو یاد آیا

" کیسی بدتمیزی ۔" ان کے بیٹے عادل نے کہا ۔

" تم لوگ کچھ دیر اس کے پاس بیٹھے اور پھر سارے کھسک گئے ۔کنول کو کتنا برا لگا ہو گا۔"

صدف ممانی نے عمائمہ کے حصے کا ناشتہ اس کی طرف بڑھایا تھا۔جسے اس نے جھٹ سے تھاما تھا ۔سب چٹائی پہ بیٹھے تھے ۔اس کی جگہ ہمیشہ کی طرح نہیں تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح زمین پہ بیٹھ گئی ۔

" افف ہم پھوپھو کے سفر ناموں سے تنگ آچکے ہیں۔ بچپن میں یہ سب سننا بہت اچھا لگتا تھا لیکن اب انٹرنیٹ کا دور ہے ،سب کچھ چند سیکنڈوں کی دوری پہ ہے ۔" عادل سے چھوٹی مدیحہ نے کہا۔

" پھر بھی کوئی ادب لحاظ ہوتا ہے ۔" صدف بیگم ناشتہ کرتی عمائمہ پہ ایک نظر ڈال کر بولیں تھی ۔

" ناشتہ کرنے دیں امی ۔پہلے ہی ہم لیٹ ہوگئے ہیں۔" ان کے چھوٹے بیٹے تبریز نے کہا تھا ۔

وہ خاموشی سے ناشتہ کررہی تھی جب پاس سے گزرتے تبریز نے اس نے گھٹنے سے جان بوجھ کر اپنا پاؤں ٹچ کیا۔وہ حواس باختہ ہوئی تھی ۔اس نے گھبرا کر تبریز کو دیکھا۔جس نے دائیں آنکھ کا کونہ دبایا تھا۔

عمائمہ کی جان حلق میں اٹکی ۔وہ کوئی بچی نہیں تھی جو تبریز کی اوچھی حرکتیں اور معنی خیز باتیں نہ سمجھ سکتی لیکن وہ یہ سب کس کو بتاتی ۔کوئی بھی اس کی بات کا یقین نہیں کرتا ۔ویسے بھی اس کا ماننا تھا کہ جہاں کسی کو آپ پہ یقین نہ ہو، وہاں وضاحتیں دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

تھوڑی دیر پہلے بھوک سے اس کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے اور اب جیسے کھانے کی خواہش ختم ہوگئی تھی۔

▫▫▫

"یہ کونسا نیا فیشن ہے ۔دو مختلف کلر کے لینس لگانے کا؟" حنا کی دوستیں بیٹھک میں آئی ہوئی تھیں۔جب عمائمہ چائے دینے آئی تو اس کی ایک دوست نے عمائمہ کو غور سے دیکھ کر کہا۔

" لینس نہیں لگائے ہوئے۔میری آنکھیں ایسی ہی ہیں۔ ۔" اس نے بتایا تھا۔

" سچ میں تمہاری دونوں آنکھوں کا کلر مختلف ہے ۔حنا تم نے کبھی بتایا نہیں اس بارے میں؟" حنا کی دوسری دوست نے پوچھا تھا ۔

حنا نے منہ بنا کر عمائمہ کو دیکھا تھا ۔جو بے پناہ حسین تھی ۔گوری رنگت ، براؤن بال ،کھڑے کھڑے نقوش اور سب سے بڑھ کر اس کی آنکھیں ۔دائیں آنکھ کا رنگ لائٹ بلیو اور بائیں آنکھ

کا رنگ لائٹ گرین تھا۔ عمائمہ کا شمار آبادی کی اس ایک فیصد میں ہوتا تھا جن کی دونوں آنکھوں کا رنگ مختلف ہوتا ہے۔وہ جہاں بھی جاتی تھی لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی تھی ۔اس لیے وہ لوگ حسد میں اسے کہیں لے کر ہی نہیں جاتے تھے۔ ابھی بھی حنا کو اپنی دوستوں کا اس طرح پاگل ہونا اچھا نہیں لگا تھا ۔

" میرے لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ عمائمہ ہمارے لیے نوکروں کی طرح ہے ۔ہم نے اسے کبھی اہمیت نہیں دی ۔ عمائمہ سب کو چائے سرو کرو ۔" وہ تیکھی نظروں سے عمائمہ کو دیکھتے ہوئے کاٹ دار لہجے میں بولی تھی۔

عمائمہ جو اپنی تعریف پہ خوش ہورہی تھی ۔حنا کی بات پہ اس کے چہرے پہ شرمندگی چھائی تھی ۔ایسا ہی ہوتا تھا جہاں کہیں اس کی زرا سی تعریف ہونے لگتی ۔اس کے رشتہ داروں کو آگ لگ جاتی اور وہ اسے سب کے سامنے ذلیل کر دیتے۔

اس نے چائے پیش کی اور باہر نکل کر سٹور میں چلی آئی ۔جب تک نانی زندہ تھیں تب تک زندگی اس کے لیے کچھ آسان تھی۔ نانی کے جانے کے بعد تو جسے جینا مشکل ہوگیا تھا۔ پہلے وہ نانی کے ساتھ ان کے کمرے میں سوتی تھی ۔پھر نانی کے انتقال کے بعد اسے سٹور میں چارپائی لگا دی گئی۔

وہ چارپائی پہ لیٹ چکی تھی ۔سارے گھر کی ذمہ داری اس کے نازک کندھوں پہ تھا،جو وہ بخوبی نبھاتی تھی لیکن پھر بھی ہر کسی کو اس سے شکایت تھی ۔

□□□

" کیا ہورہا ہے میری نازک پری ۔" تبریز نے سالن بھونتی عمائمہ کے کندھے سے کندھا ٹکرا کر نہایت اوچھے انداز میں کہا تھا۔

عمائمہ کا دل حلق میں اٹکا ۔اس نے پیچھے ہوتے ہوئے خوفزدہ نظروں سے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔اگر گھر میں سے کوئی انہیں اس طرح دیکھ لیتا تو اس کی شامت یقینی تھی ۔

" ارے گھبراؤ مت ،سب ٹی وی کے آگے بیٹھے ہیں۔ہم اپنی باتیں کر سکتے ہیں۔" تبریز نے اس کے خوبصورت چہرے پہ اپنی گندی نظریں جماتے ہوئے بتایا تھا ۔

عمائمہ کو اس کی نظروں سے کراہیت محسوس ہوئی تھی ۔پچھلے کئی دنوں سے وہ اس کی بدتمیزیاں نظر انداز کررہی تھی اور وہ شیر بن رہا تھا ۔

"آپ کو کوئی کام تھا تبریز بھائی ۔" اس نے لٹھ مار انداز میں پوچھا تھا ۔سارا زور " بھائی " پہ تھا۔

" افف بھائی کہہ کر کیوں اس دیوانے کی جان لینے پہ تلی ہو نازک پری۔" وہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتا لوفرانہ انداز میں بولا تھا۔

"آپ اپنی حد میں رہیں تبریز بھائی ۔مجھے ایسا بے ہودہ مذاق بالکل بھی پسند نہیں ہے ۔" وہ سخت لہجے میں بولی تھی ۔

" اس میں مذاق کا ہے کا-پتا نہیں کب مجھے تم سے محبت ہوگئی عمائمہ ۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں ۔" تبریز سنبھل کر بولا تھا۔

" لیکن مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی ۔امید ہے آپ اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دیں گے ۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی ۔غصے سے معاملہ بگڑتا اور اسے اس معاملے میں قصور وار ٹھہرایا جاتا ۔

" کیوں مجھ میں کیا کمی ہے۔اچھا خاصا ہینڈسم ہوں ،یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہوں۔اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد نرینہ ہوں اور تمہیں کیا چاہیے ۔دیکھنا تمہیں اس گھر میں رانی بنا کر رکھوں گا۔" تبریز نے اس کے انکار کا ٹھیک ٹھاک برا منایا تھا ۔

"آپ یہاں سے جائیں۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی ۔کہنے کو بہت کچھ تھا ،پر وہ کہہ نہیں سکتی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

"ابھی تو جارہا ہوں لیکن میری بات کان کھول کر سن لو اگر مجھ سے شادی سے انکار کیا تو کسی اور کے ساتھ شادی کرنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا ۔" اس نے سرد لہجے میں دھمکی تھی ۔

اس کے جاتے ہی عمائمہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی ۔ پہلے زندگی کب آسان تھی جو اب یہ تبریز اسے مزید مشکل بنانے پہ تلا تھا ۔

▫▫▫

اس کی پیدائش سے کچھ مہینے پہلے اس کے ماں باپ میں طلاق ہوگئی تھی ۔ دونوں اس شادی پہ رضامند نہیں تھے ۔ اس کی ماں کنول اور باپ حسیب نے اپنے اپنے ماں باپ کے مجبور کرنے پہ یہ شادی کی تھی ۔

کنول کے ابو اور حسیب کے ابو دوست تھے اور انہوں نے یہ دوستی رشتہ داری میں بدلنے کے یہ شادی کی تھی ۔ حسیب امیر باپ کی اولاد تھی اس لیے اس کے خواب اونچے تھے جبکہ کنول اپنے کسی کلاس فیلو کو پسند کرتی تھی ۔ جو بہت امیر تھا ۔ دونوں نے والدین کے مجبور کرنے پہ شادی تو کرلی لیکن چند ماہ بعد دونوں کی طلاق ہوگئی ۔ دونوں نے رشتہ ختم ہوتے وقت اس آنے والے بچے کے بارے میں بھی نہیں سوچا ۔

عمائمہ کی پیدائش کے بعد کنول نے بیٹی کو ماں کے حوالے کیا اور اپنی کلاس فیلو سے شادی کرلی ۔اسے کبھی بھی عمائمہ سے دلچسپی نہیں رہی تھی ۔اس نے ہمیشہ عمائمہ کو دھتکارا تھا ۔اسے عمائمہ میں حسیب نظر آتا تھا اور پھر حسیب کے ساتھ گزارے وہ چند تکلیف دہ مہینے۔اس نے ہمیشہ عمائمہ کو حسیب کی بیٹی سمجھا تھا۔کنول اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش تھی ۔ان کی ایک بیٹی دعا تھی جو عمائمہ سے ڈیڑھ برس چھوٹی تھی ۔

دوسری طرف حسیب کے والدین نے اس کی شادی اس کی کزن نجمہ سے کردی ۔جو چھوٹی عمر میں بیوہ ہوگئی تھی اور اس کا چار سال کا بیٹا تھا۔حسیب کو کسی زمانے میں نجمہ اچھی لگتی تھی اور وہ کنول کی طرح خودسر بھی نہ تھی ۔اس لیے اس کی یہ شادی کامیاب رہی ۔اسے بھی کبھی عمائمہ کا خیال نہیں آیا تھا ۔نہ ہی کوئی لگاؤ محسوس ہوا تھا ۔وہ اس کے لیے کنول کی بیٹی تھی ۔جس نے اسے کوئی سکھ نہیں دیا تھا ۔

نجمہ سے اس کی دو اولادیں تھی ۔ ابراھیم اور انزلہ ۔دونوں میں دوسال کا فرق تھا۔ ۔اپنی سگی اولاد عمائمہ سے بھلے حسیب کو دلچسپی نہیں تھی لیکن نجمہ کے بیٹے زوریز سے انہیں بہت پیار تھا۔

دونوں اپنی اولاد کو لوگوں کے رحم و کرم پہ چھوڑ کر اپنی زندگی میں مگن تھے اور عمائمہ کے لیے زندگی دن بدن تنگ ہوتی جارہی تھی ۔یہاں اس کے ساتھ اتنا برا سلوک ہوتا تھا لیکن اسے برا نہیں لگتا تھا کیونکہ یہ لوگ اس کے اپنے نہیں تھے ۔اسے اپنے ماں باپ سے شکایت تھی ،اسے ان کی رویے سے فرق پڑتا تھا ،وہ ان کی محبت اور شفقت کی بھوکی تھی۔

صدف ممانی کہتی تھیں کہ وہ ڈھیٹ ہے ۔اتنی بے عزتی اور مار کے بعد کوئی عزت دار انسان زندہ رہنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا ۔

وہ انہیں کیا بتاتی یہ تکلیفیں اس کی نظر میں کوئی معنی نہیں رکھتی ۔اسے تو ماں باپ کی بے اعتناہی راتوں کو سکون سے سونے دیتی ۔ کبھی کبھی تو اس کی پوری پوری رات روتے گزر جاتی ۔اس نے ابھی تک ماں کا برا رویہ ہی سہا تھا کبھی کبھی وہ سوچتی تھی کہ کیا پتا ابو کا رویہ ایسا نہ ہو۔امی نے ابو کے بارے میں جھوٹ کہا ہو لیکن ابو کو اگر اس کی پروا ہوتی تو اسے اپنے ساتھ لے جاتے ۔

وہ پہلے ہی اپنی زندگی سے تنگ تھی اور اب تبریز نے اس کے لیے نئ مشکلیں کھڑی کر دی تھیں۔اسے اتنا پتا تھا کہ جس طرح وہ ممانیوں سے ڈرتی ہے اس طرح اگر وہ تبریز سے ڈری یا کسی بھی مرد سے ڈر کر اس کی زیادتی کو جھیلا تو یہ خود کے ساتھ ناانصافی ہوگی ۔اس لیے اس

نے ہمیشہ تبریز اور عامر سے سرد رویہ روا رکھا تھا ۔وہ کسی کو موقع نہیں دینا چاہتی تھی پتا نہیں پھر بھی کیوں تبریز اس کے پیچھے پڑ گیا ۔اور وہ اسے مسلسل نظر انداز کررہی تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایک حد تک برداشت کرے گی ۔اس کے بعد وہ کنول کو بتا دے گی ۔وہ جیسی بھی تھیں اس کی ماں تھیں ۔یقینا وہ اس کی بات پہ یقین کریں گے ۔کیا پتا اس کی عزت کی حفاظت کے لیے اسے ساتھ لے جائیں۔

▫▫▫

" یہ کیا بک رہا ہے ۔" تبریز کی بات پہ صدف کا دماغ گھوما تھا ۔

" امی میں صرف منگنی کی بات کررہا ہوں۔آپ ہماری شادی بے شک میری تعلیم مکمل ہونے کے بعد کردیجیے گا ۔" تبریز نے ایسے کہا ،جیسے اس کی ماں دل و جان سے اس رشتے کے لیے راضی ہے ۔

" دماغ تو نہیں چل گیا ۔میں اس لڑکی کو سخت ناپسند کرتی ہوں اور تم اسے بیوی بنانے کے خواب دیکھ رہے ہو ۔یقینا یہ اس چنڈال کا کیا دھرا ہے ۔اور یہ سب اس نے ماں سے ہی سیکھا ہوگا۔اس نے بھی عشق کا چکر چلایا اور طلاق لے کر اپنے عاشق سے بیاہ رچا لیا تھا اور یہ بھی تجھے اپنی چکر میں پھنسا رہی ہے ۔میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی ۔" صدف بھڑک کر بولیں تھی۔

" امی اس کا کوئی قصور نہیں ہے ۔یہ شادی تو میں اس گھر کی بھلائی کے لیے کررہا ہوں ۔سوچیں زرا جب میری عمائمہ سے شادی ہوگی تو شادی پہ پھوپھو کس قدر جہیز دیں گی ۔ہوسکتا ہے مجھے کوئی کاروبار بھی کروا دیں ۔" اس نے ماں کو لالچ دیا تھا۔

" اس عورت نے ساری زندگی بیٹی کو منہ نہیں لگایا ۔ایک جوڑے تک نہیں دلایا ہمیشہ میری بیٹی کی اترن پہنی ہے۔وہ ابھی اسے جہیز دیتی ہے ۔اور تم اپنے ذہن سے عمائمہ کا خیال نکال دو ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔" انہوں نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے وارننگ دی تھی ۔

وہ پیچھے بڑبڑا کر رہ گیا تھا ۔اسے کونسا عمائمہ سے عشق تھا ۔ اس کے ایک دوست نے ہی اس کی توجہ عمائمہ کی طرف دلوائی تھی کہ جب گھر میں اتنی حسین اور لاوارث لڑکی موجود ہے تو کیا ضرورت ہے رنگ برنگی تتلیوں کے پیچھے خوار ہونے کی ۔اس نے پہلے کبھی عمائمہ پہ توجہ نہیں دی تھی وہ ان کی نوکرانی تھی ۔اب جب اس نے غور کیا تو پتا چلا کہ وہ خوبصورت ہے ۔اب وہ اس کے ساتھ کچھ قیمتی وقت بِتانا چاہتا تھا لیکن وہ ٹھہری پارسا ،اس کے ہاتھ نہیں آرہی تھی ۔اس نے سوچا تھا کہ منگنی کا ڈرامہ رچا کر اس کو اپنی محبت کا یقین دلا کر حاصل کر لے گا

لیکن اماں صاف انکار کرچکی تھیں لیکن اسے تو عمائمہ چاہیے تھی اگر وہ نہیں مانی تو اسے اچھے سے منانا آتا تھا۔

▫▫▫

" یہ تم کیا پوستیوں کی طرح ابھی تک بستر توڑ رہی ہوں۔ بھول گئی ہو آج میرے بھائی بھابھی کی دعوت ہے۔کھانا تمہاری ماں بنائے گی یا تمہارا باپ۔" گلشن ممانی نے کڑے تیوروں سے عمائمہ کو چارپائی پہ لیٹے دیکھ کر کہا تھا۔انھوں نے آج اپنے چھوٹے بھائی بھابھی کی دعوت کی تھی ۔جن کی دو ہفتے پہلے شادی ہوئی تھی ۔

" وہ مجھے بخار تھا تو میں پینا ڈول لے کر تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئی تھی ۔" وہ بمشکل بستر سے اٹھتے ہوئے بولی تھی۔بخار کی وجہ سے جسم ٹوٹ رہا تھا اور سر الگ چکرا رہا تھا ۔پر یہاں کس کو اس کی پروا تھی اور وہ ٹھہری ڈھیٹ ہڈی ،جب بھی بیمار ہوتی بنا ڈاکٹر کو دکھائے ٹھیک ہوجاتی ۔کبھی کبھی وہ سوچتی کہ کاش وہ مرجائے ،اس ذلت بھری زندگی سے تو جان چھوٹ جائے گی ۔

"لو بھئی ذرا سی دعوت رکھ لو ،محترمہ کے ڈرامے شروع ہوجاتے ہیں۔" وہ ہاتھ ہلا کر طنزیہ لہجے میں بولی تھی ۔

اس نے جواب دینے کے بجائے اٹھ جانا مناسب سمجھا ۔وہ جانتی تھی کہ یہاں اس کی بیماری کو ہمیشہ بہانہ سمجھا جاتا ہے ۔تبریز کی معنی خیز باتیں اور پھر چھپے ہوئے الفاظ میں دھمکانا کہ میری محبت قبول کر لو ورنہ نقصان اٹھاؤ گی ۔ان باتوں نے اسے ذہنی ٹینشن میں مبتلا کردیا تھا ،نتیجتاً وہ بیمار ہوگئی تھی ۔

چکراتے سر کے ساتھ وہ کچن میں آئی تھی۔اس کے پیچھے گلشن ممانی بھی کچن میں داخل ہوئی تھیں ۔

" روٹی تندور سے منگوا لوں گی۔تم اس طرح کروں کہ وائٹ کڑاہی بنا لوں ،ساتھ میں چکن کا یخنی پلاؤ بنا لینا ۔اور ڈبل روٹی والی کھیر ،ساتھ میں مکس سبزی بھی بنا لینا۔کباب تو فریج میں موجود ہیں ۔اور رائتہ سلاد تو لازمی ہے ۔تمہارے اس بہانے کو سچ مانتے ہوئے میں نے بس یہ چند ڈشیں کہی ہیں۔تمہاری وجہ سے آج میرا سر میرے بھائی بھابھی کے سامنے جھک جائے گا ۔اس گھر میں دعوت رکھ لو تو ،لوگوں کو مسئلے شروع ہوجاتے ہیں۔" وہ اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر احسان جتانے لگیں ،ساتھ میں طنز کرنا نہ بھولیں تھی۔

" اگر کچھ اور بھی بنانا ہے تو بتا دیں ،میں بنا لوں گی ۔" وہ جو کاؤنٹر کو تھامے بمشکل کھڑی تھی ،اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے بولی تھی ۔

" رہنے دو بی بی یہ ہی بنا لو بڑی بات ہے ۔ کچھ چیزیں میں ہوٹل سے منگوا لوں گی ۔" وہ ماتھے پہ بل ڈالیں بولیں تھی۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

" اب کام پہ لگ جاؤ۔ چکن فریج میں بڑا ہے ،نکال کر پانی میں رکھو ۔ صبح کا آیا ہوا ہے ،اب تک برف جم چکی ہوگی ۔" انہوں نے اسے جمے دیکھ کر ٹوکا تھا ۔

عمائمہ بے جان ہوتی ٹانگوں کے ساتھ فریج کی طرف بڑھی تھی ۔اس سے پہلے وہ فریج کے پاس پہنچتی ،اسے زور کا چکر آیا اور وہ تیورا کر نیچے گری تھی۔دوسرے لمحے وہ بے ہوش ہوچکی تھی ۔

" ہائے میرے اللہ ،یہ تو بے ہوش ہوگئی ۔اب کھانا کون بنائے گا۔" گلشن ممانی کا دل ڈوبا تھا ۔

▫▫▫

وہ ہوش میں نہیں آرہی تھی اس لیے مجبوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا ۔ڈاکٹر نے اسے دوائی دی ،اور کمزوری کا بتانے کے ساتھ کچھ دن آرام کا بھی مشورہ دیا تھا ۔

ساتھ ہی کچھ دن نرم غذائیں کھانے کا کہا۔

" تمہیں جب بخار تھا تو بتا نہیں سکتی تھی۔پٹیاں رکھ لیتی اور پینا ڈول لیتی رہتی ۔لے کے اتنا خرچہ کروا دیا ۔" اسے ہوش میں آتے دیکھ کر صدف ممانی غصے سے بولیں تھی۔

اس نے شرمندگی سے لب کاٹے تھے ۔جیسے اس سب میں اس کا قصور تھا ۔

"تمہاری وجہ سے مجھے دعوت کینسل کرنی پڑی۔اب کل کا کہا ہے لیکن سب کچھ تو خود کرنا پڑے گا ۔تم محترمہ بیمار جو ہو گئی ہو۔" گلشن ممانی کا غم بھی تازہ ہوا تھا۔

" دیکھو بی بی یہ تمہاری ماں یا باپ کا گھر تو ہے نہیں کہ یہاں تمہاری خدمتیں ہوں۔ہم نے تمہیں اتنے سالوں سے یہاں رکھا ہے ۔تمہیں کھلا رہے ہیں ،تمہیں لباس اور چھت دی ہے یہ ہمارا احسان ہے ۔ورنہ تمہاری ماں نے تو تمہارے خرچے کے نام پہ آج تک ہمیں ایک دھیلا تک نہیں دیا ۔ہم سے تمہاری خدمتیں نہیں ہوتیں۔تم کل تک آرام کرو اور پرسوں سے کام پہ لگو۔اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تمہیں نرم غذائیں دی جائیں تو اپنی ماں سے کہو کہ تمہارے کھانے کا انتظام کرے ۔ہم سے یہ خدمتیں نہیں ہوتیں۔" صدف بیگم کا لہجہ بہت کچھ جتا رہا تھا اور ان کے چہرے پہ ناگواری تھی۔

ایسا ہی ہوتا تھا جب کبھی عمائمہ کی طبیعت خراب ہوتی ان سب کو برا لگ جاتا تھا کیونکہ عمائمہ کا کام تھا ان کی خدمت کرنا ،وہ کیوں اس لاوارث لڑکی کی ناز برداریاں اٹھائیں۔

" جو بھی پکا ہوگا ،میں کھا لوں گی۔" اس نے آہستگی سے کہا تھا۔اپنے بیمار ہونے پہ وہ خود بھی ہمیشہ کی طرح شرمندہ تھی ۔

" یہ دوائیاں وقت پہ لے لینا ۔ بہت مہنگی آئی ہیں۔" گلشن بیگم نے کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہا تھا۔

ان دونوں کے جانے کے بعد وہ بےآواز آنسو بہاتی رہی تھی۔کاش اس کے ماں باپ کو اس کا تھوڑا سا خیال ہوتا تو آج وہ یوں ذلیل نہ ہو رہی ہوتی ۔

▫▫▫

دعا کی سالگرہ تھی اور ہمیشہ کی طرح کنول بڑی سی پارٹی رکھنے والی تھیں۔

کنول سالگرہ کا انویٹیشن دینے اپنے میکے آئی تھیں۔میکے والوں سے ماں کے جانے کے بعد انہیں کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا وہ تو بس ان سب کو جلانے اور اپنی امارت دکھانے آتی تھیں۔جب بھابھیوں کے چہرے پہ انہیں حسرت نظر آتی تو انہیں بہت خوشی ہوتی تھی ۔

" پھوپھو آپ لوگوں نے اس بار سلور تھیم رکھی ہے اور میرے پاس تو سلور کلر کی کوئی میکسی نہیں ہے ۔اب آپ نے مجھے ایک اچھی سی میکسی دلانی ہے ،آخر کو آپ کی عزت کا سوال ہے ۔لوگ کیا کہیں کہ کنول کی بھتیجی نے کیسے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔"مدیحہ کنول کے کندھے سے لگی خوشامدی اور بناوٹی لہجے میں کہہ رہی تھی ۔

" ہاں ہاں کیوں نہیں ،میں تمہارے اور حنا کے لیے ڈیزائنر میکسی پہلے ہی لے آئی تھی۔"
کنول مسکرا کر بولیں ۔انہوں نے حنا اور مدیحہ کے لیے دعا کی ایک بار کی پہنی میکسی لائی تھی
۔ان بےوقوفوں کو کیا پتا چلنا تھا کہ یہ استعمال شدہ ہیں۔

" اور عمائمہ کے لیے کیا لائی ہیں۔" حنا نے سائیڈ پہ بیٹھی عمائمہ کی طرف دیکھ کر شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا ۔جواب وہ جانتی تھی بس عمائمہ کو نیچا دکھانا اسے اچھا لگتا تھا۔جب سے اس کی دوستیں عمائمہ کی فین ہوئی تھیں ،تب سے وہ اسے اور بھی زہر لگنا شروع ہوگئی تھی۔

عمائمہ نے امید بھری نظروں سے ماں کو دیکھا تھا۔آج اس کا بخار کچھ بہتر تھا اس لیے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔اور کام پہ لگ گئی تھی۔ماں کو دیکھ کر وہ سارا کام ہمیشہ کی طرح چھوڑ چھاڑ کر ان کے پاس چلی آئی ، یہ الگ بات تھی کہ ہمیشہ کی طرح انہوں نے عمائمہ پہ نظر بھی نہیں ڈالی تھی ۔

" اس کا کیا کام ۔" وہ بنا عمائمہ کی طرف دیکھے ناگواری سے بولیں ۔

" ہاں اس کا کیا کام۔ویسے عمائمہ کی کل طبیعت خراب ہوگئی تھی ۔پھر ہم نے اسے ڈاکٹر کو چیک کروایا تھا ۔" صدف ممانی نے بتایا تھا۔

" بھابھی آپ لوگ بھی اچھے سے تیار ہو کر آئیے گا۔ پچھلی بار جو میں نے آپ دونوں کو سوٹ دیئے تھے وہ پہن کر آئیے گا۔اور ہاں گفٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔دیا تو برینڈ کی چیزیں استعمال کرتی ہے تو آپ کی دی چیز پھر کسی نوکر کو دینی پڑی گی ۔خوامخوا آپ کے پیسے ضائع ہوں گے ۔" وہ مسکرا کر کہتے ہوئے انہیں ان کی اوقات یاد دلانا نہیں بھولیں تھی ۔

صدف بیگم اور گلشن بیگم تلملا کر رہ گیئں تھی۔اگر کنول وقتاً فوقتاً پیسوں اور کپڑوں سے ان کی مدد نہ کرتی ہوتیں تو نہ وہ کنول کو برداشت کرتیں اور نہ اس کی بیٹی کو۔

عمائمہ کے چہرے پہ دکھ کے بادل چھائے تھے۔اس کی ماں جانتی تھی کہ وہ بیمار ہے پھر بھی انہوں نے رسمی طور پہ بھی اس کی خیریت نہیں پوچھی تھی۔

اسے دعا بہت اچھی لگتی تھی۔ بچپن میں وہ کبھی کبھی ننھیال آتی تھی تو سارے کزن اس کے گرد ڈھیرا جما کر بیٹھ جاتے اور وہ منہ ٹیڑھا کر کے انگلش بولتی اور ان سب کو اس کی آدھی باتیں سمجھ آتی تھیں۔وہ دعا کو دور سے دیکھ کر خوش ہوتی ۔اسے بہت خوشی ہوتی تھی کہ اس کی ایک بہن بھی ہے ۔اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ دعا کے ساتھ کھیلے لیکن دعا اسے پسند نہیں کرتی تھی ۔سب گھر والے ہمیشہ دعا کی سالگرہ پہ جاتے تھے لیکن وہ خواہش رکھنے کے باوجود کبھی نہیں جا سکی تھی کیونکہ امی نے کبھی اسے بلایا نہیں تھا۔

□□□

آج سب سالگرہ پہ جانے والے تھے اور عمائمہ گھر پہ اکیلی رہنے والی تھی۔تبریز اتنے دنوں سے عمائمہ کو سمجھا رہا تھا کہ اس کی محبت قبول کر لے لیکن وہ اسے انکار کررہی تھی ۔آج وہ اسے اچھے سے سبق سکھانے والا تھا ۔پھر اس کے بعد عمائمہ کبھی اسے انکار نہ کرسکتی ۔ساری زندگی اس کی گرل فرینڈ بن کر رہتی ۔

وہ سب کے ساتھ سالگرہ پہ گیا تھا اور پھر سب سے نظریں بچا کر گھر کی طرف روانہ ہوگیا ۔

عمائمہ جو سب کے جانے کے بعد ہمیشہ کی طرح اداس بیٹھی تھی ،تبریز کو واپس آتے دیکھ کر حیران رہ گئی اور حد سے زیادہ پریشان ہوچکی تھی ۔

"آپ واپس کیوں آگئے ہیں۔" اس نے گیٹ پہ کھڑے کھڑے پوچھا تھا ۔

" میرا گھر ہے ،تم ہوتی کون ہو سوال کرنے والی ۔" وہ اسے سائیڈ پہ کرتا بھڑک کر بولا تھا ۔اندر آکر اس نے گیٹ کو کنڈی لگائی تھی ۔

عمائمہ نے بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا۔وہ پہلے بھی کئی بار تبریز یا عامر کے ساتھ اکیلی گھر پہ رہی تھی لیکن تب اور اب میں بہت فرق تھا ۔اب تبریز کی نظریں گندی ہوچکی تھیں اور اس لمحے اسے تبریز سے خوف محسوس ہورہا تھا ۔اس نے سوچا کہ سٹور میں جا کر کنڈی لگا کر بیٹھ جائے گی ۔ سٹور کا دروازہ لوہے کا تھا ،اتنی آسانی سے نہ کھلتا ۔

" ارے کدھر چلی میری نازک پری ۔" وہ اسے سٹور کی طرف بڑھتے دیکھ کر بازو سے پکڑ کر بولا تھا ۔

" مجھے چھوڑو تبریز ،مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ بازو چھڑاتی سخت لہجے میں بولی تھی ۔

"ارے تو بات کرنے کو کون کہہ رہا ہے، تم آج مجھے سنو اور محسوس کرو ۔آج میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔" وہ اس کے چہرے پہ آئی لٹ کو پیچھے کرتا لوفرانہ انداز میں بولا تھا ۔

عمائمہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔اسے تبریز کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے ۔اسے کسی بھی طرح اپنا بچاؤ کرنا تھا۔

" مجھے تمہارا محبت نامہ سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔مجھے چھوڑو ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا گھٹیا انسان۔شرم نہیں آتی گھر کی عزت پہ نظر رکھتے ہوئے ۔" وہ اس کے ہاتھ پہ اپنے ناخن گاڑھتی حلق کے بل چیخی تھی ۔

" میں نے ہمیشہ تمہیں پیار سے سمجھانا چاہا لیکن تمہیں سمجھ نہیں آئی ۔اب تمہیں دوسرے طریقے سے سمجھانا پڑے گا ۔اور یہ دھمکی کس کو دے رہی ہو؟ تم کر کیا سکتی ہو ۔تم ایک لاوارث لڑکی ہو ۔جو کب سے ہمارے ٹکڑوں پہ پل رہی ہو۔اب وقت ہے کہ ان تمام احسانوں

کا بدلہ چکاؤ۔ میں بہت رحم دل انسان ہوں ،زیادہ کچھ ڈیمانڈ نہیں کروں گا۔ بس کچھ پل میرے ساتھ میرے کمرے میں گزاروں ۔اس کے بعد کبھی تمہیں تنگ نہیں کروں گا ۔" وہ آنکھوں میں شیطانی چمک لیے اپنی ڈیمانڈ بتا رہا تھا ۔

اتنی گھٹیا بات سن کر عمائمہ کو دماغ گھوما تھا۔پتا نہیں اس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی کہ اس نے تبریز کے منہ پہ تھپڑ مارا تھا ۔

تبریز کے لیے عمائمہ کی یہ حرکت غیر متوقع تھی ۔وہ گال پہ ہاتھ رکھے ششدر کھڑا تھا ۔

دوسری طرف عمائمہ پریشان ہوچکی تھی ۔وہ جانتی تھی کہ تھپڑ کھا کر تبریز کا غصہ مزید بڑھا چکا ہوگا ۔اس نے سوچا کہ فلحال گھر سے نکل جائے ۔جب تک سب گھر والے واپس نہیں آتے وہ گھر واپس نہ آئے ۔

" تیری اتنی ہمت کہ توں مجھے تھپڑ مارے ۔آج تیرا وہ حال کروں گا کہ خود کو بھی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی ۔" وہ اسے بالوں سے پکڑتا کف اڑاتا بولا تھا ۔

" مجھے معاف کردو ،آئندہ ایسا نہیں کروں گی ۔تمہیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے جانے دو ۔" وہ ہاتھ جوڑتی رو پڑی تھی ۔

https://classicurdumaterial.com/

"آج تو توں کہیں نہیں جائے گی ۔آج سے توں میری رکھیل ہے ۔" وہ قہقہ لگاتا اس کی بے بسی کا مذاق اڑا رہا تھا ۔

عمائمہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

تبریز اسے گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لے جانے لگا اور وہ خود کو چھڑانے کی جدوجہد کررہی تھی جب اچانک سے دروازہ بجا ۔

عمائمہ نے خدا کا شکر ادا کیا تھا ۔آج اگر تبریز اپنے ارادوں میں کامیاب ہوجاتا تو اس کے پاس پیچھے کیا رہ جاتا ۔ایک عزت ہی تو تھی جسے اس نے اتنے سالوں سے سینت کر رکھا ہوا تھا ۔

جبکہ تبریز کے چہرے پہ خوف کے آثار نمودار ہوئے تھے ۔گھر والے اتنی جلدی کیسے آگئے تھے ۔

" اگر کسی کو کچھ بھی بتایا تو میں نے تمہیں بازار کی زینت بنا دینا ہے ۔" اس نے غراتے ہوئے عمائمہ کو وارننگ دی تھی ۔

عمائمہ نے ڈر کر اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

تبریز خود کو سنبھالتا گیٹ کی طرف بڑھا تھا ۔جیسے ہی اس نے گیٹ کھولا تو سامنے کوئی اجنبی لڑکا کھڑا تھا ۔

▫▫▫

https://classicurdumaterial.com/

اس نے بیزاری سے گاڑی کا بولٹ بند کیا تھا۔گاڑی میں پانی ختم ہوچکا تھا۔اس نے پچھلا دروازے کھول کر سیٹ پہ پڑی بوتل چیک کی جو خالی ہوچکی تھی۔

"شٹ۔" اس کے سفید ماتھے پہ بل پڑے تھے۔

ان کے ایک ورکر کی ڈیتھ ہوگئی تھی،ڈیڈ نے اسے کہا تھا کہ وہ جا کر افسوس کرے اور ساتھ میں کچھ پیسے بھی دیدے۔وہ اکثر اپنے ورکرز کی مدد کرتے رہتے تھے۔وہ خود مصروف تھے اس لیے اسے اس محلے میں بھیج دیا۔

اپنی مصروفیت میں رات کے نو بجے وہ اس محلے میں پہنچا تھا۔اس نے افسوس کیا،پندرہ بیس منٹ بیٹھا اور پھر باہر نکل آیا۔ابھی وہ تھوڑا آگے ہی پہنچا تھا کہ گاڑی بند ہوگئی۔

"ادھر سے پانی پتا کرتا ہوں۔" اس نے سامنے موجود وائٹ گیٹ کو دیکھ کر سوچا۔اس نے گیٹ کھٹکھٹایا تو کسی لڑکے نے دروازہ کھولا تھا۔

"کس سے ملنا ہے۔" تبریز نے ماتھے پہ بل ڈالے پوچھا تھا۔وہ مطمئن تھا کہ گھر والے نہیں تھے۔

"میری گاڑی میں پانی ختم ہوگیا ہے تو پانی چاہیے تھا۔" اس نے ہاتھ میں پکڑی بوتل تبریز کی طرف بڑھائی تھی۔

" ہمارے گھر میں پانی نہیں ہے ۔" تبریز لٹھ مار انداز میں بولا تھا ۔

برآمدے کے دروازے کے ساتھ لگی عمائمہ نے یہ سب بغور سنا تھا ۔خود کو بچانے کا یہ آخری موقع تھا ۔اس سے پہلے تبریز گیٹ بند کرتا وہ بھاگتی ہوئی گیٹ کی طرف آئی تھی ۔

"آپ کو اللہ کا واسطہ ہے ۔مجھے اس شخص سے بچالیں۔" اس نے دروازے پہ کھڑے لڑکے کے آگے ہاتھ جوڑے تھے ۔

اس نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا تھا ۔جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ متوحش ذدہ لگ رہی تھی ۔

" بکواس بند کرو ۔اور تم جاؤ ۔" تبریز نے تیز نظروں سے عمائمہ کو دیکھتے ہوئے غصے سے اس لڑکے سے کہا تھا ۔اس سے پہلے وہ گیٹ بند کرتا وہ گیٹ کے درمیان پاؤں رکھ چکا تھا ۔

" کیا تکلیف ہے ۔" تبریز چلایا ۔

" کیا چل رہا ہے یہاں ۔" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا ۔ایک لڑکی نے اس سے مدد مانگی تھی ،اس کا فرض تھا کہ اس کی مدد کرتا ۔

" یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے ۔یہ ہم میاں بیوی کا ذاتی مسئلہ ہے ۔" تبریز نے فراٹے سے جھوٹ گھڑا ۔

اس نے سوالیہ نظروں سے اس ڈری سہمی لڑکی کو دیکھا تھا۔

" یہ جھوٹ بول رہا ہے ۔یہ میرا کزن ہے اور یہ میرے ساتھ زیادتی۔۔۔۔وہ بولتے بولتے رو دی ۔اس کی سیاہ آنکھوں میں چنگاری بھری تھی ۔اس نے ایک جھٹکے سے گیٹ کھولا اور گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔

" تم یہاں سے دفع ہو ،یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے ۔" تبریز بگڑا لیکن زوریز اسے گریبان سے تھام چکا تھا۔

"آپ کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے اس شخص سے بچا لیں ۔" عمائمہ اس کے پیچھے چھپتی منتیں کرنے لگی ۔

" اچھا چلو ایک ڈیل کرتے ہیں۔دونوں اس کے ساتھ باری باری وقت ۔۔۔۔اس سے پہلے تبریز اپنی بات پوری کرتا ،اس نے پوری قوت سے اس کے منہ پہ تھپڑ مارا تھا۔تبریز پیچھے گر چکا تھا۔

" شرم نہیں آتی ایسی اوچھی حرکتیں کرتے ہوئے ۔" وہ چلایا تھا۔

تبریز کو لگا کہ اسے بھاگ کر اندر پناہ لینی چاہیے ۔

اس سے پہلے وہ بھاگتا پھر سے گیٹ بجا تھا۔عمائمہ نے فوراً سے گیٹ کھولا تھا۔سامنے صفدر ماموں اور پوری فیملی کھڑی تھی ۔

" یہاں پہ کیا چل رہا ہے ۔" وہ گرجدار آواز میں بولے تھے ۔

▫▫▫

" شرم نہیں آتی ہم نے تجھے پناہ دی اور توں میرے ہی بیٹے پہ الزام لگا رہی ہے ۔" صدف ممانی نے اس کی چوٹی پکڑتے ہوئے غصے سے کہا ۔

" یہ سچ کہہ رہی ہے ۔" اس نے عمائمہ کی حمایت کی تھی ۔

" تم ہو کون اور یہاں رات کے اس پہر کیا کر رہے تھے ۔" گلشن ممانی اسے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔

حنا اور مدیحہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا کہ لڑکا کس قدر ہینڈسم ہے ۔ اس سے پہلے وہ اپنے یہاں ہونے کی وجہ بتایا ،باپ سے لگ کر کھڑا تبریز بول اٹھا ۔

" اماں ابا ان دونوں کا پتا نہیں کب سے چکر چل رہا ہے۔وہ تو آج میں اچانک گھر آگیا تو یہ دونوں رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ۔اب یہ دونوں اپنا گند چھپانے کے لیے مجھ پہ الزام لگا رہے ہیں۔اور اس گھٹیا انسان نے مجھے مارا بھی ہے تاکہ میں کسی کو سچ نہ بتاؤں ۔" تبریز نے خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے ان دونوں پہ الزام لگا دیا ۔

" یہ جھوٹ بول رہا ہے ۔میں تمہارا منہ توڑ دوں گا اگر مجھ پہ انگلی اٹھائی تو۔" وہ اشتعال انگیز لہجے میں بولا تھا ۔

" تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔تمہارا عمائمہ سے کوئی تعلق تھا تب ہی ہمارے جاتے تم یہاں آگئے ۔اور وہ تمہاری کیا لگتی تھی کہ تم اس کی مدد کرنے کھڑے ہوگئے ۔یقینا تم لوگوں کا کوئی تعلق ہے ۔" صفدر صاحب نے اسے اور عمائمہ کو تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔

" ماموں ایسا کچھ نہیں ہے ۔میرا یقین کریں تبریز جھوٹ بول رہا ہے ۔یہ اتنے عرصے سے مجھے بہکانے کی کوشش کررہا تھا ۔" وہ سچائی بیان کرتی رو دی ۔

" یہ جھوٹ بول رہی ہے ۔بے شک اماں سے پوچھ لوں ۔اماں نے خود اسے گھر کے فون سے کسی سے بات کرتے سنا تھا ۔اماں بتاؤ نا۔" تبریز نے ماں کو آنکھوں سے کچھ سمجھاتے ہوئے کہا ۔

" ہاں یہ سچ کہہ رہا ہے ۔" صدف نے کہا تھا ۔عمائمہ سے جان چھڑانے کا اس سے اچھا موقع نہیں تھا ۔

"آپ لوگ کس قدر گھٹیا ہیں۔ایک تو میں نے آپ کے گھر کی عزت بچائی ۔آپ کے گھر کا گند سامنے لے کر آیا اور اب مجھے اس لڑکی سے منسوب کررہے ہیں۔تف ہے آپ لوگوں پہ ۔" وہ سب پہ ایک سخت نگاہ ڈال کر غصے سے بولا تھا ۔

" تم جھوٹ بولنا بند کرو اور عمائمہ مجھے تم سے یہ امید نہ تھی ۔اپنی نہیں تو ہماری عزت کا کچھ خیال کرلیتی۔" صفدر ماموں نے روتی ہوئی عمائمہ کو ملامتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔

" ماموں قسم سے میں سچ کہہ رہی ہوں۔میں تو ان کو جانتی تک نہیں ہوں ،انہوں نے صرف میری مدد کی ہے ۔" اس نے پھر سے اپنی سچائی کا یقین دلانا چاہا لیکن وہ جانتی تھی کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔

" بس اپنی بکواس بند کرو ۔صفدر آپ مولوی کو بلائیں ۔ابھی کہ ابھی ان دونوں کا نکاح کرتے ہیں اور اس گند سے اپنی جان چھڑاتے ہیں۔" صدف ممانی نے اپنا فیصلہ سنایا تھا ۔

عمائمہ پتھر کی ہوگئی تھی ۔آج اسے پتا چلا تھا کہ اس گھر کے لوگ اس سے کتنی نفرت کرتے تھے اور ان کی شدید خواہش تھی کہ اس سے جان چھڑائی جائے ۔

" شٹ اپ۔میں اتنی دیر سے آپ سب کی بکواس سن رہا ہوں۔اب میں کچھ نہیں سنوں گا ،میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا اگر آپ کو یقین نہیں کرنا تو نہ کریں۔آپ کے گھر کا معاملہ ہے خود سنبھالیں ۔مجھ سے غلطی ہوگئی کہ کسی کی مدد کرنے کی کوشش کی پر آپ سب تو بہت گھٹیا نکلے ۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے تیز لہجے میں بولا تھا ۔

" بنا نکاح کیے تم یہاں سے نہیں جاسکتے ۔" صفدر ماموں اس کے سامنے کھڑے ہوتے بولے تھے ۔

"آپ لوگ مجھے جانتے نہیں ہیں۔ میں آپ سب کو جیل میں بند کروا دوں گا اور پھر آپ لوگ کبھی باہر نہیں نکل سکیں گے ۔" وہ سخت لہجے میں دھمکی دینے لگا ۔

" اوہ بھئی اپنا یہ رعب کہیں اور ڈالنا ۔بنا نکاح کیے تم یہاں سے نہیں جاسکتے ۔" عامر بھی تایا کے برابر کھڑا ہوا تھا ۔

اس نے ایک نظر سب پہ ڈالی ۔اس برآمدے میں تین مرد اور پانچ عورتیں تھی ۔جن میں سے وہ لڑکی رونے میں مصروف تھی۔اسے اس لڑکی پہ بھی غصہ آرہا تھا جو ان سب کو قائل کرنے کے بجائے رورہی تھی۔

وہ اچھا خاصا طاقت ور تھا لیکن اس وقت وہ اتنے سارے لوگوں کا کیا مقابلہ کرتا اور اگر یہ لوگ اپنی بات پوری کروانے کے لیے پورا محلہ اکٹھے کر لیتے تو کیا ہوتا ۔اس وقت نکاح کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا ۔

اگلے آدھے گھنٹے میں ان کا نکاح ہوچکا تھا ۔اسے پہلی بار اس لڑکی کا نام پتا چلا تھا ۔

جبکہ عمائمہ بے یقین بیٹھی تھی۔اس کا نکاح ہوچکا تھا وہ کسی کی بیوی بن چکی تھی ۔پر کیا وہ شخص اسے اپناتا۔اس نے اس انجان شخص پہ بھروسہ کر کے مدد تو مانگی تھی پر کیا وہ اس کے ساتھ مخلص رہتا یا وہ بھی اسے استعمال کرتا۔

" اپنی بیوی کو لو اور یہاں سے چلتے نظر آؤ اور تم منحوس ماری دوبارہ زندگی میں اپنی شکل نہ دکھانا ۔" گلشن ممانی اسے تنفر بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں تھی ۔

وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔وہ اس اچانک پڑی مصیبت کو کہاں لے کر جاتا۔اس کی غلطی تھی اسے کیا ضرورت پڑی تھی ایک انجان لڑکی کی مدد کرنے کی ۔وہ جو عرصہ ہوا لڑکیوں سے بیزار ہوچکا تھا آج ایک انجان لڑکی کی مدد کر کے خود کو مصیبت میں پھنسا چکا تھا۔کچھ دیر پہلے جو لڑکی اسے مظلوم لگ رہی تھی اب اسے اس پہ جی بھر کر غصہ آرہا ہے۔جو بھی تھا وہ اسے اپنے گھر لے کر نہیں جانے والا تھا۔

▫▫▫

عمائمہ روتی ہوئی اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی ۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جس گھر میں اس نے آنکھ کھولی تھی آج اسے وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیا گیا تھا۔کیا فائدہ ہوا ان لوگوں کی اتنی خدمت کرنے کا جب اس پہ اعتبار کرنے کا وقت آیا تو ان لوگوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔

https://classicurdumaterial.com/

'' دیکھو محترمہ ،میری ہی غلطی تھی جو میں نے تمہاری مدد کرنے کا سوچا ۔مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہارے خاندان والے اتنے گھٹیا ہوں گے اور مجھے تو تم پہ حیرت ہے کہ تم ان کے گھر رہ رہی ہوں اور ابھی تک ان کا اعتبار حاصل نہیں کر سکی۔بہرحال جو بھی ہے میری ایک فیملی ہے ۔میں تمہیں اپنے گھر نہیں لے جاسکتا ۔اب تم بتاؤ کہ تمہارا کوئی قابل اعتبار رشتہ دار ہیں جن کے گھر میں تمہیں چھوڑ آؤں یا پھر یہتمہارا کسی دارلامان میں رہنے کا بندوبست کروں۔'' وہ روتی ہوئی عمائمہ کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا ۔

''آپ مجھے میری امی کے گھر چھوڑ دیں۔'' اس نے روتے ہوئے کہا۔

'' واٹ۔جب تمہاری ماں زندہ سلامت موجود تھی تو تم نے مجھ سے نکاح کیوں کیا۔ان فضول لوگوں پہ لعنت بھیجتی اور اپنی ماں کے پاس چلی جاتی ۔لے کے مجھے پھنسا دیا۔'' وہ عمائمہ کی بات سن کر بھڑکا تھا ۔تھوڑی دیر پہلے یہ لڑکی اسے مظلوم لگ رہی تھی لیکن اب اسے اس پہ غصہ آرہا تھا ۔

'' ہر انسان کی کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں۔'' وہ اس کے غصہ ہونے پہ ڈری تھی ۔

'' مجبوریاں گئیں بھاڑ میں ۔حد ہے میری زندگی خراب کردی ۔'' وہ اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

https://baseurdumaterial.com/

" اس معاشرے میں مرد کا کچھ نہیں بگڑتا جو بربادی ہوتی ہے عورت کی ہوتی ہے ۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہوئی تھی ۔

" تمہارا فلسفہ سننے میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے محترمہ ۔اب ایڈریس بتاؤ تاکہ تمہیں وہاں چھوڑ کر آؤ ۔یا پھر مہربانی کرو اور خود چلی جاؤ۔" وہ حد درجہ بیزاری سے مخاطب ہوا تھا ۔

" پلیز آپ مجھے چھوڑ دیں۔میں اکیلی نہیں جاسکتی اور آج میری بہن کی سالگرہ تھی تو پتا نہیں امی مجھے لینے آئیں گی یا نہیں۔" وہ منت بھرے لہجے میں اس کی طرف دیکھ کر بولی ۔

" ایڈریس بتاؤ ۔" وہ گاڑی سٹارٹ کرتا بے تاثر لہجے میں بولا ۔

عمائمہ نے جھٹ سے اسے ایڈریس بتایا تھا ۔کنول اور گھر والوں کے منہ سے اس نے کئی بار علاقے اور مکان نمبر سنا تھا اور شکر تھا کہ اسے یاد تھا ۔

پورے راستے گاڑی میں خاموشی چھائی رہی ۔ عمائمہ سوچ رہی تھی کہ سچ جاننے کے بعد یقیناً امی اس کا ساتھ دیں گی اور اب وہ ہمیشہ اپنی ماں کے پاس رہے گی ۔

جبکہ وہ سوچ رہا تھا کہ اس لڑکی کو اس کی ماں کے گھر چھوڑ کر ساتھ ہی یہ رشتہ بھی ختم کردے گا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے بڑے سے بنگلے کے سامنے گاڑی روکی تھی ۔اور پھر عمائمہ پہ ایک نظر ڈالی ۔اس لڑکی کے حلیے سے نہیں لگ رہا تھا کہ اس کی ماں یہاں رہتی ہے بہرحال اسے اس سب سے کیا لینا دینا تھا۔

" اب اتر بھی جاؤ کیا تمہیں سپیشل دعوت دینی پڑے گی ۔" اسے ایسے ہی سیٹ پہ جمے دیکھ کر اس کا کا پارہ ہائی ہوا تھا ۔

" وہ یہ دروازہ کیسے کھلے گا۔" وہ شرمندگی سے گاڑی کے دروازے کی طرف اشارہ کر کے بولی تھی ۔

" واٹ ۔"

" وہ میں نے کھولنے کی کوشش کی لیکن نہیں کھلا وہ دراصل میں کبھی کار میں نہیں بیٹھی ۔بس رکشے میں کبھی کبھی سفر کیا ہے تو بس اس لیے ۔" وہ لب کاٹتے ہوئے سر جھکا کر اپنی بات کی وضاحت دینے لگی ۔

اس نے لب بھینچ کر خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا ۔وہ لاک کھولنے کے لیے آگے ہوا تو عمائمہ گھبراتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی ۔

" مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اس لیے اوور ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے محترمہ۔" وہ لاک کھول کر سیدھا ہوا اور سرد لہجے میں بولا۔

عمائمہ کا سپید چہرہ شرمندگی سے سرخ ہوا تھا۔وہ جلدی سے گاڑی سے اتری۔

اس سے پہلے وہ اسے روکتا اس کا فون بج اٹھا۔اس نے دیکھا تو گھر سے فون تھا۔

" گھر تو دیکھ لیا ہے کل پرسوں تک طلاق کے پیپرز بھجوا دوں گا۔" اس نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے سوچا تھا اور ساتھ ہی گاڑی سٹارٹ کی۔وہ لڑکی اب چوکیدار سے کچھ کہہ رہی تھی۔

▫▫▫

" میں سچ میں کنول میڈم کی بڑی بیٹی ہوں اگر آپ کو میری بات کا یقین نہیں ہے تو آپ ان سے فون پہ پوچھ لیں۔" یہ بات اس نے تیسری بار چوکیدار سے کہی تھی لیکن چوکیدار نہیں مانا۔اس کے علم میں کنول میڈم کی ایک بیٹی تھی جس کا نام دعا تھا۔

"آپ یہاں سے جائیں۔میڈم اور صاب گھر پہ نہیں ہیں۔صاب کے بھائی کا ایکسیڈینٹ ہوگیا ہے وہ دونوں وہاں گئے ہیں۔"چوکیدار نے اسے بتایا۔

" اچھا دعا تو گھر پہ ہے آپ اس سے پوچھ لیں۔" اس نے فوراً سے کہا۔یعنی آج کی پارٹی کینسل ہوگئی تھی تو یقیناً دعا گھر پہ تھی۔

" میڈم کا موڈ خراب ہے۔"چوکیدار نے کہا۔

" پلیز ایک بار بات کرلیں دیکھیں میں ساری کشتیاں جلا کر اپنی ماں کے پاس آئی ہوں۔اس گھر کے علاؤہ اب میرے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ۔" وہ ہاتھ جوڑتے رو دی ۔کتنی فالتو تھی نا وہ ۔کسی کو اس کی کوئی پروا نہیں تھی کوئی اس سے پیار نہیں کرتا تھا ۔

چوکیدار اسے روتے دیکھ کر تذبذب کا شکار ہوا اور پھر اس کی مدد کرنے کا سوچا ۔

" دعا میڈم آپ کو اندر بلا رہی ہیں۔" پانچ منٹ بعد چوکیدار نے اسے یہ خوشخبری دی تھی۔

وہ چوکیدار کا شکریہ ادا کرتی اندر داخل ہوئی تھی ۔دعا اسے لان میں ٹہلتی مل گئی وہ ابھی تک پارٹی والے حلیے میں تھی ۔اور اس کا موڈ سخت آف تھا اسے اپنے باپ پہ بہت غصہ تھا جنھوں نے چچا کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اس کی برتھ ڈے پارٹی کینسل کر دی تھی ۔

"تم اس وقت یہاں پہ کیوں آئی ہو۔"دعا کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئیں ۔اسے عمائمہ سخت ناپسند تھی وجہ اس کا حد سے زیادہ حسین ہونا تھا ۔

"وہ ممانی لوگوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے ۔"وہ لب کاٹتی شرمندگی سے کہنے لگی ۔

"اور تم منہ اٹھا کر یہاں چلی آئی۔"دعا تیز لہجے میں بولی ۔

"پھر میں کہاں جاتی ۔"بڑی بڑی آنکھوں میں پانی بھرا تھا۔

"جہنم میں۔"دعا ناگواری سے بولی ۔

عمائمہ پریشان ہوگئی اگر دعا نے اسے نکال دیا تو وہ رات کے اس پہر کہاں جائے گی ۔

"یہاں میرے سامنے سٹیچو بن کر مت کھڑی رہو ۔اندر جا کر لاؤنج میں بیٹھو ۔ماما آتی ہیں تو تم سے بات کرتی ہیں۔"دعا نے اسے اندر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بیزار کن لہجے میں کہا۔

وہ اندر آکر تھری سیٹر صوفے پہ بیٹھ گئی ۔اس نے لاؤنج پہ ایک نظر ڈالی۔اتنا خوبصورت گھر اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا ۔آدھے گھنٹے بعد دعا آئی اور بنا اس کی طرف دیکھے اپنے کمرے میں چلی گئی ۔بیٹھے بیٹھے جب زیادہ وقت گزر گیا تو اسے نیند آنے لگی اس نے بہت کوشش کی نہ سوئے لیکن نیند بھلا کب کسی کا انتظار کرتی ہے۔

▫▫▫

"اب آپ خود کل جائیے گا اپنے بھائی کو دیکھنے ۔میں تو کل کا دن دعا کے ساتھ گزاروں گی ۔اس کا موڈ سخت خراب ہے ۔" کنول عامر کے ساتھ لاونج میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

" یہ عمائمہ یہاں پہ کیا کررہی ہے ۔" عامر نے صوفے کی پشت پہ سر ٹکا کر سوئی عمائمہ کو دیکھ کر حیرت سے کہا۔

" یہ یہاں پہ کیوں آئی ہے ۔" کنول بھی حیران ہوئی اور اسے جگانے کے لیے آگے بڑھی ۔

" اسے کسی روم میں چھوڑ آؤ ۔رات کافی ہوگئی ہے صبح بات کرنا کہ یہاں کیوں آئی ہے ۔" عامر نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے ۔

کنول نے بیزاری سے ملازمہ کو بلایا اور اسے کہا کہ عمائمہ کو سیدھا کر کے اس پہ کمبل ڈال دے ۔انہوں نے سوچا کہ صبح میکے فون کر کے سب کا دماغ درست کریں گی کہ انہوں نے کیوں عمائمہ کو ان کے گھر بھیجا ۔انہیں دعا سے جس قدر محبت تھی عمائمہ سے اتنی ہی نفرت تھی ۔ عمائمہ سے انہیں حسیب احمد کے ساتھ گزرے لمحات یاد آتے تھے ۔کچھ عمائمہ کی شکل بھی حسیب احمد سے ملتی تھی تو وہ عمائمہ سے کبھی لگاؤ نہیں رکھ پائیں ۔اور پھر وہ چاہتی بھی نہیں تھیں کہ عمائمہ دنیا میں آئے لیکن عمائمہ کی زندگی لکھی تھی وہ آگئی ۔

▫▫▫

صبح وہ اٹھی تو اپنے اوپر کمبل دیکھ کر حیران رہ گئی ۔اس نے پاس سے گزرتی ملازمہ کو روک کر امی کا پوچھا ۔

" میڈم رات کو آگئی تھیں اور ابھی تو صبح کے سات بجے ہیں۔میڈم نو بجے تک اٹھتی ہیں۔" ملازمہ نے بتایا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا اسے دو گھنٹے مزید ماں کا انتظار کرنا تھا ۔

"آپ کے لیے ناشتہ بنا دوں۔" ملازمہ نے پوچھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

عمائمہ کی آنکھوں میں حیرت اتری تھی ۔اتنے سالوں بعد کسی نے پہلی بار اس سے کہا تھا کہ وہ اس کے لیے کچھ بنا دے ورنہ توچودہ سال کی عمر سے وہ ان بے مروت لوگوں کے لیے کھانا بنا رہی تھی جن کو اس پہ اعتبار نہیں تھا ۔

"آپ کیا کھائیں گی ۔" ملازمہ اس کی آنکھوں کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی ۔

" انڈا ،پراٹھا اور چائے ۔" اس نے فوراً سے اپنا پسندیدہ ناشتہ بتایا تھا جو اسے کم نصیب ہوتا تھا ۔

پندرہ منٹ بعد ناشتہ آیا تھا اور اس نے شاید زندگی میں پہلی بار اس قدر سکون سے کھایا تھا ۔

ناشتہ کر کے وہ دوبارہ سے اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔ملازمہ نے اسے ٹی وی لگادی تو وہ دلچسپی سے ٹی وی دیکھنے لگی ۔پتا نہیں کتنے عرصے بعد اسے فراغت حاصل ہوئی تھی ۔

کچھ دیر اس نے کنول کو لاؤنج میں آتے دیکھا ۔

" امی آپ کیسی ہیں۔" وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی پوچھنے لگی ۔

" تم یہاں پہ کس کی اجازت سے آئی ہو۔" انہوں نے تیز لہجے میں پوچھا ۔

" ان لوگوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے ۔" اس نے دکھی دل سے بتایا ۔

" کیوں تم نے کیا کارنامہ انجام دیا تھا ۔"

" میں نے کچھ نہیں کیا ۔ساری غلطی تبریز کی تھی۔" اس نے اپنا دفاع کیا اور پھر سامنے بیٹھی ماں کو ایک ایک لفظ بتایا تھا ۔

"تمہیں شرم نہیں آئی اس لڑکے سے چکر چلاتے ہوئے ۔" کنول اس پہ غصہ ہونے لگیں۔

"امی قسم اٹھوا لیں میں اس لڑکے کو جانتی تک نہیں ۔اس نے تو صرف میری مدد کی تھی۔" اس نے دکھی دل کے ساتھ صفائی دی تھی ۔

" خیر اب تم اس لڑکے کی بیوی ہو ۔تم اس کے ساتھ کیوں نہیں گئی ؟یہاں کیوں آگئی۔" کنول کے لہجے سے لگ رہا تھا کہ انہیں عمائمہ کی بات پہ یقین نہیں آیا تھا۔

" اس لڑکے نے کہا ہے کہ وہ مجھے اپنے گھر نہیں لے کر جائے گا ۔" اس نے بتایا ۔

" تو اب تم کہاں رہو گی ۔تمہاری اس حرکت کی وجہ سے تمہارے ماموں تمہیں رکھیں گے نہیں اور تمہارا وہ نام نہاد شوہر جس کا تمہیں کچھ اتا پتا نہیں ہے وہ تمہیں چھوڑ گیا ہے تو تم کہاں جاؤ گی ۔" انہوں نے تیکھے لہجے میں پوچھا ۔

عمائمہ نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں حیرت سے پھیلائی تھیں ۔اس کی ماں اسے گھر پہ رکھنے کو تیار نہیں تھی ۔

" ایسے کیا دیکھ رہی ہو ۔میرے گھر میں اگر تمہاری جگہ ہوتی تو تم اپنے ننھیال میں نہ رہ رہی ہوتی ۔دیکھو دعا بہت حساس ہے اور اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ اگر تم یہاں رہی تو وہ یہاں سے چلی جائے گی ۔اس لیے تمہیں یہاں سے جانا ہوگا۔" کنول بنا کسی لگی لپٹی کے بولیں تھی۔

" پھر آپ مجھے کسی دارلامان میں چھوڑ آئیں۔" یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی تھیں اور اس نے اس لمحے اپنے مرنے کی دعا کی تھی ۔

" دارلامان کیوں ۔میں ناشتہ کر لوں تمہیں تمہارے باپ کے گھر چھوڑ آتی ہوں ۔اتنے عرصے سے میں ذمہ داری نبھا رہی تھی اب اس کی باری ہے ۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں تھی۔

باپ کے گھر جانے کا سن کر وہ خوش ہوگئی ۔یقینا ابو کا رویہ امی سے بہت اچھا ہوگا اور وہ وہاں ہنسی خوشی رہے گی ۔آج زندگی میں پہلی بار وہ اپنے باپ کو دیکھنے والی تھی ۔

▫▫▫

"آپ نے زوریز کو لاہور کیوں بھیجا ہے ۔آپ کو پتا ہے کہ آج انزلہ کی سالگرہ ہے اور وہ زوریز کے بغیر یہ فنکشن کبھی نہیں کرے گی۔"نجمہ نے سامنے بیٹھے ناشتہ کرتے حسیب احمد سے کہا تھا۔۔جنہوں نے رات تین بجے کی فلائیٹ سے زوریز کو لاہور بھیج دیا تھا کہ وہ لاہور میں ہونے والی ایک اہم میٹنگ اٹینڈ کرے ۔

"تم فکرمند نہ ہو۔تقریب شروع ہونے تک زوریز پہنچ جائے گا۔"انہوں نے چائے کا کپ میز پہ رکھتے ہوئے بیوی کو مطمئن کیا تھا۔انزلہ کی سالگرہ نہ ہوتی تو وہ خود میٹنگ اٹینڈ کرتے ۔ان کی جان سے پیاری بیٹی کا جنم دن تھا وہ کیونکر اس اہم موقع پہ اسے اکیلا چھوڑتے ۔

" صاحب باہر کنول نام کی عورت آئی ہے اور اس کے ساتھ کوئی لڑکی بھی ہے۔وہ کہہ رہی ہے کہ آپ سے ملنا چاہتی ہے ۔" ملازم نے اندر آکر دونوں کو مطلع کیا تھا اور ان دونوں نے حیرت و بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا ۔

"اس کو اتنے سالوں بعد مجھ سے کیا کام پڑھ گیا۔" حسیب تعجب بھرے لہجے میں بولے تھے۔

" ان کو اندر بھیج دو۔" نجمہ بولیں ۔وہ بھی حیران تھیں کہ حسیب کی سابقہ بیوی کو اس سے کیا کام پڑھ گیا ۔

اگلے پانچ منٹ میں کنول اپنے پورے کروفر کے ساتھ لاؤنج میں موجود تھیں اور ان کے ساتھ سہمی ہوئی عمائمہ تھی۔جسے راستے میں کنول نے کہا تھا کہ اگر حسیب نے اسے گھر نہ رکھا تو وہ اسے واپس ننھیال بھیج دیں گی۔وہ دل میں دعا کر رہی تھی کہ کنول کی بات غلط ثابت ہو ۔

"تم یہاں پہ کیا کر رہی ہو۔"حسیب کے لہجے اور شکل پہ ویسی ہی بیزاری چھائی تھی جیسے اس کچھ عرصے کی شادی میں کنول کو سامنے دیکھ کر چھا جاتی تھی۔

"مجھے تم سے ملنے کا کوئی شوق نہیں ہے حسیب احمد۔ مجبوری نہ ہوتی تو میں اس جہنم میں دوبارہ آنا پسند نہ کرتی۔" کنول تنفر بھرے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔حسیب سیر تھے تو وہ سوا سیر

۔

عمائمہ نے پریشانی سے ماں باپ کو دیکھا تھا۔جو اس وقت لڑنے کے موڈ میں لگ رہے تھے۔ جبکہ نجمہ خاموشی سے عمائمہ کا جائزہ لے رہی تھیں۔لڑکی کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ سو فیصد حسیب اور کنول کی بیٹی ہے۔ان کے اردگرد خطرے کی گھنٹی بجی۔کنول کا مقصد انہیں سمجھ آگیا تھا۔

" تم جیسی عورت کو ایسی کیا مجبوری آن پڑی جو اپنا تھوکا چاٹنے آگئی۔" حسیب احمد نے بھی ادھار رکھنا نہیں سیکھا تھا۔

" تم جیسے گھٹیا انسان سے نہ میں نے تب بات کرنا پسند کی تھی اور نہ آج کرتی ہوں۔یہ تمہاری اولاد ہے تیئیس سالوں سے میں اس کی ذمہ داری اٹھا رہی تھی۔اب تمہاری باری ہے۔" وہ ماتھے پہ بل ڈالے کہہ رہی تھیں۔

حسیب احمد نے ایک نظر اپنی طرف پرامید نظروں سے دیکھتی لڑکی پہ ڈالی تھی۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تم یہ اولاد پیدا نہ کرو لیکن تم نے ہمیشہ کی طرح اپنی ضد کی ۔اور میں نے تمہیں طلاق دیتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ اس بچے سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔پھر تم کس منہ سے اسے میرے گھر لے کر آگئ۔" وہ دونوں ماں بیٹی پہ ایک ناگوار نظر ڈال کر بولے تھے۔

نجمہ نے اطمینان بھرا سانس خارج کیا تھا۔

"اگر ڈاکٹر مجھے یہ نہ کہتی کہ بچہ ضائع کرا کے میں اپنی جان خطرے میں ڈال رہی ہوں اور میری ماں مجھے مجبور نہ کرتی تو میں کبھی بھی تم جیسے خود غرض انسان کی اولاد پیدا کرنے کی غلطی نہ کرتی۔" وہ تنفر بھرے لہجے میں بولیں تھی۔

عمائمہ کو لگا،اس کا سانس بند ہوجائے گا ۔اسے اپنا آپ دنیا کا بے کار ترین وجود لگ رہا تھا ۔وہ کیوں زندہ تھی جب اس کے ماں باپ کو اسے زندہ رکھنے کی چاہ نہیں تھی۔

"یہ تمہارا مسئلہ ہے ۔مجھے اس اولاد میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔اس لیے اسے لے کر یہاں سے چلی جاؤ۔" وہ بے لچک لہجے میں بولے تھے ۔

"دلچسپی تو مجھے بھی اس میں نہیں ہے لیکن میں نے اس غلطی کو تیئیں سال اپنے ساتھ رکھا ہے ۔ تم بھی اس غلطی میں برابر کے شریک تھے ۔اس لیے اب تم اسے اپنے ساتھ رکھو گے ۔" کنول ماتھے پہ بل ڈالے اٹل لہجے میں بولیں ۔

عمائمہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوچکے تھے ۔شاید اس کے اندر ہی کوئی مسئلہ تھا جو اس کے والدین اس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے ۔

اور نجمہ کنول کے زبان کے جوہر دیکھ کر دنگ رہ گئی تھیں۔

" تو اسے اپنے ساتھ نہ رکھتی ۔کسی یتیم خانے میں چھوڑ آتی ۔"وہ بے رحمی سے گویا ہوئے تھے ۔

عمائمہ کے رونے میں شدت آچکی تھی ۔کاش زمین پھٹتی اور وہ اس میں سما جاتی۔

" کاش یہ یتیم ہوتی تو ضرور یتیم خانے میں بھیج دیتی پر بدقسمتی سے اس کا باپ زندہ ہے ۔بہرحال تم نے اسے رکھنا ہے تو رکھو ،نہیں تو کہیں چھوڑ آنا ۔آج سے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔" وہ سفاکی سے بولیں اور عمائمہ کو ششدر کر گئ۔

وہ رونا بھول کر ماں کو دیکھنے لگی ۔

" اسے لے کر چلتی نظر آؤ۔" وہ کنول سے بھی زیادہ سفاک ثابت ہوئے تھے ۔

" امی پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔" اس نے ماں کا ہاتھ پکڑ کر منت کی تھی ۔

کنول نے ایک سرد نگاہ حسیب احمد پہ ڈالی تھی اور عمائمہ کا ہاتھ جھٹک کر لاونج سے باہر نکل گئی اور ساتھ ہی یہ ہدایت کرنا نہ بھولیں کہ ان کے پیچھے آنے کی غلطی نہ کرے۔

" یہاں کھڑی ٹسوے کیوں بہا رہی ہو ۔اپنی ماں کے پیچھے جاؤ۔" حسیب احمد نے کوفت سے روتی ہوئی عمائمہ کو دیکھ کر کہا تھا۔

"وہ مجھے اپنے ساتھ نہیں رکھیں گی ۔ابو پلیز مجھے اس گھر میں رہنے کے لیے جگہ دے دیں ۔میں اس گھر کے سارے کام کروں گی ۔پلیز مجھے یہاں سے نہ نکالیں۔" وہ باپ کے قدموں میں بیٹھی رو رہی تھی ۔

" یہ کیا بدتمیزی ہے ۔" وہ بدک کر پیچھے ہوئے تھے ۔

" کھڑی ہو جاؤ۔" نجمہ سنجیدگی سے بولیں۔

وہ پرامید نظروں سے نجمہ کو دیکھتی کھڑی ہوئی تھی ۔

"آج سے تم اس گھر میں نوکرانی کی حیثیت سے رہو گی اور خبردار جو اس گھر کے کسی فرد کو یہ بتایا کہ تم حسیب احمد کی بیٹی ہو۔" نجمہ نے سارے حساب کتاب کرنے کے بعد یہ بات کہی تھی۔ان کی ایک ملازمہ شائستہ فوت ہوگئی تھی اور کپڑے دھونے اور پریس کرنے والی

ملازمہ ثانیہ کی شادی ہونے والی تھی۔ انہیں دو ملازمہ ڈھونڈنی پڑتی ، عمائمہ کی شکل میں انہیں کل وقتی ملازمہ مل رہی تھی اور وہ بھی مفت تو وہ کیوں اسے جانے دیتیں۔

عمائمہ نے سکون بھرا سانس لیا تھا ۔خدا کا شکر تھا کہ اسے یہاں پناہ مل گئ تھی ۔

" لیکن نجمہ ------" وہ بیوی کی بات سن کر حیران ہوئے تھے ۔

" اس کی ماں کے تیور دیکھ کر لگ رہا ہے کہ وہ اسے نہیں رکھے گی ۔اب ان خراب حالات میں اسے کہیں نہیں بھیج سکتے ۔جو بھی ہے آپ کی بیٹی ہے ۔اب ہمیں ہی اسے پناہ دینی ہوگی ۔" انہوں نے اچھا بننے کے تمام ریکارڈ توڑے تھے۔

" میں اسے بیٹی نہیں مانتا ۔اسے گھر میں رکھ رہی ہو تو ساری ذمہ داری اب تمہاری ہے ۔" وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی جان چھڑاتے ہوئے بولے تھے ۔

عمائمہ نے اس بار بڑی مشکل سے خود کو رونے سے روکا تھا۔

حسیب کی بات پہ نجمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔حسیب کے جانے کے بعد انہوں نے عمائمہ سے پوچھا تھا کہ وہ کیا کیا کام کرسکتی ہے۔ عمائمہ کے جواب نے انہیں حیران کردیا تھا۔انہیں امید نہیں تھی کہ کنول جیسی اٹھ کر پانی نہ پینے والی عورت کی بیٹی اتنی سگھڑ ہوسکتی ہے ۔جو بھی تھا عمائمہ ان کے بڑے کام آنے والی تھی۔

□□□□□

نجمہ نے اسے رہنے کے لیے سٹور میں گدا ڈلوا دیا تھا۔اور ساتھ ہی انھوں نے اسے انزلہ کے کچھ کپڑے بھی دیئے تھے ۔ نجمہ اس بات کا اچھے سے خیال رکھتی تھیں کہ ان کے ملازمین کا حلیہ معقول ہو اور یہ بات عمائمہ کے حق میں اچھی تھی ورنہ نانی کے گھر تو اسے حنا اور مدیحہ میں سے کسی کی قمیض ملتی تھی تو کسی کی شلوار اور کسی کا دوپٹہ ۔یہاں لانے سے پہلے کنول نے اسے دعا کا ایک سوٹ پہننے کے لیے دیا تھا۔

وہ جب سے آئی تھی سٹور میں بیٹھی تھی ۔اب باہر سے ہنسنے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں لگتا تھا اس کے باقی بہن بھائی جاگ گئے تھے ۔

اس کے دل میں اچانک سے ان سے ملنے کی خواہش جاگی تھی پر وہ لوگ تو نہیں جانتے تھے کہ وہ ان کی بہن ہے اور جان بھی جاتے تو کیا ہو جاتا جب اس کا باپ اسے قبول کرنے سے انکاری تھا تو اس کے بہن بھائی کیونکر اسے قبول کرتے ۔

" بیگم صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ آکر ابراہیم صاحب کے کپڑے استری کر دو۔" اس کی ہم عمر ملازمہ ثانیہ نے اسے اطلاع

پہنچائی تو وہ فورا سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی ۔وہ نجمہ کو کسی بھی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی ۔

سٹور میں ہی استری والا سٹینڈ تھا ۔کپڑے استری کر کے وہ جھجھکتے ہوئے باہر آئی تھی ۔وہ اوپری منزل میں تھی اور نیچے والی منزل سے کسی لڑکے اور لڑکی کے بولنے کی آواز آرہی تھی ۔اس نے جھجھکتے ہوئے نیچے جھانکا تھا نیچے نجمہ کے ساتھ ایک لڑکا اور لڑکی موجود تھے ۔تب ہی نیچے کھڑی ملازمہ نے اشارے سے بلایا تھا۔

" دکھاؤ کیسے کپڑے استری کیے ہیں۔" نجمہ نے اسے اشارے سے بلایا تھا۔

" یہ کون ہے ۔" ابراہیم اور انزلہ یک زبان ہو کر بولے تھے ۔

" یہ نئی ملازمہ ہے ۔اس کا نام عمائمہ ہے ۔اس کے ماں کا انتقال ہوچکا ہے اور باپ دوسری بیوی کے ساتھ ہے۔اسے گھر سے نکال دیا ہے ۔یہ شائستہ کے بھائی کی بیٹی ہے تو میں اسے یہاں ہی سٹور میں رہنے کی اجازت دے دی۔" وہ عمائمہ کودیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی ۔ساتھ ہی اسے یہ یاد دہانی کرائی کہ اسے ہر ملازم کو اپنی یہ ہی کہانی بتانی ہے ۔

"اس کی آنکھیں کتنی مختلف سی ہیں۔" ابراہیم نے فورا سے نوٹ کیا تھا۔

"اس کو چھوڑیں مما۔میرے سوال کا جواب دیں ۔زوریز بھائی کو کیوں کراچی بھیجا ہے ۔میں بتا رہی ہوں اگر وہ فنکشن میں نہ آئے تو میں نے کیک نہیں کاٹنا۔" انزلہ منہ پھلا کر بولی تھی ۔

" میری بیٹی کو اپنے باپ کے وعدے پہ اعتبار نہیں ہے کیا ۔جب میں نے کہہ دیا کہ وہ فنکشن شروع ہونے سے پہلے پہنچ جائے تو تمہیں میری بات پہ یقین رکھنا چاہیے۔"حسیب احمد لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولے تھے۔

"پھر بھی پاپا ،آپ نے بھائی کو کیوں کراچی بھیجا۔" انزلہ ابھی بھی خفا تھی۔

" کیونکہ ضروری میٹنگ تھی ۔میرا جانا ضروری تھا لیکن میں تمہاری خاطر نہیں گیا ۔اب سوچ رہا ہوں کہ میں ہی چلا جاتا کیونکہ اس اہم موقع پہ تمہیں باپ سے زیادہ بھائی کی ضرورت محسوس ہورہی ہے ۔" وہ انزلہ کے برابر بیٹھتے نرمی سے بولے تھے ۔

" پاپا اسے بھائی کا نہیں بھائی سے ملنے والے گفٹ کا انتظار ہے ۔" ابراہیم نے انزلہ کو چھیڑا تھا۔

" ایسی بات نہیں ہے پاپا۔ میرے لیے سب سے اہم آپ ہیں۔" وہ بھائی کو گھورتی ،باپ کے کندھے سے لگ کر بولی تھی ۔

" اور میرے لیے بھی میری بیٹی سب سے اہم ہے ۔" وہ اس کا سر تھپتھپا کر بولے تھے ۔

یہ منظر دیکھ کر عمائمہ کی آنکھوں میں حسرتوں نے ڈھیرا ڈالا تھا۔وہ ماں باپ کی محبت کے لیے کتنا ترستی تھی۔اور اس کے ماں باپ کے دل میں اس کے لیے ایک ذرے کے برابر بھی محبت نہیں تھی۔

"تم کچن میں جاؤ۔" نجمہ بیگم نے اس ڈر سے کہ کہیں عمائمہ کی نظر ان باپ بیٹی کو نہ لگ جائے ،اسے منظر سے ہٹایا تھا۔

عمائمہ کو آج پہلی بار احساس ہوا تھا کہ ماموں کا گھر ہی ٹھیک تھا۔یہاں باپ کے ساتھ رہتے ہوئے ان کی بے اعتناہی سہنا مشکل کام تھا۔

▫▫▫

آج اتنے دنوں بعد عمائمہ کو اچھا کھانا نصیب ہوا تھا۔نجمہ بیگم کی یہ عادت بہت اچھی تھی کہ گھر میں جو بھی کھانا بنتا ،اس میں سے ملازمین کو بھی دیا جاتا تھا۔

صفائی کرنے کے لیے دو ملازمہ تھیں۔ثانیہ کپڑے دھوتی ،پریس کرتی تھی۔اور اس کے علاوہ چوکیدار اور اس کی بیوی بیٹی تھے ۔جو کھانا بناتی تھیں ،کچن کا باقی کام سنبھالتی تھیں۔

ثانیہ اسے اچھی لگی تھی لیکن چوکیدار کی بیوی نسرین اور اس کی بیٹی ثوبیہ اسے ممانیوں اور ان کی بیٹیوں جیسی لگیں۔ان دونوں کو شاید اس کے آنے سے کوئی مسئلہ تھا۔

" انزلہ اور ابراہیم صاحب ، حسیب صاحب اور نجمہ بیگم کی اولادیں ہیں۔اس کے علاو نجمہ بیگم کا پہلے شوہر سے ایک بیٹا ہے ۔جس کا نام زوریز کمال ہے ۔جو کسی کام سے شہر سے باہر گئے ہیں۔" ثانیہ نے اسے گھر کے لوگوں سے متعارف کرایا تھا۔آج گھر میں تقریب تھی۔اس لیے وہ رات تک ادھر تھی ۔اسے یہ نئی خوبصورت ملازمہ بہت اچھی لگی تھی ۔

" کیا ابو اپنی پہلی بیوی کے بیٹے سے بھی ایسے ہی بیزار ہوں گے جیسے مجھ سے ہیں۔" عمائمہ نے دل میں سوچا تھا ۔

" اور آج انزلہ بی بی کی سالگرہ کی تقریب ہے اور ہر سال بڑے پیمانے پہ یہ تقریب منعقد کی جاتی ہے۔پہلے تو یہ تقریب گھر پہ ہوتی تھی لیکن اس بار ہوٹل میں ہوگی ۔" ثانیہ نے مزید کہا تھا۔

" اچھا ۔" وہ جوابا بولی۔

" ویسے تمہارے ابا کو تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔کوئی شخص اتنا سنگ دل کیسے ہوسکتا ہے ۔" ثانیہ نے افسوس بھری نظروں سے عمائمہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

جوابا اس کے چہرے پہ تلخی چھائی تھی ۔وہ ثانیہ کو کیا بتاتی کہ دنیا میں کچھ اس جیسے بھی بدقسمت لوگ ہوتے ہیں جن کے والدین کو ان میں دلچسپی نہیں ہوتی ۔

"لگتا ہے تم کم بولتی ہو۔" ثانیہ نے کہا تھا۔

جواباً عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"کوئی نہیں میں زیادہ بولتی ہوں تو ہماری خوب جمے گی لیکن میں چند دنوں کی مہمان ہوں ۔پھر میری شادی ہو جائے گی۔ویسے تمہاری آنکھیں کتنی مختلف ہیں۔میں نے زندگی میں پہلی بار دو مختلف رنگ کی آنکھیں دیکھی ہیں۔"ثانیہ نے ستائش بھری نظروں سے عمائمہ کو دیکھا تھا۔

" میری زندگی بھی دوسروں سے مختلف ہے ۔" اس نے نارمل لہجے میں کہا تھا۔لیکن چہرے سے دکھ واضع تھا۔

ثانیہ کو اس لمحے اس پہ بہت ترس آیا تھا ۔اتنی خوبصورت لڑکی رل گئی تھی ۔ثانیہ نے اس لمحے عمائمہ کے لیے کسی شہزادے کے آنے کی دعا کی تھی جو اس کے سارے دکھوں کو مٹا دے ۔ پر ہر شہزادہ دکھ مٹانے کے لیے نہیں ہوتا۔

▫▫▫

"ویسے تمہیں عمائمہ کو اس کے باپ کے گھر نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔جیسے دعا رہ رہی تھی ،وہ بھی یہاں رہ لیتی ۔تم جانتی ہو کہ میں نے تمہیں کبھی بھی عمائمہ کو یہاں لانے سے منع نہیں کیا ۔اب جبکہ وہ آگئی تھی تو تمہیں اسے واپس نہیں بھیجنا چاہیے تھا۔" عامر نے رات کے کھانے پہ کنول سے کہا تھا۔

"مجھے اس میں کبھی بھی دلچسپی نہیں رہی اور وہ اتنے سالوں سے میرے میکے میں رہ رہی تھی ،اب اس کے باپ کی ذمہ داری ہے کہ اسے پالے اور یہ بات آپ نے میرے سامنے تو کردی ہے لیکن دعا کے سامنے مت کیجیۓ گا۔آپ جانتے ہیں کہ وہ عمائمہ سے کتنی چڑتی ہے۔" کنول سنجیدگی سے بولیں۔

عامر نے جواباً اثبات میں سر ہلایا تھا۔انہیں کبھی کبھی کنول پہ حیرت ہوتی تھی جو دعا سے تو بہت محبت کرتی تھی لیکن عمائمہ سے اتنی بیزار تھی۔انہیں عمائمہ بے چاری پہ بہت ترس آتا تھا لیکن وہ کنول سے اتنی محبت کرتے تھے کہ عمائمہ کے لیے چاہ کر بھی کچھ کر نہیں سکتے تھے۔عمائمہ کے بارے میں انہوں نے جب بھی بات کی ،کنول اور دعا ان سے ناراض ہوجاتی تھیں۔اس لیے انہوں نے اس موضوع پہ بات کرنا ہی چھوڑ دی تھی۔

▫▫▫

"گھر کے ملازمین بھی سالگرہ پہ جارہے ہیں۔صرف چوکیدار گھر پہ ہوگا۔جو کہ باہر گیٹ پہ ہے۔سارے گھر کی ذمہ داری میں تم پہ چھوڑ کر جارہی ہوں۔میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ تم کس حد تک ذمہ دار ہو۔کھانا فریج میں موجود ہے خود بھی کھا لینا اورچوکیدار کو بھی دے دینا اور جب تک ہم نہ آئیں تم نے سونا نہیں ہے۔" ساڑھی کا پلوں سیٹ کرتی نجمہ نے سامنے سر جھکائے کھڑی عمائمہ سے کہا تھا۔

اس نے جواباً اثبات میں سر ہلایا تھا۔اپنے بہن بھائی کو دیکھ کر اس کے دل میں محبت جاگی تھی ۔اس کا دل ان کے ساتھ وقت گزارنے کو کررہا تھا لیکن یہ تو ناممکن تھا۔یہاں بھی اسے اس کی بہن کی سالگرہ میں نہیں لے کر جا رہے تھے۔

"میں نے ڈرائیور سے کہا ہے کہ گاڑی نکالے ۔بچے تیار ہوئے یا نہیں ۔" کلائی میں گھڑی باندھتے حسیب احمد ڈریسنگ روم سے نکلے تھے ۔

عمائمہ نے ترستی ہوئی نگاہوں سے اپنے وجیہہ باپ کو دیکھا تھا ،پر انہوں نے اس پہ ایک نظر بھی ڈالنا گوارا نہیں کی تھی ۔وہ کتنی بے مول تھی اپنوں کی نظر میں۔

" تم جاؤ۔" نجمہ کو عمائمہ کی نظروں سے کوفت ہوئی تھی ۔ کیسی ڈھیٹ لڑکی تھی ،جب جانتی تھی کہ باپ کو اس میں دلچسپی نہیں ہے تو پھر یہ سب کرنے کا کیا فائدہ تھا۔

عمائمہ دکھی دل کے ساتھ کمرے سے نکلی تھی ،تب ہی اس کا ٹاکرا انزلہ سے ہوا تھا ۔جو آسمانی کلر کی خوبصورت سی میکسی پہنے لائٹ میک اپ میں کوئی پری لگ رہی تھی ۔تینوں بہن بھائی اپنے باپ کی طرح بے حد حسین تھے ۔

"میرا موبائل کمرے میں رہ گیا ہے ۔لے آؤ۔" انزلہ نے اس سے کہا تھا ۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی انزلہ کے کمرے کی طرف بڑھی تھی ۔ثانیہ نے شام میں اسے پورا گھر دکھایا تھا۔ سوائے زوریز کے کمرے کہ کیونکہ وہ لاک تھا۔

انزلہ کا کمرہ اسے بہت پسند آیا تھا ۔ایسے لگتا تھا جیسے کسی شہزادی کا کمرہ ہو۔ہاں وہ اپنے باپ کی شہزادی ہی تو تھی اور ایک وہ حرماں نصیب تھی جسے نہ ماں کا پیار مل سکا اور نہ باپ کا۔

''جو گفٹ میں نے کہا تھا آپ وہ لے کر آئے ہیں نا۔'' باپ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے انزلہ کی آواز سنی تھی ۔وہ باپ کے ساتھ جڑ کر بیٹھی تھی ۔

''یہ بس گفٹ بٹورنے کے چکر میں سالگرہ کرتی ہے۔'' ابراہیم نے انزلہ کی ٹانگ کھینچی۔

'' جی نہیں ،یہ لوگوں کی محبت ہے کہ وہ مجھے گفٹ دینے کا موقع ڈھونڈتے ہیں۔'' انزلہ عمائمہ کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے اترا کر بولی تھی ۔

''جو محبت کرتے ہیں،وہ گفٹ دینے کے لیے موقع نہیں تلاش کرتے ۔'' ابراہیم آنکھیں گھما کر بولا تھا۔

انزلہ نے مدد طلب نظروں سے باپ کو دیکھا تھا ۔ابراہیم سے باتوں میں وہ نہیں جیت سکتی تھی ۔

"خبردار جو میری بیٹی کو کچھ کہا۔اور سب اٹھو،دیر ہورہی ہے۔" حسیب احمد ابراہیم کو ٹوکتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

عمائمہ نے ایک نظر کمرے میں داخل ہوتی نجمہ پہ ڈالی اور کمرے سے باہر نکل آئی۔اس ہنستے بستے خاندان میں اس کی جگہ نہیں تھی۔

▫▫▫

فلائیٹ لیٹ ہونے کی وجہ سے وہ ابھی ابھی گھر پہنچا تھا۔فنکشن شروع ہوچکا تھا اور انزلہ اس سے ٹھیک ٹھاک ناراض ہوچکی تھی۔اس کا ارادہ گھر آکر جلدی سے فریش ہو کر ہال جانے کا تھا۔

وہ کیب سے اتر کر گیٹ سے اندر داخل ہوا اور لان کو عبور کرتے ہوئے لاؤنج کے دروازے پہ پہنچا۔اس کے پاس لاؤنج کی چابی تھی۔دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اوپری منزل کی جانب بڑھا۔

سٹور سے اسے کھٹ پٹ کی آواز آئی تو وہ چوکنا ہو کر سٹور کی طرف بڑھا تھا۔اور سٹور کا دروازہ کھولا تو اسے نیم اندھیرے میں انسانی ہیولا نظر آیا۔وہ آہستہ سے قدم بڑھاتا اس ہیولے کی جانب بڑھا اور دوسری ہی لمحے وہ اسے دبوچ چکا تھا۔

نسوانی چیخ سن کر اسے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی لڑکی ہے ۔لڑکی کے منہ پہ سختی سے ہاتھ جماتے ہوئے اس نے موبائل کی ٹارچ آن کر کے اس لڑکی کے منہ پہ ماری ۔

"تم۔" مارے حیرت کے اس کی آواز بلند ہوئی تھی ۔

سامنے خوف سے تھر تھر کانپتی عمائمہ کی بھی کچھ ایسی حالت تھی۔ان چوبیس گھنٹوں میں وہ دوسری بار زوریز کمال سے مل رہی تھی ۔

▫▫▫

"تم یہاں پہ کیا کررہی ہو۔"اس نے تیز لہجے میں پوچھا تھا۔

"وہ میں۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا جواب دے۔اسے نہیں معلوم تھا کہ زندگی میں پھر کبھی اس شخص سے سامنا ہو گا ۔

"کیا میں؟میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اس قدر چالاک لڑکی نکلو گی ۔میرے پیچھے رات کے اس پہر تم میرے گھر پہنچ گئی ۔تمہیں اندر کس نے آنے دیا۔" وہ اسے گردن سے دبوچے سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا ۔

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔" وہ اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی ۔

" تم میرے گھر میں موجود ہو ۔وہ بھی اس وقت جب گھر پہ کوئی نہیں ہے اور تم مجھے صحیح غلط کا سبق پڑھا رہی ہو۔"وہ اس کی گردن پہ زور ڈالتے ہوئے چیخا تھا۔

عمائمہ کو لگا اس کا آخری وقت قریب آگیا ہے ۔

ایکدم سے زوریز نے اس کی گردن چھوڑی ،وہ کھانستے ہوئے زمین پہ بیٹھ چکی تھی ۔

"بتاؤ یہاں پہ کیا کررہی ہو۔"وہ سٹور کی لائٹ آن کر کے اس کے سامنے موجود تھا۔

"میں یہاں پہ کام کرتی ہوں۔"اس نے سر اٹھا کر سامنے کھڑے زوریز کو بتایا تھا۔

"جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔کل رات میں نے خود تمہیں تمہاری ماں کے گھر چھوڑا تھا اور آج رات تم میرے گھر میں کھڑی یہ بکواس کررہی ہو اور مجھ سے یہ امید بھی رکھ رہی ہو کہ میں تمہارے جھوٹ کو سچ مانوں گا ۔"وہ اسے بازو سے دبوچ کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے اشتعال انگیز لہجے میں بولا تھا ۔وہ اس معصوم سی نظر آنے والی لڑکی کی جرآت پہ حیران تھا ، کس دھڑلے سے وہ اس کے گھر میں موجود تھی۔

"آپ بے شک چوکیدار انکل سے پوچھ لیں۔مجھے آپکی امی نے آج ہی کام پہ رکھا ہے ۔میری ماں مجھے سوتیلے باپ کے منع کرنے پہ گھر نہیں رکھ سکتی تھی تو ان کے چوکیدار نے میری مدد کی ۔وہ یہاں کے چوکیدار کا رشتہ دار تھا ۔اس نے صبح مجھے یہاں کام پہ رکھوا دیا۔"اس کے منہ میں جو آیا وہ بولتی گئی تھی ۔وہ یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی ۔اب اس کے پاس یہ ہی ٹھکانہ تھا۔

زوریز کو ابھی بھی یقین نہیں آیا تھا۔وہ عمائمہ کو باہر لایا اور چوکیدار کو بلایا۔

عمائمہ دل میں دعا کررہی تھی کہ زوریز چوکیدار سے زیادہ تفصیل نہ پوچھے ورنہ وہ اسے اسی وقت گھر سے نکال دے گا۔

" یہ لڑکی رات کے اس پہر یہاں پہ کیا کررہی ہے۔" زوریز نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"صاب یہ نئی ملازمہ ہے ۔اس کو بیگم صاحبہ نے آج رکھا ہے ۔وہ دراصل یہ---"چوکیدار کی بات پوری ہونے سے پہلے زوریز نے اسے گیٹ پہ جانے کا اشارہ کیا تھا۔

عمائمہ نے سکون بھرا سانس لیا تھا لیکن یہ سکون چند لمحوں کا تھا۔جب زوریز سینے پہ ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑا ہوا تو وہ گھبرا گئی۔اب پتا نہیں اسے کونسی سزا ملنے والی تھی ۔

"اگر کسی کو نکاح کا بتایا تو میں نے تمہیں پنکھے سے لٹکا دینا ہے ۔"وہ سرخ ہوتی آنکھیں اس پہ گاڑھے پھنکارا تھا۔اس لڑکی کو وہ جلد یہاں سے نکلوانے والا تھا۔اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی کی مدد کرے گا اور اسے بدلے میں یہ صلہ ملے گا ۔کل ہوئے واقعے نے ابھی تک اس کا دماغ گھما رکھا تھا ،اس پہ مستزاد عمائمہ کی اس گھر میں موجودگی ۔اور بھلا کوئی ماں اتنی سنگدل کیسے ہوسکتی ہے کہ اپنی سگی اولاد کو گھر سے نکال دے ۔ضرور اس لڑکی کی

کوئی چال ہوگی ، وہ اس لڑکی کی حقیقت معلوم کر کے رہے گا ،جو مفت میں اس کے گلے پڑ گئی تھی۔

عمائمہ نے نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا تھا۔

پہلی بار زوریز نے ان آنکھوں کو غور سے دیکھا تھا اور حیران ہوا تھا لیکن اس نے اپنی حیرانی کا اظہار نہیں کیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ عمائمہ کی وجہ سے اسے مزید دیر ہوچکی تھی۔ عمائمہ خود کو گھسیٹتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی ۔زندگی دن بدن مشکل ہوتی جا رہی تھی۔

▫ ▫ ▫

زوریز کے انتظار میں کیک نہیں کٹا تھا ۔اس کے آنے کے فوراً بعد کیک کاٹا گیا اور لوگوں کو کھانا سرو کیا گیا ۔ حسیب منزل میں صرف انزلہ کی سالگرہ ہر سال بڑے پیمانے پہ منعقد کی جاتی تھی کیونکہ وہ گھر بھر کی لاڈلی تھی ۔ابھی بھی ہمہ وقت سنجیدہ رہنے والا ،اپنے کام سے کام رکھنے والا زوریز اسے منا رہا تھا ۔انزلہ خفگی سے منہ پھلائے بیٹھی تھی اور ابراہیم زوریز کی درگت بنتے دیکھ کر خوش ہورہا تھا ۔اسے تو اکثر زوریز ڈانٹ دیتا تھا لیکن انزلہ کے آگے کچھ نہیں بولتا تھا۔

''دیکھو فلائیٹ لیٹ ہونے میں میرا کیا قصور ہے ۔''اس نے نرمی سے بہن کو سمجھانا چاہا۔

''اور جو گھنٹہ گھر پہ لگا کر آئے ہیں ۔اس کا کیا۔''انزلہ نے حساب مانگا۔

"تمہاری سالگرہ تھی تو میں اچھے سے تیار ہونا چاہتا تھا۔بس اسی تیاری میں دیر ہوگئی۔"اس نے بہانہ بنایا تھا۔تیار تو وہ دس منٹ میں ہوگیا تھا۔اصل دیر عمائمہ کی وجہ سے ہوئی تھی۔اسے نئے سرے سے عمائمہ پہ غصہ آیا تھا۔

"میں ایسے نہیں مانوں گی۔"

"بھائی ڈانس کر کے دکھائیں ،تب یقیناً تم مان جاؤ گی۔"ابراہیم کی زبان پہ کھجلی ہوئی تھی۔ زوریز نے اسے گھور کر چپ ہونے کا اشارہ کیا۔جو جلتی پہ تیل ڈالنے کی کوشش کررہا تھا۔

"ایسی فضول خواہشیں تم ہی رکھ سکتے ہو۔"انزلہ ناک سکیڑ کر بولی تھی۔

جہاں ابراہیم کا منہ بنا وہاں زوریز نے اسے جتاتی نظروں سے دیکھا تھا۔

"آپ نے ایک پورا دن میرے ساتھ گزارنا ہے۔مجھے شاپنگ کروانی ہے۔مجھے گھمانے لے کر جانا ہے اور اس دن مجھے آپ کے ساتھ لنچ اور ڈنر کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں کرنا ہے۔"انزلہ نے اس کی سزا تجویز کی۔

"یہ تم کچھ زیادہ مہنگی نہیں پڑھ رہی بھائی کو۔"ابراہیم نے آنکھیں پھیلا کر کہا تھا۔

"مجھے منظور ہے۔"اس نے فوراً سے حامی بھری تھی۔انزلہ کی خوشی اس کے لیے سب سے بڑھ کر تھی۔

"میں ایسی فرمائش کرتا تو آپ نے کہنا تھا تم ناراض ہی ٹھیک ہو۔"ابراہیم نے منہ بنا کر کہا تھا

۔

"اپنی اپنی اہمیت کی بات ہے ۔"انزلہ اترا کر بولی۔

ابراہیم سر جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔انزلہ نے شاید یہ بات

مذاق میں کہی ہو لیکن یہ بات اس کے دل پہ لگی تھی ۔واقعی گھر میں اسے انزلہ اور زوریز سے

کم اہمیت دی جاتی تھی ۔

"اس کا بچپنا نہیں ختم ہورہا۔"زوریز نے تبصرہ کیا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ ابراہیم بھی اس کی طرح

سمجھدار اور ذمہ دار ہو جائے لیکن تاحال کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے ۔

▫▫▫

"تم یہاں پہ ملازمہ ہو لیکن تمہارے تیور دیکھ کر لگ رہا ہے کہ تم خود کو یہاں کی مالکن سمجھنے

لگی ہو۔"ثوبیہ نے سوئی ہوئی عمائمہ کو اٹھاتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔

"کیا مطلب۔"وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی ۔

"مطلب یہ کہ ناشتے کا ٹائم ہوگیا ہے اور تم بجائے ہماری مدد کرنے کے یہاں پہ آرام فرما رہی

ہو۔"

"وہ رات کو میں گھر والوں کے آنے کے بعد سوئی تھی ۔بس اس لیے۔۔۔"وہ بستر سے اٹھتے ہوئے جھجھک کر بولی تھی۔اسے رات کا منظر یاد آیا تھا جب گفٹ سے لدی پھندی ہنستی مسکراتی انزلہ باپ کے ہمراہ لاؤنج میں آئی تھی اور اس کے پیچھے باقی لوگ بھی تھے ۔باپ کو دیکھ کر جہاں اس کا دل دکھا تھا وہاں زوریز کی سرد نگاہوں نے اسے کانپنے پہ مجبور کردیا تھا ۔شاید یہ شخص اسے یہاں نہ ٹکنے دے ۔

"اچھا بس بہانے سن لو اس کے ۔تم تو گھر پہ آرام کررہی تھی ہم وہاں پہ خوار ہوتے رہے ۔بے شک جلد واپس آگئے تھے لیکن تھکن سے چوُر ہو کر آئے تھے ۔"ثوبیہ نے نخوت سے کہا ۔

وہ خاموشی سے منہ دھو کر کچن میں چلی آئی ۔ثوبیہ اور نسرین نے اسے اچھے سے سمجھا دیا کہ کون ناشتے میں کیا کھانا پسند کرتا ہے ۔اسے کسی کی پسند سے کوئی دلچسپی نہیں تھی،اسے بس اپنے باپ کی پسند جاننی تھی ۔

اس نے بھی ناشتہ بنانے میں ان ماں بیٹی کی مدد کی اور پھر ان کے ساتھ مل کر ناشتہ لگایا۔

نسرین نے اسے کہا کہ وہ وہاں ہی کھڑی رہے ،کسی کو کوئی کام نہ ہو۔

وہ سر جھکا کر ایک سائیڈ پہ کھڑی ہوگئی ۔سب ناشتہ کررہے تھے ۔کچن میں نسرین اور ثوبیہ بھی ناشتہ کررہی تھیں۔اور وہ بھوکے پیٹ کھڑی تھی ۔تب ہی اسے خود پہ کسی کی نظریں محسوس ہوئی تو اس نے اوپر دیکھا ۔زوریز اسے دیکھ رہا تھا ۔اس نے گھبرا کر نظریں جھکا لیں۔

"یہ نئی ملازمہ ہے ۔کافی خوبصورت ہے۔"ابراہیم نے زوریز کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے نارمل لہجے میں کہتے ہوئے اسے چھیڑا تھا ۔

"شٹ اپ۔"زوریز نے اسے ڈپٹا ۔

ابراہیم کی بات نجمہ بھی سن چکی تھیں۔ان کے ذہن میں ایک عجیب سوچ آئی تھی ۔

□□□

" کیا ہوگیا ہے اماں ۔"تبریز کی کمر پہ جیسے ہی ماں کی جوتی پڑی وہ بلبلا اٹھا ۔

"تمہیں شرم نہیں آئی وہ گھٹیا حرکت کرتے ہوئے۔"وہ تیز لہجے میں پوچھنے لگیں۔

"میں نے کیا کِیا ہے ۔"وہ حیرت سے پوچھنے لگا ۔

" اپنا دو دن پہلے کا کارنامہ بھول گئے ۔"انھوں نے پھر سے اس کی جوتی سے تواضع کی تھی ۔پچھلے دو دن سے تبریز پورا دن گھر سے غائب رہا تھا اور رات گئے واپس آیا تھا ۔

"تم اس عمائمہ کی وجہ سے مجھ مار رہی ہو۔"وہ درد بھول کر تعجب بھرے لہجے میں بولا تھا۔

''اس کی وجہ سے نہیں تیری حرکتوں کی وجہ سے ۔میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم ایسی حرکت بھی کرسکتے ہو۔ارے جوان بہن کا تو سوچ لیتے ،جب سب کو تمہاری اس حرکت کا پتا چلتا تو لوگ اس گھر کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ۔''وہ تیز لہجے میں بولیں۔

''وہ جھوٹ بول رہی تھی۔''

''بکواس بند کرو ۔میں اسے بھی اچھے سے جانتی ہوں اور تمہیں بھی ۔''

''اچھا بس غلطی ہوگئی ۔آئندہ ایسا نہیں ہوگا ۔''اس نے ماں سے معافی مانگی ۔

''آئندہ کی نوبت آئے تب نا۔تمہاری وجہ سے مفت کی نوکرانی یہاں سے چلی گئی۔دو دن سے کام کر کے ہڈیاں گھس گئی ہیں۔''انہیں نئے سرے سے تاؤ آیا تھا ۔

''دیکھ لینا اماں ۔دو دن میں وہ لڑکا اسے طلاق دے کر واپس بھیج دے گا ۔وہ کیوں یہ بوجھ اٹھانے لگا ۔پھر اس کے پاس یہاں واپس آنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔''تبریز یقین سے بولا۔

''تب کی تب دیکھ لیں گے ۔ابھی تو میں یہ سوچ کر پریشان ہوں کہ کنول کو کیا جواب دیں گے ۔''انہیں نئی پریشانی لاحق ہوئی تھی ۔

''کہہ دینا کہ کسی لڑکے کے ساتھ چکر تھا ،بھاگ گئی۔''تبریز نے کہا تو انہوں نے اسے گھورا۔

"ہاں ، صحیح کہہ رہا ہوں ۔پھوپھو آپ کی بات کا یقین کر لیں گی ۔اور پھر آس پاس کے لوگوں کو بھی تو کچھ بتانا پڑے گا ۔میں تو کہتا ہوں کہ آپ پھوپھو سے پوچھیں کہ عمائمہ نے ہماری عزت خاک میں ملا دی ۔اب وہ بتائیں کہ ہم دنیا والوں کو کیا جواب دیں۔"تبریز کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی ۔کسی پہ جھوٹا الزام لگا کر وہ اپنا انجام بھول گیا تھا۔

صدف بیگم نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔آس پاس کی عورتیں بھی پوچھ رہی تھیں کہ ہمہ وقت گھر میں رہنے والی عمائمہ آخر چند دنوں سے کدھر ہے۔

▫▫▫

ابراہیم نے حیرت بھری نظروں سے ماں کو دیکھا تھا ۔

"آپ نے ابھی کیا کہا ہے۔"

"یہ ہی کہ عمائمہ تمہارے ڈیڈ کی پہلی بیوی سے اولاد ہے ۔اور تمہاری بہن ہے ۔یہ بات تم نے نہ زوریز کو بتانی ہے اور نہ انزلہ کو ۔بلکہ کسی کے سامنے اس کا ذکر نہیں کرنا۔"انہوں نے سختی سے تائید کی تھی ۔

"لیکن کیوں امی ۔وہ اگر پاپا کی بیٹی ہے تو آپ نے اسے ملازمہ کہہ کر کیوں متعارف کرایا ۔آپ کیوں اس کی اصلیت چھپا رہی ہیں۔کیا پاپا نے آپ کو کچھ نہیں کہا۔"وہ ابھی بھی حیران تھا ۔

"تمہارے ڈیڈ اسے یہاں رکھنے پہ راضی نہیں تھے ۔یہ میں ہوں جس نے اس پہ احسان کیا ہے اور اس کو اس چھت تلے جگہ دی ۔"انہوں نے ابراہیم کو ساری بات بتانے کے بعد کہا تھا ۔

"یہ تو زیادتی ہے ۔کوئی اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کیسے کرسکتا ہے ۔"اس کے لہجے میں دکھ کی آمیزش تھی ۔اسے باپ سے اس سنگدلی کی امید نہیں تھی ۔

"اچھا بس تمہیں زیادہ دماغ لگانے کی ضرورت نہیں ہے ۔جو کہا ہے اس پہ عمل کرنا اور اپنی یہ تقریر اپنے باپ کے سامنے مت کرنا۔ورنہ انہوں نے عمائمہ کے ساتھ تمہیں بھی اس گھر سے نکال دینا ہے ۔"وہ اسے تنبیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"میں سوچتا تھا کہ پاپا صرف مجھے ہی نظر انداز کرتے ہیں یہاں تو کہانی ہی مختلف ہے ۔خیر اب میرا ساتھ دینے کے لیے میری جیسی میری بہن آگئی ہے ۔"اس نے دل میں سوچا تھا ،اسے باپ سے اور گھر والوں سے یہ شکوہ تھا کہ وہ اسے انزلہ اور زوریز سے کم اہمیت دیتے ہیں لیکن عمائمہ کے حالات جان کر اسے احساس ہوا کہ وہ غلط تھا۔اگر کسی کو اہمیت نہیں دی گئی ،کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی تو وہ عمائمہ تھی۔

"یعنی آج سے میری دو بہنیں ہیں۔"وہ خوش ہو کر بولا ۔

"وہ تمہاری بہن نہیں ہے ابراہیم ۔اور خبردار جو تم نے اسے بہن کہا۔ تم انزلہ کو جانتے ہو نا ۔وہ کبھی بھی یہ بات برداشت نہیں کرے گی ۔"وہ سخت لہجے میں بولیں تھی۔

ابراہیم نے بظاہر اثبات میں سر ہلایا تھا لیکن اس کا اپنی ماں کی بات ماننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔گھر والے بھلے عمائمہ کو اہمیت نہ دیں لیکن وہ اسے بہن کی حیثیت دے چکا تھا۔

▫▫▫

"تم تو ہر وقت سٹور میں گھسی رہتی ہو۔"ثوبیہ نے اسے گھور کر کہا تھا ۔آج ثانیہ نہیں آئی تھی ،وہ صبح سے ثوبیہ اور اس کی ماں کی مدد کروا رہی تھی۔ابھی دن کا کھانا بنا کر وہ کسی کام کے لیے سٹور میں آئی جب ثوبیہ اس کے پیچھے آگئی ۔پتا نہیں اس کو عمائمہ سے کیا مسئلہ تھا ۔

"کیا کام کرنا ہے ۔"اس نے پوچھا ۔اس کی جگہ کوئی اور ہوتی تو کہتی کہ تم ملازمہ ہو کر کیوں مجھ پہ رعب ڈال رہی ہو لیکن وہ عمائمہ تھی ہر ایک کی زیادتی چپ چاپ برداشت کرنے والی۔

"زوریز صاحب کے کمرے میں جاؤ اور ان سے پریس کروانے کے لیے کپڑے لو۔اگر یاد ہو تو یہ تمہاری ڈیوٹی ہے ۔ہر بار میں تمہیں یاد نہیں کرواؤں گی ۔تمہارا یہ ہی وطیرہ رہا تو جلد ہی بیگم صاحبہ تمہیں فارغ کردیں گی ۔"ثوبیہ ناک چڑھا کر بولی۔

"میں جاتی ہوں۔"وہ گھبرا کر بولی۔وہ اس گھر سے جانا نہیں چاہتی تھی ۔

زوریز کے کمرے کے پاس پہنچ اس نے ہمت مجتمع کی ۔اسے زوریز سے ڈر لگنا شروع ہوگیا تھا ۔اس نے آہستہ سے دروازہ کھول کر انداز جھانکا تھا ۔سامنے والی دیوار پہ زوریز کا پورٹریٹ سائز فوٹو لگا تھا۔

سفید ماتھے پہ بکھرے سیاہ بال ،گہری سیاہ آنکھیں،کھڑی ناک ،ہلکی ہلکی شیو ،لمبا قد ،ورزشی جسم ۔وہ شکل سے ہی شہزادہ لگتا تھا لیکن وہ اس کا شہزادہ نہیں تھا اور عمائمہ نے کب کسی شہزادے کا خواب دیکھا تھا ۔اس کا تو ایک ہی خواب تھا اور وہ تھا ماں باپ کا پیار حاصل کرنا۔

کسی نے ایکدم سے اندر سے ہینڈل کھینچا تو وہ لڑکھڑاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی ۔سامنے خود کو خشمگیں نگاہوں سے گھورتے زوریز کو دیکھ کر اس کا دل ڈوبا تھا۔

"تم یہاں پہ کیا کررہی ہو۔"وہ ماتھے پہ بل ڈالے پوچھ رہا تھا۔وہ دروازے کے پیچھے پڑے صوفے پہ بیٹھا تھا جب اسے دروازہ کھولنے کی آواز آئی۔جب چند سیکنڈ تک کوئی اندر نہیں آیا تو وہ حیران ہو کر دروازے کی طرف بڑھا ۔بنا اس کے حکم کے کوئی ملازم اس کے کمرے میں نہیں آسکتا تھا اور گھر کے لوگوں کو اجازت کی ضرورت نہیں تھی ۔ عمائمہ کو دروازے پہ جما دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا ،یہ لڑکی سر پہ چڑھتی جارہی تھی ۔

"وہ میں۔۔۔۔گھبراہٹ کے مارے اس کی آواز بند ہوگئی تھی۔

''تمہارے ارادے کیا ہیں۔''وہ سینے پہ بازو باندھے سر تا پیر اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ۔

''کیا مطلب۔''وہ نا سمجھی سے بولی ۔

''مطلب پہلے تم اتفاق سے اس گھر میں گھس آئی اور اب میرے کمرے میں بھی یقیناً تم اتفاق سے موجود ہو ۔''وہ طنزیہ لہجے میں پوچھ رہا تھا ۔

''نہیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔میں تو آپ کے کپڑے استری کرنے آئی تھی ۔''اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا تھا ۔

''میں نے تمہیں کہا کہ مجھے کپڑے استری کروانے ہیں۔''وہ خطرناک حد تک سنجیدہ ہوا تھا ۔

''نہیں لیکن -----

''تو تمہیں کس نے کہا تھا کہ فضول کی پھرتیاں کھاؤ۔''وہ دہاڑا تھا۔

عمائمہ گھبرا کر پیچھے ہوئی اور دیوار سے ٹکرائی ۔

'' میری ایک بات کان کھول کر سن لو ۔میں تمہیں بڑی مشکل سے یہاں پہ برداشت کررہا ہوں ۔یہ نہ ہو اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے تم کل کی نکلتی ،آج یہاں سے نکل جاؤ۔''اس نے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسے وارن کیا تھا ۔

"مجھے یہاں سے مت نکلوائیے گا۔میں یہاں سے کہاں جاؤں گی۔میرے پاس اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔میں اب آپ کے سامنے نہیں آؤں گی ،لیکن میرے ساتھ ایسا مت کیجئے گا۔"وہ ہاتھ جوڑے رو دی تھی۔

"آؤٹ۔"وہ اس کے رونے پہ کوفت میں مبتلا ہوا تھا۔

"پلیز آپ ---

"آؤٹ۔"اب کی بار وہ چلایا تھا۔

عمائمہ روتے ہوئے بھاگ کر کمرے سے نکلی تھی۔

باہر کھڑی ثوبیہ کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔اسے عمائمہ کا اس گھر میں رہنا پسند نہیں آیا تھا۔کتنے سالوں سے وہ اور اس کی ماں تمام ملازمین پہ حکمرانی کر رہی تھیں۔عمائمہ کو دیکھ کر انہیں اپنی حکمرانی خطرے میں نظر آئی تھی لیکن عمائمہ تو سیدھی سادی نکلی ،اور وہ ماں بیٹی اسی بات کا فائدہ اٹھا کر اسے یہاں سے نکلوانے کی پلاننگ کررہی تھیں۔

ابھی بھی یہ جانتے ہوئے کہ زوریز کے بلاوے کے بغیر کسی ملازم کو اس کا دروازہ تک کھٹکھٹانے کی اجازت نہیں ہے ،اس نے عمائمہ کو زوریز کے کمرے میں بھیج دیا اور اب اسے اس طرح روتا دیکھ کر اسے دلی خوشی ہوئی تھی۔

▫▫▫

"کہیں جارہی ہو دعا۔"انھوں نے دعا کو تیار ہوتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

"ہاں، دوستوں کے ساتھ ڈنر کا پلان ہے۔"اس نے میک اپ کو آخری ٹچ دیتے ہوئے بتایا تھا۔

"تمہارے ڈیڈ آج دیر سے آفس سے آئیں گے ،تو میں نے سوچا کہ ہم ڈنر پہ چلتے ہیں لیکن تمہارا تو کوئی اور پلان ہے۔"انھوں نے کہا۔

"تو کوئی بات نہیں ،آپ کی وہ بیٹی ہے نا عمائمہ ،اسے ڈنر پہ لے جائیں۔اسے آپ گھاس بھی کھلا دیں گی تو وہ خوشی خوشی کھا لے گی۔"وہ استہزایہ انداز میں بولی تھی۔

"مجھے اگر اس میں دلچسپی ہوتی تو میں اسے خود سے دور نہیں کرتی۔اور تمہیں کیوں وہ اس وقت یاد آگئی۔"وہ ناگواری سے بولیں تھی۔عمائمہ کا ذکر ان کے لیے کسی کڑوی گولی کی طرح تھا۔

"ویسے ہی ،اس دن کیسے منہ اٹھا کر ہمارے گھر آگئی تھی۔شکر ہے آپ اسے اس کے باپ کے گھر چھوڑ آئیں کیونکہ اگر آپ اسے یہاں رکھتیں تو میں نے یہاں سے چلے جانا تھا۔"

"میں جانتی ہوں ،تمہاری خوشی کے لیے میں اسے اس کے باپ کے گھر چھوڑ آئی ہوں ،تاکہ دوبارہ کبھی اس کی شکل نہ دیکھنی پڑے۔"

"ویسے آپ کو سچ میں اس سے اتنی نفرت ہے۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

''تمہاری سوچ سے بھی زیادہ ۔وہ بالکل اپنے باپ کی جیسی لگتی ہے ۔اسے دیکھ کر مجھے حسیب کے ساتھ گزارے وہ تکلیف دہ دن یاد آتے ہیں۔''وہ ناپسندیدگی سے کہہ رہی تھیں۔

''اور آپ مجھ سے کتنی محبت کرتی ہیں۔''اس نے خوش ہو کر پوچھا تھا ۔

''میں اس دنیا میں سب سے زیادہ تم سے محبت کرتی ہوں ۔''انہوں نے مسکرا کر کہا تھا۔

''اور میں بھی اس دنیا میں سب سے زیادہ آپ سے محبت کرتی ہوں۔''وہ ماں کے گلے لگ کر بولی تھی۔بنا کسی بٹوارے کے اس کی ماں صرف اس کی تھی ۔

▫▫▫

زوریز کے کمرے سے نکل کر وہ سٹور میں آئی تھی ۔روتے روتے اس کی آنکھ لگ گئی تھی ۔جب اس کی آنکھ کھلی تو اندھیرا چھا چکا تھا اور اسے بھوک بھی لگ رہی تھی لیکن کھانے کا ٹائم گزر چکا تھا ۔اب رات کو ہی کھانا نصیب ہوتا۔اور پتا نہیں کچن میں جا کر نسرین اور ثوبیہ کی کون کون سی باتیں سننی پڑتیں۔

وہ باہر نکلی تو گھر سائیں سائیں کررہا تھا ۔لگ رہا تھا کہ گھر پہ کوئی نہیں ہے ۔اس نے شکر کا سانس لیا ،وہ دوبارہ زوریز کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

وہ کچن میں آئی کہ شاید کوئی کام پڑا ہو لیکن نسرین کچن میں نہیں تھیں، وہ باہر نکل آئی ۔

''چائے مل سکتی ہے ۔''ابراہیم اس کے سامنے آکر بولا تھا ۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا دوبارہ سے کچن میں چلی آئی ۔

''دو کپ بنائیے گا اور ساتھ میں نگٹ اور کباب بھی تل لیجیے گا ۔''وہ کچن میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پہ بیٹھا تھا ۔

اس کے بیٹھنے پہ وہ حیران ہوئی تھی ،کیا ابراہیم زوریز کی طرح اسے برا بھلا کہنے والا تھا ۔

''آپ کی تعلیم کیا ہے ۔''ابراہیم نے بات شروع کی تھی ۔

''آٹھ ۔''

''کیا آٹھ۔''

''آٹھ جماعتیں پڑھی ہیں۔''اس نے جھجھکتے ہوئے بتایا اور کیتلی چولہے پہ رکھی ۔

''کیوں ؟آگے کیوں نہیں پڑھا ۔''وہ حیران ہوا تھا ۔

''بس ویسے ہی ۔''وہ سر جھکا کر شرمندگی سے بولی ،جیسے اس میں اس کا قصور ہو۔

پھر ابراہیم نے اس کی جھجھک دور کرنے کے کیے مزید کچھ سوال پوچھے تھے ۔جب تک ابراہیم کے سوال ختم ہوئے تب تک وہ چائے اور باقی لوازمات تیار کرچکی تھی ۔

''دو کپوں میں چائے ڈال دیں ۔''

اس نے دو کپ ٹرے میں رکھ کر ابراہیم کے سامنے رکھے ،اس نے سوچا شاید اس کا کوئی دوست آرہا ہے جو ابراہیم نے یہ اہتمام کروایا ہے لیکن جب ابراہیم نے اسے بیٹھنے کا کہا اور چائے کا کپ پیش کیا تو وہ حیران رہ گئی۔

''بیٹھ جائیں آپی۔''وہ اس کی حیرت دیکھ کر مسکرایا تھا ۔

''آپی ۔''اسے جھٹکا لگا۔

''ماما نے مجھے آپ کی سچائی بتائی ہے ۔مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ اس گھر میں آپ کو ملازمہ کا درجہ دیا گیا ہے اور پاپا نے ساری زندگی آپ کو اگنور کیا اور ابھی بھی کر رہے ہیں ،میں اس بارے میں تو کچھ نہیں کرسکتا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری ذات سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی ۔میں آپ کو اپنی بہن مان چکا ہوں اور ایک بھائی کی حیثیت سے آپ کا خیال رکھنے کی کوشش کروں گا ۔''وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

عمائمہ کو یقین نہیں آیا تھا ۔زندگی میں پہلی بار کسی نے اسے اہمیت دینے کی بات کی تھی ۔کسی کو اس کا خیال آیا تھا ۔

''جیسے میرے لیے انزلہ ہے ویسے ہی آپ ہیں ۔''اس نے مزید کہا تو عمائمہ کی آنکھوں میں آنسو جھلملائے تھے ۔

"لگتا ہے آپ کو میری باتیں پسند نہیں آئیں اس لیے آپ رو رہی ہیں۔کیا کروں میری باتیں اکثر لوگوں کو پسند نہیں آتیں، شاید مجھ میں کوئی کمی ہے۔"وہ مصنوعی حسرت سے کہنے لگا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ۔مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ نے یہ سب کہا ہے۔"عمائمہ نے اس کی غلط فہمی دور کی تھی ۔

"یقین کر لیں ۔اس سے پہلے کوئی آ جائے ۔"وہ مسکرا کر بولا اور کباب اس کی طرف بڑھا۔

عمائمہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔آج اسے بھی سکون کا سانس نصیب ہوا تھا ۔آج اسے بھی پتا چلا تھا کہ اپنا کیا ہوتا ہے ۔

چائے پینے کے دوران ابراہیم نے اس سے اس کی گزشتہ زندگی کا احوال سنا تھا اور بہت دکھی ہوا تھا ۔اسے آج پتا چلا تھا کہ کچھ والدین کے لیے اولاد سے بڑھ کر وہ نفرت ہوتی ہے جو وہ ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔اور اس نے دل میں عزم کیا تھا کہ جس حد تک ممکن ہوا،وہ عمائمہ کے دکھوں کو کم کرنے کی کوشش کرے گا۔

عمائمہ نے آج پہلی بار کسی کو اپنے دل کا احوال سنایا تھا،آج اسے پتا چلا تھا کہ دل کا بوجھ ہلکا ہو تو کیسا محسوس ہوتا ہے ۔وہ خوش تھی کہ یہاں آکر اگر اسے باپ نہیں مل سکا تو کیا ہوا کم از کم بھائی تو مل گیا تھا ۔نہ صرف بھائی بلکہ اس کی زندگی کا پہلا دوست ۔

□□□

دعا کی ضد تھی کہ دوبارہ سے اس کی سالگرہ کی تقریب رکھی جائے ۔اب اس کے تایا کی طبیعت ٹھیک تھی تو عامر مان گئے ۔

کنول آج پھر میکے میں دعوت دینے آئی تھیں ۔انہیں دیکھ کر صدف اور گلشن ممانی پریشان ہوچکی تھیں اگر کنول نے ان کی بات کا یقین نہیں کیا اور اس کی ممتا جاگ اٹھی تو وہ لوگ کیا کریں گے ۔کنول کا شوہر امیر آدمی تھا اگر ان پہ کوئی کیس کردیا تو کیا ہوگا۔

کنول نے آتے ساتھ ہی بتانا شروع کردیا کہ کیسے اس دن دعا نے وادیلا مچایا تھا اور یہ بھی کہ دوبارہ سے عامر دعا کی سالگرہ کی بڑی سی تقریب کررہے ہیں۔میکے آکر اکثر وہ دعا نامہ شروع کردیتی تھیں ۔پہلے مقصد سامنے بیٹھی عمائمہ کے دل میں احساس محرومی پیدا کرنا ہوتا تھا ۔پتا نہیں کیوں انہیں عمائمہ سے کبھی لگاؤ محسوس نہیں ہوا۔شاید انہوں نے اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اپنے دل میں اس کے لیے نفرت پال لی تھی ۔جو اس کی پیدائش کے بعد بھی ختم نہ ہوسکی ۔اگر ان کی ماں نہ روکتی تو وہ عمائمہ کو ایدھی کے جھولے میں ڈال آتیں ۔

"چلو اس بار سب کا آنا تو مشکل ہے ۔بچیوں کے پیپرز سٹارٹ ہوگئے ہیں تو جو آسکا پھر آجائے گا۔"گلشن ممانی نے کہا ۔

''کچھ نہیں ہوتا ۔ویک اینڈ پہ پارٹی ہے اور کونسا پڑھ کر انہوں نے ٹاپ کرنا ہے ۔''وہ نخوت سے بولیں۔ بھابھی کا انکار انہیں ایک آنکھ نہ بھایا تھا ۔ایک تو وہ ان لوئر کلاس لوگوں کو دعوت پہ بلا رہی تھیں اور یہ لوگ نخرے دکھا رہے تھے ۔

ان کے اس طنز پہ وہ دونوں خون کے گھونٹ پی کر رہ گئیں۔

''ذرا ایک گلاس ٹھنڈا پانی پلائیے گا ۔''کنول نے کہا تو صدف ممانی نے حنا کو پانی لانے کے لیے آواز دی ۔

''عمائمہ سے کہہ کر چائے بنوا دیں ۔''اچانک سے کنول کے منہ سے نکلا تھا ۔عمائمہ بہت اچھی چائے بناتی تھی ۔

صدف اور گلشن ممانی کے چہرے کا رنگ بدلا۔

''وہ کونسا یہاں ہے۔''کنول نے نفی میں سر ہلا کر کہا تھا ۔

دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا ،کیا کنول کو کچھ معلوم تھا ۔ان دونوں نے تو اپنے شوہروں اور بچوں کو کنول کو کچھ بھی بتانے سے سختی سے منع کیا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

"وہ تم سے عمائمہ کے بارے میں بات کرنی تھی ۔یقین مانو اس سب میں تبریز کا کوئی قصور نہیں ہے ۔اس نے عمائمہ کو ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن مانا ہے ۔"صدف ممانی نے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ہوئے کہا تھا ۔

"مجھے پتا ہے کہ تبریز بے قصور ہے ۔یہ سب اس نے میرے گھر آنے کے لیے کیا تھا اور اوپر سے کہتی ہے کہ آپ لوگوں نے اس کا نکاح کردیا اور جس سے نکاح کیا وہ اسے میرے دروازے پہ چھوڑ گیا ۔ بھلا ایسا بھی ہوتا ہے ۔پہلے میں نے سوچا کہ عمائمہ کا اس لڑکے سے چکر ہوگا لیکن پھر میں نے سوچا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے ۔اس کے پاس تو نکاح کا کوئی ثبوت بھی نہیں تھا ۔ایسا ہی ہے نا۔"وہ بات کرتے کرتے رکیں تو صدف ممانی نے میکانکی انداز میں سر اثبات میں ہلایا ۔اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا ،انہیں عمائمہ سے اس بہادری کی امید نہیں تھی ۔

"خیر میں اسے اس کے باپ کے گھر چھوڑ آئی ہوں۔اتنے سالوں سے میں اسے سنبھال رہی تھی ۔اب وہ سنبھالے۔"وہ ناک چڑھا کر بولیں۔

"پھر اس کے باپ نے اسے رکھ لیا ۔"گلشن ممانی کو تجسس ہوا۔

"پتا نہیں ،میں نے عمائمہ سے کہا کہ اگر حسیب نے نہ رکھا تو میرے پاس لوٹ کر مت آنا -اب پتا نہیں وہاں ہے یا کسی دارلامان میں۔یہ حنا ابھی تک پانی نہیں لائی۔"بے پروائی سے کہتے ہوئے انہیں پھر سے پیاس کا احساس ہوا۔

گلشن اور صدف ممانی نے حیرت سے کنول کو دیکھا تھا ۔وہ ماں تھی یا ڈائن۔کیسے عجیب انداز میں اپنی بیٹی کا ذکر کررہی تھی اور اسے کوئی فکر نہیں تھی کہ اس کی جوان بیٹی کدھر ہے۔بے حسی کی مثال تھی کنول عامر ۔

▫▫▫

زوریز کھولتے ہوئے دماغ کے ساتھ کچن میں داخل ہوا تھا۔اسے امید نہیں تھی کہ جس لڑکی کی اس نے مظلوم سمجھ کر مدد کی تھی ۔وہ اتنی بڑی جھوٹی نکلے گی۔کتنی آسانی سے وہ اسے بے وقوف بنا رہی تھی ۔بس بہت ہوگیا ،اب وہ اس لڑکی کو اپنے گھر میں برداشت نہیں کرے گا ۔

"تم کس قدر گھٹیا اور نیچ انسان ہو۔میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم ایسی نکلو گی ۔"وہ کچن میں موجود عمائمہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے ہوئے تیز لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ اس افتاد پہ بوکھلا گئی تھی۔سب گھر والے باہر گئے تھے اور وہ کچن میں راشن میں آئے چکن کے پیکٹ بنا رہی تھی ۔پتا نہیں یہ زوریز کہاں سے آگیا اور اب پتا نہیں کس بات کا غصہ اس پہ نکال رہا تھا ۔وہ تو حتی امکان کوشش کررہی تھی کہ زوریز سے سامنا نہ ہو۔

''کیا ہوا ہے ۔''وہ ہکلا کر بولی ۔

''اتنا کچھ کر کے بھی تم مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ کیا ہوا ہے ۔کمال کی ایکٹریس ہو تم۔''وہ استہزایہ انداز میں بولا تھا۔

عمائمہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

'' میں تمہاری اسی معصومیت کے دھوکے میں اس دن میں آیا تھا اور تمہاری مدد کرنے کی غلطی کر بیٹھا تھا لیکن تم تو بہت چالاک ہو۔اس دن جو ہوا وہ سچ تھا یا کوئی ڈرامہ۔''وہ اس کے بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ پوچھ رہا تھا ۔

''وہ کوئی ڈرامہ نہیں تھا ۔کوئی بھی عزت دار لڑکی ایسا ڈرامہ نہیں کرسکتی ۔''وہ سنجیدگی سے بولی تھی ۔اس بار وہ ڈری نہیں تھی کیونکہ بات اس کے کردار کی تھی ۔

''عزت دار لڑکی ۔میں دیکھ چکا ہوں کہ تم کتنی عزت دار ہو۔''وہ اس کا بازو چھوڑتا طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔

"آپ نے جو کہنا ہے صاف صاف کہیں۔میری کردار کشی مت کریں۔"وہ سختی سے بولی تھی ۔

اس نے حیرت سے عمائمہ کے بدلتے رنگوں کو دیکھا تھا ۔ایک پل پہلے وہ اس سے ڈر رہی تھی اور اب کیسے اس نے اپنا لہجہ بدلا تھا ۔واقعی وہ ایکٹریس تھی ۔

"تو مس عمائمہ حسیب ،میں تمہارا سچ جان چکا ہوں ۔میری ماں کو تم نے جو ہماری مرحومہ ملازمہ کا نام لے کر ہمدردی حاصل کی ہے ۔اس سے ہی تمہاری اصلیت پتا چلتی ہے کہ تم ایک جھوٹی انسان ہو۔اپنے جھوٹ کی وجہ سے زبردستی میری زندگی میں شامل ہوئی اور پھر ایک ہی دن میں میرے گھر بھی داخل ہوگئ۔تم جیسی لڑکیوں کے مقصد میں اچھے سے جانتا ہوں پر افسوس کہ تم اپنے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکو گی ۔"وہ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں جھانکتا زہر خند لہجے میں کہہ رہا تھا ۔یہ بات اس نے نسرین اور ثوبیہ کی آپس میں گفتگو کر درمیان سنی تھی اور سن کر اس کا دماغ گھوم گیا تھا ۔اس چھوٹی سی لڑکی نے کتنی آسانی سے ان سب کی آنکھوں میں دھول جھونکی تھی ۔

عمائمہ کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی تھیں۔اس کے باپ کے گھر میں اس پہ کیسے کیسے الزام لگ رہے تھے ۔

"اپنا یہ رونا دھونا باہر جا کر کرو ۔ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے نکلو اور دوبارہ کبھی یہاں کا رخ مت کرنا۔"وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرنے والے انداز میں بولا تھا ۔

عمائمہ کے سپید رنگ میں زردی گھلی تھی ۔

"پلیز مجھے یہاں سے مت نکالیں۔آپ کو اللہ کا واسطہ ہے ۔ایک بار میری بات سن لیں۔"وہ ہاتھ جوڑے روتے ہوئے کہہ رہی تھی ۔

"نکلو۔"وہ سرد لہجے میں بولا۔

"ایک بار میری بات سن لیں۔"اس نے منت کی تھی۔

زوریز نے کچھ کہنے کے بجائے اسے ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے باہر نکالنا مناسب سمجھا تھا۔

روتی ہوئی عمائمہ اس کے ساتھ گھسیٹتی جارہی تھی۔اس کی منتوں ترلوں کا پتھر دل زوریز پہ کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔اپنے باپ کے گھر سے نکالے جانے کے بعد وہ کہاں جاتی ؟

▫▫▫

"یہ کیا ہورہا ہے ۔"کندھے سے بیگ لٹکائے ابراہیم نے حیرت سے پوچھا ۔وہ کرکٹ کھیل کر ابھی واپس آیا تھا ۔

"یہ لڑکی بہت جھوٹی اور مکار ہے ۔ جھوٹ کا سہارا لے کر ہمارے گھر رہ رہی تھی ۔پتا نہیں اس کا کیا مقصد تھا ۔"وہ نفرت آمیز نظروں سے روتی ہوئی عمائمہ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

"آپ کو یقیناً کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے بھائی۔"وہ زوریز کے ہاتھ سے عمائمہ کا ہاتھ نکالتے ہوئے بولا تھا۔

زوریز نے حیرت سے اسے دیکھا۔اس کا چھوٹا بھائی اسے جھٹلا رہا تھا۔

"اوہ تو اس نے تمہیں بھی اپنی معصومیت کے چنگل میں پھنسا لیا۔یہ جیسی دکھتی ہے ویسی بالکل بھی نہیں ہے۔اور تمہیں اس کی حمایت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"زوریز نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ کیسی ہیں، مجھ سے زیادہ اچھے سے کوئی نہیں جان سکتا۔"ابراہیم سنجیدگی سے بولا تھا۔

عمائمہ پریشان ہوگئی ،یہ نہ ہو اس کی وجہ سے دونوں بھائی لڑائی شروع کردیں اور نجمہ بیگم اسے گھر سے نکال دیں۔

"خیر تو ہے نا ابراہیم۔ دو دن میں تم نے اسے کیسے جان لیا۔"وہ دونوں ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔

"کیونکہ یہ میری بہن ہے۔"وہ گہرا سانس لے کر سچائی بتانے لگا۔

"ایسی لڑکیاں کسی کی بہنیں نہیں ہوتیں۔"وہ حقارت سے عمائمہ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

عمائمہ پھر رونا شروع ہوگئی ،زوریز اسے کتنی غلط لڑکی سمجھ رہا تھا۔اس نے تو آج تک آنکھ اٹھا کر کسی غیر مرد کو نہیں دیکھا تھا۔

"یہ عمائمہ حسیب ہے ۔ڈیڈ کی پہلی بیوی سے جو اولاد تھی ،وہ آپ کے سامنے کھڑی ہے ۔افسوس کے اس گھر میں اسے ملازمہ کا درجہ دیا گیا ہے اور سب سے اس کی حقیقت چھپائی گئی ہے ۔"ابراہیم تلخ لہجے میں بولا تھا۔

زوریز نے حیرت سے روتی ہوئی عمائمہ کو دیکھا تھا۔پہلی بار اسے عمائمہ میں حسیب احمد کی جھلک نظر آئی تھی۔

"آپ اندر جائیں ۔"ابراہیم نے عمائمہ کو نرمی سے کہا ۔

اس نے ایک نظر خود کو دیکھتے زوریز پہ ڈالی اور پھر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"تمہیں یہ بات کس نے بتائی ہے۔"اس نے پوچھا تھا ۔

"امی نے بتایا ہے اور انھوں نے سختی سے منع کیا تھا کہ کسی کو نہیں بتانا لیکن میں نے مجبوری کے تحت آپ کو بتا دیا ۔امید ہے آپ امی سے اس کا ذکر نہیں کریں گے ۔"ابراہیم نے کہا تو زوریز نے اثبات میں سر ہلایا ۔

"ویسے آپ کو کسی نے کچھ کہا تھا عمائمہ کے بارے میں ،جو آپ اسے گھر سے نکالنے لگے تھے ۔آپ کو عمائمہ کے بارے میں کیا بتایا گیا تھا ۔"ابراہیم نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

"کچھ نہیں۔"وہ نفی میں سر ہلا کر بولا اور باہر نکل گیا۔حقیقت جان کر اس کی حالت عجیب ہو چکی تھی۔

▫▫▫

"بھائی پہلے بالکل بھی ایسے نہیں تھے۔وہ تو بہت ہنس مکھ اور دوسروں کا خیال رکھنے والے تھے۔بس ان کی زندگی میں کچھ ایسے واقعات ہوئے،جس نے انہیں بالکل تبدیل کر کے رکھ دیا۔"وہ عمائمہ کے سامنے بیٹھا زوریز کے رویے کی وضاحت دے رہا تھا۔

عمائمہ نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"آپ ان کو غلط مت سمجھنا،اور کوشش کرنا کہ ان سے دور رہو کیونکہ وہ ایک بار کسی کے بارے میں منفی رائے قائم کرلیں تو حقیقت جاننے کے باجود بھی ان کی رائے نہیں بدلتی۔یہ عادت بھی پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے ان کے اندر آچکی ہے۔"ابراہیم نے اسے مزید بتایا تھا۔

عمائمہ کے دل میں زوریز کے لیے پیدا ہوا خوف مزید بڑھ گیا تھا۔ابراہیم کو نہیں پتا تھا کہ ان کے درمیان کیا رشتہ ہے،اس لیے وہ زوریز کے لیے اس کی نفرت کی اصل وجہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ جان گئی تھی کہ جس اجنبی سے اس نے مدد مانگی تھی اور اس نے نتیجے کی پروا کیے بغیر اس کی مدد کی تھی،وہ اس کا شوہر بننے کے بعد بدل گیا تھا۔زوریز اسے اس واقعے کا ذمہ دار سمجھتا تھا۔وہ اس کے سر پہ زبردستی مسلط کی گئی تھی،اس کی بیزاری بجا تھا۔

"اتنا بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بھائی بندے نہیں کھاتے اور غیر عورتوں سے تو وہ خصوصی الرجک ہیں۔"عمائمہ کی پیلی پڑتی رنگت دیکھ کر ابراہیم نے پرمزاح انداز میں کہا تھا۔

عمائمہ جواباً زبردستی مسکرائی تھی اور کہا کہ۔

"شکر ہے تم آگئے تھے ،ورنہ میں آج یہاں سے نکالی جاچکی ہوتی ۔میرے پاس تو اب اس گھر کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ۔"

"میں نے کہا نا کہ میرے ہوتے ہوئے آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔آپ منہ ہاتھ دھوئیں،پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں۔"اس نے مسکرا کر بہن کو تسلی دی تھی ۔

جواباً عمائمہ کھل کر مسکرائی تھی ۔آج اسے ایک اور بات بھی پتا چلی تھی کہ وہ اکیلی نہیں ہے،اسکی ڈھال بننے کے لیے اس کا بھائی موجود ہے ۔

▫▫▫

"میں نے تمہیں جس لڑکے کا پتا کروانے کا کہا تھا ،اس کا کچھ پتا چلا۔"دعا نے سامنے بیٹھی نیہا سے پوچھا تھا۔

" پورا بائیو ڈیٹا نکلوایا ہے لیکن تمہارے کسی کام کا نہیں۔"نیہا نے موبائل اس کے سامنے کرتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"کیوں مجھ میں کیا کمی ہے۔"دعا نے ایک نظر سکرین پہ ڈالتے ہوئے منہ بنا کر کہا ۔

"تم میں کوئی کمی نہیں ہے۔ مسئلہ اس بندے میں ہے ۔جو عورتوں سے دور بھاگتا ہے ۔"نیہا نے اپنی بات کی وضاحت دی ۔

"تو مجھے ایسا ہی لائف پارٹنر چاہیے تھا جو عورتوں سے دور بھاگے اور صرف میرے نزدیک رہے۔"وہ اس ہینڈسم لڑکے کی تصویر پہ نظریں جمائے دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی ۔

" تم تو گئی کام سے۔"نیہا ہنس کر بولی۔

"اور وہ بھی ایک بار مجھے دیکھ لے تو وہ بھی کام سے جائے گا۔"اپنے سنہری بالوں کو جھٹکتے ہوئے اترا کر بولی ۔

"اس کے آس پاس بڑی رنگین تتلیاں منڈلاتی رہتی ہیں لیکن وہ کسی کو گھاس نہیں ڈالتا ۔"

"نہ ہی میں تتلی ہوں اور نہ ہی میں گھاس کھاتی ہوں۔میں دعا کامران ہوں ، مجھے جو چاہیے ہوتا ہے ،حاصل کر کے رہتی ہوں۔"وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔اسے خود پہ بہت یقین تھا۔

"دیکھتے ہیں۔"

" دیکھ لینا۔"

▫ ▫ ▫

زوریز کو لگتا تھا کہ جب سے وہ عمائمہ سے ملا ہے اس کی زندگی عجیب سی ہوگئی ہے۔بڑی مشکل سے اس کی زندگی میں سکون آیا تھا جو عمائمہ کے آنے کے بعد غائب ہوگیا تھا۔جب سے

وہ عمائمہ سے ملا تھا ذہنی ٹینشن میں مبتلا تھا ۔وہ اس لمحے کو کوستا تھا جب اس نے عمائمہ کی مدد کی تھی ،اگر وہ اس کی مدد نہ کرتا تو آج وہ صرف اس کے لیے حسیب احمد کی بیٹی ہوتی ۔اسے کم از کم یہ ٹینشن نہ ہوتی کہ وہ اس کے ساتھ بندھ چکا ہے ۔اسے یہ ڈر نہ ہوتا کہ عمائمہ کبھی کسی لمحے اس کا راز کھول دے گی اور اسے اپنے گھر والوں کو صفائی دینا پڑے گی ۔

"مجھے اس چھٹانک بھر لڑکی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔اس گھر میں اس کی جو اہمیت ہے ،اس کے بعد مجھے کم از کم اسے سر پہ سوار نہیں کرنا چاہیے ۔جس خاموشی سے یہ رشتہ بندھا ہوا ہے ،میں اسی خاموشی سے اسے ختم کردوں گا اور اسے اس کی ماں کے گھر روانہ کردوں گا۔"اس نے خود کو اطمینان دلایا تھا۔

▫▫▫

نجمہ نے اسے کہا تھا کہ وہ حسیب کو چائے دے ۔اس نے دل لگا کر باپ کے لیے چائے تیار کی تھی۔ابراہیم کی دی تسلی کے بعد اسے لگتا تھا کہ شاید وہ اپنے باپ کے دل میں جگہ بنا لے گی ۔

وہ چائے لے کر سٹڈی روم میں آئی تھی ۔

"ابو چائے ۔"اس نے میز پہ چائے کا کپ رکھتے ہوئے حسیب احمد کو مخاطب کیا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

''ایکسکیوز می ،یہ تم نے مجھے ابو کس خوشی میں کہا ہے۔''ان کی کشادہ پیشانی پہ بل پڑے تھے۔

'' کیونکہ آپ میرے باپ ہیں۔''وہ جھجھک کر بولی ۔

''میں تمہارا باپ نہیں ہوں۔میری صرف ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام انزلہ ہے ۔''وہ ناگواری سے بولے تھے ۔

عمائمہ کی رنگت میں زردی گھلی تھی اور بڑی بڑی آنکھیں پانیوں سے بھر گئی تھیں۔

''اس گھر میں اگر تم موجود ہو تو صرف اور صرف نجمہ کی وجہ ورنہ مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی ہوگی ۔''وہ سخت لہجے میں بولتے ہوئے یہ بھول گئے کہ اپنی ہی اولاد کا دل زخمی کررہے ہیں۔

''میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔''وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

''لیکن میں نہیں کرتا اور آئندہ اگر ایسی کوئی بھی حرکت کی تو میں تمہیں گھر سے نکال دوں گا ۔''وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

عمائمہ نے ڈر کر انہیں دیکھا تھا اور بنا کچھ کہے وہاں سے بھاگ آئی ۔کتنی بدنصیب تھی وہ ،جسے باپ کی محبت نصیب نہیں ہوئی تھی ۔

وہ آنکھیں رگڑتے ہوئے سٹور روم میں داخل ہوئی تھی ۔زوریز کو دیکھ کر اس کا دل بیٹھ گیا ۔اب وہ اس پہ کونسے نفرت کے تیر چلانے آیا تھا ۔

▫▫▫

''اندر آؤ۔''اسے دروازے پہ جما دیکھ کر زوریز حکمیہ لہجے میں بولا تھا۔

عمائمہ نے ڈرتے ڈرتے اندر قدم رکھا تھا ۔

''دروازہ بند کرو۔''اس نے اگلا حکم دیا۔

عمائمہ نے بوکھلا کر اسے دیکھا تھا ۔

''مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے ۔اس لیے فضول باتیں سوچنا بند کرو۔''اس کے تاثرات دیکھ کر وہ بیزار ہوا تھا ۔

عمائمہ نے خفت سے سرخ ہوتے ہوئے دروازہ بند کیا تھا ۔یہ شخص سنگدل ہونے کے ساتھ ساتھ بے باک بھی تھا۔

''دیکھو ،اس دن جو ہوا اس میں مکمل میری غلطی ہے۔''اس نے کہنا شروع کیا ۔

''کوئی بات نہیں،بندے کو غلط فہمی ہوجاتی ہے ۔''وہ ایکدم سے بولی۔

''ہیلو میڈم ،تم کونسی بات کررہی ہو۔''وہ حیران ہوا۔

''وہ کل جو آپ مجھے گھر سے نکالنے لگے تھے۔''وہ جھجھک کر بولی تھی ۔

''وہ میں بالکل ٹھیک کررہا تھا ،کیونکہ تم اسی قابل ہو۔''وہ استہزایہ انداز میں بول کر اسے پھر سے خفت میں مبتلا کرگیا۔

''میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس رات تمہاری مدد کر کے میں نے غلطی کی تھی۔جس کا خمیازہ مجھے تم سے نکاح کی صورت میں بھگتنا پڑا۔''وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا۔

عمائمہ نے لب کاٹتے ہوئے شرمندگی سے سر جھکایا تھا۔

''جب سے تم سے ملا ہوں ،سخت ذہنی ٹینشن میں مبتلا ہوں۔اور اس کا مجھے ایک ہی حل نظر آیا ہے کہ میں یہ رشتہ ختم کردوں۔''وہ دو ٹوک لہجے میں بولا۔

''میں شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے آپ کو یہ سب جھیلنا پڑا۔''

''تمہیں شرمندہ ہونا بھی چاہیے۔جس انسان کو اپنے حق کے لیے آواز اٹھانی نہ آئے ،اسے مرجانا چاہیے۔تمہاری بزدلی کی وجہ سے وہ سیاہ دن میری زندگی میں آیا تھا۔جسے میں کبھی بھول نہیں سکتا۔اس دن میں نے ایک بار پھر سے خود کو بے بس محسوس کیا تھا۔اور مجھے نفرت ہے ان لوگوں سے جن کی وجہ سے میں بے بس ہوجاؤں۔''وہ سخت نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

عمائمہ مزید شرمندہ ہوئی تھی۔اسے زوریز کا رویہ حق بجانب لگا تھا۔وہ کیوں اس زبردستی کے رشتے کو قائم رکھتا۔

''عمائمہ دروازہ کھولو۔''اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا ،ابراہیم کی آواز آئی تھی۔

''اس کو کہو کہ تم پانچ منٹ تک باہر آرہی ہو۔''وہ ایکدم سے اس کی منہ پہ رکھ کر آہستہ آواز میں کہنا لگا۔

عمائمہ نے گھبرا کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔زوریز کے اتنے قریب ہونے پہ اسے عجیب سا محسوس ہوا تھا۔

''میں پانچ منٹ تک آرہی ہو۔''جیسے ہی زوریز نے ہاتھ ہٹایا،وہ گھبرا کر بولی۔

''اور خبردار جو غلطی سے ابراہیم یا گھر کے کسی فرد کو اس رشتے کے بارے میں کچھ بتایا۔میں نے اسی سٹور میں تمہاری قبر بنا دینی ہے۔''اس نے انگلی اٹھا کر عمائمہ کو وارننگ دی تھی۔

عمائمہ نے ڈرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

زوریز نے احتیاط سے دروازہ سے کھولا اور فورا سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

دروازہ کے پیچھے کھڑے ابراہیم نے حیرت سے یہ منظر دیکھا تھا۔اسے عمائمہ کے رونے کی آواز آئی تو وہ بے چین ہوگیا۔اسے زوریز پہ اعتماد تھا لیکن اس سب کے پیچھے کیا کہانی تھی۔یہ اسے خاموشی سے جاننی تھی۔

▫▫▫

"امی تسنیم خالہ اور کنزہ اس ہفتے کو چکر لگائیں گی،میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ دن کا کھانا یہاں ہی کھائیں۔"انزلہ نے موبائل پہ آیا میسج پڑھ کر ماں کو بتایا تھا۔

"کیوں۔"ان کے ماتھے پہ بل پڑے۔کسی زمانے میں وہ بہن کے آنے پہ بہت خوش ہوتی تھیں لیکن اب حالات مختلف تھے۔

"کیا مطلب کیوں۔ہم سے ملنے آرہے ہیں۔"کنزہ نے بتایا۔

"انہیں کیسے اتنے عرصے بعد ملنے کا خیال آگیا۔"انھوں نے پوچھا۔

"کیونکہ وہ یہ ناراضگی اب ختم کرنا چاہتی ہیں۔میرا خیال ہے امی اب آپ کو بھی سب کچھ بھول جانا چاہیے۔کب تک اس بات کو دل پہ لے کر بیٹھی رہیں گی۔"انزلہ نے انہیں سمجھانا چاہا۔

"جب تک میرا زوریز مجھے واپس نہیں مل جاتا۔"

"بھائی آپ کے پاس ہی ہیں۔"

''وہ پاس ہو کر بھی دور ہے انزلہ ۔میرا بیٹا ایسا نہیں تھا ،وہ تو محفلوں کی جان ہوا کرتا ہے اور اب اس نے خود کو بزنس تک محدود کرلیا ہے ۔دوستوں تک سے ملنا چھوڑ دیا ہے ۔کتنا بدل گیا ہے وہ ،تمہیں اس کی زندگی میں چھائی ویرانی نظر نہیں آتی ۔''بولتے بولتے ان کی آواز رندھ گئی ۔

''اس میں بھائی کا قصور ہے امی ۔بے وفا انسان کا روگ لینا ،خود کو تباہ کرنے کے مترادف ہے ۔وہ جب اپنی زندگی میں خوش ہے تو بھائی کو بھی چاہیے کہ آگے بڑھ جائیں۔''وہ نرمی سے کہہ رہی تھی ۔

''اتنا آسان ہوتا ہے آگے بڑھنا۔تمہیں کیا لگتا ہے وہ کوشش نہیں کرتا ہوگا ،وہ آج تک خود سے جنگ لڑ رہا ہے لیکن جو زخم وہ اس کے دل پہ لگا کر گئی ہے ۔اس نے اسے اس حد تک توڑ دیا ہے کہ وہ خود کو جوڑ نہیں پارہا ۔''وہ تلخی سے بولی تھیں۔

''آپ بھائی کی شادی کردیں ۔''اس نے مشورہ دیا ۔

''اتنا آسان ہے نا یہ سب ۔''انھوں نے زخمی نظروں سے بیٹی کو دیکھا تھا ۔جو سب کچھ جان کر بھی انجان بن رہی تھی ۔

''کوشش تو کرنی ہوگی ۔ہمیں بھائی کو ان حالات سے نکالنا ہوگا ۔''انزلہ نے کہا ۔

انھوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

"اور پلیز خالہ اور کنزہ کو کچھ مت کہیے گا۔انہیں آنے دیں ،ہوسکتا ہے اس طرح بھائی کو سمجھ آجائے کہ وہ جس کا روگ لے کر بیٹھے ہیں ۔وہ تو اپنی زندگی میں خوش ہے ۔اس طرح انہیں مووآن کرنے میں آسانی ہوگی ۔"انزلہ نے کہا تو جوابا خاموش رہیں ۔انزلہ کی بات انہیں معقول لگی تھی ۔

▫▫▫

"تمہیں تو جب دیکھو آرام کرتی رہتی ہو۔"ثوبیہ نے نخوت سے اسے کچن میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا تھا ۔

وہ خاموشی سے فریج کی طرف بڑھ گئی ۔کل ہوئے واقعات نے اسے پریشان کردیا تھا،طبیعت بوجھل تھی ،اور اب تو بخار بھی ہوگیا تھا ۔وہ سوچتی تھی کہ یہاں باپ کی نظروں کے سامنے رہے گی تو شاید ان کے دل میں جگہ بنا لے لیکن کل جیسے انہوں نے اسے جھاڑ پلائی تھی ۔اس کے بعد وہ مایوس ہوگئی تھی ۔ابراہیم کے وعدے اسے جھوٹے لگنے لگے تھے ۔جو کہتا تھا کہ وہ ڈیڈ کے دل میں جگہ بنانے میں اس کی مدد کرے گا ۔

رہ گیا زوریز والا معاملہ تو جیسے زوریز کو اس میں دلچسپی نہیں تھی ویسے ہی اسے بھی نہیں تھی۔وہ اسے اپنے ساتھ باندھ کر رکھتا یا آزاد کردیتا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ۔وہ بس یہاں

اس گھر میں باپ کے ساتھ رہنا چاہتی تھی ۔اسے ماں ،باپ کی محبت چاہیے تھی باقی کسی کی محبت سے اس کوئی سروکار نہیں تھا ۔

"آج کھانے میں کونسی سبزی بنانی ہے ۔"اس نے ثوبیہ سے پوچھا ۔

"پالک گوشت بنانا تھا ۔ تم اتنی دیر سے آئی ہو ،پالک میں نے کاٹ دی ہے ۔اب تم پیاز کاٹو اور سالن بناؤ۔"ثوبیہ نے منہ بگاڑ کر کہا۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی کچن میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پہ بیٹھ گئی۔سالن بنانے تک اس کا بخار بڑھ چکا تھا ۔ابراہیم بھی گھر پہ نہیں تھا ورنہ وہ اس سے دوائی منگوا لیتی ۔اور نجمہ بیگم کے مزاج کو وہ ابھی تک سمجھ نہیں سکی تھی ۔وہ اپنے کام سے کام رکھتی تھیں ۔اسے بہت کم ہی مخاطب کرتی تھیں لیکن وہ اسے اپنی ممانیوں سے اچھی لگتی تھیں ۔سوتیلی ہو کر انہوں نے اس پہ ظلم نہیں کیے تھے ۔

"ثوبیہ ڈرائیور کو کہہ کر ٹرائفل کا سامان منگوا لو۔ابراہیم فرمائش کر کے گیا تھا،شام میں لازمی بنانا ۔"نجمہ کچن میں آکر بولیں ۔

"جی اچھا ۔"ثوبیہ نے کہا اور دل میں سوچا کہ ٹرائفل عمائمہ سے بنوائے گی ۔

"تمہیں کیا ہوا ہے ۔"انھوں نے کاونٹر پکڑ کر سر جھکا کر کھڑی عمائمہ سے پوچھا ۔

"طبیعت خراب ہے ،بخار ہورہا ہے۔" وہ جھجھکتے ہوئے بولی تھی ۔

"تو جا کر آرام کرو ۔ثوبیہ اسے کچھ بنا دو،یہ کھانا کھا لے تو اسے دوائی دے دینا اگر شام تک بخار نہ اترا تو پھر اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانا ۔"انھوں نے ثوبیہ کو ہدایات دی تھیں

ثوبیہ نے ناگواری کنٹرول کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔اس کی ماں کے سر میں درد تھا اس لیے وہ آرام کررہی تھیں ۔اب عمائمہ کی بھی طبیعت خراب تھی ،اسے سارا کام کرنا پڑتا ۔

عمائمہ کی آنکھوں میں آنسوں چمکے تھے ۔یہاں اس کی ممانیاں ہوتیں تو اس کو دس باتیں سناتیں ۔

وہ سٹور میں آکر لیٹ گئی ۔تھوڑی دیر بعد ثوبیہ نے اسے سالن روٹی دی اور ساتھ میں دوائی بھی پکڑا دی ۔

"بھئی میں نے تمہاری خدمت کا ٹھیکا نہیں لے رکھا۔کچھ نرم غذا کھانی ہو تو خود بنا لو ۔مجھے بہت کام ہے ۔"ثوبیہ نخوت سے کہتی سٹور سے نکل گئی ۔

پیچھے وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی ۔یہاں بھی اس سے نفرت کرنے والے وافر مقدار میں موجود تھے ۔وہ تو ہمیشہ سب کا اچھا سوچتی تھی پتا نہیں کیوں لوگ اس سے نفرت کرتے تھے ۔

اس نے کھانا کھایا اور دوائی کھا کر سو گئی ۔

□□□

''عمائمہ کہیں گئی ہوئی ہے ۔''ابراہیم نے کھانا کھاتے ہوئے اچانک پوچھا تھا۔وہ ابھی گھر آیا تھا،ڈائنگ ٹیبل پہ کھانا لگ چکا تھا تو وہ وہیں بیٹھ گیا۔عمائمہ اسے نظر نہیں آئی تھی وہ عموماً کچن کے دروازے کے پاس موجود ہوتی تھی کہ اگر کچھ چاہیے ہو تو وہ دیدے۔

''تم کیوں اس ملازمہ کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔''انزلہ نے حیرت سے کہا۔

''ویسے ہی ۔''وہ کندھے اچکا کر بولا۔

''اس کی طبیعت خراب ہے ۔''نجمہ نے ناگواری کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔انہیں ابراہیم کا عمائمہ کو توجہ دینا بہت کھلتا تھا۔ابراہیم شاید سمجھ رہا تھا کہ ماں کو خبر نہیں ہے کہ وہ عمائمہ سے دوستی کرچکا ہے۔

''کیا ہوا ہے اسے ۔''وہ بے چین ہوا تھا۔

زوریز نے دونوں ابرو اچکا کر ابراہیم کو دیکھا،ایسی بے چینی تو اس نے کبھی انزلہ کے لیے نہیں دکھائی تھی۔اور اسے یقین تھا کہ وہ ڈرامے باز لڑکی پھر سے کوئی ڈرامہ کررہی ہوگی۔اسے ابراہیم جیسا بے وقوف حمایتی مل گیا تھا اور اسے کیا چاہیے تھا لیکن وہ سوچ چکا تھا کہ جلد از جلد اس لڑکی کو یہاں سے نکلوانا ہے۔جو گزرتے وقت کے ساتھ اس کا سر درد بن چکی تھی۔

''تم کیوں اتنے بے چین ہورہے ہو۔''انزلہ کو اس کی بے چینی ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔

''جن کو بے چین ہونا چاہیے وہ سکون سے بیٹھے ہیں تو میں نے سوچا کہ میں ہی بے چین ہو جاؤں۔''وہ نارمل لہجے میں بولا تھا۔

حسیب احمد نے حیرت سے اپنے صاحبزادے جو دیکھا تھا۔وہ ان پہ طنز کررہا تھا۔

''کیا پہیلیاں بوجھوا رہے ہو۔''انزلہ کو پھر سے حیرت ہوئی۔

''کچھ نہیں تم کھانا کھاؤ۔''نجمہ نے تنبیہ نظروں سے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

''میں آتا ہوں۔''وہ کرسی سے اٹھ کر بولا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

جہاں زوریز کو اس کا رویہ پسند نہیں آیا تھا وہاں حسیب احمد کے ماتھے پہ بھی بل پڑے تھے۔

نجمہ نے سر جھٹکا تھا،انہیں ابراہیم کے بجائے عمائمہ کی کلاس لینے کی ضرورت تھی۔

▫▫▫

میری طبیعت اب ٹھیک ہے ابراہیم۔''وہ بھائی کی فکرمندی پہ مسکرائی تھی۔

''خاک ٹھیک ہے،ابھی بھی ہلکا ہلکا بخار ہے۔آپ مجھے فون کردیتیں۔میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتا۔''وہ خفگی سے کہنے لگا۔

''میرے پاس فون نہیں ہے اور میں نے دو بار دوائی لی ہے۔اب میں ٹھیک ہوں۔''اس نے جواب دیا۔

"مجھے بھی یاد نہیں رہا کہ آپ کے پاس فون نہیں ہوگا۔کل میں آپ کے لیے موبائل لاؤں گا ،کبھی بھی کوئی بھی مسئلہ ہو۔مجھے فون کردیجیے گا۔"اس نے کہا۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔تم جا کر کھانا کھاؤ،گھر والوں کو برا لگے گا۔"عمائمہ نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"یہاں ہی بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے ۔اپنے باپ کو تم اچھے سے جانتے ہو۔کیوں تماشا لگانا چاہتے ہو۔"نجمہ بیگم نے اندر آتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"اور جو ان کے ساتھ ہورہا ہے وہ کیا ہے ۔یہ بھی تو اس گھر کی بیٹی ہیں۔پاپا کو ان کا خیال کیوں نہیں آرہا۔"وہ خفگی سے بولا۔

"تم جاؤ،انزلہ بھی تمہارے رویے پہ حیران ہے ۔اس بات پہ بعد میں بحث کریں گے۔"انھوں نے سنجیدگی سے کہا۔

عمائمہ نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نے تمہیں اس لیے اس گھر میں جگہ نہیں دی تھی کہ تم باپ بیٹے کو آمنے سامنے لے آؤ۔"وہ ماتھے پہ بل ڈالے کہہ رہی تھیں۔

"آنٹی سچ میں ،میں نے کچھ نہیں کیا۔میں نے تو ابراہیم کو اپنے بارے میں نہیں بتایا۔"وہ نفی میں سر ہلا کر بولی۔

"میری غلطی ہے جو میں نے بتا دیا۔میں تمہیں آخری بار وارن کررہی ہوں کہ ابراہیم سے دور رہو اگر دوبارہ ایسا ہوا تو میں نے تمہیں اس گھر سے نکال دینا ہے۔حسیب منزل کا سکون مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔"انھوں نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا اور بنا اس کا جواب سنے وہاں سے چلی گئیں۔

پیچھے وہ پھر سے رونا شروع ہوگئی۔جب سے وہ اس گھر میں آئی تھی رو ہی رہی تھی۔

▫▫▫

"آج مسز نعیم آئی تھیں۔"کنول نے کھانے کی میز پہ بتایا۔

"اچھا کیا کہہ رہی تھیں۔" سربراہی کرسی پہ بیٹھے عامر نے پوچھا تھا۔

"ان کا بیٹا امریکہ سے پڑھ کر آیا ہے ،وہ اس کا رشتہ ڈھونڈ رہی ہیں۔اسی سلسلے میں یہاں آئی تھیں۔انھوں نے ڈائریکٹ بات تو نہیں کی لیکن ان کا ارادہ ہے کہ باقاعدہ دعا کا رشتہ مانگیں۔"وہ کھانا کھاتی دعا کی طرف دیکھ کر بولیں۔

دعا نے چونک کر پہلے ماں اور پھر باپ کو دیکھا۔

''لیکن دعا ابھی بہت چھوٹی ہے ۔پہلے یہ اپنی پڑھائی مکمل کرے گی پھر ہم اس بارے میں سوچیں گے ۔''دعا نے انکار سے پہلے عامر انکار کر چکے تھے ۔

''ہاں تو وہ کونسا ابھی شادی کریں گے ۔بس منگنی وغیرہ کا ارادہ ہے ۔ابھی تو ان کا بیٹا کاروبار سیٹل کرے گا پھر ہی شادی کریں گے ۔''کنول نے بتایا ۔

''ہوں ،یہ بھی ٹھیک ہے ۔ فیملی تو اچھی ہے ،دعا تمہاری کیا رائے ہیں۔''عامر نے دائیں طرف بیٹھی دعا سے پوچھا ۔

''انکار ۔''اس نے یہ لفظی جواب دیا تھا ۔

''لیکن کیوں ،بنا دیکھے ،بنا جانے تم انکار کیسے کرسکتی ہو۔تم نہیں جانتی نعیم صاحب اس ملک کے جانے مانے بزنس مین ہیں اور -----کنول نے اسے سمجھانا چاہا ۔

''مجھے اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔میری طرف سے صاف انکار ہے بلکہ آپ کو میرے لیے رشتہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔''وہ ان کی بات کاٹتی دو ٹوک لہجے میں بولی تھی ۔

''تم کسی کو پسند کرتی ہو ۔''کنول بات کی تہہ تک پہنچیں۔

دعا نے جھجھک کر باپ کو دیکھا تھا ،باپ سے لاکھ بے تکلفی سہی لیکن وہ یہ بات ان کے سامنے نہیں کرسکتی تھی ۔

"اگر کسی کو پسند کرتی ہو تو اسے کہوں کہ رشتہ بھیجے ،اگر وہ تمہارے لیے مناسب ہوا تو ہم تمہاری وہاں شادی کردیں گے ۔"عامر نے نرمی سے کہا ۔

"ہاں میں کسی کو پسند کرتی ہوں لیکن فلحال نہ میں اور نہ وہ فیملیز کو ایک دوسرے سے ملوانا چاہتے ہیں۔کچھ پرسنلز ریزن ہیں ،وہ میں نہیں بتا سکتی لیکن یقین کریں کہ وہ ہر لحاظ سے بہتر ہے ۔جیسے ہی حالات ٹھیک ہوں گے میں آپ لوگوں کو ملوا دوں گی ۔"وہ کمال مہارت سے جھوٹ بول رہی تھی ۔سچ بول کر اسے باپ کا لیکچر نہیں سننا تھا ۔

"چلو ٹھیک ہے ۔جب تمہیں مناسب لگے بتا دینا۔"عامر نے کھلے دل سے کہا تھا ۔

کنول نے حیرت سے دعا کو دیکھا تھا ،یہ بات دعا نے ان سے تو کبھی شیئر نہیں کی ۔عامر تو آسانی سے مان گئے تھے لیکن وہ معاملے کی تہہ تک جانے والی تھیں ۔

▫▫▫

"میں تمہیں اس لیے منع کردیا تھا کہ ابراہیم کو سچ مت بتاؤ ۔میں اسے اچھے سے جانتا ہوں ۔اس کے دل میں ضرور عمائمہ کے لیے ہمدردی پیدا ہوگی اور دیکھ لو آج ایسا ہی ہوا ۔"حسیب احمد نے سنجیدگی سے نجمہ سے کہا تھا ۔ان کے ماتھے پہ بل تھے ۔ابراہیم کا یوں عمائمہ کی

حمایت کرنا انہیں ایک آنکھ نہ بھایا تھا ۔جس اولاد کو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا تھا

،ان کا بیٹا اسے بہن بنا کر عزت دے رہا تھا ۔

''بس اس وقت ذہن میں عجیب سے خیالات آئے تو میں نے ابراہیم کو بتا دیا ۔مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ اس حد تک بےوقوف نکلے گا ۔''انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا تھا ۔

''ابھی بھی وقت ہے اس کو یہاں سے نکال دو ۔جیسے اس کی ماں فسادی تھی ۔میری زندگی کا سکون برباد کردیا ویسے ہی یہ ہمارے گھر کا سکون برباد کردے گی ۔''وہ تنفر سے اپنی سگی اولاد کا ذکر کررہے تھے ۔

''اب ایسا نہیں ہوگا ۔میں نے عمائمہ کو سمجھا دیا ہے ۔وہ اب ابراہیم سے دور رہے گی ۔''انہوں نے حسیب احمد کو مطمئن کرنا چاہا ۔

''لیکن اسے یہاں رکھنے کی کیا تک ہے ۔تمہیں کیوں سوتیلی اولاد میں دلچسپی ہورہی ہے ۔''وہ حیرت سے بولے ۔

''بس میں انسانی ہمدردی کے تحت یہ سب کررہی ہوں ۔''انہوں نے جواباً کہا تھا ۔وہ اب حسیب احمد کو کیا بتاتیں کہ انہیں خود احساس ہو رہا ہے کہ انہوں نے عمائمہ کو گھر رکھ کر غلطی ہے ۔اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ اسے نکال نہیں سکتی تھیں کیونکہ ابراہیم اس کا حمایتی بن

چکا تھا ۔ابراہیم بڑا کول مائنڈ بندہ تھا لیکن جب دماغ گھومتا تو اگلا پچھلا سارا کچھ بھول جاتا تھا ۔فلحال وہ عمائمہ کو رکھنے پہ مجبور تھیں لیکن جلد ہی وہ موقع دیکھ کر اسے یہاں سے نکالنے والی تھیں ۔انہیں ایسے موقع کی تلاش تھی جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے ۔

□□□

اس کی طبیعت ٹھیک تھی تو کچن میں چلی آئی ۔آج ہفتہ تھا ، نجمہ بیگم کی بہن اور بھانجی نے کھانے پہ آنا تھا ،اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب ابراہیم سے بات نہیں کرے گی ۔وہ کسی قیمت میں اس گھر سے جانا نہیں چاہتی تھی۔

کچن میں اسے زوریز چائے بناتا نظر آیا تھا ۔وہ عموماً اس وقت آفس ہوتا تھا ،پتا نہیں گھر پہ کیا کررہا تھا ۔جو بھی تھا اسے زوریز کا سامنا نہیں کرنا تھا لیکن اگر نجمہ زوریز کو کچن میں چائے بناتا دیکھ لیتیں تو اس کی شامت یقینی تھی ۔اس نے جی کڑا کر زوریز سے بات کرنے کا سوچا ۔

''میں چائے بنا دوں ۔''

''نہیں میرے ہاتھ سلامت ہیں ۔میں اپنا کام خود کرسکتا ہوں۔''وہ بیزاری سے بولا ۔

عمائمہ نے خاموشی سے واپس جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

''رکو۔''زوریز کی آواز پہ وہ ڈر کر رک گئی ،اب اس سے کونسی خطا ہوگئی تھی ۔

''اس دن بات اُدھوری رہ گئی تھی ،آج وہ پوری کر لیتے ہیں۔''وہ ایکدم سے اس کے سامنے آکر بولا تھا۔

عمائمہ خاموشی سے سر جھکا کر کھڑی ہوگئی۔

''میں یہ رشتہ ختم کرنا چاہتا ہوں ۔''اس نے بات شروع کی ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا۔وہ بھی یہ چاہتی تھی ،شاید اس رشتے کے ختم ہونے کے بعد زوریز اس سے لاتعلق ہو جائے اور اسے برا بھلا نہ کہے۔شاید اس سے نفرت کرنے والوں میں ایک شخص کی کمی ہوجائے ۔

''تم بھی یہ ہی چاہتی ہو ۔''وہ حیرت سے بولا تو عمائمہ نے سر ہلا کر اس کی بات کی تصدیق کی تھی ۔یہ زوریز کمال کے لیے بہت بڑا جھٹکا تھا ۔اس کی روڈنس کے باوجود لڑکیاں اس کے آگے پیچھے پھرتی تھیں ۔بڑے بڑے بزنس مین اسے اپنا داماد بنانا چاہتے تھے اور سامنے کھڑی وہ معمولی سی لڑکی اس کے نکاح میں آنے کے بعد یہ تعلق توڑنا چاہتی تھی ۔

''یہ تمہارا کوئی ڈرامہ تو نہیں۔''اس نے دل کی بات زبان پہ لائی ۔

عمائمہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا ۔

''خیر جو بھی ہے مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے ۔تم اپنی ماں کے گھر جانے کی تیاری کر لو۔''

'' کیوں۔''وہ حیران ہوئی تھی ۔

''ظاہر ہے جب میں تمہیں چھوڑ دوں گا تو تمہارا یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا ۔''اس نے کہا ۔

''لیکن یہ میرے ابو کا گھر ہے ۔''اس نے زوریز کو یاد دلایا تھا کہ وہ اس کی وجہ سے یہاں نہیں رہ رہی۔

''جانتا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ انہیں تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔''زوریز کی بات پہ وہ شرمندہ ہوئی تھی ۔

''ممی کو کوئی بھی بہانا کردینا۔اپنا سامان پیک کرو اور یہاں سے جانے کی تیاری کرو۔''وہ اب چائے کپ میں ڈال رہا تھا ۔

''پلیز مجھے یہاں سے مت نکالیں ،اس گھر کے علاؤہ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ۔''وہ ملتجی لہجے میں بولی ۔

''ابھی مجھے تمہارے ساتھ ایک گھر میں رہتے ہوئے عجیب محسوس ہورہا ہے ۔ طلاق کے بعد ایک چھت کے نیچے تمہارے ساتھ رہنا ناممکن ہے ۔''وہ دو ٹوک لہجے میں بولا ۔

''آپ مجھے طلاق نہ دیں ۔آپ بھول جائیں کہ ہمارا نکاح ہوا تھا ۔ جیسے باقی ملازم ہیں ،آپ مجھے بھی ویسے ہی سمجھیں لیکن مجھے یہاں سے مت نکالیں۔''اب کی بار وہ رو پڑی تھی ۔

''نکاح والی رات میں کبھی بھول نہیں سکتا ۔ وہ میری زندگی کی تاریک راتوں میں سے ایک رات تھی ۔ تم جو بھی کہو تمہیں یہاں سے جانا ہو گا ۔ میں مزید تمہیں برداشت نہیں کرسکتا ۔''اس کا لہجہ ہر قسم کی رعایت سے عاری تھا ۔اپنی بات پوری کر کے وہ جانے کے لیے مڑا۔

''میری ساتھ ایسا مت کریں۔''عمائمہ اس کے قدموں میں بیٹھی تھی ۔

زوریز کمال ساکت ہوا تھا ، عمائمہ کی اس حرکت پہ نہیں بلکہ دروازے پہ کھڑی نجمہ کو دیکھ کر ۔ جن کے چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات تھے ،پتا نہیں وہ کب سے وہاں کھڑی تھیں اور انہوں نے کیا کیا سنا تھا ۔

''ممی ۔''اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی ۔

عمائمہ گھبرا کر کھڑی ہوئی تھی، واقعی آج اس کا اس گھر میں آخری دن تھا ۔

□□□

"جو میں نے سنا ہے وہ سچ ہے زوریز۔"وہ بے یقینی سے کہتی کچن میں داخل ہوئی تھیں۔وہ تو عمائمہ کو ہدایات دینے آئی تھیں کہ کھانے میں کیا کیا بنانا ہے لیکن زوریز اور عمائمہ کی گفتگو نے انہیں چکرا کر رکھ دیا۔ان کی ناک کے نیچے اتنا کچھ ہوتا رہا اور انہیں خبر نہیں ہوئی۔یہ لڑکی ان کی سوچ سے کہیں زیادہ تیز نکلی تھی۔

"آپ کمرے میں چل کر میری بات سنیں،میں آپ کو ساری بات تفصیل سے بتایا ہوں۔"وہ اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے بولا تھا۔اس نے سوچا تھا کہ یہ معاملہ آسانی سے نمٹ جائے گا لیکن اب ایسا ہوتا ناممکن نظر آرہا تھا۔

"تم میری سوچ سے کہیں زیادہ تیز نکلی۔میں نے تمہیں پناہ دی اور تم نے میرے دونوں بیٹے مجھ سے چھین لیے۔"وہ تیزی سے عمائمہ کی طرف بڑھی تھیں۔

"میرا کوئی قصور نہیں ہے۔"وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر نفی میں سر ہلا کر پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔

"میرا قصور ہے جو تمہیں اپنے گھر میں پناہ دی۔"وہ اسے بازو سے دبوچ کر غرائی تھیں۔

زوریز خاموش تماشائی بنا کھڑا تھا۔

"میرا یقین کریں اس دن جو ہوا ،میں اس میں بے قصور تھی ۔مجھے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ میں جس گھر میں جارہی ہوں ،یہ بھی وہاں رہتے ہیں۔"وہ درد برداشت کرتی ،اپنی صفائی دے رہی تھی۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا،یہاں آنے سے پہلے تم لوگوں نے نکاح کیا تھا ۔"انھوں نے زوریز کی طرف دیکھ کر کہا ۔

"آپ اندر چلیں ،میں آپ کو سب بتاتا ہوں ۔"وہ ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر نرمی سے بولا تھا ۔

وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک کر عمائمہ کو چھوڑ کر کچن سے نکلیں،زوریز بھی ان کے پیچھے چل دیا اور جاتے جاتے ایک نگاہِ غلط عمائمہ پہ ڈالنا نہیں بھولا تھا ۔اس لڑکی نے اس کی زندگی کا سکون درہم برہم کردیا تھا ۔

عمائمہ سر پکڑتی کرسی پہ بیٹھی تھی ۔ابھی تک اسے ابراہیم نے فون نہیں دلایا تھا۔وہ ہی اس کی مدد کرسکتا تھا ورنہ یہ ماں بیٹا اسے ابھی گھر سے نکال دیتے ۔

▫▫▫

"یہ بات تم نے مجھ سے کیوں چھپائی تھی ۔"انھوں نے سنجیدگی سے سر جھکا کر بیٹھے زوریز سے پوچھا تھا ۔

''کیونکہ یہ بات میرے لیے اتنی اہم نہیں تھی ۔میں نے سوچا تھا کہ اسے خاموشی سے چھوڑ دوں گا لیکن وہ اگلے دن ہمارے گھر میں موجود تھی ۔''اس نے بتایا ۔

''اب تم نے کیا سوچا ہے ۔''

''ظاہر ہے یہ رشتہ نہیں قائم رکھوں گا ۔''

'' ٹھیک ہے ،میں بھی یہ ہی چاہتی ہوں۔حسیب اور ابراہیم آجائیں پھر رات کو تفصیل سے بات کریں گے ۔''انہیں زوریز کے فیصلے سے خوشی ہوئی تھی۔

زوریز نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

''تم کیسے اس وقت آفس سے آگئے ۔''انھوں نے پوچھا ۔

''سر میں درد تھا تو حسیب انکل نے کہا کہ گھر چلے جاؤ۔''اس نے بتایا ۔سر درد سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے وہ چائے بنا رہا تھا جب یہ مصیبت گلے پڑھ گئ ۔

''ہوں ،وہ تمہیں کچھ بتانا تھا ۔''وہ جھجھک کر بولی تھیں۔

زوریز نے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا تھا ۔

''آج تسنیم اور کنزہ لنچ پہ آرہی ہیں۔''وہ دوسری طرف دیکھ کر بولیں۔

"لیکن کیوں ،اور آپ نے انہیں کیسے لنچ پہ انوائیٹ کر لیا۔آپ جانتی ہیں کہ ان سب لوگوں کی وجہ سے کیا ہوا تھا ۔"اس کی آنکھوں میں تیزی سے سرخی آئی تھی ۔

"ہاں میں جانتی ہوں لیکن تم بھی میری سمجھو زوریز ۔ساری زندگی تو ایسے نہیں گزر سکتی ۔جو ہونا تھا وہ ہوگیا ۔اب تم یہ سب بھول کر آگے بڑھنے کی کوشش کرو ۔"وہ اسے سمجھانے لگیں۔

"یہ آپ کہہ رہی ہیں ۔آپ جانتی ہیں کہ پچھلے دو سال سے میں کس اذیت سے گزر رہا ہوں اور جن لوگوں کی وجہ سے میری یہ حالت ہے آپ ان کی دعوتیں کررہی ہیں۔مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔"وہ نفی میں سر ہلا کر ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا تھا ۔

"تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو ۔اس دعوت کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس واقعے کو بھول کر اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکے ہیں ۔ تم اب آگئے ہو تو ان سے مل لینا تاکہ وہ اگر کسی غلط فہمی کا شکار ہیں تو وہ ختم ہو جائے ۔"انھوں نے نرمی سے کہا۔

"میں آپ کی بات سے متفق نہیں ہوں۔آپ کو جو کرنا ہے کریں ۔ مجھ سے کسی بھی قسم کی امید نہیں رکھیں۔"وہ سرد لہجے میں کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔ نجمہ کے روکنے کے باوجود وہ گھر سے چلا گیا ۔

''بھائی کو کیا ہوا ہے ۔''انزلہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔زوریز بنا اس سے مخاطب ہوئے اس کے پاس سے گزر گیا۔

''دعوت کی وجہ سے اس کا موڈ آف ہے۔تم کنزہ کو منع کرتا ،کہو کہ کوئی ایمرجنسی ہوگئی ہے۔ ۔''انہوں نے اسے ہدایت دی ۔

''آپ بھائی کی باتوں کو سیریس نہ لیں ،میں انہیں سمجھا لوں گی۔آپ نے بس ان کو یہ شو کرانا ہے کہ بھائی اس واقعے کو بھول چکے ہیں بلکہ ہم سب ہی اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکے ہیں۔''انزلہ نے کہا ۔

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔یہ دعوت خیر خیریت سے گزر جائے پھر وہ عمائمہ کا کوئی بندوبست کرتی ہیں۔

▫▫▫

وہ پریشانی سے کچن میں ہی ٹہل رہی تھی ۔پتا نہیں اس کی زندگی کا کیا فیصلہ ہونے والا تھا ۔کاش کے اس کے ماں یا باپ میں سے کسی ایک کو اس کا خیال ہوتا تو آج حالات مختلف ہوتے ۔یہاں سے نکالے جانے کے بعد وہ کہاں خوار ہوتی ۔امی نے تو اس سے ہر تعلق ختم کردیا تھا کیا اسے پھر سے ماموں کے گھر جانا پڑتا ۔وہاں پہ تو تبریز جیسا درندہ تھا ۔وہ آخر جاتی تو کہاں جاتی ۔پتا نہیں کیوں اس کی زندگی اتنی مشکل تھی ۔

نجمہ بیگم کو کچن میں آتے دیکھ کر اس کا رنگ فق ہوا تھا ۔

"تم سے تو میں رات میں نپٹوں گی ۔ابھی کھانا بنانا شروع کرو اور کھانے میں کوئی کمی ہوئی تو میں نے تمہاری چمڑی ادھیڑ دینی ہے ۔"وہ غصے سے کہہ رہی تھیں۔

"مجھے گھر سے مت نکالیے گا۔میرے پاس اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ۔"اس نے منت کی تھی ۔

" جو کہا ہے وہ کرو ۔میرا دماغ خراب مت کرو ورنہ ابھی ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر نکال دینا ہے ۔"وہ سختی سے بولیں۔

عمائمہ ڈر کر خاموش ہوگئی ۔ان کی بات کا مطلب تھا کہ وہ ابھی اسے گھر سے نہیں نکال رہیں۔تین بجے تک ابراہیم بھی آجاتا تھا ۔یقینا وہ اس کے لیے کچھ کرتا ۔اس سوچ نے اسے مطمئن کردیا تھا ۔

▫▫▫

"واہ تم تو چھا گئی ۔"نیہا نے ستائشی نظروں سے دعا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔

دعا جواباً تفاخر سے مسکرائی تھی ۔

"پھر اب تم نے کیا سوچا ہے ؟کس طرح اس سے بات کرو گی ۔یہ سلسلہ آگے کیسے بڑھے گا ۔"نیہا نے پوچھا تھا ۔

"تمہاری مدد سے۔"

"مطلب؟"

"تمہارے گھر میں اس دفعہ جو پارٹی ہوگی۔میں ضرور اس سے اس دفعہ بات کروں گی اور دیکھنا میں اسے اپنا اسیر کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔"وہ یقین سے کہہ رہی تھی۔

"یار مجھے میرے والد ان سب جھمیلوں سے دور رکھتے ہیں ،میں کیسے تمہیں لے کر جاؤں گی ۔"نیہا تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔اس کے والد کو پسند نہیں تھا کہ گھر کی عورتوں کو بزنس گیدرنگ میں لے کر جائیں۔

"اُف ایک تو تمہارے والد پرانی سوچ کے مالک ہیں۔"وہ جھلا کر بولی تھی۔

"ایسے نہیں کہو۔"نیہا کو برا لگا تھا۔

"اچھا سوری ،میں نے سوچا تھا کہ اس طرح بات آسانی سے آگے بڑھ جائے گی لیکن اب مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا۔"وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

□□□

"زوریز ،ابراہیم اور بھائی صاحب نظر نہیں آرہے۔"تسنیم نے سامنے بیٹھی نجمہ سے پوچھا تھا۔

"زوریز اور حسیب تو آفس میں ہیں اور ابراہیم یونیورسٹی گیا ہے۔"نجمہ نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو رات کی دعوت رکھ لیتے۔کم از کم سب سے ملاقات ہوجاتی۔"تسنیم نے کہا۔

"اب تو آنا جانا لگے گا خالہ ،ان تینوں سے پھر کبھی ملاقات کر لیجیے گا ۔"انزلہ نے مسکرا کر کہا
۔

"ان دو سالوں میں آپ لوگوں کے گھر میں کافی تبدیلی آئی ہے ۔"کنزہ نے ستائشی نظروں سے لاؤنج کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔

" یہاں دو دونوں میں سب بدل جاتا ہے یہ تو پھر دو سال ہیں۔"نجمہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا ۔انزلہ نے ملتجی نظروں سے ماں کو دیکھا تھا ۔وہ کیوں کیے کرائے پہ پانی پھیرنا چاہتی تھیں۔

"زوریز کا کیا حال ہے ؟"تسنیم نے پوچھا ۔وہ درحقیقت زوریز کا حال ہی جاننے آئی تھیں ۔اس کی کامیابیوں کے چرچے ان تک پہنچ چکے تھے۔وہ جاننا چاہتی تھیں کہ وہ حقیقت میں کیسا ہے
۔

"زوریز بالکل ٹھیک ٹھاک ،خوش باش ہے ۔نہایت کامیابی سے حسیب کا بزنس بڑھا رہا ہے ۔جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہے وہ سونا بن جاتی ہے ۔"وہ اپنی اندر کی کھولن پہ قابو پاتی مسکرا کر بولیں تھیں۔وہ جانتی تھی کہ ان کی بہن کیا جاننا چاہتی ہے ۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے ۔میں تو کہتی ہوں اب زوریز کی شادی کر دو ۔میری نتاشا کا ہم عمر ہے ،خیر سے نتاشہ ایک بچے کی ماں بننے والی ہے ۔"تسنیم نے خوشی خوشی بتاتے ہوئے نجمہ بیگم کے زخموں پہ نمک چھڑکا تھا ۔

کنزہ نے نفی میں سر ہلا کر ماں کو دیکھا ۔وہ انہیں کیا سمجھا کر آئی تھی وہ کیا کہہ رہی تھیں۔

"اوہ جوس آگیا ۔"اس سے پہلے نجمہ بھڑکتی ،انزلہ نے عمائمہ کو دیکھ کر اونچی آواز میں کہا۔اس کا مقصد ماحول کا تناؤ کم کرنا تھا ۔

"یہ کون ہے ۔"کنزہ نے سرخ سوٹ میں ملبوس حسین و جمیل لڑکی کو دیکھ کر کہا تھا ۔

عمائمہ اس وقت انزلہ کا دیا سوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے ۔

"یہ عمائمہ ہے اور یہ ہماری-----انزلہ نے تعارف کروانا چاہا لیکن نجمہ اس کی بات کاٹ چکی تھیں ۔

"یہ حسیب کی پہلی بیوی سے بیٹی ہے اور خیر سے زوریز کی بیوی بھی ہے ۔"انھوں نے مسکرا کر عمائمہ کو دیکھتے ہوئے تعارف کروایا تھا ۔

جہاں عمائمہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں ،وہاں انزلہ کو بھی جھٹکا لگا تھا ۔اس نے بے یقینی سے ماں کو دیکھا تھا ۔جنھوں نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا ۔

"ہمارے ساتھ آکر بیٹھو۔" نجمہ بیگم محبت بھرے لہجے میں بولیں۔
عمائمہ کشمکش کا شکار ہوتی ان کی طرف بڑھی تھی۔کیا یہ ان کی کوئی چال تھی۔
"زوریز کی شادی کب ہوئی؟ تم نے بتایا نہیں۔" تسنیم بیگم نے اس جھٹکے سے سنبھلتے ہوئے کہا تھا۔

کنزہ نے سوالیہ نظروں سے انزلہ کی طرف دیکھا۔جو پچھلے کچھ مہینوں سے اس سے رابطے میں تھی لیکن اس نے اس بات کی بھاپ تک نہیں نکالی تھی۔انزلہ کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا۔

"صرف نکاح ہوا ہے۔دراصل حسیب اسے جب لے کر آئے تھے تو پھر انہوں نے اس ڈر سے کہ کہیں کنول اسے واپس نہ لے جائے، زوریز سے کہا کہ وہ اس سے نکاح کر لے۔بس پھر سادگی سے نکاح ہوگیا۔ابھی کچھ بزنس کی مصروفیات ہیں اس لیے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔حسیب اور زوریز جیسے ہی فارغ ہوں گے۔گھر میں ایک بڑی سے دعوت ان کی نکاح کی خوشی میں رکھیں گے۔" نجمہ عمائمہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں تھی۔
عمائمہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔کچھ دیر پہلے وہ اسے گھر سے نکالنے کی دھمکی دے چکی تھیں اور اب سب کو اس کی اصلیت بتا رہی تھیں۔یہ سب کیا تھا۔

"اچھا یعنی ارینج میرج ہے ۔ مجبوری کے تحت تعلق جوڑا گیا ۔"تسنیم کو کچھ اطمینان ہوا تھا ۔

"مجبوری کا ہے کی ۔ زوریز کی مرضی سے یہ تعلق جڑا ہے اور اتنی حسین بیوی کے ہوتے ہوئے میرج ارینج رہ سکتی ہے ۔ زوریز تو اس پہ جان چھڑکتا ہے ،ہے نا انزلہ ۔"انہوں نے جھوٹ بولتے ہوئے انزلہ سے تائید چاہی تھی ۔

جس نے زبردستی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

"میں کھانے کو دیکھتی ہوں۔"عمائمہ گھبرا کر اٹھی تھی ۔ تھوڑی دیر یہاں اور رہتی تو یقیناً بے ہوش ہوجاتی ۔

"بڑی ذمہ دار بچی ہے ۔آپ لوگوں کی دعوت تھی تو اس نے خصوصاً یونیورسٹی سے چھٹی کی اور اب اپنی نگرانی میں کھانا تیار کروایا ہے ۔"نجمہ مسکرا کر بولی تھیں۔

تسنیم بیگم زبردستی مسکرائی تھیں ۔وہ تو یہاں کچھ اور سوچ کر آئی تھیں لیکن معاملہ اس کے برعکس نکلا ۔

▫▫▫

اس کی سیاہ آنکھوں میں نمی تھی اور چہرے پہ اداسی نے ڈیرہ ڈال رکھا تھا ۔وہ شکستہ حالت میں گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ۔کوئی اگر دیکھ لیتا تو حیران ہوتا کہ یہ وہ ہی زوریز کمال

ہے جو زندگی کے ہر میدان میں کامیاب رہا ہے،جو ستائیس سال کی عمر میں نہایت کامیابی سے بزنس چلا رہا ہے ۔

خود کو پرسکون کرنے کے لیے وہ گاڑی سے اتر کر سمندر کی طرف چل دیا۔باہر نکلنے پہ ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا تھا لیکن وہ ہر چیز سے بے پروا سمندر کے کنارے ٹہلنے لگا۔اس کے ذہن میں سوچوں کا ایک جہاں آباد تھا۔

جن لوگوں کی وجہ سے وہ پچھلے دو سال سے اذیت میں مبتلا تھا،آج وہ ان کے گھر دعوت پہ موجود تھے ۔اسے امید نہیں تھی کہ ماں ایسا کچھ کرے گی،وہ کیسے بھول سکتی تھیں کہ پچھلے دو سال سے اس کی زندگی بس بزنس تک محدود تھی ۔ان دو سالوں میں وہ کھل کر مسکرایا بھی نہیں تھا۔وہ جو محفلوں کی جان تھا،اب اپنی جان سے بیزار ہوچکا تھا،شاید وہ اس امید پہ زندگی گزار رہا تھا کہ ایک دن یہ زندگی ختم ہوجائے گی اور اسے سکون نصیب ہوگا۔

"تم نے میرا ساتھ اچھا نہیں کیا،میں تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گا۔"تصور میں آئے چہرے سے وہ نفرت آمیز لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔

▫▫▫

https://classicurdumaterial.com/

''کوئی مجھے بتائے گا کہ یہ سب کیا تھا ؟''خالہ اور کنزہ شام کو گئی تھیں ان کے جانے کے بعد انزلہ نے حسیب کو آفس سے بلوا لیا تھا ۔ابراہیم بھی آ چکا تھا۔اب وہ چاروں حسیب اور نجمہ کے بیڈ روم میں موجود تھے ۔

''پہلے تو مجھے اس سوال کا جواب چاہیے کہ عمائمہ اور زوریز کا نکاح کب ہوا ؟اور تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی ۔''حسیب احمد نے اپنی حیرت کا اظہار کیا تھا ۔حیران تو ابراہیم بھی تھا ۔عمائمہ نے اسے سب بتا دیا تھا پھر اتنی بڑی بات کیوں چھپائی ۔

''مجھے خود آج صبح پتا چلا ہے ۔''نجمہ نے کہا اور نکاح کی تفصیل بتانے لگیں۔

''جب وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اس رشتے کو ختم کرنے لگا ہے تو تمہیں کیا ضرورت تھی ڈھنڈورا پیٹنے کی ۔''حسیب نے تیز نظروں سے نجمہ کو دیکھا تھا ۔

''تسنیم کی باتیں سن کر میرا دماغ گھوم گیا ۔اس لیے میں یہ سب کہا ۔اسے بھی پتا چلے کہ میرا بیٹا اس کی بے وفا بیٹی کا روگ کر نہیں بیٹھا بلکہ وہ آگے بڑھ چکا ہے ۔''نجمہ نے گردن اکڑا کر کہا ۔انہیں اپنے فیصلے پہ کوئی پچھتاوا نہیں تھا ۔عمائمہ کی اوقات ہی کیا تھی ،وہ جب چاہتیں اسے ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے نکال دیتیں۔

''یہ بات اپنے بیٹے کے سامنے کرنا تم ۔''وہ ناگواری سے بولے تھے ۔

"آپ لوگوں نے ہم سے یہ بات کیوں چھپائی کہ عمائمہ پاپا کی بیٹی ہے ۔"انزلہ کی سوئی وہاں ہی اٹکی تھی ۔یہ احساس ہی ناگوار تھا کہ وہ اب اکلوتی بیٹی نہیں رہی۔

"صرف تمہیں نہیں پتا ،میں اور زوریز بھائی جانتے ہیں ۔"ابراہیم اس ساری بحث میں پہلی بار بولا تھا ۔

"زوریز کو بھی پتا ہے ۔" نجمہ حیران تھیں۔

"میں نے بتایا تھا ۔وہ کسی غلط فہمی کی بنا پر عمائمہ کو گھر سے نکالنے لگے تھے پھر میں نے انہیں سچ بتا کر روکا تھا ۔"ابراہیم نے بتایا تو نجمہ اسے گھور کر رہ گئیں۔

"تو مجھے کیوں انجان رکھا۔میں کیا کوئی اجنبی تھی یا آپ لوگوں کی نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں ہے ۔"انزلہ چلا کر بولی تھی ۔

"ریلکس ،یہ بات اتنی اہم نہیں تھی کہ ہم تمہیں بتا کر پریشان کرتے ۔"حسیب نرمی سے انزلہ کو سمجھانے لگے ۔

ابراہیم نے تنفر سے سر جھٹکا تھا ۔ایک بیٹی کی اتنی فکر تھی اور دوسری کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں تھا ۔

"یہ بات پریشان کرنے والی ہی ہے ۔اب آپ کی دوسری بیٹی آگئی ہے ،آپ کیوں مجھ سے محبت کریں گے ۔کیوں مجھے اہمیت دیں گے ۔"انزلہ روتے ہوئے بولی تھی ۔

"ایسا کچھ نہیں ہے ،میرے لیے وہ بالکل بھی اہم نہیں ہے۔میں تو اسے یہاں رکھنا بھی نہیں چاہتا تھا یہ تو تمہاری ماں نے مجبور کیا تو مجبوراً اسے یہاں رکھنا پڑا لیکن اگر تمہیں مسئلہ ہے تو میں اسے ابھی اس گھر سے نکال دیتا ہوں ۔"وہ شفقت بھرے لہجے میں بولے تھے ۔

انزلہ نے شاکی نظروں سے ماں کو دیکھا تھا ۔

جبکہ ابراہیم نے کرب سے آنکھیں بند کیں تھی ۔کیسے بے حس والد تھے ۔

"میں نے اس وقت اس پہ ترس کھا کر اسے یہاں رکھا تھا ۔" نجمہ بیگم نے اپنی صفائی دی ۔

"تو ابھی اور اسی وقت اسے یہاں سے نکال دیں۔"انزلہ نے کہا ۔

"یہ ناممکن ہے ۔"ابراہیم سے پہلے نجمہ بیگم بولی تھیں ۔

"کیوں ۔" حسیب اور انزلہ نے حیرت سے کہا ۔حیران تو ابراہیم بھی تھا ۔

"میں یہ نہیں کہہ رہی کہ وہ یہاں ہمیشہ رہے گی لیکن فلحال کچھ عرصے تک وہ یہاں ہی رہے گی ۔جذباتی ہو کر میں نے تسنیم کو بتا دیا اور ان کے جانے کے بعد سے لے کر اب تک مجھے خاندان کے کئی لوگوں کے فون آچکے ہیں ۔اب اگر ہم عمائمہ کو گھر سے نکالتے ہیں تو میں

جھوٹی بن جاؤں گی ۔ مجبوری کے تحت اسے کچھ عرصہ برداشت کرنا ہوگا ۔پھر بعد میں سوچیں گے کہ اسے کیسے اس گھر سے نکالنا ہے ۔'' نجمہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھیں۔انہیں بھی احساس ہوا تھا کہ انھوں نے جلد بازی میں غلط قدم اٹھا کر انزلہ اور حسیب کو ناراض کردیا ہے ۔

ابراہیم پرسکون ہوا ،کچھ عرصہ عمائمہ یہاں سکون سے رہ سکتی تھی ،آگے وہ سوچ لیتا کہ بہن کے لیے کیا کرنا ہے ۔ہوسکتا ہے کہ زوریز کا دل بدل جائے اور اس کی بہن اس کے پاس ہی رہے ۔

''یہ کیا ڈرامہ ہے ۔''انزلہ بیزار ہوئی ۔

''میں نے تمہاری بات مان کر انہیں یہاں بلایا تھا ۔نہ وہ یہاں آتے اور نہ یہ سب ہوتا۔اب جو ہوا ہے اسے شرافت سے بھگتو ۔میں اب تمہارا کوئی اعتراض نہ سنوں۔''وہ سختی سے بولی تھیں ۔

انزلہ پیر پٹختی کمرے سے نکلی تھی ۔ابراہیم بھی خاموشی سے باہر نکل آیا ۔اس کا ارادہ عمائمہ سے بات کرنے کا تھا لیکن اس کے کمرے کا بند دروازے دیکھ کر اس نے ارادہ ملتوی کردیا۔

▫▫▫

مہمانوں کے جانے کے بعد وہ جو سٹور میں گھسی ،پھر رات گئے نکلی تھی ۔اس سارے وقت میں وہ اسی خوف میں مبتلا رہی تھی کہ گھر کا کوئی فرد آکر اسے گھر سے باہر نہ نکال دے ۔پتا نہیں ابراہیم یہ سچ جان کر اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا اگر وہ بھی اس کے خلاف ہوگیا تو وہ کیا کرے گی ۔

یہ باتیں سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی تھی اور حیرت انگیز طور پہ کسی نے اسے کام کے بھی نہیں اٹھایا تھا۔

اسے بھوک لگی تھی تو وہ مجبوراً باہر نکلی تھی ۔اس نے دن میں کچھ نہیں کھایا تھا ۔پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ۔گھڑی پہ رات کے دو بج رہے تھے ۔وہ دبے پاؤں سیڑھیاں اترتی کچن کی طرف بڑھی تھی ۔فریج میں دن والا کھانا پڑا تھا ،لگتا تھا کہ گھر والوں نے رات کا کھانا نہیں کھایا تھا ۔

اس نے بریانی پلیٹ میں ڈال کر اوون چلایا ۔شکر ہے گھر میں ثوبیہ اور اس کی ماں نہیں تھیں ورنہ اس کے لیے کھانا نہ بچتا ۔

بریانی گرم ہوگئی تو اس نے نکال کر میز پہ رکھی اور جلدی جلدی کھانے لگی ۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ گھر کا کوئی فرد اٹھے اور اس کا کھانا بیچ میں رہ جائے ۔ بھوک ہمیشہ سے اس کے لیے ناقابل برداشت تھی ۔

▫▫▫

وہ تھکا ہارا رات کے دو بجے گھر میں داخل ہوا تھا ۔کئی بار گھر والوں کی کال آچکی تھی لیکن اس نے نہیں اٹھائی تھی۔ابھی بھی اس کا دل گھر آنے کو نہیں کررہا تھا لیکن صبح ایک اہم میٹنگ تھی اس لیے اسے آنا پڑا ۔

وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو اسے کچن کی لائٹ جلتی نظر آئی ۔وہ پانی لینے کچن کی طرف بڑھا ،کھانا کھاتی عمائمہ کو دیکھ کر اسے نئے سرے سے غصہ آیا تھا ۔اس کی زندگی عذاب بنا کر وہ مزے سے بریانی کھا رہی تھی ۔پتا نہیں کیسی ڈھیٹ لڑکی تھی ،کوئی اور ہوتی تو اتنی بے عزتی کے بعد یہاں سے چلتی بنتی ۔

عمائمہ نے پانی پیتے ہوئے جیسے ہی گردن موڑی ،سامنے موجود زوریز کو دیکھ کر جیسے پانی اس کی حلق میں پھنس گیا ۔اسے زور کی کھانسی ہوئی تھی ،ایک لمحے کے لیے زوریز بھی گھبرا گیا لیکن پھر اسے لگا کہ یہ بھی عمائمہ کا کوئی ڈرامہ ہے ۔

عمائمہ خود کو سنبھالتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی ۔زوریز اب پتا نہیں اس پہ کیا الزامات لگانے والا تھا۔

"ویسے تم جیسی ڈھیٹ اور بے حس لڑکی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ۔"اس کا راستہ روکے ،اسے شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ بولا تھا ۔

عمائمہ نے شرمندگی سے نظریں جھکائی تھیں ۔

"یہاں تمہاری وجہ سے مجھے اپنی ماں کے آگے جوابدہ ہونا پڑا اور تم مزے سے بریانی کھا رہی ہو ۔"وہ تیز لہجے میں بولا تھا ۔

"وہ بھوک لگ رہی تھی ،دن کو بھی کھانا ---وہ ممنائی تھی ۔

"تو تھوڑی سی زہر منگوا کر کھا لیتی ۔"اس کی بات کاٹتا وہ زہر خند لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ کی جھیل جیسی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی ۔یعنی وہ اس سے اتنی نفرت کرتا تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ وہ مر جائے ۔

"ایک تو تم لڑکیاں فوراً سے اپنے آنسوؤں کو ہتھیار بنا لیتی ہو لیکن ایک بات جان لو کہ میں ان ہتھیاروں سے زیر والا نہیں ۔"وہ بیزاری سے بولا تھا ۔

عمائمہ جواباً چپ رہی ۔وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن اسے زوریز کا ڈر بھی تھا کہ کہیں وہ اس کے جانے پہ غصے میں نہ آجائے۔

"آج مجھے ایک بات سچ سچ بتاؤ ،اس دن جو ہوا تھا اس میں تمہارا کتنا ہاتھ تھا ؟"وہ سینے پہ بازو باندھے پوچھنے لگا ۔

عمائمہ نے بےیقینی سے اسے دیکھا تھا ۔وہ دوبارہ سے اس کے کردار پہ انگلی اٹھا رہا تھا اور یہ بات اس کے لیے ناقابل برداشت تھیں۔

"میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں تھا ۔جو بھی تھا اس کی نیت کا فتور ہے ۔"وہ خود کو مضبوط کرتے ہوئے بولی تھی ۔

"اوہ ریئلی پھر تم رات کے اس پہر اس لڑکے ساتھ اپنے ماموں کے گھر میں اکیلی کیا کررہی تھی ۔"وہ دونوں ابرو اچکا کر طنزیہ لہجے میں پوچھ رہا تھا ۔

"سب گھر والے سالگرہ پہ گئے تھے ،میں گھر میں اکیلی تھی کہ وہ اچانک سے آگیا ۔"وہ گہرا سانس لے کر بولی تھی ۔

"اور تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات پہ یقین کر لوں گا ۔"وہ استہزایہ انداز میں بولا تھا ۔

"نہ کریں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔آپ اتنے اہم نہیں ہیں کہ آپ کے سامنے میں اپنے کردار کی قسمیں کھاؤں۔"وہ سرد لہجے میں بولی تھی ،اور وہاں سے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

اس کے انداز نے زوریز کمال کو طیش دلایا تھا،اس کی زندگی عذاب بنانے والی کیسے اس کے سامنے زبان چلا رہی تھی۔اس نے غصے سے عمائمہ کو بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا۔

عمائمہ کی سانس رکی تھی ،اس نے گھبرا کر خود سے چند انچ دور زوریز کمال کو دیکھا تھا۔جس کی سیاہ آنکھیں خود پہ گڑی دیکھ کر اس کے ماتھے پہ پسینہ نمودار ہوا تھا۔

"تم سمجھتی کیا ہو خود ،میری زندگی عذاب بنا کر بجائے اس کے تم شرمندہ ہو ،تم مجھے یعنی زوریز کمال کو آنکھیں دکھا رہی ہو۔"وہ سرد لہجے میں اس کے کان کے پاس پھنکارا تھا۔

عمائمہ نے گھبرا کر آنکھیں بند کی تھیں۔

"تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو ،وہ حال کروں گا کہ خود کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی۔"وہ اس کے بازو پہ گرفت سخت کرتا تندی سے بولا تھا۔

درد کی وجہ سے اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔

"اپنا کہیں انتظام کر لو کیونکہ میں تمہیں مزید برداشت کرنے والا نہیں ہوں۔"وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا تیز لہجے میں بولا تھا۔

عمائمہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی تھی اور گرنے سے بچنے کے لیے اس نے کرسی کو تھاما تھا۔

زوریز ایک تنفر بھری نگاہ اس پہ ڈالتا مڑا تھا۔دروازے پہ نجمہ کو دیکھ کر وہ گہری سانس لے کر رہ گیا،کیا پھر سے اسے جوابدہ ہونا تھا۔

"کمرے میں چلو۔"وہ سنجیدگی سے زوریز سے بولی تھیں۔

وہ خاموشی سے ماں کے پیچھے چل دیا۔

عمائمہ روتی ہوئی وہیں زمین پہ بیٹھ گئی تھی۔اس کی بھوک اڑ چکی تھی۔پتا نہیں اس دردناک زندگی سے اسے کب چھٹکارا ملتا۔

▫▫▫

"چلو تم نے امی اور کنزہ کو زوریز کے نکاح کے بارے میں نہیں بتایا لیکن کم از کم مجھے تو بتا دیتی۔"شہرام نے خفگی سے فون کی دوسری جانب موجود انزلہ سے کہا تھا۔

"ممی نے منع کیا تھا۔"وہ جوابا بولی۔حقیقت بتا کر وہ شہرام کو یہ سوچنے پہ مجبور نہیں کرسکتی تھی کہ اس گھر کے لوگوں نے اس سے اتنی بڑی بات چھپائی تھی۔

"ایسی تم ممی کی فرمانبرداری۔اتنی ہی فرمانبراد ہوتی تو ان سے چھپ کر مجھ سے محبت نہ کررہی ہوتی۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔

"ایسی باتیں کر کے تم مجھے یہ سوچنے پہ مجبور کررہے ہو کہ میں نے تم سے محبت کر کے کوئی غلطی کی ہے ۔"وہ بگڑ کر بولی تھی ۔وہ بھلا کب کسی کے رعب میں آئی تھی ۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا ۔"وہ سنبھل کر بولا تھا ۔وہ انزلہ کے مزاج سے بخوبی واقف تھا ۔

"جو ہونا تھا وہ ہوگیا ۔اب مجھے اس ٹاپک پہ کوئی بات نہیں کرنی ۔"وہ دو ٹوک لہجے میں بولی تھی ۔

"اس بات پہ میرا ناراض ہونا بنتا تھا ،بجائے اس کے کہ تم مجھے مناؤ ،تم خود ناراض ہوگئی ۔"اس نے شکوہ کیا ۔

"اگر میں اپنی کوئی بات تمہیں نہ بتاتی تو تمہارا ناراض ہونا بنتا تھا ۔اب اس لڑکی کے لیے تم مجھ سے ناراض ہو گے تو میں کیونکر تمہیں مناؤں گی ۔"وہ خفگی سے بولی ۔

"میرا اس لڑکی سے نہیں زوریز سے لینا دینا ہے ۔"

"نہیں تمہارا اس معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے ۔اب اس ٹاپک کو چھوڑو ۔"وہ بیزار ہوئی تھی ۔

اس کی بیزاری کو دیکھتے ہوئے شہرام نے ٹاپک بدل دیا ۔

شہرام سے بچپن کی دوستی تھی ،وہ اس کے لیے صرف کزن تھا پھر حالات کچھ ایسے ہوئے کہ آنا جانا ختم ہوگیا ۔پانچ چھ مہینے پہلے اسے شہرام کا فون آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ" وہ تو بچپن سے اسے چاہتا تھا جب اسے لگا کہ گھر والوں کو اپنی چاہت کا بتائے تب تک ان کے تعلقات خراب ہوگئے تھے ۔وہ پچھلے دو سال سے سب ٹھیک ہونے کا انتظار کررہا ہے لیکن ایسا ہوتا ممکن دکھائی نہیں دیتا ۔وہ چاہتا ہے کہ انزلہ اس کی محبت قبول کر لے ۔"

اس نے منع کردیا تھا لیکن ہر روز شہرام کے محبت بھرے میسجز ،کالز اور تحفوں نے اس کے جذبات بدل دیئے ۔پہلی بار کسی مرد نے اس سے اظہار محبت کیا تھا ۔اسے شہرام کی محبت کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑے ۔

تسنیم خالہ اور کنزہ بھی ان کی محبت سے بخوبی واقف تھی اور انہیں اس رشتے پہ کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن مسئلہ اس کے گھر والوں کا تھا ۔جنہیں منانے کے لیے اس نے تسنیم خالہ اور کنزہ کو بلایا تھا لیکن یہاں پہ تو سب کچھ الٹا ہوگیا تھا۔وہ دونوں اس سے ناراض تھیں کہ اس نے اتنی بڑی بات ان سے چھپائی ۔شہرام کی ناراضگی تو اس نے ختم کردی تھی پر خالہ اور کنزہ مشکل سے مانتی ۔

اسے اس بے ضرر سی نظر آنے والی عمائمہ پہ بے تحاشا غصہ آیا تھا ۔اس کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے اسے خالہ اور کنزہ کو منانا پڑرہا تھا خیر یہ سب بھی شادی سے پہلے تک تھا ۔جیسے ہی اس کی شادی ہوتی اس نے خالہ اور کنزہ کو گھاس تک نہیں ڈالنی تھی ۔

▫▫▫

زوریز بے یقینی سے ماں کو دیکھ رہا تھا جو شاید آج اسے صدمے پہ صدمہ دینے کے موڈ میں تھیں ۔

''بس اس وقت جذباتی ہو کر میں نے سچ کہہ دیا ۔''وہ شرمندگی سے بولیں تھیں۔

''آج تو آپ مجھے پریشان کرنے کے ساتھ ساتھ حیران بھی کرہی ہیں۔آپ کو کیا ہوگیا ہے ؟آپ کیوں میرے معاملے میں اتنی لاپروائی برت رہی ہیں۔''وہ بولا تو آنکھوں میں اداسی تھی ۔

''تم غلط سمجھ رہے ہو۔انزلہ کی ضد تھی کہ انہیں بلائیں تاکہ انہیں لگے کہ زوریز آگے بڑھ چکا ہے ۔بس جب انھوں نے نتاشا کا ذکر چھیڑا تو مجھے بھی غصہ آگیا ۔''انھوں نے اپنے رویے کی وضاحت دی تھی ۔

زوریز چپ رہا ،وہ انزلہ کو بھلا کیا کہتا ۔

''میں نے اسے پہلے ہی منع کیا تھا کہ عمائمہ کو مت روکے ،لیکن اس نے میری بات نہیں مانی ۔اب نتیجہ تمہارے سامنے ہے ۔تم بہرحال پریشان نہ ہو ۔جیسے تم کہو گے ویسا ہی ہوگا ۔''حسیب احمد نے اسے مطمئن کرنا چاہا ۔

''اب میرے چاہنے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے ۔ہو گا وہی جو ممی چاہتی ہیں ۔''وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا ۔

''زوریز تم پہ اس رشتے کے حوالے سے کوئی بوجھ نہیں ہوگا ۔یہ صرف دنیا دکھاوے کے لیے ہے ۔جیسے تم پہلے اس سے لاتعلق تھے ویسے ہی رہنا ۔میں چار پانچ مہینوں میں ایسے حالات پیدا کر دوں گی کہ دنیا والوں کو لگے گا کہ اس رشتے کو ختم کر کے تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا ۔ابھی پلیز میری عزت کے لیے خاموش ہو جاؤ۔''وہ نرمی سے درخواست کررہی تھیں ۔

زوریز خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا،کہنے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔

''تم نے اسے مزید پریشان کردیا ۔وہ نہیں مان رہا تو فورس مت کرو ۔''حسیب احمد نے انہیں ڈپٹا تھا ۔

''وہ مان گیا ہے ۔''وہ مسکرا کر بولیں۔وہ اپنے بیٹے سے اچھی طرح واقف تھیں ۔

حسیب احمد جواباً کندھے اچکا کر رہ گئے ۔ان ماں بیٹے کے معاملات میں وہ اب مزید کیا بول سکتے تھے ۔

▫▫▫

"آپ ٹھیک ہیں نا ۔"ابراہیم اسے روتا دیکھ کر فکرمند ہوا تھا ۔اس کے دوست کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا ۔وہ شہر میں اکیلا تھا ،اس لیے ابراہیم اس کے پاس رک گیا ،دوست کی فیملی ابروڈ میں تھی ،وہ لوگ جب پاکستان پہنچے تب وہ گھر کے لیے نکلا تھا ۔اس تمام وقت میں بھی وہ عمائمہ کے بارے میں سوچتا رہا تھا اور اب اسے کچن میں روتا دیکھ کر وہ پریشان ہوگیا تھا ۔

"کچھ ٹھیک نہیں ہے ابراہیم ۔"آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ وہ کہہ رہی تھی ۔

"بھائی نے کچھ کہا ہے ۔"اس نے فکرمندی سے پوچھا تھا ۔

"وہ کب کچھ نہیں کہتے ۔"وہ بڑبڑائی تھی ۔

"میں ان کے رویے کی معذرت کرتا ہوں۔"وہ شرمندہ ہوا ۔

"ابراہیم یقین جانو ،اس سب میں میرا کوئی قصور نہیں تھا ۔مجھے تو خود بہت برا لگتا ہے کہ میں ان کے سر پہ زبردستی مسلط کردی گئی ہوں ۔جیسے وہ اس رشتے کو قائم نہیں رکھنا چاہتے ،ویسے ہی میں بھی نہیں چاہتی لیکن میں اس گھر میں رہنا چاہتی ہوں ۔"وہ ہچکیوں کے درمیان بے مشکل بولی تھی ۔

"میرا یقین کریں کوئی بھی آپ کو گھر سے نہیں نکالے گا۔آپ روئیں مت، ورنہ پھر سے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔"وہ نرمی سے بولا تھا۔

"میری مدد کرو۔"

"میں آپ کے ساتھ ہوں۔ بھائی یہ رشتہ رکھیں نہ رکھیں لیکن میں آپ کو تنہا نہیں چھوڑوں گا۔"ابراہیم کی تسلی نے اسے مطمئن کیا تھا۔یہ ہی وجہ تھی کہ وہ مطمئن ہوگئی تھی۔

لیکن یہ اطمینان بھی کچھ لمحوں کا تھا۔

▫▫▫

وہ عمائمہ تو کیا کسی کے ساتھ بھی زندگی نہیں گزارنا چاہتا تھا،دو سال پہلے ملنے والے دھوکے کے بعد اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کبھی بھی شادی نہیں کرے گا لیکن اس رات مجبوری کے تحت اسے شادی کا طوق اپنے گلے میں ڈالنا پڑا لیکن اس وقت وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس رشتے کو نبھانا اس کی مجبوری بن جائے گی۔اور خود کو مجبور ہوتا دیکھنا زوریز کمال کے لیے ناقابلِ برداشت تھا۔وہ ایک دفعہ کسی کے جڑے ہاتھ دیکھ کر مجبور ہوا تھا لیکن وہ اس کی محبت تھی ،دوسری دفعہ وہ اس لڑکی کے لیے مجبور کیا گیا تھا جس سے اسے نفرت ہو چلی تھی۔اس کا دل کررہا تھا کہ عمائمہ کو دھکے مار کر گھر سے باہر نکال دے لیکن یہ بھی اب ناممکن تھا۔

جس طرح سے حالات بدل رہے تھے ،پہلے عمائمہ کا اس سے ملنا ،پھر ان کا نکاح یہ دونوں چیزیں تو اتفاق ہو سکتی تھیں لیکن نکاح کے لگلے دن عمائمہ کا اس کے گھر موجود ہونا یہ اتفاق نہیں ہو سکتا تھا ۔وہ باپ کے پاس پہلے کیوں نہیں آئی؟

وہ جانتا تھا کہ اس شہر کے بہت سے معززین اسے اپنا داماد بنانا چاہتے ہیں،بہت سی لڑکیاں اس کے پیچھے پاگل تھیں ،ایسے میں ایک لڑکی جو اس کے نکاح میں ہو ،اسکی حقیقت جان کر اس کے پیچھے جانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

دوسری بات یہ کہ عمائمہ کی ماں نے ان کی نکاح کی تصویریں دیکھ کر یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ حسیب احمد کا سوتیلا بیٹا ہے اسے یہاں بھیج دیا ۔ان کے دو کام ہو جاتے ایک تو زوریز جیسا داماد مل جاتا دوسرا حسیب احمد کو تکلیف پہنچانے کا سنہری موقع مل جاتا ۔

یا پھر یہ کہ عمائمہ اس حقیقت سے واقف تھی کہ حسیب احمد اسے کبھی قبول نہیں کریں گے ،اب وہ زوریز کے نکاح میں تھی تو حسیب احمد کے پاس عمائمہ کو قبول کرنے کے علاؤہ کوئی چارہ نہ بچتا ۔اب ان میں سے کونسی بات سچ تھی یہ تو عمائمہ ہی بتا سکتی تھی ۔ان باتوں کو سوچ کر وہ شدید غصے میں آچکا تھا ۔غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے اس نے سوچا کہ لان میں

واک کرے ۔وہ جیسے ہی باہر نکلا ،اسے سیڑھیوں سے عمائمہ آتی دکھائی دی ۔پھر سے اس کا غصہ عود آیا تھا ۔

عمائمہ اسے دیکھ کر تھوڑا گھبرائی تھی ،وہ جلدی سے اپنی جائے پناہ کی طرف بڑھی اور دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر گہرے گہرے سانس لینے لگی ۔ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کے دل میں زوریز کا خوف بڑھتا جارہا تھا ۔وہ یہاں پہ رہنا چاہتی تھی لیکن کیا زوریز کے ہوتے ہوئے وہ یہاں پرسکون طریقے سے رہ سکتی تھی ؟

کسی نے دروازہ دھکیلا تو وہ لڑکھڑاتے ہوئے آگے ہوئی تھی ۔زوریز کو اندر آتے دیکھ کر وہ پریشان ہوگئی تھی ۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی تسنیم خالہ کے سامنے آنے کی ۔"وہ تیز لہجے میں ڈری سہمی عمائمہ سے استفسار کرنے لگا ۔

"وہ آپ کی امی نے کہا تھا کہ ان کو چائے پیش کروں ۔"وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی ۔

"جب امی نے تمہارا سچ ان کے سامنے رکھا تو تم نے اس بات سے انکار کیوں نہیں کیا ۔"اس نے ماتھے پہ بل ڈالے خود سے کچھ دور کھڑی عمائمہ سے پوچھا ۔

"میں کیسے انکار کر سکتی تھی ۔"وہ حیران ہوئی تھی ۔

"جیسے اس دن اپنے ماموں کے سامنے کیا تھا۔"

"انہوں نے کب میری بات کا یقین کیا تھا۔"

"وہ کیسے یقین کرتے جب تمہاری نیت میں فتور تھا۔"اس نے پھر سے الزام تراشی کی تھی۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں یہ ساری صورتحال دیکھ کر اس نتیجے پہ پہنچا ہوں کہ تمہارا اپنے کزن کے ساتھ چکر تھا پھر تمہارا اس سے دل بھر گیا لیکن اس کا دل نہیں بھرا۔ جب میں وہاں آیا تو تم نے مجھ سے مدد مانگی اور پھر ان لوگوں نے ہمارا زبردستی نکاح کردیا۔تمہارا دل چونکہ اپنے کزن سے بھر چکا تھا تو تم نے خاموشی سے نکاح کر لیا۔تمہارے کزن نے ہمارے نکاح کی تصویریں بنائی تھیں۔ تمہاری ماں نے مجھے پہچان لیا اور پھر اس نے حسیب انکل کو زچ کرنے اور ہمارے سکون کو درہم برہم کرنے کا پلان بنایا اور اپنے پلان پہ عمل کرتے ہوئے تم یہاں چلی آئی کہ میں تمہیں قبول کر لوں گا لیکن یہ تمہاری بھول ہے۔میں تمہارے چکروں میں نہیں آنے والا۔ ممی مجبور ہوسکتی ہے ،میں نہیں۔"وہ سرد نگاہیں اس پہ گاڑے جو منہ میں آیا بولتا چلا گیا تھا۔اس وقت وہ اتنے غصے میں تھا کہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس نے بنا سوچے سمجھے اتنی بڑی بات کہہ دی ہے۔

عمائمہ ششدر کھڑی رہ گئی ۔کس قدر ظالم شخص تھا،بنا اس کو جانے اس پہ اتنے رکیک الزامات لگا رہا تھا ۔اس نے پہلے کب اپنے کردار پہ اٹھی انگلی برداشت کی تھی جو اب کرتی ۔

''میرا خیال ہے آپ کو کسی دماغ کے ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے ۔آپ کسی کو بھی جانے بغیر اس کے بارے میں رائے قائم کرلیتے ہیں ۔''اس نے غصے کے بجائے تحمل سے کہا تھا ۔غصہ کرنے کا نتیجہ وہ اچھے سے جانتی تھی ۔

عمائمہ کی بات نے اس کا دماغ گھمایا تھا،دوسرے لمحے وہ اسے بازو سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا ۔

عمائمہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا ۔ابراہیم سمیت سب گھر والے سوچکے تھے ،اگر زوریز اسے مار دیتا تو کوئی بھی اس کی مدد کے لیے نہیں آتا ۔

''کیا کہا ہے دوبارہ سے کہنا ۔''وہ اس کے قریب کھڑا سخت لہجے میں پوچھنے لگا ۔

''کچھ نہیں۔''وہ اس کے اتنے قریب کھڑے ہونے پر گھبرا کر دوسری طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی ۔

''میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ اپنی اوقات میں رہنا لیکن لگتا ہے تمہاری اس ناقص عقل میں کوئی بات نہیں آتی ۔''وہ اس کا رخ اپنے طرف کرتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ کے سپید ماتھے پہ پسینہ چمک رہا تھا۔اس نے ایک نظر ان سیاہ آنکھوں میں دیکھا جو شعلہ برسا رہی تھیں اور خاموشی سے نیچے دیکھنے لگی ۔وہ اس کے جلد از جلد یہاں سے جانے کی دعا کررہی تھی ۔

''میں کچھ پوچھ رہا ہوں ۔''وہ اسے چھوڑتے ہوئے دہاڑا تھا ۔

''مجھے معاف کردیں ۔یقین جانیں میں اس وقت بے قصور تھی اور آج بھی بے قصور ہوں ۔میں بھی اس رشتے کو قائم نہیں رکھنا چاہتی ۔''وہ نم آنکھوں کے ساتھ صفائی دینے لگی ۔

''میں اچھے سے جانتا ہوں کہ اس رشتے کو قائم رکھنے کے لیے تم مری جارہی ہو لیکن میری ایک بات یاد رکھنا میں تمہیں کبھی بھی بیوی کا مقام نہیں دوں گا اور جلد ہی تمہیں اس گھر سے نکلوا دوں گا ۔''اس نے انگلی اٹھا کر دھمکی دی تھی اور باہر نکل گیا تھا ۔وہ یہاں مزید رہتا تو شاید اس لڑکی کو نقصان پہنچاتا ۔

پیچھے وہ زاروقطار رو رہی تھی ۔ہر گزرتا دن اس کی زندگی کو مشکل سے مشکل تر بنا رہا تھا ۔

▫▫▫

کنول عامر کے ساتھ کسی بزنس لنچ میں مدعو تھی۔وہاں انہیں حسیب احمد نظر آئے ۔ان کو اکیلا دیکھ کر کنول کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی ۔عامر جب کسی دوست کی طرف گئے تو وہ تنہا کھڑے حسیب کی جانب چل دی ۔

''لگتا ہے یہ شادی بھی تمہیں راس نہیں آئی ،تب ہی اکیلے کھڑے ہو ۔''وہ ادھر ادھر دیکھتیں طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھیں۔

''مجھے کوئی شوق نہیں ہے اپنی بیوی کو شوپیس بنا کر لوگوں کے سامنے لانے کا ۔''وہ پہلے چونکے تھے اور پھر طنزیہ لہجے میں بولے تھے ۔

''میں کیا جانو کہ تمہیں شوق نہیں ہے یا اسے تمہارے ساتھ آنے کا شوق نہیں ہے کیونکہ میری دفعہ تو تم مجھے ساتھ ساتھ لے کر جاتے تھے ۔''

''میں تمہیں لے کر نہیں جاتا تھا تم خود ہی سج سنور کر جانے کے لیے تیار ہوتی تھی اور مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا اس لیے تمہاری عزت بے عزتی سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن نجمہ کی عزت میرے لیے بہت اہم ہے ۔''وہ سکون سے بولتے کنول کا سکون درہم برہم کر گئے تھے ۔

''تم جیسے گھٹیا شخص کی بھی کوئی عزت ہو سکتی ہے ۔''وہ بھڑکی تھیں۔

''جاؤ یہاں سے میرا دماغ مت کھاؤ۔''وہ بیزاری سے بولتے وہاں سے ہٹ گئے تھے ۔

https://classicurdumaterial.com/

پیچھے وہ تلملا کر رہ گئیں تھی ۔ان کا ذہن عمائمہ کی طرف گیا تھا وہ واپس نہیں آئی تھی اس کا مطلب تھا کہ حسیب اسے قبول کر چکا تھا ۔اس سوچ نے انہیں مزید آگ لگائی تھی۔اتنے سال عمائمہ کے دل میں جو اس نے باپ کے خلاف زہر بھرا تھا وہ یقینا اب نکل گیا ہوگا ۔

▫▫▫

"پاؤں دباؤ میرے ۔"انزلہ کو کافی پکڑاتی عمائمہ بوکھلائی تھی ۔پہلی بار انزلہ نے اس سے کوئی ایسی بات کی تھی ۔

"منہ کیا دیکھ رہی ہو اور کس غلط فہمی میں مبتلا ہو ، تم اس گھر تک تو آگئی ہو لیکن نہ ڈیڈ تمہیں اپنی بیٹی بنائیں گے اور نہ زوریز بھائی تمہیں بیوی کا مقام دیں گے ۔اس لیے ابھی سے اپنی اوقات پہچان لو تو اچھا ہوگا ۔"وہ نفرت آمیز نظروں سے عمائمہ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

عمائمہ نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ زمین پہ بیٹھی تھی ،اس سے نفرت کرنے والے لوگوں میں ایک اور کا اضافہ ہوچکا تھا ۔

"ویسے شکل سے تو کافی معصوم لگتی ہو لیکن کتنی شاطر ہو۔کیسے میرے معصوم بھائی کو پھنسا لیا ۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ۔"وہ نفی میں سر ہلا کر بولی تھی ۔

"اچھا تو پھر طلاق لو اور یہاں سے چلی جاؤ۔"

''میں نہیں جاسکتی ،میرے پاس اس گھر کے علاؤہ کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہے ۔''

''کیوں ٹھکانہ نہیں ہے ،اتنے دارلامان ہیں کہیں بھی چلی جاؤ۔''انزلہ نے کہا ۔

وہ جوابا یہ نہ کہہ سکی کہ باپ کا گھر ہوتے ہوئے وہ کیوں دارلامان جائے ۔

''تم جو سوچ رہی ہو وہ ناممکن ہے ۔میں تمہیں اپنا باپ اور بھائی نہیں چھیننے دوں گی ۔''انزلہ نے سخت لہجے میں کہا تھا ۔

''یہ کیا ہورہا ہے ۔''ابراہیم جو کسی کام سے انزلہ کے کمرے میں آیا تھا ،ناگواری سے بولا ۔

''جس کی جو اوقات ہے اس سے وہ ہی کام کروا رہی ہوں۔''انزلہ کندھے اچکا کر بولی تھی۔

''آپ اٹھیں ،یہ آپ کے کرنے کے کام نہیں ہیں ۔''وہ عمائمہ سے بولا اور پھر اسے ہاتھ سے پکڑ کر زمین سے اٹھایا ۔

''تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا ۔''انزلہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔

''تمہارا دماغ چل گیا ہے ۔جیسے تم اس گھر کا فرد ہو ویسے ہی یہ بھی ہیں ۔خبردار جو آئندہ ان کے ساتھ یہ سلوک کیا ۔''وہ انگلی اٹھا کر تیز لہجے میں بولا ۔

عمائمہ پریشان ہوگئی ۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے اس کے بہن بھائی لڑیں۔

''یہ دو ٹکے کی لڑکی ،تم اسے میرے ساتھ ملا رہے ہو۔''انزلہ غصے سے چلائی ۔

"یہ لڑکی حسیب احمد کی بیٹی اور زوریز کمال کی بیوی ہے ۔اور سب سے بڑھ کر یہ میری بہن ہے ۔میں تمہیں اجازت نہیں دوں گا کہ تم میری بہن کے ساتھ یہ سلوک کرو۔"وہ غصے سے بولا تھا اور عمائمہ کو لے کر باہر چلا آیا ۔

پیچھے انزلہ غصے سے سرخ ہوگئی تھی۔ابراہیم کی حمایت اسے ایک آنکھ نہ بھائی تھی ۔

"تمہیں انزلہ سے نہیں الجھنا چاہیے تھا ۔"عمائمہ نے کمرے سے باہر آکر کر کہا ۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ،جب اس کے گھر کے لوگ آپ کو اپنے مفاد کے لیے مقام دے چکے ہیں تو اب یہ ان کا کام ہے کہ آپ کو اس گھر کے فرد کی حیثیت سے عزت دیں ۔میں اب آپ کے معاملے میں ان سب کی کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا ۔"وہ تیز لہجے میں بول رہا تھا ۔

عمائمہ نے پہلی بار ابراہیم کو غصے میں دیکھا تھا ۔

"میں ممی سے بات کرتا ہوں ۔لوگوں کو دکھانے کے لیے انھوں نے آپ کو بہو کے روپ میں قبول کیا ہے ،اب یہ ان کا فرض ہے کہ اس گھر میں آپ کو عزت دلائیں ،کیونکہ ایسا نہ کر کے وہ خود کو جھوٹا ثابت کریں گی۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا ۔

عمائمہ پریشان ہوگئی ۔ہر گزرتا دن اس کی زندگی میں کوئی نہ کوئی تماشا لا رہا تھا ۔پتا نہیں آگے کیا ہونے والا تھا ۔

□□□

دعا کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا تھا ۔جس شخص سے ملنے کے لیے وہ بہانے تلاش رہی تھی ۔وہ اسی بزنس لنچ میں موجود تھا ،جہاں اس کے والدین اسے زبردستی لے کر آئے تھے ۔

ایسا سنہری موقع اسے دوبارہ نہیں مل سکتا تھا ۔موبائل کے فرنٹ کیمرے میں دیکھ کر اس نے اپنا میک اپ درست کیا اور جوس پیتے اکیلے کھڑے زوریز کمال کی جانب بڑھی ۔

"السلام علیکم ۔"اس نے گرمجوشی سے دوسری طرف دیکھتے زوریز سے کہا تھا ۔

زوریز نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا ۔وہ اس لڑکی کو نہیں جانتا تھا پھر وہ کیوں اسے سلام کررہی تھی۔

"سلام کا جواب دیتے ہیں زوریز کمال ۔"وہ مسکرا کر بولی ۔

"وعلیکم السلام۔آپ کون ہیں ،اور مجھے کیسے جانتی ہیں۔"وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"آپ کو تو یہاں موجود ہر شخص جانتا ہے ۔"وہ خوش دلی سے بولی ۔

"ہوں۔"وہ دوسری طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''میرا نام دعا عامر ہے ۔میرے ابو بھی بزنس مین ہیں۔آپ ان کو یقیناً جانتے ہوں گے ۔''اس نے تعارف کا فریضہ انجام دیا۔

''نہ میں آپ کو جانتا ہوں اور نہ آپ کے والد کو ۔اور نہ ہی جاننے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔''وہ رکھائی سے بولا تھا ۔اسے لڑکی کے انداز دیکھ کر اسے اچھے سے سمجھ آگئی تھی کہ وہ اس سے دوستی کرنا چاہتی ہے ۔

''کوشش تو کریں ہوسکتا ہے آپ کے یہ کوشش فائدہ مند ثابت ہو۔''وہ بال جھٹکتی ایک ادا سے بولی تھی ۔

''شٹ اپ ۔''وہ ناگواری سے بولا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

دعا نے آنکھیں پھاڑ کر خود سے دور جاتے زوریز کو دیکھا تھا ۔پہلی بار کسی نے اسے ریجکٹ کیا تھا ۔کیسا پتھر دل انسان تھا ،جس نے اتنی خوبصورت لڑکی کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

اس نے پہلی بار زوریز کمال کو نیہا کے گھر ہونے والی پارٹی میں دیکھا تھا ،وہ نیہا کے گھر اسائمنٹ کے لیے گئی تھی ۔نیہا کے گھر کے پچھلے لان میں پارٹی تھی لیکن ہمیشہ کی طرح اس کی امی اور وہ گھر کے اندر موجود تھیں۔نیہا کے کمرے کی کھڑی سے اس نے زوریز کمال کو دیکھا تھا اور پہلی ہی نظر میں وہ اسے دل دے چکی تھی ۔اسے لگتا تھا کہ جیسے وہ پہلی نظر کی

محبت کا شکار ہوئی ہے ویسے ہی زوریز اسے دیکھ کر اپنا دل دے بیٹھے گا لیکن یہاں تو سب کچھ الٹا ہوتا نظر آرہا تھا ۔

"کتنا روڈ انسان ہے لیکن میں بھی دعا عامر ہوں ۔اسے اپنی محبت کے جال میں نہ پھنسایا تو میرا نام دعا نہیں۔"اس نے پرعزم لہجے میں خود کلامی کی تھی ۔

▫▫▫

ابھی ابراہیم ان کے کمرے سے گیا تھا اور اس کی کہی باتیں ان کے دل پہ لگی تھیں۔وہ ٹھیک کہہ رہا تھا کہ اگر انہیں خاندان والوں کی باتوں سے بچنا ہے تو انہیں عمائمہ کو گھر کے فرد کی حیثیت سے ٹریٹ کرنا ہوگا ۔

یہ ان کے لیے مشکل امر تھا لیکن یہ ان کی مجبوری تھی ۔وہ کبھی کبھی جذباتی ہو کر کوئی قدم اٹھا لیتی تھیں اور پھر بعد میں اس پہ پچھتاتی تھیں۔

"ابراہیم کا دماغ درست کریں ۔اس نے عمائمہ کی وجہ سے مجھ سے اتنی بدتمیزی کی ہے ۔"انزلہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے غصے سے بولی تھی ۔

"وہ ٹھیک کہہ رہا تھا ۔"انہوں نے کہا ۔

ماں کی بات سن کر اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا ۔وہ بھی اس دو ٹکے کی لڑکی کی حمایت کررہی تھیں۔

"خیر تو ہے ۔اس نے آپ سب پہ ایسا کونسا جادو کردیا ہے کہ ہر کوئی اس کی حمایت کررہا ہے ۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولی تھی ۔

جوابا انہوں نے نرم لہجے میں ابراہیم کی کہی باتیں دہرائی تھیں۔

"آپ کو ویسے کوئی ضرورت نہیں تھی خالہ کے سامنے یہ گفتگو کرنے کی ۔آپ کی وجہ سے وہ لوگ مجھ سے ناراض ہورہی ہیں کہ میں نے اتنی بڑی بات ان سے چھپائی ۔"وہ خفگی سے بولی ۔

"اور تمہیں بھی کوئی ضرورت نہیں ہے اس دھوکے باز خاندان کی حمایت کرنے کی ۔تمہیں ان کی ناراضگی سے فرق پڑتا ہوگا مجھے نہیں ۔جب میں نے زوریز کے نکاح کا بتایا تو تسنیم کا منہ دیکھنے والا تھا ۔"وہ اسے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں اور آخر میں بہن کا بوکھلایا چہرہ سوچ کر ان کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی تھی ۔

"پھر بھی امی ،ظاہر ہے کسی سے اتنی بڑی بات چھپائی جائے تو اسے برا تو لگے گا نا۔"

" خیر تو ہے نا ،تمہیں کیوں ان کی ناراضگی کی اتنی فکر ہونے لگی ،یہ دو سال بعد تمہارا پیار کیوں خالہ کے لیے جاگ گیا ۔پہلے تو تمہاری ان سے لگتی نہیں تھی ۔"وہ اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔

"پہلے میری کنزہ سے دوستی نہیں تھی ۔"وہ سٹپٹا کر بولی۔

"بہتر یہ ہے کہ یہ دوستی ختم کر دو ۔ان بے فیض لوگوں سے کچھ حاصل ہونا والا نہیں ہے ۔"وہ وارن کرنے والے انداز میں بولیں ۔

انزلہ نے مزید بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا ۔

عمائمہ کو انہوں نے ابراہیم کے ساتھ شاپنگ کرنے بھیج دیا تھا ۔اب جب اسے گھر کے فرد کی حیثیت حاصل ہوچکی تھی تو بہتر تھا کہ وہ ویسے ہی رہتی جیسے حسیب منزل کے لوگ رہتے تھے ۔

جب باہر آکر انہوں نے ملازموں کو عمائمہ کی حقیقت بتائی تو ثوبیہ اور اسکی ماں کا منہ دیکھنے والا تھا ۔

"کچھ ذاتی وجوہات کی بنا پر ہم نے یہ بات آپ سب سے چھپائی تھی ۔اور یہ بات کہ عمائمہ یہاں ملازمہ کی حیثیت سے رہ رہی تھی اگر اس گھر سے باہر نکلی تو میں نے آپ سب کو گھر سے نکال دینا ہے ۔"انہوں نے سخت انداز میں سب کو وارن کیا تھا ۔

"میرا خیال ہے اماں عمائمہ سے معافی مانگ لیں ،یہ نہ ہو وہ ہمیں گھر سے نکلوا دے ۔"ثوبیہ نے آہستہ آواز میں اپنی ماں سے کہا تھا ۔انہوں نے اس کی بات کی تائید کی تھی ۔

◻◻◻

آنٹی نے اسے ابراہیم کے ساتھ شاپنگ کرنے بھیجا تھا ۔ان کا ارادہ تھا کہ اس اتوار کو ہال میں نکاح کی خوشی میں پارٹی رکھی جائے ۔انہوں نے اسے روزمرہ استعمال کی کپڑے لینے بھیجا تھا ۔پارٹی کے لیے سوٹ شاید وہ خود لینے والی تھیں۔

زندگی میں پہلی بار وہ شاپنگ کرنے آئی تھی ۔ساری زندگی اس نے دوسروں کی اترن ڈالی تھی ۔آج پہلی بار اسے نیا جوڑا نصیب ہونے جارہا تھا ۔اس کے عجیب سے تاثرات تھے ،کوئی اور موقع ہوتا تو وہ خوش ہوتی لیکن یہ سارا کچھ تو دھوکہ تھا اور وقتی تھا ۔

"کیا سوچ رہی ہیں۔"ابراہیم نے گاڑی پارک کرتے ہوئے گم صُم بیٹھی عمائمہ سے پوچھا تھا ۔

"ابراہیم میں زوریز کے ساتھ کوئی بھی تعلق چاہے وہ جھوٹا ہی سہی نہیں رکھنا چاہتی ۔میری مدد کرو ۔"وہ ملتجی لہجے میں بولی تھی ۔

"میرے بھائی سے آپ کو اتنی نفرت ہے ۔"وہ حیرت سے بولا تھا ۔

"میں کون ہوتی ہوں ان سے نفرت کرنے والی ۔مجھے ان سے بہت ڈر لگتا ہے ۔"اس نے کہنا شروع کیا ۔

"آپ کو ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔آپ کا یہ بھائی ہر خطرے کے سامنے آپ کی ڈھال بنے گا ۔"

''انہوں نے اس رات مجھے اس درندے سے بچایا تھا ،اس اچھائی کے بدلے انہیں مجھ سے نکاح پہ مجبور کیا گیا۔ان کی مجھ سے نفرت اور مجھ پہ غصہ جائز ہے ابراہیم ۔ وہ نہیں چاہتے کہ یہ رشتہ قائم رہے لیکن انہیں پھر سے مجبور کیا گیا ہے ۔میں جانتی ہوں کہ یہ رشتہ عارضی ہے لیکن پھر میں میرے نام کے ساتھ ان کا نام جوڑا جارہا ہے۔جو ان کے لیے ناقابل برداشت ہے ۔''وہ اپنے ہاتھوں کو گھورتی سنجیدگی سے بولی تھی ۔

''میں جانتا ہوں کہ آپ دونوں ہی تکلیف میں ہیں عمائمہ ۔اور آپ دونوں ہی اس رشتے کو قائم نہیں رکھنا چاہتے لیکن میں اس رشتے کے حوالے سے اور بہت کچھ سوچ رہا ہوں ۔زوریز بھائی نے پچھلے دو سال بہت تکلیف میں گزارے ہیں ۔آپ کی جگہ کوئی اور لڑکی بھی ہوتی تو ان کا رد عمل یہ ہی ہوتا ۔''وہ متانت سے بولا تھا ۔

عمائمہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا ۔زوریز کی حمایت کا کیا مقصد تھا ۔

''بہر حال ابھی جو ہورہا ہے اسے ہونے دیں ۔اور اس وقت کو اطمینان سے گزاریں ۔ہوسکتا ہے یہ وقت آپ کے مستقبل کو روشن کردے ۔''وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا تھا ۔

''اس بات کا کیا مطلب ہے ابراہیم ۔''وہ بھی باہر نکلی تھی۔

"جب دو ٹوٹے ہوئے دل ملتے ہیں تو پھر وہ ایک دوسرے کے درد کی دوا بن جاتے ہیں ۔"وہ آنکھوں سے سن گلاسز اتارے۔ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

عمائمہ اس کے جملوں میں الجھ گئی تھی ۔

ابراہیم نے اسے کافی سارے ڈریسز دلوائے تھے ۔جن میں سے کچھ روزمرہ استعمال کے اور کچھ کامدار تھے ۔اس کے علاوہ اس نے عمائمہ کو جوتے ،پرس اور میک اپ کا سامان بھی دلوایا تھا ۔اور آئی فون اس نے اپنے ذاتی پیسوں سے عمائمہ کو دلوایا تھا ۔واپسی پہ وہ اسے لنچ کروانے بھی لے کر گیا تھا ۔یوں ایک خوبصورت دن گزار وہ حسیب منزل آئی تھی جہاں اس کی حیثیت اب بدل چکی تھی ۔اسے انزلہ کے ساتھ والا کمرہ دے دیا گیا تھا ۔

▫▫▫

زوریز نے فون پہ آئی کوئی بیسویں کال کاٹی تھی ۔جب سے رشتہ داروں کو اس کے نکاح کا پتا چلا تھا ۔ہر کوئی فون کر کے اسے مبارک دے رہا تھا ۔اب یہ مبارکباد اس کی برداشت سے باہر ہوگئی تھی ۔وہ سخت جھلاہٹ کا شکار ہوچکا تھا ۔

"میرے آفس میں آؤ۔"حسیب احمد نے اسے فون پہ کہا ۔

وہ موبائل اپنے آفس میں چھوڑتا ان کے آفس میں آیا تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

''اس اتوار کو تمہارے اور عمائمہ کے نکاح کی خوشی میں پارٹی رکھ رہی ہے تمہاری ماں ۔''وہ سنجیدگی سے بولے تھے ۔ نجمہ نے ان سے کہا تھا کہ وہ خود زوریز کو بتائیں کیونکہ وہ پہلے ہی ان سے ناراض تھا ۔

''واٹ ۔''وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑا ۔اس نے کب سوچا تھا کہ یہ زبردستی کا ڈھول اسے بجانا پڑے گا ۔

''ہاں ،میں نجمہ کے جذباتی پن سے بہت خائف ہوں۔ صبح سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہورہے ہیں۔''وہ بیزاری سے بولے تھے ۔

''ٹھیک ہے سب کو نکاح کا پتا چل گیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ اب اس زبردستی کے نکاح کو سیلیبریٹ کیا جائے ۔''وہ جھلا کر بولا ۔

''یہ بات اب تمہاری ماں کو کون سمجھائے ۔وہ کہہ رہی ہے کہ اب سب کو پتا چل گیا ہے تو لوگوں کے سامنے اپنی عزت بنانے کے لیے یہ سب کرنا ضروری ہے ۔اور مزید یہ کہ اب سے عمائمہ گھر میں ہم سب کی طرح رہے گی ۔مجھے اگر معلوم ہوتا کہ نجمہ یہ سب کرے گی تو میں عمائمہ کو اسی وقت گھر سے نکال دیتا۔''وہ زوریز سے بھی زیادہ جھنجھلائے ہوئے تھے ۔

زوریز نے چونک کر انہیں دیکھا۔کیا واقعی اس شخص کے دل میں اپنی سگی بیٹی کے لیے جگہ نہیں ہے۔

"مزید یہ حکم نامہ بھی جاری ہوا ہے کہ اب تم نے احتیاط سے رہنا ہے اور ملازموں کے سامنے اس پہ بالکل بھی غصہ نہیں کرنا۔"انہوں نے مزید کہا تھا۔

زوریز کمال کے چہرے پہ بیزاری چھائی تھی۔اسے پھر سے عمائمہ پہ غصہ آیا تھا۔اب تو اسے پکا یقین ہوگیا تھا کہ عمائمہ اسی مقصد سے ان کے گھر آئی تھی کہ اس سے نکاح کے اس گھر میں اپنی جگہ بنا لے۔

"بہرحال تم پریشان نہ ہو۔تمہاری ماں نے جو غلطی کی ہے اسے میں سدھار لوں گا۔جیسے وہ لڑکی تمہیں اس گھر میں برداشت نہیں ،ویسے ہی مجھے بھی نہیں ہے۔میں جلد ہی اس کا کوئی بندوبست کرتا ہوں۔تب تک تم تحمل سے سب برداشت کرو۔"انہوں نے نرم لہجے میں کہا۔

زوریز نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔تھوڑی دیر جو عمائمہ کے لیے ہمدردی جاگی تھی وہ اب ختم ہوچکی تھی۔وہ لڑکی یہ ہی ڈیزرو کرتی تھی۔

□□□

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔"دعا نے بے یقینی سے نیہا کو دیکھا تھا۔

''یہ ہی سچ ہے ۔ابھی جب ابو نے امی کو بتایا تو مجھے خود یقین نہیں آیا کہ زوریز کمال کا نکاح ہوچکا ہے ۔''نیہا نے کہا ۔

''یار ابھی تو میں نے اس سے محبت کرنا شروع کی تھی ۔ابھی تو اس نے مجھ سے محبت کرنی تھی پھر یہ کیسے ہوگیا ۔''دعا کو لگا اس کا دماغ پھٹ جائے گا ۔اس نے ہمیشہ جو چاہا وہ حاصل کیا تھا ۔تو آج یہ کیسے ہوگیا تھا کہ جس شخص کو اس نے چاہا وہ کسی اور کا ہوگیا ۔

''تم پلیز پریشان مت ہو ۔زوریز کمال کوئی دنیا کا آخری شخص تھوڑی ہے ۔تمہیں کوئی اس سے بھی زیادہ چاہنے والا مل جائے گا ۔''نیہا کو اس لیے دکھ ہوا تھا ۔

''پھر مجھے تو وہ ہی چاہیے نیہا ۔''وہ عجیب سے لہجے میں بولی تھی ۔

''یہ ناممکن ہے ۔اس نے جس لڑکی سے نکاح کیا ہے وہ اس کے سوتیلے باپ کی پہلی بیوی سے اولاد ہے ۔یہ رشتہ وہ کبھی بھی نہیں توڑے گا ۔بلکہ ہوسکتا ہے یہ لو میرج ہو۔''نیہا نے اسے نرمی سے سمجھانا چاہا ۔

''مجھے کچھ نہیں جاننا نیہا ۔وہ میرا ہے اور میں اسے حاصل کر کے رہوں گی ۔تم جانتی ہو مجھے جو چیز نہیں ملتی میں وہ چھین لیتی ہوں ۔اور اس لڑکی سے میں زوریز چھین لوں گی ۔''وہ عجیب جنونی انداز میں بولی تھی ۔

نیہا اس کی باتوں سے پریشان ہو چکی تھی ۔

▫▫▫

رات کے کھانے پہ وہ آج پہلی بار ڈائنگ ٹیبل پہ موجود تھی ۔وہ ابراہیم کی ساتھ والی کرسی پہ براجمان تھی اور نہایت کنفیوز تھی۔سب کی ناپسندیدہ نگاہیں اس پہ ٹکی تھیں اگر ابراہیم نہ ہوتا تو وہ یقیناً اٹھ جاتی ۔

''یہ لیں۔''ابراہیم نے اس کی طرف سالن والا ڈونگا بڑھایا تھا ۔اس نے جھجھکتے ہوئے تھوڑا سا قورمہ پلیٹ میں ڈالا۔

کھانے کے دوران باقی گھر والے باتیں کرتے رہے جبکہ وہ خاموشی سے کھانا کھاتی رہی ،شاید وہ کچھ کھا بھی نہ سکتی اگر ابراہیم وقفے وقفے سے اس کی پلیٹ میں کوئی نہ کوئی چیز ڈالتا رہتا ۔جب سب نے کھانا ختم کیا تو اس نے سکون کا سانس لیا ۔وہ سوچ رہی تھی اس کی پہلی والی حیثیت ہی ٹھیک تھی ،کم از کم وہ سکون سے کھانا تو کھا سکتی تھی ۔

جب سب اٹھ گئے تو وہ ثوبیہ کے ساتھ حسب عادت پلیٹیں اٹھوانے لگی ۔

''ارے کیا کررہی ہیں عمائمہ بی بی ۔یہ آپ کے کرنے کے کام نہیں ہیں۔''ثوبیہ اس کے ہاتھ سے پلیٹیں لیتے ہوئے احترام سے بولی۔

عمائمہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔یہ وہ ہی ثوبیہ تھی جس کا بس نہیں چلتا تھا کہ اس سے سارے گھر کے کام کروائے۔

"پہلے جو بھی ہوا غلط فہمی کی بنیاد پہ ہوا۔میں اور اماں اپنے رویے پہ شرمندہ ہیں اور تم سے معافی مانگتے ہیں۔تم بڑی بیگم صاحبہ کو کچھ نہ بتانا ورنہ وہ ہمیں نوکری سے نکال دیں گی۔"ثوبیہ متلجی لہجے میں بولی۔

"میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔

"آئیں نا،سب کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔"ابراہیم اس کے پاس آتے ہوئے بولا۔رات کے کھانے پہ چونکہ سب گھر والے اکٹھے ہوتے تھے تو کھانا کھانے کے بعد سب لاؤنج میں بیٹھتے تھے اور گپ شپ کرنے کے ساتھ ساتھ چائے پی جاتی تھی۔

"میں تھک گئی ہوں ابراہیم۔تھوڑی دیر آرام کروں گی۔"وہ نفی میں سر ہلا کر بولی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے وہ سب ڈسٹرب ہوں۔

"ٹھیک ہے۔"وہ اس کی بات سمجھ چکا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

عمائمہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی تو ایک نظر سٹور کو دیکھا ۔کتنے دنوں تک یہ سٹور اس کی جائے پناہ تھا ۔اب اس کے پاس اتنا اچھا کمرہ تھا لیکن جو سکون اسے سٹور میں ملتا تھا وہ کہاں اس کمرے میں ملتا ۔

کاش یہ سب ایسے نہ ہوتا ۔اس کو یہ حیثیت زوریز کی بیوی کے بجائے حسیب احمد کی بیٹی کے حیثیت سے ملتی اور یہ سب دکھاوا نہیں ہوتا بلکہ سچ ہوتا ۔

"کیا ابو مجھے کبھی انزلہ جیسا مقام نہیں دیں گے ۔کیا جب میں اس گھر سے چلی جاؤں گی تو انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔"اس نے اس شاندار سے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے یاسیت سے سوچا تھا ۔

▫▫▫

ممی نے اس سے کہا تھا کہ اس اتوار کو پارٹی ہے اور اسے سب کے سامنے یہ ہی ظاہر کرنا ہے کہ وہ اس نکاح سے بہت خوش ہے ۔اور اس بات پہ اسے پھر سے غصہ آیا تھا ۔جس لڑکی کی وہ شکل نہیں دیکھنا چاہتا ،وہ اب اس کے نام سے پہچانی جائے گی ۔کاش وہ ماں کے سامنے اتنا بے بس نہ ہوتا تو دو منٹ میں اس رشتے کو ختم کر ڈالتا ۔اس کی اپنی سستی سے یہ دن آیا تھا ،وہ جب دوبارہ عمائمہ سے ملا تھا تب ہی اسے اپنے فیصلے پہ عمل کر لینا چاہیے تھا ۔

وہ ماتھے پہ بل ڈالے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔جب اسے ایک کمرے سے عمائمہ نکلتی دکھائی دی ،اس کے ہاتھ میں آئی فون دیکھ کر زوریز کے لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

عمائمہ جو ابراہیم کے کال کرنے پہ کمرے سے باہر آئی تھی ،زوریز کو دیکھ کر واپس سے کمرے میں گھس گئی۔اسے معلوم تھا کہ زوریز پارٹی والی بات پہ بہت غصہ ہو گا۔اور اس کی زوریز کے غصے سے جان جاتی تھی۔

اسے دوبارہ سے کمرے میں گھستے دیکھ کر زوریز کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوچکا تھا۔وہ اپنا غصہ اپنی فیملی پہ نہیں نکال سکتا تھا لیکن عمائمہ پہ ضرور نکال سکتا تھا۔

وہ دروازہ دھکیلتا اس کے کمرے میں آیا تھا۔عمائمہ جو بیڈ پہ بیٹھی یہ دعا کررہی تھی کہ زوریز سیدھا اپنے کمرے میں جائے ،اسے آتے دیکھ کر گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ویسے آج تو تمہارے لیے بہت بڑا دن ہوگا۔"وہ دروازے سے ٹیک لگائے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہہ رہا تھا۔

عمائمہ نے چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔کچھ کہہ کر وہ زوریز کے غصے کو مزید ہوا نہیں دینا چاہتی تھی۔

"جس مقصد کے لیے تم اس گھر میں گھسی تھی وہ تمہیں حاصل ہو گیا نا۔اب تو تمہاری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا۔"زوریز کے اس طنز کو بھی اس نے خاموشی سے جھیلا تھا،وہ دل میں اس کے یہاں سے جلد از جلد جانے کی دعا کررہی تھی۔

"میں کیا بول رہا ہوں اور تم سٹیچو بن کر کھڑی ہوئی ہو۔اس سب سے تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔"وہ تندی سے بولتا اسے مزید گھبرانے پہ مجبور کرگیا۔

اس نے نم ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میرا دل کررہا ہے کہ تمہیں دھکے دے کر یہاں سے نکال دوں۔پتا نہیں تم نے میری ماں کو کیا گھول کر پلا دیا ہے کہ وہ تمہارے حق میں ہر فیصلہ کرتی جارہی ہیں اور اس بار حسیب انکل کی بھی نہیں سن رہیں۔"وہ اب اس کے سامنے کھڑا شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"آپ کی نفرت بجا ہے لیکن مجھے اس گھر سے نہ نکالیے گا۔"تھوڑا پیچھے ہوتے ہوئے وہ ملتجی لہجے میں بولی تھی۔

"اگر تمہیں یہ غلط فہمی ہے کہ دنیا والوں کے سامنے تمہیں قبول کر کے میں ہمیشہ کے لیے تمہیں یہاں رہنے دوں گا تو بہتر ہوگا اس غلط فہمی سے نکل آؤ۔ میں تمہیں تمہارے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔" وہ سرخی ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسے وارن کررہا تھا۔

اس نے پھر سے چپ کی چادر اوڑھ لی اور ایک نظر بند دروازے پہ ڈالی اگر وہ یہاں سے بھاگ جائے تو؟

"میں تم سے بات کررہا ہوں۔" عمائمہ کی بے نیازی نے اسے آگ لگائی تھی تب ہی وہ اسے دونوں بازو سے دبوچے غصے سے بولا تھا۔

"مجھے درد ہورہا ہے۔" اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔

"اور تم جو میرا درد سر بن چکی ہو وہ۔ تم جب سے میری زندگی میں آئی ہو نہ مجھے دن کو سکون ہے اور نہ رات کو آرام۔ زندگی اجیرن کردی ہے تم نے۔" وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے دہاڑا تھا۔

عمائمہ نے خوف سے آنکھیں بند کی تھیں۔

"کبھی کبھی تو دل کرتا ہے تمہاری جان لے لوں۔" وہ اس کے کان کے پاس پھنکارا تھا۔

عمائمہ نے فوراً سے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تھی۔

"لیکن میں کیوں تمہارے گندے خون سے اپنے ہاتھ رنگوں۔"

''آپ ایسی باتیں مت کریں ۔آپ مجھ سے قسم اٹھوا لیں ،میں بھی اس رشتے کے حق میں نہیں ہوں۔''زوریز کی بات اسے بری لگی تھی تب ہی اس نے ڈرتے ڈرتے یہ سب کہہ دیا۔

''اچھا اگر ایسی بات تھی تو تم اس گھر میں کیوں آئی؟''وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا تلخ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

''امی مجھے لے کر آئی تھیں۔''وہ تھوڑا پیچھے ہوئی تھی۔

''اتنی تم معصوم بچی ،انکار نہیں کرسکتی تھی ۔''وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے غصے سے بولا تھا۔

وہ لڑکھڑاتے ہوئے بیڈ پہ گری ،جس وقت زوریز نے اسے چھوڑا تھا تب ہی ابراہیم کمرے میں داخل ہوا تھا۔یہ منظر دیکھ کر اس کا چہرے کے نقوش تنے تھے۔ ۔اسے زوریز سے ایسی حرکت کی امید نہیں تھی ۔

'' میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرا بھائی اتنا کمزور ہے کہ ایک مظلوم لڑکی پہ ہاتھ اٹھائے ۔''ابراہیم عمائمہ کی طرف بڑھتے ہوئے غصے سے کہہ رہا تھا۔

''پوری بات جانے بغیر اوور ری ایکٹ مت کیا کرو ۔''وہ ناگواری سے بولا ۔ابراہیم کی حمایت اسے ہمیشہ کی طرح کھلی تھی ۔

عمائمہ نے سیدھا بیٹھتے ہوئے چہرہ پہ آئے آنسو صاف کیے تھے ۔

"اگر آپ اس رشتے کو نبھانا نہیں چاہتے تو اسے چھوڑ دیں لیکن میں آپ کو اس بات کا حق نہیں دوں گا کہ آپ میری بہن پہ ہاتھ اٹھائیں۔"وہ اب زوریز کے سامنے کھڑا سخت لہجے میں کہہ رہا تھا ۔

زوریز کمال نے حیرت سے ابراہیم حسیب کو دیکھا تھا ۔یہ وہ بھائی تھا جس کی سیٹی اسے غصے میں دیکھ کر گم ہوجاتی تھی اور آج وہ اس کل کی آئی لڑکی کے لیے اس سے سوال و جواب کررہا تھا ۔

"اپنی بکواس بند کرو ۔میں نے تمہارا منہ توڑ دینا ہے ۔"وہ غصے سے بولا ۔

"توڑ دیں منہ لیکن میں اپنی بہن کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دوں گا ۔مجھے لگا کہ آج نہیں تو کل شاید آپ دونوں اس رشتے کو قبول کر لیں لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ عمائمہ کے ساتھ یہ رویے رکھتے ہیں ۔میری بہن لاوارث نہیں ہے جو آپ اس کے ساتھ ظلم کریں۔"ابرہیم زوریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس کے سامنے تن کر کھڑا تھا ۔اس وقت اس کے دل میں نہ زوریز کا ڈر تھا اور نہ خوف ۔

عمائمہ نے فکرمندی سے دونوں بھائیوں کو دیکھا تھا۔وہ کبھی بھی نہیں چاہتی تھی کہ ابراہیم اس کی وجہ سے گھر والوں سے الجھے لیکن ابراہیم اس کی سنتا کہاں تھا۔

زوریز کا ہاتھ اٹھا تھا اور ابراہیم کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔

عمائمہ کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی جبکہ ابراہیم ششدر کھڑا رہ گیا۔

"آئندہ اگر اس لڑکی کے لیے میرے سامنے زبان چلائی تو زبان کاٹ دوں گا۔"اس نے شعلہ بار نظروں سے عمائمہ کو دیکھتے ہوئے ابراہیم کو وارن کیا تھا۔

"آپ مجھے مار کر بھی سچ بات کہنے سے نہیں روک سکتے ۔آپ اس رشتے کو نہیں قائم رکھنا چاہتے نا تو ابھی کے ابھی اسے طلاق دیں۔"ابراہیم بنا ڈرے سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

عمائمہ نے گھبرا کر زوریز کو دیکھا تھا۔اسے طلاق سے کوئی مسئلہ نہیں تھا،اسے بس یہ ڈر تھا کہ اسے یہاں سے نکال دیا جائے اور پھر یہاں سے نکالے جانے کے بعد کیا گھر والے ابراہیم کو اس کے لیے کچھ کرنے دیں گے۔

□□□

"پہلے تو میں نے سوچا تھا کہ اسے چھوڑ دوں گا لیکن اب تمہارا رویہ دیکھ کر میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔"وہ عجیب تاثرات لیے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ابراہیم نے الجھ کر اسے دیکھا تھا جبکہ عمائمہ کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا۔پتا نہیں زوریز کمال اب کیا کرنے والا تھا۔

"میں اسے طلاق نہیں دوں گا اور اس کا وہ حال کروں گا کہ تم دیکھتے رہ جاؤ گے۔اس لڑکی کے لیے تم مجھ سے سوال و جواب کررہے تھے نا،اب تم اس لڑکی کو اپنی آنکھوں کے سامنے تکلیف میں دیکھو گے اور کچھ کر نہیں سکو گے۔"وہ سرد لہجے میں پھنکارا تھا اور بنا ان کی بات سنے وہاں سے چلا گیا تھا۔

پیچھے وہ خوف سے پیلی پڑ چکی تھی۔پہلے ہی زوریز کی وجہ سے اس کی زندگی مشکل میں تھی اور اب پتا نہیں وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرنے والا تھا۔

ابراہیم بھی پریشان ہوگیا تھا۔وہ زوریز کو اچھے سے جانتا تھا،ایک بار وہ جس بات کی ٹھان لیتا وہ کر کے ہی چھوڑتا تھا۔

"اب کیا ہوگا؟"وہ پریشانی سے بولی۔

"کچھ بھی نہیں ہوتا،آپ پریشان مت ہو۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔بھائی بس ایسے غصے میں دھمکی دے رہے تھے۔"اس نے عمائمہ سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔وہ سوچ رہا تھا کہ اسے

زوریز سے معافی مانگنی چاہیے ۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے عمائمہ کو کوئی تکلیف پہنچے ۔

عمائمہ نے ابراہیم کی بات پہ یقین کرلیا تھا ۔وہ یقیناً کوئی راستہ نکال لے گا ۔

□□□

"کیا ہوا ہے ،کل سے تم مجھے پریشان لگ رہی ہو اور آج تم یونیورسٹی بھی نہیں گئی ۔"کنول نے فکرمندی سے بیڈ پہ لیٹی دعا سے کہا تھا ۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔"وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی تھی ۔

"کوئی تو بات ہے ،تم بتانا نہیں چاہتی تو الگ بات ہے ۔"انہوں نے پھر سے پوچھا تھا ۔

"ماما کوئی بات نہیں ہے ،آپ خوامخواہ ایک بات کے پیچھے نہ پڑ جایا کریں ۔"وہ چڑ کر بولی تھی ۔

"تمہارا یقیناً اس لڑکے سے جھگڑا ہوا ہے ۔"وہ یقین سے بولیں ۔

"ماما میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔مجھے اس موضوع پہ کوئی بات نہیں کرنی ۔"وہ تکیہ اٹھا کر منہ پہ رکھتے ہوئے بیزاری سے بولی تھی ۔

کنول پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔پتا نہیں دعا کے ساتھ کیا مسئلہ ہوا تھا کہ وہ یوں ری ایکٹ کررہی تھی ۔ابھی تک دعا نے انہیں اس لڑکے کا نام تک نہیں بتایا تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

پیچھے وہ پھر سے رونے لگی تھی۔جب سے اسے زوریز کے نکاح کا پتا چلا تھا تب سے وقفے وقفے سے اس کی آنکھیں برس رہی تھیں۔اس نے کب سوچا تھا کہ وہ جسے چاہے گی وہ کسی اور کا ہو جائے گا۔

"میں ایسے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے رکھ کر نہیں تو بیٹھ سکتی نا۔مجھے کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا لیکن اگر زوریز بھی اس لڑکی کو پسند کرتا ہوا تو۔"اس نے فکرمندی سے سوچا تھا۔

"تو یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔مجھے زوریز ہر حال میں چاہیے۔میں اس سے محبت کرتی ہوں،یہ کافی ہے۔اور مجھ میں اتنی صلاحیت تو موجود ہے کہ میں زوریز کے دل سے اس لڑکی کی محبت نکال سکوں اور اسے اپنی طرف مائل کرسکوں۔"اس نے پرعزم لہجے میں خود کلامی کی تھی۔

▫▫▫

وہ اسی رات آنٹی اور انزلہ کے ساتھ نکاح کا ڈریس لینے آئی تھی۔اسے لانا تو بس ایک فارمیلٹی تھی ،انھوں نے خود ہی نکاح کا ڈریس پسند کیا تھا اور باقی کی چیزیں بھی اپنی پسند سے لی تھیں۔اس کی چیزیں لینے کے بعد انھوں نے اپنی شاپنگ کی تھی۔اس کی بھوک سے بری حالت تھی لیکن وہ انھیں کہہ نہیں سکتی تھی۔

شاپنگ کے بعد جب نجمہ بیگم نے ریسٹورنٹ کی طرف گاڑی موڑی تو وہ پرسکون ہوگئی لیکن یہ سکون وقتی تھا۔

"تم باہر انتظار کرو ،ہم کھانا کھا کر آتے ہیں۔"انزلہ نے اسے ریسٹورنٹ کے لان میں رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا ۔

اس نے جلدی سے نجمہ بیگم کو دیکھا کہ شاید وہ انزلہ سے کہیں کہ اسے بھی ساتھ لے کر جائیں گے لیکن انہوں نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا ۔

وہ پیٹ میں دوڑتے چوہوں کو برداشت کرتی باہر بنے بینچ پہ بیٹھی تھی ۔بھوک اس کے لیے ناقابل برداشت تھی ،تب ہی بھوک کی شدت سے اس کے آنسو نکل آئے ۔اس نے سوچا کہ کاش وہ ابراہیم کے ساتھ آئی ہوتی تو ابھی اندر بیٹھ کر کھانا کھا رہی ہوتی ۔

کافی دیر گزر گئی لیکن آنٹی اور انزلہ باہر نہیں نکلیں۔

"کہیں یہ لوگ مجھے چھوڑ تو نہیں گئے ۔"اسے نئی پریشانی لاحق ہوئی تھی ۔وہ فون بھی گھر بھول آئی تھی۔

"مجھے انہیں ڈھونڈنا چاہیے ،مجھے تو گھر کا راستہ بھی ٹھیک سے نہیں معلوم اور نہ ہی میرے پاس کرایہ ہے ،خیر سے موبائل بھی گھر چھوڑ آئی ہوں۔"اس نے بینچ سے اٹھتے ہوئے خود کلامی کی تھی ۔

وہ متلاشی نظروں سے ادھر اُدھر دیکھنے لگی ،تب ہی اس کی نظر گیٹ پہ پڑی ۔وہ دونوں گیٹ سے باہر جا رہی تھیں اور ان کے ساتھ کوئی لڑکا بھی تھا ۔وہ بھاگتے ہوئے ان کی طرف بڑھی تھی ۔

"آپ لوگ مجھے بھول گئے ۔"وہ پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان بولی تھی ۔

"تم زوریز کے ساتھ جو آئی تھی تو مجھے لگا کہ اسی کے ساتھ واپس جاؤ گی ۔"شہرام کی وجہ سے انہوں نے جھوٹ کا سہارا لیا تھا ۔ورنہ ان کے ذہن سے نکل چکا تھا کہ وہ لوگ عمائمہ کو بھی ساتھ لائے ہیں۔

"انہیں کوئی کام تھا تو وہ کہیں چلے گئے ۔"اس نے نجمہ بیگم کا بھرم رکھا ۔

"یہ شہرام ہے خالہ تسنیم کا بیٹا اور شہرام یہ عمائمہ ہے ۔"انزلہ نے نہ چاہتے ہوئے بھی تعارف کروایا تھا ۔

شہرام نے چونک کر اس لڑکی کو دیکھا تھا ۔جب وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوا تھا تب ہی اس کی نظر اچانک سے اس لڑکی پہ پڑی تھی اور وہ اس کی دونوں آنکھوں کی مختلف رنگت دیکھ کر حیران ہوا تھا ۔یہ لڑکی اگر انزلہ کی بہن اور زوریز کی بیوی تھی تو ان لوگوں نے اسے باہر کیوں بٹھایا ہوا تھا ۔ایسا سلوک تو لوگ ملازمین کے ساتھ کرتے تھے ۔

https://classicurdumaterial.com/

''اچھا شہرام ہم چلتے ہیں،پھر ملاقات ہوگی ۔'' نجمہ نے انزلہ کو آنکھوں سے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے شہرام سے کہا تھا ۔

''تم دیکھ چکی تھی کہ ہمارے ساتھ شہرام موجود ہے پھر تمہیں ہمارے پاس آنے کی کیا ضرورت تھی ۔آرام سے گاڑی کے پاس چلی جاتی ۔''گاڑی میں بیٹھتے ہی انزلہ اس پہ برس پڑی ۔شہرام ان دونوں کو اچانک سے مل گیا تھا ۔ان دونوں نے شہرام کو نہیں بتایا تھا کہ عمائمہ بھی ان کے ساتھ آئی ہے ۔

''میں سمجھی آپ لوگ مجھے بھول گئے ہیں۔''وہ بے چارگی سے بولی ۔

''ویسے ہو تو تم بھولنے کی چیز، ہمیں شہرام کے سامنے جھوٹا بنا دیا ۔''انزلہ طنزیہ لہجے میں بولی ۔

''اچھا بس ،ایک تو تمہیں پتا نہیں کیوں تسنیم اور اس کے بچوں کی ناراضگی کی فکر کھائے رہتی ہے ۔''وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں۔شہرام اور انزلہ کی بے تکلفی انہیں بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کررہی تھی ۔

''مجھے کیوں کسی کی ناراضگی کی فکر ہونے لگی ،میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی کہ وہ کیا سوچ رہا ہوگا کہ عمائمہ ہمارے ساتھ اندر کیوں نہیں تھی ۔اس بات کا اس نے اگر کسی اور سے ذکر کیا تو لوگ نہ جانے کیا سوچیں گے ۔''انزلہ نے سنبھل کر کہا تھا ۔

"تم فکرمند نہ ہو ،میں نے اس کے سامنے کہہ دیا کہ یہ زوریز کے ساتھ تھی ۔"انہوں نے جواباً کہا۔

عمائمہ کو گھر پہنچنے کی جلدی تھی ،اسکی بھوک ناقابل برداشت ہوچکی تھی ۔

▫▫▫

صبح ہوئی ابراہیم کے ساتھ بحث نے اس کے دل میں عمائمہ کے لیے پیدا ہوئی نفرت مزید بڑھا دی تھی ۔پتا نہیں اس لڑکی میں ایسا کیا تھا کہ ابراہیم اور ممی اس کی حمایتی بنے پھر رہے تھے ۔جو کچھ اس نے ابراہیم سے کہا تھا وہ غصے میں کہا تھا لیکن اس شاطر لڑکی کو سبق سکھانا بہت ضروری تھا۔

وہ اپنے کمرے میں جارہا تھا جب اسے عمائمہ کے کمرے کی لائٹ جلتی دکھائی دی ۔اس کے لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی ۔کتنی آسانی سے اس لڑکی نے حسیب منزل میں اپنا مقام حاصل کرلیا تھا ۔اسے اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں تھا کہ حسیب احمد اس کو بیٹی کا مرتبہ دیں ،اسے عمائمہ کا غلط طریقہ اپنانے سے مسئلہ تھا ،اسے اس زبردستی کے ہوئے نکاح سے مسئلہ تھا۔

وہ سنجیدگی سے عمائمہ کے کمرے میں داخل ہوا تھا ۔عمائمہ جو سونے کی تیاریوں میں تھی ،اسے سامنے دیکھ کر پریشان ہوگئی تھی۔اب کون سے پتھر برسانے آیا تھا زوریز کمال۔

"کیسا لگ رہا ہے اپنا پلان کامیاب ہوتے دیکھ کر۔"وہ استہزایہ انداز میں بیڈ پہ بیٹھی عمائمہ سے پوچھنے لگا۔

عمائمہ خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔وہ زوریز کمال کو وضاحتیں دے کر تھک چکی تھی۔

"ویسے تمہارا اگلا پلان کیا ہے۔"وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

اسے بیٹھتے دیکھ کر وہ گھبرا کر اٹھی تھی لیکن زوریز اسے بازو سے پکڑ کر واپس بیٹھا چکا تھا۔

اس نے خوفزدہ ہو کر زوریز کو دیکھا تھا۔وہ کیا کرنا چاہتا تھا۔

"اپنی جگہ سے ہلنا بھی مت۔"اس نے سخت لہجے میں کہا۔

وہ ڈرتے ہوئے اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔

"بہت شوق تھا نا تمہیں اس گھر میں آنے کا۔جواب دو اس بات کا۔"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

"میں اپنے ابو کی وجہ سے آنا چاہتی تھی۔"اس نے کہا۔

"تو مجھے استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔تم ویسے بھی یہاں آسکتی تھی۔میری زندگی کیوں برباد کی؟"

"آپ جس کی بھی کہیں گے ،میں قسم اٹھانے کو تیار ہوں ۔جیسے آپ کو نکاح پہ مجبور کیا گیا ،ویسے ہی مجھے بھی کیا گیا تھا ۔اور سچ میں مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ یہاں رہتے ہیں ۔میں بے قصور ہوں ۔"وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی تھی ۔

"تم بے قصور ہو نا اور اس نکاح کو قائم نہیں رکھنا چاہتی نا ۔تو یہاں سے خاموشی سے چلی جاؤ۔"وہ جواباً بولا تھا ۔

"میں پھر کہاں جاؤں گی ۔میرے پاس اس گھر کے علاؤہ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ۔"

"یہ رشتہ تو عارضی ہے ۔جب ختم ہو جائے گا تو پھر تم کہاں جاؤ گی ۔"اس نے سنجیدگی سے پوچھا تھا ۔

"ابراہیم نے کہا ہے کہ وہ مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا ۔تب تک وہ شاید میرے لیے رہنے کا کوئی انتظام کر دے ۔"اس نے بتایا تھا ۔

"تمہاری خوش فہمی ہے کہ ابراہیم تمہارے لیے کچھ کر سکتا ہے ۔جس دن حسیب احمد کو اس بات کا علم ہوا ،اس دن ابراہیم کا بھی حسیب منزل میں آخری دن ہوگا ۔"وہ استہزایہ انداز میں بتا رہا تھا ۔

عمائمہ پریشان ہوچکی تھی ۔وہ تو یہ سوچ کر مطمئن ہوچکی تھی کہ ابراہیم اس کے لیے کچھ نہ کچھ کرے گا۔

"اب بتاؤ کیا ارادہ ہے ۔"اس نے پھر سے پوچھا ۔

"میں یہاں سے نہیں جاؤں گی ۔"وہ کچھ سوچ کر بولی تھی ۔

"سوچ لو ،یہ پہلی اورآخری دفعہ ہے میں اتنے آرام سے تم سے بات کررہا ہوں اور تمہارے انکار کے بعد میں بات نہیں کروں گا بلکہ عملی طور پہ تمہاری زندگی اجیرن بناؤں گا ۔"اس نے سخت لہجے میں عمائمہ کو دھمکایا تھا ۔

"آپ اپنی امی کو انکار کردیں ۔"وہ اس کی دھمکی سے ڈر کر بولی تھی ۔

"انکار کرسکتا تو یہاں تمہارے سامنے بیٹھا تم سے بات نہیں کر رہا ہوتا ۔تم بتاؤ یہاں سے جاؤ گی یا نہیں۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا ۔

اس نے بنا زوریز کی طرف دیکھے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

"ٹھیک ہے پھر سزا بھگتنے کے لیے تیار رہنا۔"وہ سرد لہجے میں بولا تھا ۔

"کیسی سزا۔"وہ پریشان ہوئی تھی ۔

"جلد ہی پتا چل جائے گا ۔"وہ اس کے گال پہ ہاتھ رکھے معنی خیز لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ کا کلیجہ حلق میں آیا تھا۔اس نے خوفزدہ نظروں سے زوریز کو دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں عجیب سے رنگ تھے۔وہ بچی نہیں تھی جو اس کی بات کا مطلب سمجھ نہ پاتی۔

"گڈ نائٹ۔"وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر بولا تھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمائمہ نے فوراً سے دروازے کو کنڈی لگائی تھی اور وہیں نیچے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔وہ خوف سے کانپ رہی تھی ،زوریز کمال کو اس سے جتنی نفرت تھی وہ کسی بھی حد تک جاسکتا تھا ،کاش اس کے اختیار میں ہوتا تو وہ یہاں سے چلی جاتی ،کاش وہ اتنی بہادر ہوتی کہ اپنے حقوق حاصل کرسکتی۔اس ڈر سے کہیں زوریز پھر سے اس کے کمرے میں نہ آجائے ،وہ ساری رات جاگتی رہی۔خوف ،ڈر ،رونے اور ساری رات جاگنے کی وجہ سے وہ صبح بخار میں تپ رہی تھی۔

▫▫▫

"آنٹی ،انکل تمہاری وجہ سے بہت پریشان ہیں دعا۔انہوں نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں تم سے بات کروں۔"نیہا نے سامنے بیٹھ دعا سے کہا۔جس کا پھول سا چہرہ دو دن میں کملا گیا ہے۔اسے لگا اس نے دعا کو زوریز کے نکاح کا بتا کر غلطی کی ہے۔

"ایک تو میرے والدین،مجھے سکون کا سانس نہیں لینے دیتے۔بندے کی کوئی پرسنل لائف بھی ہوتی ہے۔"وہ جھلا کر بولی تھی۔

"تم ان کی اکلوتی اولاد ہو ،وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔اور تمہارے لیے فکرمند ہیں۔جو ہونا تھا ہوچکا ۔تم اب اس بات کو بھول کر آگے بڑھو ۔"نیہا نے اسے نرمی سے سمجھایا تھا ۔

"بھول تو نہیں سکتی اور نہ ہی ہار مانو گی ۔"وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی ۔

"پھر کیا کرو گی تم۔"نیہا نے پوچھا ۔

"مجھے زوریز کا نمبر چاہیے ۔"

"اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔"

"محبت میں نفع نقصان نہیں دیکھا جاتا ۔مجھے کل تک اس کا نمبر چاہیے ۔"اس نے پھر سے اپنی بات دہرائی تھی ۔

نیہا گہری سانس لے کر رہ گئی۔

"میں تمہیں اس کا نمبر دے دوں گی لیکن تم اپنا رویہ ٹھیک کرو ۔خوامخواہ اپنے والدین کو پریشان نہ کرو اگر انہیں اصل بات پتا چلی تو وہ تمہیں یہ سب کرنے سے روکیں گے ۔"نیہا نے اس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا ۔

دعا نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

□□□

https://classicurdumaterial.com/

''بھائی پلیز میری بات سنیں۔''ابراہیم منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔وہ ابھی عمائمہ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا۔اس کی خراب حالت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے کس بات کی ٹینشن لی ہے ۔دوسری طرف زوریز اس کی کوئی بھی بات سننے کو تیار نہیں تھا۔

''جاؤ یہاں سے میرا دماغ مت کھاؤ۔''وہ بیزاری سے بولتا سامنے رکھی فائل کی طرف متوجہ ہوا تھا ۔

''آپ ایسے تو نہیں تھے ۔آپ نے کبھی اپنی وجہ سے کسی دوسرے کو تکلیف نہیں دی تھی پھر اب ایک مظلوم اور معصوم لڑکی کے ساتھ آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں۔''ابراہیم نے نرمی سے استفسار کیا تھا۔

''میری اسی اچھائی کا لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور وہ لڑکی بہت شاطر ہے ابراہیم ۔تمہیں بہن کی محبت کے آگے کچھ نظر نہیں آرہا، کل کو جب تمہیں اس کی حقیقت پتا چلے گی تو تمہیں احساس ہوگا کہ میں ٹھیک کہہ رہا تھا ۔''وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

''چلیں میں مان لیتا ہوں کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن بھائی آپ کو اس رشتے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے تو آپ اسے آزاد کردیں ۔آپ بھی سکون سے رہیں گے اور وہ بھی سکون سے رہے گی ۔''ابراہیم نے اسے منانے کی ایک اور کوشش کی تھی ۔

"مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی ۔ جتنا تم میرا سر کھاؤ گے اتنا ہی میرا غصہ بڑھے گا

۔"وہ سرد لہجے میں بولا تھا ۔

ابراہیم نے بے چارگی سے اسے دیکھا تھا ۔

▫▫▫

حسیب منزل آنے کے بعد عمائمہ نے کنول سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا ۔اس کا بہت دل چاہتا تھا کہ ماں سے رابطہ کرے لیکن پہلے اس کے پاس فون نہیں تھا پھر اسے یہ بھی ڈر تھا کہ کہیں امی اس سے بات کرنے سے انکار نہ کردیں لیکن اب مجبوری تھی ۔زوریز کی دی دھمکیوں نے اسے ڈرا دیا تھا ۔

کنول کا نمبر اسے یاد تھا اس نے ڈرتے ڈرتے فون ملایا تھا ۔

"کون۔"کنول کی مصروف آواز گونجی تھی ۔

"میں عمائمہ ۔"

"تم نے مجھے کیوں فون کیا ہے ۔"ان کے ماتھے پہ بل پڑے۔

"امی مجھے یہاں سے لے جائیں ۔"اس نے جھجھکتے ہوئے کہا ۔

"کیوں تمہارے باپ کا اتنا ہی حوصلہ تھا ۔بڑی جلدی اس نے تمہیں گھر سے بے گھر کردیا

۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولیں۔

"ایسی بات نہیں ہے ۔"اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا ۔پھر انہیں ساری بات بتائی ۔

"کتنا چالاک ہے حسیب احمد ،ساری زندگی تمہیں نہیں پوچھا اور اب کیسے دنیا والوں کے سامنے اپنے نمبر بڑھا رہا ہے ۔"انھوں نے ساری بات سن کر تبصرہ کیا تھا ۔

"امی میں اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ،پلیز مجھے یہاں سے لے جائیں۔"اس نے منت کی تھی ۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا اگر مجھے تمہیں رکھنا ہوتا تو وہاں کیوں چھوڑ کر آتی ۔آرام سے وہاں ہی رہو ۔"انھوں نے ناگواری سے کہا ۔

"امی آپ مجھے نوکرانی کے طور پہ رکھ لیں لیکن مجھے یہاں سے لے جائیں ۔وہ شخص مجھے اچھا نہیں لگتا ۔"وہ مغموم لہجے میں بولی تھی ۔

"ویسے تمہاری قریب کی نظر کافی کمزور ہے ۔شکر ادا کرو کہ تمہیں زوریز کمال جیسا شاندار شخص مل رہا ہے ۔یہاں پہ کتنے لوگ ہیں جو اسے داماد بنانا چاہتے ہیں اور تم ایسی باتیں کررہی ہو ۔"انھوں نے عمائمہ کی عقل پہ افسوس کیا تھا ۔زوریز کمال کا اگر حسیب احمد سے کوئی رشتہ نہ ہوتا تو وہ بھی اسے اپنا داماد بنانے کی کوشش کرتیں ،داماد تو وہ ان کا بن چکا تھا لیکن انہیں کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ عمائمہ کا شوہر تھا ۔

"اور اگر اتنا ہی مسئلہ ہے تو اپنے باپ سے بات کرو۔ مجھ سے دوبارہ رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔"انھوں نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے بات مکمل کی اور فون کاٹ دیا۔

پیچھے اس کی آنکھوں میں نمی چھائی تھی۔وہ کتنی بے بس تھی،ابراہیم سے مدد بھی نہیں مانگ سکتی تھی اور یہاں سے جا بھی نہیں سکتی تھی۔پتا نہیں زوریز کمال اس سے نفرت میں کس حد تک جاتا۔

◘◘◘

"مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں انزلہ۔میں نے خود اس لڑکی کو باہر اکیلا بیٹھے دیکھا تھا۔اس کے ساتھ زوریز نہیں تھا اور وہ اکیلی بیٹھی رو رہی تھی۔"شہرام نے آئسکریم آرڈر کرنے کے بعد سامنے بیٹھی انزلہ سے کہا تھا۔

"زوریز بھائی چلے گئے تھے اور ہوسکتا ہے کہ ان کا کوئی جھگڑا ہوا ہو،اس لیے وہ رو رہی ہو۔اب یہ تو ان کا پرسنل معاملہ ہے۔"انزلہ نے صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔

"بس کر دو۔کتنا جھوٹ بولو گی۔میں جب ریسٹورنٹ میں آیا تھا تب وہ اکیلی بیٹھی تھی۔پھر میں نے وہاں کھانا کھایا پھر میری تم لوگوں سے ملاقات ہوئی اور پھر جاتے ہوئے عمائمہ تم لوگوں کے پاس آئی اور اس نے یہ بھی کہا کہ آپ لوگ اسے چھوڑ کر جارہے تھے۔اور اس کا چہرہ

دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ اسے شدید قسم کی بھوک لگی ہے ۔''شہرام کا تجزیہ سن کر انزلہ گہرا سانس لے کر رہ گئی ۔شہرام ہر ایک بات کو نوٹ کرتا تھا اور جو نتیجہ نکالتا وہ درست ہوتا تھا ۔

''ہاں ایسا ہی ہے ۔میں نے جھوٹ بولا تھا ۔''اسے بالآخر ہار ماننی پڑی ۔وہ مزید جھوٹ بول کر اپنا رشتہ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

''تو کیا نکاح والی بات جھوٹی ہے ۔''شہرام نے چمک دار آنکھوں سے پوچھا تھا ۔

''ان کا نکاح تو عمائمہ کے ہمارے گھر آنے سے پہلے ہوچکا تھا اور اس نکاح میں ہم میں سے کسی نے شرکت نہیں کی تھی ۔''اس نے بتانا شروع کیا ۔

''مطلب۔''وہ الجھا تھا۔

جواباً انزلہ نے اسے ایک ایک بات بتائی تھی ۔یہ سب بتا کر وہ شہرام کو یہ احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ اس کے لیے کتنا اہم ہے کہ وہ اسے اپنے گھر کے تمام معاملات بتا رہی ہے ۔

''اور یہ سب خالہ اور کنزہ کو نہ بتانا ۔''آخر میں اس نے کہا تھا ۔

''یہ بھی کوئی کہنے والی بات ہے ۔''وہ جواباً بولا تھا ۔

▫▫▫

وہ لان کے ایک تاریک گوشے میں گھٹنوں پہ سر دیئے بیٹھی تھی ۔کل رات کو فنکشن تھا اور پتا نہیں زوریز اس کے بعد کیا کرتا ۔اس نے کنول سے بھی بات کر کے دیکھ لیا تھا لیکن کوئی

فائدہ نہیں ہوا تھا۔اب صرف ماموں کا گھر بچا تھا لیکن وہاں جا کر وہ اپنی عزت نہیں گنوانا چاہتی تھی۔

اب اس کے پاس زوریز کی نفرت برداشت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

شاید اس کی یہ ہی قسمت تھی کہ وہ لوگوں کی نفرتیں برداشت کرے۔کاش اس کے باپ کے دل میں اس کے محبت پیدا ہوجاتی تو اس کی زندگی سنور جاتی۔

وہ نم آنکھیں صاف کرتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔کمرے کی طرف جاتے ہوئے اسے ٹی وی دیکھتے حسیب احمد لاؤنج میں بیٹھے نظر آئے تھے۔ہمیشہ کی طرح وہ باپ کو دیکھ کر چند لمحوں کے لیے رکی تھی۔اسے دو چہرے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز تھے۔ایک کنول کا اور ایک حسیب کا۔

"پانی لانے کو کہا تھا۔"ٹی وی دیکھتے حسیب احمد بنا اس کی طرف دیکھے بولے تھے۔انہیں لگا ثوبیہ ہے جسے انھوں نے پانی لانے کا کہا تھا۔

عمائمہ جلدی سے کچن کی طرف بڑھی،جہاں سے ثوبیہ پانی کا گلاس لا رہی تھی۔

"مجھے دے دو۔"عمائمہ نے کہا اور ثوبیہ کے ہاتھ سے گلاس لے لیا۔ثوبیہ دوبارہ سے کچن میں چلی گئی۔

"یہ لیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے باپ کی طرف گلاس بڑھایا تھا۔

"تمہیں کس نے کہا تھا پانی لانے کو۔"حسیب احمد نے ناگوار لہجے میں اس کی طرف دیکھ کر کہا۔انہوں نے گلاس لینے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھایا تھا۔

"ویسے ہی ،میں نے سوچا میں آپ کو پانی دے دیتی ہوں۔آپ میرے ابو ہیں تو بس اس لیے ۔"وہ جھجھک کر بولی۔

"کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھے اپنا باپ مت کہا کرو۔میں تمہارا باپ نہیں ہوں۔"وہ برہم ہوئے تھے تاہم آواز انہوں نے نیچی رکھی۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔میں نے بس آپ سے امی سے اور ابراہیم سے ہی محبت کی ہے ابو۔آپ ایسے تو مت کہیں۔"وہ نم لہجے میں بولی تھی۔

"نجمہ نے لا کر میرے سر پہ مصیبت ڈال دی۔"وہ تیز لہجے میں بولے اور وہاں سے چلے گئے۔

پیچھے وہ شکستہ قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔اسے لگتا تھا کہ وہ یہاں رہ کر باپ کے دل میں جگہ بنا لے گی لیکن ایسا ہوتا ممکن نظر نہیں آرہا تھا۔

"پتا نہیں زندگی کب آسان ہوگی ۔آسان ہوگی بھی یا نہیں۔"اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے یاسیت سے سوچا تھا ۔

□□□

آج پارٹی تھی اور اس کا آفس سے جانے کا بالکل بھی دل نہیں تھا ۔پورا آفس اس پارٹی کی شامل ہونے کے لیے چھٹی کرچکا تھا اور وہ خالی آفس میں سوچوں میں گم بیٹھا تھا ۔

شکل سے معصوم نظر آنے والی عمائمہ نے کس چالاکی سے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تھا ۔وہ چاہ کر بھی کچھ کر نہیں پارہا تھا حالانکہ نجمہ نے اسے یقین دلایا تھا کہ یہ رشتہ وقتی ہے لیکن وہ وقتی طور پہ بھی شادی کا رشتہ نبھانا نہیں چاہتا تھا ۔اس نے سوچ لیا تھا کہ عمائمہ کو ایسا سبق سکھائے گا کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے گی کہ کسی زوریز کمال سے واسطہ پڑا تھا ۔

موبائل کی بجتی بیل نے اسے سوچوں کے بھنور سے نکالا تھا ۔کوئی انجان نمبر تھا ۔پہلے اس نے سوچا کہ کال اٹینڈ نہ کرے لیکن پھر یہ سوچ کر اٹھا لی کوئی ضروری کال نہ ہو ۔

"کس سے بات کرنی ہے آپ کو ۔"نسوانی آواز کے ہیلو کہنے پہ اس نے پوچھا تھا ۔

"آپ سے ۔" کھنکھتی ہوئی آواز میں کہا گیا ۔

"آپ کا تعارف ۔"اس کے ماتھے پہ بل پڑے ۔

"میں دعا ہوں ۔اس دن آپ سے پارٹی میں ملاقات ہوئی تھی ۔"دعا نے یاد دلانا چاہا ۔

''میں نے آپ کو نہیں جانتا ۔''وہ سرد لہجے میں بولا ۔اسے اچھے سے وہ چھچھوری لڑکی یاد آ گئی تھی ۔

''اسی لیے تو فون کیا ہے کہ جان پہچان بڑھائی جائے ۔''وہ مسکرا کر بولی ۔

''مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے ۔''وہ سخت لہجے میں بولا ۔

''ارے ایک مرتبہ گفتگو تو کر کے دیکھیں ، مجھ سے متاثر نہ ہوئے تو میرا نام بدل دینا ۔''وہ ناز بھرے لہجے میں بولی۔

''لگ تو کسی شریف گھرانے کی رہی تھی پر حرکتیں بازاری ہیں۔''وہ تنفر سے بولا اور فون کاٹ دیا ۔

ہتک کے احساس سے دعا کا چہرہ سرخ ہوا تھا ۔اس شخص نے دو سیکنڈ کے اندر اسے ذلیل کر کے رکھ دیا تھا ۔

لیکن وہ بھی ہار ماننے والی نہیں تھی ۔وہ زوریز کمال کو ہر حال میں حاصل کرنے والی تھیں۔

▫▫▫

''اچھی لگ رہی ہیں ۔''ابراہیم نے گاڑی میں بیٹھی عمائمہ کو دیکھ کر اداسی سے کہا تھا ۔اگر یہ سب ڈرامہ نہ ہوتا اور زوریز کا عمائمہ کے ساتھ برا رویہ نہ ہوتا تو وہ ضرور ان دونوں کے لیے خوش ہوتا ۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ۔"وہ انگلیاں چٹخا کر بولی تھی ۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔میں آپ کے ساتھ ہوں ۔میرے ہوتے ہوے زوریز بھائی آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ۔"اس نے عمائمہ کا حوصلہ بڑھایا ۔

اور پہلی بار عمائمہ اس کی باتیں سن کر مطمئن نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ جان گئی تھی کہ ابراہیم اتنا مضبوط نہیں ہے کہ وقت آنے پہ اس کی ڈھال بن سکے ۔

پارلر سے سیدھا وہ دونوں ہال پہنچے تھے ۔

"ڈریسنگ روم میں چلو ۔"نجمہ بیگم نے ایک طائرانہ نظر اس پہ ڈالی تھی ۔اور اسے دیکھ کر مطمئن ہوگئی تھیں۔

دوسری طرف ڈریسنگ روم ماتھے پہ بل ڈالے صوفے پہ براجمان تھا ۔نجمہ بیگم کا حکم تھا کہ وہ عمائمہ کا ہاتھ پکڑے ہال میں داخل ہوگیا ۔اس کا دل کررہا تھا کہ ہاتھ کے بجائے عمائمہ کا گلا پکڑ لے اور قصہ ہی ختم کر دے۔

ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا تو سیاہ شلوار قمیض میں صوفے پہ بیٹھے زوریز نے بیزاری سے سامنے دیکھا ۔کچھ سیکنڈ کے لیے وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا ۔سامنے سیاہ رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک ،جس پہ گولڈن کام ہوا تھا ، کندھے پہ سوٹ کا ہم رنگ دوپٹہ سیٹ کیے کھلے بالوں

،کانوں میں جھمکے اور لائٹ میک اپ میں کھڑی عمائمہ نے اس کے ہوش اڑا دیئے تھے۔وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی ۔ ۔شاید پہلی بار اس نے عمائمہ کو غور سے دیکھا ۔میک اپ میں اس کی دو رنگی آنکھیں زیادہ نمایاں ہورہی تھیں ۔

زوریز کے اس طرح سے دیکھنے پہ وہ کنفیوز ہوگئی تھی ۔اس نے گھبرا کر سیٹ ہوئے دوپٹے کو پھر سے ٹھیک کرنا چاہا تو کلائیوں می موجود کانچ کی چوڑیاں بج اٹھیں۔

زوریز فوراً سے ہوش میں آیا تھا ۔اور ایکدم سے سر جھٹکا تھا۔یہ۔کیفیت وقتی تھی ۔اسے نئے سرے سے عمائمہ پہ غصہ آیا تھا ۔

"کیا کررہی ہو ،سیٹنگ خراب ہو جائے گی۔یہ گنوار پن اب باہر مت دکھانا ۔"عمائمہ کے پیچھے آتی نجمہ ناگواری سے بولیں تھیں۔

عمائمہ نے شرمندگی سے ہاتھ نیچے کر لیے تھے۔اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا یوں سر سے دوپٹہ اتار کر باہر مردوں کے سامنے جانا لیکن وہ ہمیشہ کی طرح مجبور ہوگئی تھی ۔اسے پتا تھا کہ وہ غلط کررہی ہے ،اس کی غلطی تھی کہ اس نے خود کو اتنا کمزور کرلیا ہے کہ جس کا جو دل چاہتا ہے اس کے ساتھ کرتا ہے ۔

"جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی کرنا ۔لوگوں کو خاص کر تمہاری خالہ کے خاندان کو یہ لگنا چاہیے کہ تم اس رشتے سے بہت خوش ہو۔" نجمہ نے باری باری دونوں کو ہدایات دی تھیں۔

"یہ میں آپ کی آخری بات مان رہا ہوں ۔اس کے بعد آپ مجھے کسی چیز کے لیے مجبور نہیں کریں گی ۔"وہ سپاٹ لہجے میں کہتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا ۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔" نجمہ نے اس کی بات ٹالی تھی ۔

زوریز نے خاموشی سے عمائمہ کا ہاتھ تھاما تھا ۔اور ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تھا ۔اس کے چہرے اور دل میں کسی قسم کے تاثرات نہیں تھے ۔

دوسری طرف عمائمہ کا جسم ٹھنڈا ہورہا تھا ۔اسے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا ۔زوریز کی سخت گرفت جیسے اس کی جان نکال رہی تھی۔وہ بے جان قدموں سے اس کے ساتھ گھسیٹتی جارہی تھی۔

سٹیج پہ پہنچ کر زوریز نے اس کا ہاتھ چھوڑا تو اس نے سکون کا سانس لیا تھا ۔اب نجمہ کی ہدایت کے مطابق دونوں مسکرا کر لوگوں سے مبارکباد وصول کررہے تھے ۔

زوریز کمال اور عمائمہ کی جوڑی کو ہال میں موجود تقریباً سب ہی لوگوں نے سراہا تھا ۔ عمائمہ کی خوبصورتی اور معصومیت اور سب سے بڑھ کر اس مختلف رنگ کی آنکھوں کو دیکھ کر بہت سی خواتین نے نجمہ سے یہ پوچھا تھا کہ حسیب احمد کی کنول سے کوئی اور بیٹی بھی ہے ۔

مختلف فوٹوگرافر دونوں کی تصوریں بنا رہے تھے ۔ عمائمہ پہلی بار اتنے لوگوں نے درمیان آئی تھی ،اس لیے اس پہ پھر سے گھبراہٹ سوار ہوئی تھی لیکن یہ گھبراہٹ کچھ لمحات کی تھی ۔جب حسیب احمد نجمہ کے ساتھ سٹیج پہ آئے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے عمائمہ کو بازو کے گھیرے میں لے کر سر پہ پیار کیا تو عمائمہ کو لگا اس کی برسوں کی تھکن اتر گئی تھی ۔وہ جانتی تھی کہ یہ سب ڈرامہ ہے لیکن وہ خوش تھی کہ جھوٹی ہی سہی اسے باپ کی شفقت تو نصیب ہوئی ہے ۔اس کے بعد وہ پورے فنکشن میں مسکراتی رہی اور اس فنکشن کو خوب انجوائے بھی کرتی رہی ۔

نجمہ بیگم نے اسے مختلف بیگمات سے ملوایا تھا ۔جنھوں نے جب انگلش میں اس کے قصیدے پڑے تو اسے کچھ خاص سمجھ نہ آئی لیکن نجمہ بیگم کے اشارے دیکھ کر وہ بس مسکرا کر انہیں شکریہ کہتی رہی ۔

کاروباری حضرات کے ساتھ باتوں میں مشغول زوریز کو اس کا مسکرانا ایک آنکھ نہ بھایا تھا ۔یہاں اس کے دل میں چھریاں چل رہی تھیں اور وہاں ان محترمہ کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہورہی تھی ۔اور وہ کیوں نہ مسکراتی آج دنیا والوں کے سامنے وہ حسیب احمد کی بیٹی اور زوریز کمال کی بیوی کے طور پہ متعارف ہوئی تھی ۔

▫▫▫

"ویسے بڑا چھکا مارا ہے حسیب احمد نے ۔ساری زندگی عمائمہ کو پوچھا نہیں اور اب کیسے دنیا والوں کے سامنے اپنے نمبر بنا لیے ۔"کنول نے فون پہ آئے میسج دیکھتے ہوئے تنفر سے کہا تھا ۔صبح سے جاننے والوں کے سوالوں و جواب جاری تھی اور وہ سب کو وضاحتیں دے کر بیزار ہوچکی تھیں۔ہر کوئی یہ پوچھ رہا تھا کہ انھوں نے عمائمہ کو کیوں باپ کے پاس بھیجا ۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ عمائمہ کو اپنے پاس رکھ لو ۔تم نے اس بچی بچاری کے ساتھ ہمیشہ زیادتی کی ہے حالانکہ میں نے تمہیں نکاح سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تم عمائمہ کو ساتھ لانا ۔تمہاری بیٹی میری بھی بیٹی ہے ۔"عامر نے سنجیدگی سے کہا ۔

"مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی کہ میں نے عمائمہ کو اس کے باپ کے پاس چھوڑ دیا ۔اب سب کے سامنے اس کی واہ واہ ہورہی ہے اور کئی لوگ دبے لفظوں میں مجھ پہ انگلی اٹھا رہے ہیں۔"وہ نفی میں سر ہلا کر افسوس سے بولیں ۔

عامر گہری سانس لے کر رہ گئے ۔کنول کو ابھی بھی اپنی عزت کی فکر تھی ۔عمائمہ نے ماں باپ کے ہوتے ہوئے کیسی یتیموں اور لاوارثوں والی زندگی گزاری تھی وہ اسے نظر نہیں آرہی تھی ۔

"عمائمہ نے مجھ سے کہا بھی تھا کہ اسے زوریز کے ساتھ نہیں رہنا لیکن میں نے اس کی بات نہیں سنی ۔خیر ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ۔"وہ آنکھوں میں چمک لیے بولیں تھی ۔

"تم کیا کرو گی ۔"عامر پریشان ہوئے تھے ۔

"اسے یہاں لاؤں گی اور حسیب احمد کو نیچا دکھاؤں گی ۔"وہ اٹل لہجے میں بولتی عامر کو حیران کر گئیں ۔کیا یہ عمائمہ کی سگی ماں تھی ؟

□□□

"آج میں بہت خوش ہوں ابراہیم ،جھوٹا ہی سہی ابو نے مجھے بیٹی ہونے کا مان بخشا ہے ۔مجھے پتا ہوتا کہ یہ تقریب میری جھولی خوشیوں سے بھر دے گی تو میں اس تقریب کو لے کر اتنی پریشان نہ ہوتی ۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی ۔

ابراہیم جواباً زبردستی مسکرایا تھا۔

"تم کیوں اداس ہو ۔میں بہت خوش ہوں ابراہیم ۔آج میری دلی مراد بر آئی ہے ۔جیسے میں کوئی منفی بات نہیں سوچ رہی ویسے ہی تم بھی نہ سوچو۔"اس نے پرسکون لہجے میں کہا تھا ۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا اس کا موبائل بج اٹھا ۔اس نے دیکھا تو ممی کی کال تھی ۔انہوں نے اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا ۔

"آپ تھک گئی ہوں گی ۔آرام کریں ، صبح بات کرتے ہیں۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا ۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ابراہیم کے جانے اس نے سر سے دوپٹہ اتار کر گود میں رکھا وہ مسکرا کر اپنا عکس دیکھ رہی تھی ۔کتنے عرصے بعد وہ مسکرائی تھی ۔اسے تو یہ بھی یاد نہیں تھا کہ وہ آخری بار کب مسکرائی تھی ۔

▫▫▫

عمائمہ کے کمرے کے باہر کھڑے زوریز نے عمائمہ کی آخری بات بخوبی سنی تھی ۔یہ سن کر اس کے ماتھے کی رگیں تن چکی تھیں ۔اسے ابراہیم پہ بھی غصہ آیا تھا جو یہ جاننے کے باوجود کہ عمائمہ نے حسیب احمد تک پہنچنے کے لیے اسے استعمال کیا ہے ،اس کا ساتھ دے رہا تھا ۔

جب ابراہیم کمرے سے نکلا تو وہ سائیڈ پہ ہوگیا ۔پہلے تو اسے عمائمہ سے نپٹنا تھا اور پھر ابراہیم کا دماغ درست کرنا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے پڑے ڈریسنگ روم میں اسے عمائمہ کا عکس دکھائی دیا ۔وہ بھی اسے دیکھ چکی تھی ۔وہ ایکدم گھبرا کر اٹھی تو گود میں پڑا دوپٹہ زمین بوس ہوگیا ۔زوریز کی دھمکی یاد کر کے اس کے ماتھے پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے ۔

"آج تو ویسے تمہارا دن تھا جب ہی تمہاری ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہورہی تھی۔"وہ دروازہ لاک کرتا تیز قدموں سے اس کی سمت بڑھا تھا ۔

وہ گھبرا کر پیچھے ہوئے تو ڈریسنگ کے ساتھ جا لگی ۔اس نے گردن پھیر کر کچھ دور موجود باتھ روم کے دروازے کو دیکھا تھا ۔

"بھاگنے کا تو سوچنا بھی مت ۔"وہ اس کے سر پہ کھڑا کہہ رہا تھا ۔

"آپ کیا چاہتے ہیں۔"وہ پھنسی ہوئی آواز کے ساتھ بولی تھی۔

"بچی تو نہیں ہو تم۔"وہ اس کے دائیں بائیں ڈریسنگ پہ ہاتھ رکھتا اس کے دلکش سراپے پہ ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے معنی خیز لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ کے پیروں تلے سے زمین نکلی تھی ۔اس نے خوفزدہ نظروں سے زوریز کو دیکھا تھا ۔

▫▫▫

"مجھے جانے دیں ۔"وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی تھی ۔

''اگر تم اس دن چلی جاتی تو آج تمہیں یہ سب نہ سہنا پڑتا ۔جو غلطی کی ہے اب اس کی سزا بھگتو۔''وہ اسے کندھوں سے تھامے سخت لہجے میں بولا تھا ۔

وہ اس کی گرفت میں مچلی تھی ۔بے بسی کی شدت سے اس کے آنسو بہے تھے۔اور منہ سے بے ساختہ سسکی نکلی تھی۔

''جتنا خوش تم آج تھی اتنا ہی دکھ دوں گا ۔ساری زندگی تم مجھے بھول نہیں سکو گی ۔''وہ اس کے رونے کی پروا کیے بغیر تنفر سے بولا تھا ۔

''میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے ۔''وہ ہچکیوں کے درمیان بمشکل بول پائی تھی ۔

''میرا سکون برباد کردیا ہے تم نے ۔''وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا تھا ۔

''آپ کو میرے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے ۔میں بے قصور ہوں ۔''اس نے پھر سے اپنی سچائی کا یقین دلانا چاہا ۔

''اگر تم بے قصور ہو تو پھر میں قصور وار ہو۔''وہ اس کا چہرہ دبوچے غرایا تھا ۔

''میرا وہ مطلب نہیں تھا ۔''دکھتے چہرے کے ساتھ وہ بمشکل بولی تھی ۔

''تمہارے مطلب میں اچھے سے جانتا ہوں اور میرے مطلب بھی تم اچھے سے سمجھ جاؤں گی ۔''وہ استہزایہ انداز میں اس کے چہرے پہ نگاہیں جمائے بولا تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

اس نے بے ساختہ ہاتھ جوڑے تھے ۔

زوریز کمال نے ایکدم سے اسے چھوڑا تھا ،اس کا مقصد صرف اسے ڈرانا تھا ۔

عمائمہ نے حیرت سے زوریز کو دیکھا تھا ۔

"تمہارے جتنا بے غیرت نہیں ہوں کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک چلا جاؤں ۔مجھے تم میں رتی برابر بھی دلچسپی نہیں ہے ۔تمہیں ہاتھ لگانا تو دور کی بات ،میں تمہاری طرف دیکھنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں ۔"وہ حقارت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا ۔

عمائمہ کے اندر سکون کی ایک لہر اتری تھی ۔

"میں تمہیں پہلی اور آخری بار وارن کررہا ہوں ۔خبردار جو مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی ۔جب تک یہ مجبوری کا رشتہ قائم ہے مجھ سے دور ہی رہنا ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔اس بار چھوڑ رہا ہوں اگلی بار نہیں چھوڑوں گا ۔"اس نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا اور بنا اس کیطرف دیکھے کمرے سے باہر نکل گیا ۔

زوریز کے جانے کے بعد اس نے فوراً سے کمرہ لاک کیا تھا ۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ سچ میں اسے بنا کوئی نقصان پہنچائے چلا گیا ہے ۔

کیا واقعی وہ اپنی بات پہ قائم رہتا یا پھر غصہ آنے پہ اپنی دھمکی پہ عمل کرتا۔جو بھی تھا اسے اب زوریز سے کوسوں دور رہنا تھا۔

▫▫▫

"ڈیڈ میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نا عمائمہ کا کسی سکول میں ایڈمیشن کروا دیں۔"ابراہیم نے رات کے کھانے پہ باپ سے کہا تھا۔اس نے کل ساری رات اس بارے میں سوچا تھا۔اسے سمجھ آگئی تھی کہ زوریز اس رشتے کو نہیں نبھائے گا اور عمائمہ ابھی اتنی مضبوط نہیں ہے کہ اپنے لیے کوئی سٹینڈ لے سکے۔اس نے عمائمہ سے وعدے تو بہت کیے تھے کہ لیکن وہ عملی طور پہ کچھ خاص نہیں کرسکا تھا۔اب اس نے سوچا تھا کہ عمائمہ کی محرومیاں حسیب احمد کو دکھا کر یہ احساس دلائے گا کہ عمائمہ کے ساتھ کس قدر زیادتی ہوئی ہے۔اور انھوں نے اسے باپ کی شفقت سے محروم رکھ کر کس قدر غلط کیا ہے۔

"یہ کبھی سکول بھی نہیں گئی۔ویسے شکل سے ہی گنوار لگتی ہے۔"انزلہ نے مزاق اڑاتے ہوئے کہا تھا۔

عمائمہ جو ابراہیم کی بات پہ حیران ہوئی تھی انزلہ کی بات سن کر شرمندہ ہوگئی۔

"تم نے میٹرک بھی نہیں کیا ہوا۔"نجمہ حیرت سے بولیں۔انہیں لگا عمائمہ نے میٹرک کیا ہوگا۔

''آٹھ کلاسیں پڑھیں تھی ۔''وہ مزید شرمندہ ہوئی تھی ۔

انزلہ نے اس بات پہ قہقہ لگایا تھا جبکہ زوریز خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف تھا ۔ پرسکون رہنے کے لیے ضروری تھا کہ وہ عمائمہ سے منسلک کسی بات پہ توجہ نہ دے ۔

''اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے ؟اگر اسے ماں یا باپ میں سے کسی کی توجہ ملی ہوتی تو آج یہ بھی ہماری طرح کسی اچھے ادارے میں پڑھ رہی ہوتی ۔''ابراہیم ناگواری سے بولا تھا ۔

''اسے کچھ کہو تو تمہیں کیوں آگ لگ جاتی ہے ۔''انزلہ تیز لہجے میں بولی۔

''دیکھ رہی ہو نجمہ اس لیے میں تمہیں اسے گھر میں رکھنے سے منع کر رہا تھا ۔جس دن سے یہ لڑکی ہمارے گھر آئی ہے ہماری زندگی سے سکون رخصت ہوگیا ہے ۔آج ابراہیم اس کی حمایت میں سب سے لڑ رہا ہے کل کو کوئی اور بھی اس کا حمایتی پیدا ہو جائے گا ۔پھر دیکھتی رہنا تماشا ۔''وہ عمائمہ کو دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہہ رہے تھے ۔

عمائمہ نے آنسوں بھری آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھا تھا ۔ کل ملی خوشی جیسے دھویں میں تحلیل ہوگئی تھی ۔اس کے باپ کے لیے وہ مصیبت تھی۔وہ بنا کچھ کہے اپنی جگہ سے اٹھی تھی ۔فلحال اس کے اندر اتنا ہی سہنے کی ہمت تھی۔

ابراہیم نے اسکے پیچھے جانا چاہا تو نجمہ نے اسے روکا اور دونوں کو تنبیہ کی کہ ''آئندہ میں تم دونوں کو عمائمہ کی وجہ سے لڑتا نہیں دیکھوں ۔وہ عارضی طور پہ یہاں ہے اور تم دونوں کا زندگی بھر کا ساتھ ہے ۔''

ابراہیم منہ بنا کر دوبارہ بیٹھ گیا ۔اس نے غلط وقت پہ درست بات کہہ کر عمائمہ کو دکھی کر دیا تھا ۔اس نے ایک نظر زوریز کو دیکھا تھا جو نہایت اطمینان سے بیٹھا تھا جیسے یہاں ہوئے واقعے سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں تھا ۔کاش زوریز عمائمہ کو قبول کرلیتا تو اس کی زندگی آسان ہو جاتی ۔

▫▫▫

''پھر زوریز کب عمائمہ کو چھوڑے گا ۔''شہرام نے کافی پیتی انزلہ سے پوچھا۔وہ دونوں اس وقت کافی شاپ میں موجود تھے ۔

''ابھی پرسوں تو اسے لوگوں سے متعارف کروایا ہے ۔اتنی جلدی تو یہ سب نہیں ہوگا ۔''انزلہ نے جوابا کہا ۔

''یہ بھی ہے ۔وہ تمہاری بہن بھی ہے کیا تم نہیں چاہتی کہ اس کی شادی قائم رہے ۔''شہرام نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

"مجھے وہ زہر لگتی ہے ۔میں اکلوتی بیٹی تھی لیکن اس نے آکر میرا اکلوتا پن ختم کردیا ۔ڈیڈ تو اسے بالکل بھی اہمیت نہیں دیتے لیکن میں سوچتی ہوں کہ یہ نہ ہو کسی دن ان کے دل میں بیٹی کے لیے محبت پیدا ہو جائے ۔اس لیے میں چاہتی ہوں کہ یہ سب ہونے سے پہلے وہ یہاں سے چلی جائے ،سچ پوچھوں میرا بس چلے تو میں ابھی اسے گھر سے نکال دوں ۔"وہ نفرت آمیز لہجے میں بولی تھی ۔

"پھر تمہیں کوشش کرنی چاہیے ۔پہلے وہ تمہارے ڈیڈ سے دور تھی اب وہ ان کے ساتھ رہ رہی ہے ۔کوئی پتا نہیں کسی دن ان کے دل میں بیٹی کی محبت جاگ جائے اور وہ جتنی اہمیت تمہیں دیتے ہیں اسے دینے لگ جائیں۔"شہرام نے اس کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا ۔

"لیکن میں کیا کرسکتی ہوں ۔یہ تو ممی طے کریں گی کہ کب کیا کرنا ہے ؟"وہ کندھے اچکا کر بولی ۔

"جس طرح تم سوچ رہی ہو اس طرح تمہاری ممی نہیں سوچ رہیں ۔میرا مشورہ ہے اپنی ممی کے علم میں لائے بغیر تم عمائمہ کو گھر سے نکالنے کی کوششیں شروع کردو ۔"شہرام نے کہا تو وہ اس بارے میں سوچنے لگی ۔وہ صحیح کہہ رہا تھا ۔

"پھر مجھے کیا کرنا چاہیے ؟"

"تم مجھے عمائمہ اور زوریز کے تعلقات کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے۔"شہرام کے پوچھنے پہ وہ ایک ایک بات تفصیل سے بتانے لگی۔

▫▫▫

"آئی ایم سوری، ڈیڈ نے میری وجہ سے آپ کو اتنا کچھ کہہ دیا۔"ابراہیم نے شرمندگی سے عمائمہ سے کہا۔وہ اسے آئسکریم کھلانے لایا تھا۔

"ابراہیم بس کر دو۔کتنی بار معافی مانگو گے۔تم نے جو کیا میری بھلائی کے لیے کیا۔تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"وہ نرمی سے بولی تھی۔

"میری ٹائمنگ غلط تھی۔مجھے سب کے سامنے نہیں کہنا چاہیے تھا۔"اس نے کہا۔

"اچھا چھوڑو جو ہونا تھا ہوگیا۔"

"لیکن میں نے سوچ لیا ہے کہ ابو کو ان کی غلطی کا احساس دلاؤں گا۔اور آپ دیکھنا ایک دن انہیں یہ احساس ضرور ہوگا کہ انہوں نے آپ کے ساتھ کس قدر زیادتی کی ہے۔"وہ پرعزم لہجے میں بولا تھا۔

"کیا واقعی ایسا ہوسکتا ہے؟"وہ پھر سے پرامید ہوئی تھی۔

"جب مسلسل کسی شخص کو ایک بات کہی جائے تو جلد یا بدیر وہ اس بات کو سوچنے پہ مجبور ہو جاتا ہے۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"لیکن اگر وہ تم سے ناراض ہوگئے تو ؟"وہ فکرمندی سے بولی ۔

"تو کوئی بات نہیں ،اتنی محبت تو ہے انہیں مجھ سے کہ زیادہ وقت مجھ سے ناراض نہیں رہیں گے ۔"وہ مسکرا کر بولا ۔

"ہاں وہ تم سے محبت کرتے ہیں اس لیے تم ان کے لیے اہم ہو۔"وہ حسرت بھرے لہجے میں بولی تھی ۔

"مایوس مت ہو جلد ہی وہ تم سے بھی محبت کرنا شروع ہوجائیں گے ۔"اس نے عمائمہ کو حوصلہ دیا تھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ،آئسکریم کھا کر وہ باہر نکلے تو عمائمہ کو پارکنگ میں کنول اور عامر گاڑی سے نکلتے دکھائی دیئے ۔کتنے عرصے بعد اس نے ماں کو دیکھا تھا۔

"وہ میری امی ہیں۔ان سے جا کر ملیں۔"اس نے ساتھ چلتے ابراہیم سے کہا ۔

"ہاں مل لیتے ہیں۔"اسے بھلا کیا اعتراض ہوسکتا تھا ۔

"امی آپ کیسی ہیں۔"عمائمہ نے ان کے پاس آکر کہا تھا ۔

عامر سے بات کرتی کنول نے چونک کر اسے دیکھا تھا ۔پہلی نظر میں وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی ۔وہ بھی ان کی طرح مہنگے لباس میں ملبوس تھی۔

''انکل آپ کیسے ہیں۔''کنول سے جواب نہ پاکر اس نے عامر سے پوچھا تھا ۔

ابراہیم کو کنول کا رویہ اچھا نہیں لگا تھا ۔

''میں ٹھیک ہوں ،آپ کیسی ہیں۔''عامر نے پوچھا ۔

''میں بھی ٹھیک ہوں ۔''

''تم حسیب احمد کے بیٹے ہو نا ۔''کنول نے ابراہیم سے پوچھا ۔

ابراہیم نے جواباً اثبات میں سر ہلایا ۔

''میرے اتنا دل کررہا تھا کہ آپ سے ملوں ۔''عمائمہ نے کنول کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا ۔

''اس دن تم نے جس نمبر سے کال کی تھی وہ تمہارا تھا ؟''کنول نے پوچھا تو عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

''میں کل پرسوں تک تمہیں کال کروں گی ۔''کنول نے کہا اور عامر کو لیے آگے بڑھ گئی ۔

''تم نے سنا ،وہ مجھے کال کریں گی ۔''عمائمہ خوشی سے بھرپور لہجے میں بولی تھی ۔

ابراہیم زبردستی مسکرایا تھا ۔اسے عمائمہ پہ ترس آیا تھا جو ماں باپ کی توجہ حاصل کرنے کی جدو جہد میں مصروف تھی ۔اسے یقین تھا کہ کنول نے کسی مقصد کے لیے ہی عمائمہ سے رابطہ کرنے کا سوچا ہوگا ۔

□□□

''میں تو کہتی ہوں اس کا پیچھا چھوڑ دو ۔اس کا نکاح ہوچکا ہے ۔میں نے تصویریں دیکھی ہیں اس کی بیوی بے انتہا حسین ہے وہ کیوں کسی اور لڑکی کی طرف دیکھے گا ۔''نیہا نے پریشان حال بیٹھی دعا سے کہا تھا ۔

''کیا مطلب میں حسین نہیں ہوں۔''دعا کے ماتھے پہ بل پڑے ۔

''میرا وہ مطلب نہیں تھا ۔میں یہ کہہ رہی ہوں کہ امی نے فنکشن اٹینڈ کیا تھا اور زوریز بہت خوش تھا ۔''وہ سنبھل کر بولی ۔

''لیکن میں خوش نہیں ہوں ۔اور میرے لیے میری خوشی اہم ہے ۔وہ میرا ہے اور میں اسے ضرور حاصل کر کے رہوں گی ۔''وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی ۔

''پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے ۔''نیہا نفی میں سر ہلا کر بولی تھی ۔دعا سمجھنے کی حد سے آگے جاچکی تھی ۔

''فلحال تم اپنا فون دو ۔وہ میرا نمبر بلاک کر چکا ہے ۔میں آج دوسری سم خریدوں گی ۔''دعا نے کہا تھا ۔

نیہا نے خاموشی سے اسے اپنا فون دے دیا تھا۔

دعا نے کئی بار نمبر ملایا لیکن اس کا نمبر بند ملا ۔

''اس نے اپنی سم بھی بدل لی ۔''وہ افسوس سے سر ہلا کر بولی ۔

''اچھا پریشان مت ہو ۔وہ اس کا پرسنل نمبر تھا ۔میں ابو کے موبائل سے اس کا دوسرا نمبر نکالوں گی ۔وہ نمبر وہ بند نہیں کرے گا کیونکہ بزنس کالز کے لیے زوریز وہ نمبر استعمال کرتا ہے ۔''نیہا نے اسے حوصلہ دیا ۔

''آج رات تک مجھے نمبر دے دینا ۔''اسے کچھ حوصلہ ملا تھا ۔

نیہا نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

▫▫▫

''ایک کپ چائے بنا دو ۔''عمائمہ جو اپنے لیے چائے بنا رہی تھی ،انٹر کام بجا تو اس نے اٹھایا ۔دوسری طرف زوریز تھا ۔وہ شاید اسے ثوبیہ سمجھ رہا تھا ۔

عمائمہ نے سوچا کہ اپنی چائے کے ساتھ وہ زوریز کی چائے بھی بنا دیتی ہے ۔اور ثوبیہ سے کہے گی وہ چائے دے آئے ۔

وہ چائے بنا چکی تب تک ثوبیہ بھی آگئی۔

''مجھے کہتی ،میں چائے بنا دیتی عمائمہ بی بی ۔''ثوبیہ خوشامدی لہجے میں بولی تھی ۔

''تم یہ چائے زوریز کو دے آؤ۔''وہ کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے بولی تھی ۔

''آپ کیوں ان سے شرماتی ہیں ،وہ آپ کے شوہر ہیں۔''ثوبیہ نے اسے چھیڑنا چاہا ۔مقصد اس سے بے تکلف ہو کر رعایات حاصل کرنا تھا ۔

''شرمانے کی بات نہیں ۔میرے سر میں درد ہے ۔''اس نے بہانہ بنایا اور کچن سے چلی گئی ۔

ثوبیہ نے چائے زوریز کو دی اور جب وہ کپ لینے آئی تو زوریز نے نے پوچھا کہ ''چائے کس نے بنائی تھی ؟''اسے چائے کا ذائقہ مختلف لیکن اچھا لگا تھا ۔

''آپ نے عمائمہ بی بی کو جو چائے کا کہا تھا۔انہوں نے ہی بنائی ہے ۔''ثوبیہ نے کہا تو اس کے ماتھے پہ بل پڑے ۔اس لڑکی کی تین چار دنوں سے کلاس نہیں لگی تھی ،اب لگنی ضروری تھی ۔

''تم جاؤ اور عمائمہ کو بھیج دو ۔''وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

▫▫▫

اس نے ابھی چائے ختم کی تھی تب ہی ثوبیہ کمرے میں آئی ۔

''آپ کو زوریز صاحب بولا رہے ہیں ۔''ثوبیہ مسکرا کر بولی تھی ۔

''کیوں ۔''وہ پریشان ہوئی تھی۔ گھر میں اس وقت وہ دونوں ہی موجود تھے ۔

https://classicurdumaterial.com/

"آپ کے شوہر ہیں خود جا کر پوچھ لیں۔ویسے آپ بچی تو نہیں ہیں ۔"ثوبیہ نے معنی خیز لہجے میں کہا ۔

اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ثوبیہ کے جانے کے بعد وہ مرے مرے قدموں سے زوریز کے کمرے کی طرف بڑھی ۔اب اس سے کونسی خطا ہوگئ تھی وہ تو اس دن کے بعد سے زوریز کا سامنا کرنے سے بھی کترا رہی تھی ۔

خشک ہوتے گلے کے ساتھ وہ زوریز کے کمرے میں داخل ہوئی تھی ۔وہ دروازے کے سامنے کھڑا تھا ۔عمائمہ فوراً سے پیچھے ہوئی لیکن وہ اسے اندر کھینچ کر دروازہ بند کر چکا تھا۔اس کے حلق سے چیخ برآمد ہوئی تھی جسے زوریز نے اپنے ہاتھ کی مدد سے گھونٹ ڈالا۔

"آواز نہ نکلے ۔"اس نے سخت لہجے میں تنبیہہ کی تھی ۔

اس ڈرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟"وہ اس کے منہ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پیچھے ہوتے ہوئے بولا تھا ۔

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

"جب میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ مجھ سے دور رہنا ہے تو تم کیوں میرے پاس آنے کے بہانے تلاش رہی ہو۔" وہ سینے پہ بازو لپیٹے ناگوار لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔" وہ اس کے الزام پہ حیران ہوئی تھی۔وہ جتنا ممکن ہوتا زوریز کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتی تھی۔

"اچھا میں نے تم سے فرمائش پہ چائے بنوائی تھی؟"

"میں کچن میں تھی جب آپ نے چائے کا کہا تھا۔بس اس لیے بنا دی۔"

"تو میں نے ثوبیہ کو کہا تھا۔تم کس خوشی میں اپنے نمبر بڑھانے کی کوشش کررہی ہو۔کہیں تمہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہوگی۔" وہ ابرو اٹھائے طنزیہ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔میں نے ویسے ہی چائے بنا دی تھی۔" جھیل سی آنکھوں میں موتی چمکے تھے۔آخر کب تک وہ زوریز کے الزامات برداشت کرتی۔

"یہ لاسٹ وارننگ تھی آئندہ اگر تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو میں نے تمہارا وہ حال کرنا ہے کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہوں گی۔" وہ انگلی اٹھائے سرد لہجے میں بولا تھا۔

عمائمہ نے ڈرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

''کیا رات یہاں گزارنے کا ارادہ ہے؟''اس نے خاموش کھڑی عمائمہ سے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

عمائمہ نے بوکھلا کر نفی میں گردن ہلائی تھی۔

''تو یہاں کیوں کھڑی ہو۔دفع ہو جاؤ۔''وہ غصے سے چلایا تھا۔

وہ بھاگ کر کمرے سے نکلی تو سامنے سے آتی انزلہ سے ٹکرائی تھی۔جو خلاف توقع کچھ کہے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔

▫▫▫

''تم زوریز کمال کے بھائی اور حسیب احمد کے بیٹے ہو۔'' نیہا نے بے چینی سے سامنے بیٹھے ابراہیم سے پوچھا تھا۔

اس نے جواباً اثبات میں سر ہلایا تھا۔

'' تم نے کبھی بتایا نہیں۔'' وہ حیران ہوئی تھی۔

'' مجھے پسند نہیں کہ لوگ مجھے حسیب احمد کے بیٹے یا زوریز کمال کے بھائی کی حیثیت سے پہچانیں۔میں اپنی پہچان بنانا چاہتا ہوں،میں چاہتا ہوں کہ لوگ مجھ سے تعلق میری وجہ سے بنائیں نہ میرے باپ یا بھائی کی وجہ سے۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

'' زوریز کی بیوی تمہاری بہن ہے۔''

نیہا کے سوال پہ اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

" میری تم سے درخواست ہے کہ یہ بات ہم دونوں کے درمیان رہے ،کسی اور گروپ فیلو یا کسی کو بھی پتا نہیں چلے ۔" اس نے سنجیدگی سے کہا تھا ۔وہ ایک سال سے اس یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا ۔نیہا ،دعا اور وہ اور حارث نام کا لڑکا ،ان چاروں کا سٹڈی کے لیے گروپ تھا ۔آپس میں سب کی اچھی بات چیت تھی لیکن اس نے کبھی کسی کو یہ نہیں بتایا کہ وہ کس کا بیٹا اور بھائی ہے ۔

نیہا نے جواباً اثبات میں سر ہلایا تھا ۔ابراہیم کے جانے کے بعد وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔اسے کل یہ حقیقت پتا چلی تھی جب امی کے موبائل میں اس نے زوریز اور عمائمہ کی نکاح کہ مزید تصاویر دیکھی تھیں۔ان میں ابراہیم کی بھی تصویر تھی۔اس کے والد فرمان صاحب اور زوریز مل کر کوئی پراجیکٹ کررہے تھے ،امی بھی ان کے گھر ایک دو بار گئی تھیں اس لیے انہیں آسانی سے تصاویر مل گئی تھیں۔

وہ اس اتفاق پہ حیران تھی ۔اگر دعا کو یہ بات پتا چل جائے گا اس کا ری ایکشن کیا ہوگا ؟

لیکن جب ابراہیم نے اسے منع کیا تھا تو وہ کیسے دعا کو بتاتی ۔اگر ایک اس کی دوست تھی تو دوسرا اس کی محبت ۔وہ پہلے دن سے ہی ابراہیم سے خاموش محبت کرتی آئی تھی ۔ کبھی اظہار کی ہمت نہیں ہوئی تھی ۔

" ابو اور زوریز کے جیسے تعلقات ہیں شاید میرا معاملہ بنا کسی رکاوٹ کے حل ہو جائے ۔" اس کا دل خوش فہم ہوا تھا ۔

" بھلا خوش فہمیاں بھی کبھی دیر پا ہوئی ہیں۔"

▫▫▫

"امی آپ کیسی ہیں ؟"ماں کے ایک فون کال نے جیسے اسے پریشانیوں سے نکال دیا تھا ۔

"ٹھیک ہوں ۔تمہارے آس پاس تو کوئی نہیں ہے ۔"انہوں نے پوچھا تھا ۔

"نہیں میں اکیلی اپنے کمرے میں بیٹھی ہوں۔"

"اچھا سنو تم اس دن کہہ رہی تھی کہ تم زوریز کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور میرے پاس آنا چاہتی ہو ۔میں نے اس بارے میں بہت سوچا اور پھر میں اس نتیجے پہ پہنچی کہ مجھے تمہیں اپنے پاس بولا لینا چاہیے ۔زبردستی کے رشتے صرف اذیت دیتے ہیں ۔ تم اپنا سامان پیک کر لو ۔میں تمہیں کل لے جاؤں گی ۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھیں۔ان کے پاس بیٹھے عامر نے تاسف بھری نظروں سے انہیں دیکھا تھا ۔کیسی بے حس عورت تھی ۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں ۔"وہ بے یقینی سے بولی تھی ۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے ۔"وہ ناگواری سے بولیں تھی ۔

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا ۔میں کل ہی آپ کے پاس آجاؤں گی ۔"وہ سنبھلتے ہوئے خوشی سے بھرپور لہجے میں بولی تھی ۔ماں باپ میں سے کسی کے دل میں تو اس کے لیے محبت پیدا ہوئی تھی ۔

"اچھا سنو اپنے باپ کو کچھ مت بتانا ۔کل جب میں لینے آؤں گی تو خود بات کر لوں گی ۔"انہوں نے فون بند کرنے سے پہلے اسے تاکید تھی ۔

"اف اللہ مجھے تو یقین نہیں آرہا ۔میرے مشکل دن ختم ہونے والے ہیں۔کب ابراہیم آئے گا اور میں اسے یہ خوشخبری سناؤں گی ۔"وہ دونوں ہاتھوں میں موبائل دبائے پرجوش لہجے میں کہہ رہی تھی ۔

اس کے برے دن بس ختم ہونے والے تھے ۔آج امی کو احساس ہوگیا تھا کل ابو کو بھی ہوجاتا ۔یوں اسے اس کے والدین مل جاتے ۔

▫▫▫

"تم کیسی ڈھیٹ لڑکی ہو ۔ایک بار کی کہی بات سمجھ نہیں آتی ۔"زوریز ماتھے پہ بل ڈالے فون کے دوسری طرف موجود دعا سے بولا تھا ۔اس لڑکی کو وہ کئی نمبروں سے بلاک کرچکا تھا لیکن وہ

باز نہ آئی تو اس نے اپنا پرسنل نمبر بدل لیا لیکن وہ بھی کوئی بہت پہنچی ہوئی چیز تھی جو اسے بزنس نمبر پہ کال کرنے لگ گئی۔

"آپ کو میری بات جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے زوریز۔ایک بار میری بات تو سن لیں۔"وہ منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔

"بولیں کیا کہنا چاہتی ہیں آپ۔"وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزرتے ہوئے بولا تھا۔

"میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔"وہ ایک سانس میں بولی تھی۔

"میری شادی ہوچکی ہے۔"اس نے جان چھڑانی چاہی۔

"کوئی بات نہیں میں آپ کی دوسری بیوی بن جاؤں گی اور جلد ہی پہلی محبت بھی۔"وہ یقین سے بولی تھی۔

"انتہا کی کوئی گھٹیا انسان ہو۔تم میرے لیے مر بھی جاؤں نا میں تب بھی تمہاری طرف دیکھنا گوارا نہ کروں اور چلی ہو شادی کے خواب دیکھنے۔میری ایک بات کان کھول کر سن لو اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئی تو میں تمہارے باپ سے تمہاری شکایت لگا دوں گا۔آئندہ مجھے فون

کرنے کی غلطی نہیں کرنا۔ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔''اس نے درشت لہجے میں اسے وارن کیا تھا اور کال کاٹ دی تھی۔

''جس کو مرضی شکایت لگاؤ،میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔''وہ ضدی لہجے میں بڑبڑائی تھی۔

▫▫▫

''یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔''ابراہیم نے بےیقینی سے عمائمہ کو دیکھا تھا۔جس کا چہرہ کھلا کھلا لگ رہا تھا۔

''میں بھی ایسی بےیقین ہوئی تھی۔مجھے امید نہیں تھی کہ میری دعائیں ایسے رنگ لے آئیں گی۔تم دیکھنا جلد ہی ابو کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوجائے گا اور عمائمہ کو امی اور ابو مل جائیں گے۔''وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تھی۔

''اور میں۔''

''تمہیں تو میں کبھی بھول نہیں سکتی۔تم سے میں کبھی رابطہ ختم نہیں کروں گی۔''اس نے مسکرا کر یقین دہانی کرائی تھی۔

''پتا نہیں کیوں مجھے یہ سب ڈرامہ لگ رہا ہے،اتنے سال انہوں نے آپ کو خود سے دور رکھا اور اب یوں اچانک۔''وہ الجھ کر بولا تھا۔

''ایسے تو مت کہو۔''اس کا چہرہ بجھا تھا۔

''اللہ کرے یہ سب میرا وہم ہو۔بہرحال میں آپ کے لیے بہت خوش ہوں۔ہم روز فون پہ بات کریں گے اور ویک میں ایک بار ضرور ملیں گے۔''وہ زبردستی مسکرا کر بولا تھا۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

''اور زوریز بھائی اور آپ کے رشتے کا کیا ہوگا؟'' اس نے پوچھا۔

''کیا ہونا ہے وہ پہلے ہی مجھے چھوڑنا چاہتے تھے۔اب تو ان کے لیے آسانی ہو جائے گی۔ویسے بھی اس رشتے نے ایک نہ ایک دن ختم ہونا تھا۔اب وہ وقت آگیا ہے۔''وہ کندھے اچکا کر لاپروائی سے بولی تھی۔

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔وہ دل سے چاہتا تھا کہ دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے لیکن جب وہ دونوں ہی اس رشتے کو ختم کرنا چاہتے تھے تو وہ کیا کرسکتا تھا۔

▫▫▫

آج اس کی اس گھر میں آخری رات تھی۔وہ ابو اور ابراہیم سے دور جانے پہ اداس تھی لیکن اسے اس بات کی خوشی تھی کہ اسے اس کی ماں واپس مل جائے گی۔

رات کے کھانے کے بعد وہ پہلی بار گھر والوں کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تھی ۔اس کی اس حرکت پہ بہت سے لوگوں کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئی تھیں لیکن اس نے پروا نہیں کی تھی ۔وہ ویسے بھی کل چلی جاتی تو آج اسے سب گھر والوں کے ساتھ وقت گزارنا تھا ۔
جتنی دیر وہ وہاں بیٹھی رہی ،ابراہیم اس سے باتیں کرتا رہا اور باقی گھر والے آپس میں باتیں کرتے رہے ۔

وہ گاہے بگاہے حسیب احمد کو بھی دیکھ رہی تھی ۔جو نہایت محبت اور شفقت سے انزلہ سے مخاطب تھے ۔اس کے دل میں ہوک اٹھی تھی کیا ہوجاتا اگر حسیب احمد اسے بھی بیٹی کا مقام دے دیتے ۔لیکن اب اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی ۔جب کنول کے دل میں اس کے لیے اتنے سالوں بعد محبت پیدا ہو سکتی تھی تو یقینا جلد ہی حسیب احمد کے دل میں بھی محبت پیدا ہوجاتی ۔اس سوچ نے اسے کسی حد تک مطمئن کیا تھا ۔
اپنی خوشی میں وہ زوریز کمال کی خود پہ گڑی نظریں نوٹس نہ کر سکی ۔جو اس کے نئے رنگ ڈھنگ دیکھ کر حیران تھا ۔کیا یہ لڑکی کوئی نئی چال چلنے والی تھی ۔

▫▫▫

"آپ سچ کہہ رہے ہیں؟"دعا نے حیرت سے باپ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں ۔کل کنول عمائمہ کو لے آئے گی اور وہ یہاں رہے گی۔"انہوں نے جوابا کہا تھا ۔

"امی جانتی ہیں کہ میں اس سے کتنی نفرت کرتی ہوں ۔پھر بھی انہوں نے اسے گھر میں لانے کا سوچ بھی کیسے لیا ۔"وہ غصے سے کہہ رہی تھی ۔

"میں تو تمہاری ماں کو سمجھا چکا ہوں ۔میری کوئی بات وہ کب سنتی ہے ۔اب تم ہی اس سے بات کرو اور اسے منع کرو کہ عمائمہ کو یہاں نہ لائے ۔"انہوں نے سنجیدگی سے کہا تھا ۔

دعا نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ مطمئن ہوگئے ۔وہ جانتے تھے کہ کنول عمائمہ کو طلاق دلوا کر واپس پھر سے اس کے ننھیال بھیج دیں گی ۔اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ننھیال میں عمائمہ کے ساتھ کیا ہوچکا ہے ۔اس بچی کی بہتری کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنے باپ کے گھر ہی رہتی ۔

▫▫▫

ابراہیم نے ساتھ رات گئے تک لان میں واک کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب سیڑھیوں سے اترتے زوریز سے ٹکرائی تھی ۔گرنے سے بچنے کے لیے اس نے ایکدم سے زوریز کے کندھے کو تھاما تھا ۔زوریز نے بھی بے ساختہ اسے کمر سے پکڑ کر گرنے سے

بچایا تھا۔ عمائمہ کو اتنے قریب دیکھ کر اس کے عجیب سے تاثرات ہوئے تھے۔پہلی بار عمائمہ کے قریب آکر اسے کچھ الگ محسوس ہوا تھا۔

عمائمہ نے تھوک نگلتے ہوئے بے ساختہ ان سیاہ آنکھوں میں دیکھا تھا۔جس میں اس وقت سختی کا شائبہ تک نہیں تھا۔بلکہ زوریز کی آنکھوں میں ناقابل فہم تاثرات تھے۔

''سوری۔''وہ اس سے الگ ہونے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔

زوریز نے فوراً سے ہوش میں آکر اسے چھوڑا تھا۔اپنی اس بے اختیاری پہ وہ شرمندہ ہوا تھا۔

''نظر نہیں آتا،کیا اندھوں کی طرح چل رہی ہو۔''اپنی شرمندگی زائل کرنے کے وہ اس پہ چڑھ دوڑا تھا۔

''وہ بس اچانک سے۔''وہ پھنسی ہوئی آواز میں بولی تھی۔غلطی دونوں کی تھی لیکن ہمیشہ کی طرح وہ قصور وار ٹھہرائی گئی تھی۔

''ویسے تم کن ہواؤں میں ہو؟''وہ سینے پہ بازو باندھے استفسار کرنے لگا۔

عمائمہ نے الجھ کر اسے دیکھا تھا۔

''تمہارا رویہ مختلف لگ رہا ہے۔سچ سچ بتاؤ اپنی ماں کے ساتھ مل کر کوئی نیا کھیل تو نہیں کھیلنے والی۔''وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھنے لگا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔''اس نے نفی میں سر ہلا کر اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی تھی ۔

''ہونی بھی نہیں چاہیے ۔ورنہ اس بار بنا کوئی لحاظ کیے تمہیں دھکے دے کر گھر سے نکال دوں گا ۔''وہ انگلی اٹھا کر وارننگ دینا لگا ۔

''اس کی ضرورت نہیں پڑے گی ۔''اس نے سوچا زوریز کو بتا دے ۔شاید جانے سے پہلے اس کا دل عمائمہ کی طرف سے صاف ہو جائے ۔

''کیوں ؟تمہیں غیرت آگئی اور تم یہاں سے جا رہی ہو۔''وہ استہزایہ انداز میں ریلنگ سے ٹیک لگائے پوچھنے لگا ۔

''آپ کو کیسے پتا میں یہاں سے جارہی ہو۔''وہ پرجوش ہوئی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

زوریز کو ان چمکتی آنکھوں میں ایک کشش نظر آئی تھی ۔اس نے ایکدم سے سر جھٹکا ۔یہ اس کے ساتھ کیا ہورہا تھا۔

''اب یہ کیا مذاق ہے ؟''وہ بگڑا تھا ۔

''میں سچ میں کل یہاں سے چلی جاؤں گی ۔میری امی مجھے اپنے گھر ہمیشہ کے لیے لے کر جارہی ہیں۔''اس نے مسکراتے ہوئے بتایا ۔

زوریز کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہے ۔

"یہ بات بس آپ کو اور ابراہیم کو پتا ہے ۔ابھی ابو کو مت بتائیے گا۔کل امی انہیں بتائیں گی ۔اور میری وجہ سے آپ کو جو بھی تکلیف اٹھانی پڑی اس کے لیے معذرت ۔آپ جب چاہیں مجھے اس رشتے سے آزاد کرسکتے ہیں۔"اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے ۔مطلب جلد ہی تم سے جان چھوٹنے والی ہے ۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔

"اب تو آپ مجھ سے نفرت نہیں کریں گے نا؟"وہ جھجھک کر بولی تھی ۔

"تمہیں کیوں میری نفرت کی فکر ہونے لگی ۔اوہ کہیں تمہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہوگئی ۔"وہ چونکنے کی اداکاری کرتے ہوئے بولا تھا ۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے،میں نے بس اپنے ماں ،باپ اور بھائی سے محبت کی ہے ۔دراصل دنیا میں اتنے سارے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔میں بس یہ چاہتی ہوں کہ بھلے ان لوگوں کے دل میں میرے لیے محبت نہ ہو لیکن ان کے دل میں میرے لیے نفرت بھی نہ ہو۔"وہ بولی تو آنکھوں میں موتی چمکے تھے اور چہرے پہ حسرت نے ڈیرہ ڈالا تھا ۔

اس کی بات سن کر وہ بنا کچھ کہے آگے بڑھ گیا۔اس سوال کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔

▫▫▫

"اتنے دن ہوگئے ہیں ۔ابھی تک تم نے اپنے پلان پہ عمل کرنا شروع نہیں کیا ۔"شہرام نے فون پہ خفگی سے کا تھا ۔

"میرا دل اس کی طرف دیکھنے کو نہیں کرتا اور اس سے اچھے سے بات کرنا ۔افف توبہ ۔"وہ ایسا منہ بنا کر بولی جیسے کوئی کڑوی گولی چبا لی ہو ۔

"پھر بیٹھی رہنا ۔ایک دن وہ اس گھر کے ہر فرد کو اپنی مٹھی میں کر لے گی ۔"شہرام نے سنجیدگی سے کہا ۔

"اب ایسے بھی حالات نہیں ہیں۔اس کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ میری جگہ لے ۔ہاں اگر ڈیڈ نے اسے میری جگہ دے دی تو وہ ایک الگ بات ہے ۔"وہ بولی ۔

"پھر تم کیوں اس وقت کا انتظار کررہی ہو۔"شہرام نے پوچھا ۔

"اچھا نا ،ایک دو دن میں کچھ کرتی ہوں۔خیر مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا ۔"وہ مدعے پہ آئی تھی

۔

"کیا پوچھنا ہے ؟"

"نتاشا پاکستان آئی ہوئی ہے؟"

"ہاں کل ہی پہنچی ہے۔ابھی اپنے سسرال میں ہے۔"وہ جواباً بولا۔

"اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں۔"وہ خفگی سے بولی۔

"کل تم سے بات کہاں کی تھی جو بتاتا۔ابھی تم نہ بھی پوچھتی تو میں تمہیں بتا دیتا۔ویسے تمہیں کنزہ نے بتایا ہے۔"وہ سرسری لہجے میں بولا تھا۔

"نہیں تمہاری بہن بہت میسنی ہے۔آج فری پیریڈ میں میرے ساتھ تھی پھر بھی نہیں بتایا۔وہ تو میں جب گھر واپس آرہی تھی تو ٹریفک سگنل پہ برابر والی گاڑی پہ عائزہ بیٹھی نظر آئی۔مجھے بڑا غصہ آیا خود تو کنزہ مجھ سے ناراض ہوگئی تھی کہ میں نے اسے زوریز بھائی کے نکاح کا نہیں بتایا۔اب میں بھی اس سے ناراض ہوجاؤں۔"وہ ناگوار لہجے میں بولی۔

"ہو سکتا ہے اسے خیال بھول گیا ہو۔"

"اپنی بہن کی حمایت مت کرو۔"وہ خفا ہوئی۔

"حمایت نہیں کررہا ایک بات کہہ رہا ہوں۔تمہیں پتا ہے وہ لوگ میری وجہ سے دوبارہ تعلقات بحال کرنے پہ مجبور ہوئے ہیں۔ایسے میں تم اتنی معمولی سی بات پہ ناراض ہوجاؤ گی تو ہمارے لیے ہی مشکل کھڑی ہوگی۔"وہ متانت سے اسے سمجھانے لگا۔

''اچھا ٹھیک ہے ۔''وہ بیزار ہوئی ۔شہرام کے لیے اب ٹکے ٹکے کے لوگوں کی فکر کرنی پڑ رہی تھی ۔

''خالہ کو لے کر کسی دن چکر لگاؤ ۔نتاشا سے بھی ملاقات ہوجائے گی ۔''شہرام نے کہا ۔

''تم کیوں اپنا اور میرا تعلق داؤ پہ لگانا چاہتے ہو۔ممی نتاشا کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتیں۔اور تم سب جانتے ہوئے ایسی فرمائش کر کے مجھے حیران کررہے ہو۔''وہ حیرت اور ناگواری کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولی تھی ۔

''جب تمہارا مجھ سے رشتہ بنے گا تو عائزہ سے ملنا جلنا پڑے گا ۔''

''بعد کی بعد میں دیکھ لیں گے ۔زوریز بھائی والا معاملہ نپٹے تو میں ممی سے اپنی اور تمہاری بات کروں۔ابھی یہ مشکل مرحلہ بھی طے کرنا ہے ۔''وہ گہری سانس لے کر بولی ۔

''پریشان نہ ہو ۔تمہاری امی نہیں بھی مانی تو بھی تمہارے ڈیڈ ضرور مان جائیں گے ۔ان کی نظر میں سوتیلی اولاد سے زیادہ سگی اولاد کی خوشی اہم ہوگی ۔''وہ یقین سے بولا ۔

''میرے ڈیڈ نے کبھی زوریز بھائی کو سوتیلا بیٹا نہیں سمجھا ۔اور تم بھی آئندہ یہ بات نہ کہنا ۔مجھے یہ سننا بالکل بھی پسند نہیں ہے ۔''وہ ناراضگی سے بولی ۔

''اچھا سوری آئندہ نہیں کہوں گا ۔''اس نے فوراً سے معذرت کی تھی ۔

□□□

"تم میری بات نہیں سمجھ رہی ۔"کنول نے بپھری ہوئی دعا کو پرسکون کرنا چاہا ۔

"آپ میری بات نہیں سمجھ رہی ۔جب آپ کو پتا ہے کہ میں اس سے شدید نفرت کرتی ہوں پھر آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ آپ اسے اس گھر میں لے کر آئیں گی ۔"وہ تیز لہجے میں پوچھنے لگی ۔

"دیکھو چندا ،وہ صرف چند دن یہاں رہے گی پھر میں اسے بھائی صاحب کے گھر بھیج دوں گی ۔"وہ نرمی سے بولیں ۔

"لیکن چند دن بھی کیوں؟"وہ آنکھیں نکال کر بولی ۔

"لوگوں کو جب پتا چلا کہ حسیب احمد نے اسے بیٹی کا مقام دے دیا اور اس کا نکاح اپنی بیوی کے پہلے بیٹے سے کردیا ہے ۔اس سب کے بعد لوگ مجھ پہ انگلی اٹھا رہے کہ میں نے اسے کیوں خود سے الگ کیا ۔اب لوگوں کو جواب دینے کے لیے ضروری ہے کہ وہ کچھ دن یہاں رہے ۔جیسے ہی اسے طلاق ہوگی میں اسے واپس بھیج دوں گی ۔"انہوں نے وضاحتی لہجے میں کہا ۔

"مجھے کچھ نہیں سننا ،کچھ نہیں جاننا۔آپ اسے منع کردیں ۔"وہ تیز لہجے میں بولی۔

''میں اسے منع نہیں کرسکتی ۔آج میں اسے لینے جارہی ہوں۔دعا بات کو سمجھنے کی کوشش کرو ۔صرف چند دنوں کی بات ہے۔''وہ شیریں لہجے میں بولی۔

''ٹھیک ہے اسے لے آئیں پھر میں یہاں سے چلی جاؤں گی اور واپس اس گھر میں نہیں آؤں گی ۔''وہ حتمی لہجے میں بولی اور وہاں سے چلی گئ ۔

پیچھے وہ تلملا کر رہ گئیں۔انہیں اس وقت عامر پہ شدید قسم کا غصہ آیا تھا ۔عامر کی وجہ سے ان کا سارا پلان چوپٹ ہوگیا تھا ۔

▫▫▫

آج صبح سے وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی ۔اس کو جو چیزیں نجمہ نے لے کر دی تھیں وہ یہاں ہی چھوڑ کر جارہی تھی ۔وہ صرف ابراہیم کا دیا ہوا سامان ساتھ لے کر جارہی تھی۔

آج ابراہیم نے بھی یونیورسٹی سے چھٹی کی تھی ۔وہ عمائمہ کے جانے کے خیال سے اداس تھا لیکن عمائمہ کی خوشی دیکھتے ہوئے اس نے اپنی اداسی ظاہر نہیں کی تھی ۔

''ابو تو آفس جارہے ہیں۔امی پھر کیسے ابو سے بات کریں گی ۔''اس نے گلاس ونڈو سے حسیب کو گاڑی میں بیٹھے دیکھتے ہوئے فکرمندی سے کہا۔

''ہوسکتا ہے وہ شام کو آئیں جب ڈیڈ واپس آجائیں ۔''ابراہیم نے کہا ۔اور پھر پوچھا ۔''آپ کی ان سے دوبارہ بات ہوئی ۔''

''نہیں پھر بات نہیں ہوئی ۔''وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ۔

''فون کر کے بتا دیں کہ ڈیڈ آفس چلے گئے ہیں۔وہ شام کو آئیں۔''ابراہیم نے مشورہ دیا ۔

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کنول کا نمبر ملایا ۔بیل جارہی تھی لیکن کال اٹینڈ نہ کی گئی ۔

''وہ صروف ہوں گی ۔کچھ دیر بعد ٹرائے کرنا ۔''ابراہیم نے اسے پریشان دیکھ کر کہا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

''اگر آج چھٹی کر ہی لی ہے تو ماں کے ساتھ بھی چند گھڑی بیٹھ جاؤ۔''نجمہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ناگواری سے بولیں۔

''میں بس آرہا تھا ۔''وہ کھڑے ہوتے ہوئے نارمل لہجے میں بولا ۔جانتا تھا کہ ماں کو اس کا عمائمہ خیال رکھنا پسند نہیں تھا ۔

''اور تم کچھ زیادہ ہی سر پہ چڑھ رہی ہو۔تمہاری لگامیں کھینچنی پڑے گی ۔''وہ عمائمہ کو تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔

عمائمہ نے شرمندگی سے سر جھکایا ۔

''چلیں لاؤنج میں چلتے ہیں۔''وہ نجمہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں باہر لے آیا تھا ۔

''امی فون کیوں نہیں اٹھا رہیں۔''اس نے دوبارہ سے کنول کا نمبر ملاتے ہوئے فکرمندی سے خودکلامی کی تھی ۔

''کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوگیا ۔''وہ پریشان ہوئی تھی ۔پانچ منٹ گزرے کہ کنول کی کال آگئی ۔

''امی آپ مجھے کب لینے آئیں گی ۔''اس نے بےتابی سے پوچھا تھا ۔

''کبھی بھی نہیں ۔''وہ نے تاثر لہجے میں بولیں ۔

''کیا مطلب ۔''وہ ہکلا کر بولی ۔

''دعا نے تمہارے آنے کا سن کر بہت وادیلا کیا ہے ۔میں تمہیں اپنے گھر نہیں لے جا سکتی ۔''انھوں نے اسے اصل وجہ بتائی۔

''میں نے زوریز کو بتا دیا ہے کہ میں یہاں سے چلی جاؤں گی ۔میں نہیں گئی تو وہ مجھ پہ بہت غصہ ہوں گے ۔پلیز مجھے یہاں سے لے جائیں۔''وہ منت بھرے لہجے میں بولی ۔زوریز کے متوقع رویے کا سوچ کر اس کی جان نکل رہی تھی ۔

''میں نے کہا نا کہ نہیں لے کر جا سکتی ۔اس مسئلے کا ایک اور حل بھی ہے ؟''وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں ۔

"کونسا حل ۔"اس نے جلدی سے پوچھا ۔

"میں تمہیں تمہارے ماموں کے گھر چھوڑ دیتی ہوں۔"

"میں وہاں نہیں جاؤں گی ۔وہاں پہ تبریز ہے ۔"وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ۔

"تو اس نے تمہیں کونسا کھا جانا ہے ۔"وہ ناگواری سے بولیں۔

"آپ کو معلوم ہے نا اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا پھر بھی آپ ایسے کہہ رہی ہیں ۔"اس کے حلق میں آنسوؤں کا گھولا پھنسا تھا ۔

"اب وہ ایسا نہیں کرے گا ۔یقین کرو یہاں رہنے سے اچھا ہے تم وہاں چلی جاؤ۔"اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے پہلی بار عمائمہ سے نرمی سے بات کی تھی ۔

"میں نہیں جاؤں گی ۔"وہ نم لہجے میں بولی ۔

"پھر یہاں ہی سڑو۔ خبردار جو اب مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی ۔"وہ غصے سے بولیں اور فون کاٹ دیا ۔

پیچھے وہ سسکیوں سے رونے لگی ۔ایک امید بندھی تھی وہ بھی ٹوٹ گئی ۔اسے صبح زوریز کی کہی بات آئی تھی کہ رات میں وہ اسے گھر میں نظر نہ آئے ۔

وہ تو کہیں نہیں جارہی تھی پتا نہیں زوریز اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا ۔

▫▫▫

https://classicurdumaterial.com/

''مجھے تمہاری عمائمہ سے بے تکلفی زرا بھی پسند نہیں ہے ۔ایسی محبت تو تم نے کبھی انزلہ کے لیے بھی نہیں دکھائی جو تمہاری سگی بہن ہے ۔''وہ تیز نظروں سے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں ۔

''انزلہ نے بھی کبھی میرے لیے اتنی محبت نہیں دکھائی جتنی زوریز بھائی کے لیے دکھاتی ہے ۔''وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

''اب تم اپنا موازنہ زوریز سے کرو گے ۔''وہ اس کی بات پہ حیران ہوئی تھیں ۔

''یہ موازنہ تو بچپن سے ہم لوگوں کے درمیان ہے ۔آپ اور ڈیڈ نے ہمیشہ انزلہ اور زوریز بھائی کو زیادہ اہمیت دی اور مجھے درمیانہ ہونے کی وجہ سے نظر انداز کیا لیکن میں نے کبھی شکوہ نہیں کیا ۔اب جبکہ عمائمہ نے مجھے بھائی ہونے کی حیثیت سے اہمیت دینا شروع کی تو آپ کو اس پہ بھی اعتراض ہے ۔''وہ شکوہ کناہ نظروں سے ماں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

انہوں نے حیرت سے ابراہیم کو دیکھا ۔انہیں نہیں معلوم تھا کہ وہ دل میں اتنا غبار لے کر بیٹھا ہے ۔

''ایسا کچھ نہیں ہے ۔ہمارے لیے تینوں بچے اہم ہیں ۔انزلہ چھوٹی ہے تو بس اس لیے اسے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے ۔''انہوں نے نرمی سے صفائی دی تھی ۔

"اور زوریز بڑا اور سمجھدار ہے تو اس لیے ڈیڈ اسے اہمیت دیتے ہیں۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔

"ابراہیم تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تم کیوں ایسی باتیں کررہے ہو۔یقینا اس لڑکی نے تمہارے کان بھرے ہوں گے۔" انھوں نے حیرت سے کہتے ہوئے سارا الزام عمائمہ پہ دھرا تھا۔

"ممی میں کوئی بچہ نہیں ہوں اور پلیز ہر بات کا الزام عمائمہ کو دینا چھوڑ دیں۔وہ بھی میری طرح کے بلکہ مجھ سے بھی بدتر حالات جھیل کر آئی ہے۔" وہ جھلا کر بولا تھا۔

انہیں ابراہیم کی بات سن کر دھچکا لگا تھا۔وہ اپنا موازنہ عمائمہ سے کررہا تھا۔انھوں نے جو محبت اور توجہ ابراہیم کو دی تھی وہ کسی کھاتے میں نہیں تھی؟

"مجھے ایک ایسا رشتہ ملا ہے جو مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔میری آپ سے التجا ہے کہ اسے مجھ سے دور مت کریں۔" وہ سنجیدگی سے بولا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

پیچھے وہ پریشان ہو کر رہ گئیں۔انہیں نہیں معلوم تھا کہ ابراہیم اتنا حساس ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو محسوس کرتا ہے۔انہیں ابراہیم کی یہ غلط فہمی دور کرنی تھی۔ٹھیک ہے دوسرے بچوں کی نسبت انھوں نے ابراہیم کو کم توجہ دی تھی لیکن اس کا یہ مطلب تھوڑی تھا کہ وہ اس سے پیار نہیں کرتی تھیں۔

□□□

"انسان کے اندر اگر غیرت ہو تو وہ دھتکارے جانے کے بعد دوبارہ منہ اٹھا کر اسی شخص کے سامنے نہیں آتا ۔" وہ ریسٹورنٹ میں کافی پینے آیا تھا ۔اسے نہیں معلوم تھا کہ دعا اس کے پیچھے یہاں پہنچ جائے گی ۔جب دعا نے اس کے سامنے والی سیٹ سنبھالی تب اس نے طنزیہ لہجے میں یہ بات کہی تھی ۔

"محبت میں غیرت نہیں ہوتی ۔" وہ ایک ادا سے پلکیں جھپکا کر بولی تھی ۔

"تمہاری عمر پڑھنے کی ہے نہ کہ ایسی چھچھوری حرکتیں کرنے کی ۔اور یہ فضول قسم کے ڈائلاگ صرف فلموں اور ڈراموں میں اچھے لگتے ہیں ۔" وہ ناگوار لہجے میں بولا تھا ۔

"یہ ڈائلاگ نہیں ہیں دعا عامر کے جذبات ہیں۔آپ ایک دفعہ کھل کر میری بات سن لیں ۔مجھے یقین ہے آپ کا رویہ بدل جائے گا ۔" وہ نرمی سے التجا کرنے لگی ۔

"میرا خیال ہے تمہارے باپ کو تمہاری ان حرکتوں کی خبر ضرور ملنی چاہیے ۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا ۔

"ہاں پلیز ضرور بتائیے گا تاکہ وہ لگلے دن ہی میرا رشتہ آپ کے گھر بھیج دیں ۔" وہ اطمینان سے بولی تھی ۔مقصد زوریز کو یہ جتانا تھا کہ وہ اس کی دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں ہے ۔جبکہ حقیقیت میں وہ خوفزدہ تھی کیونکہ اگر پاپا کو پتا چلتا تو وہ بہت ناراض ہوتے ۔

https://classicurdumaterial.com/

''مطلب آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے ۔''وہ طنزیہ مسکراہٹ لیے بولا تھا ۔

''زوریز میں سچ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں اور آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔آپ ایک بار ٹھنڈے دل سے میرے جذبات محسوس کریں ۔یقیناً آپ کو بھی مجھ سے محبت ہو جائے گی ۔''وہ محبت بھرے لہجے میں کہنے لگی ۔

''بیٹا آپ اپنی پڑھائی پہ توجہ دیں اور اپنا مستقبل سنواریں ۔مجھے جس سے محبت تھی اسے اپنا چکا ہوں ۔''وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے سرد مہری سے گویا ہوا تھا ۔اس نے جان چھڑانے کے لیے پھر سے عمائمہ اور اپنے رشتے کا سہارا لیا تھا ۔

''اسے تم سے دور نہ کیا تو میرا نام دعا عامر نہیں۔''کافی شاپ سے نکلتے زوریز کی پشت کو گھورتے ہوئے وہ پرعزم لہجے میں بولی تھی ۔

▫▫▫

''آپ روئیں تو مت ۔''ابراہیم عمائمہ کو روتے دیکھ کر فکرمندی سے گویا ہوا تھا ۔

''آج مت روکو ابراہیم ۔میں نے ان دو دنوں میں کیا کیا خواب دیکھ لیے تھے ۔مجھے لگا زندگی ایک ڈگر پہ آگئی ہے لیکن سارے خواب چکنا چور ہوگئے ۔''وہ سسکی بھر کر بولی تھی ۔

"اچھی بات ہے کہ آپ کو پہلے پتا چل گیا اگر وہ آپ کو یہاں سے لے جاتی اور آپ کے ننھیال چھوڑ دیتی تو پھر آپ کو یہاں کوئی واپس نہیں آنے دیتا۔پھر آپ کیا کرتیں۔"وہ نرمی سے اسے تصویر کا دوسرا رخ دکھانے لگا۔

ابراہیم کی بات سن کر وہ چند سیکنڈ کے لیے رونا بھول گئی اور پھر سب یاد آنے پہ دوبارہ رونے لگی۔

"اب کیا ہوا ہے ؟"وہ حیران ہوا۔

"وہ مجھے ساتھ لے کر نہیں گئیں۔مجھے لگا مجھے امی مل گئیں ہیں تو جلد ہی ابو بھی مل جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔پتا نہیں کیوں یہ لوگ مجھ سے پیار نہیں کرتے۔میری پروا نہیں کرتے۔"چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔

"جو لوگ آپ کی پروا نہ کرتے ہوں،ان کی پروا کرنی چھوڑ دینی چاہیے۔کیونکہ یہ پروا ہماری ذہنی اذیت کا سبب بن جاتی ہے۔"وہ اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے اسے زندگی کا ایک اہم سبق دینے لگا۔

"جو ہمارے دل کے قریب ہوتے ہیں ہم چاہ کر بھی ان کی پروا کرنا نہیں چھوڑ سکتے ابراہیم۔"اس نے سنجیدگی سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔

"لیکن کوشش تو کرنی چاہیے ۔یہ کوشش تکلیف کی شدت کو کم کر سکتی ہے ۔"

"لیکن میں کیوں کوشش کروں ۔وہ میرے والدین ہیں اور مجھے ان کی پروا ہے ۔تم دیکھنا ایک دن انہیں بھی احساس ہوگا کہ انہوں نے عمائمہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا ۔"وہ پر یقین لہجے میں بولی تھی ۔

"اگر اتنا یقین ہے تو پھر پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔"وہ اس کے پرامید لہجے پہ مسکرایا تھا ۔

وہ جواباً دھیرے سے مسکرائی ۔اب وہ ابراہیم کو کیا بتاتی کہ اسے صرف یہ پریشانی نہیں ہے بلکہ وہ تو رات کو زوریز سے سامنا کرنے ہونے پہ پریشان تھی ۔

▫▫▫

رات کے کھانے پہ وہ عمائمہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا ۔عمائمہ جو پہلے ہی بمشکل کھا رہی تھی زوریز کی نظریں خود پہ گڑی دیکھ کر اس کے حلق میں نوالہ پھنس گیا ۔ساتھ بیٹھے ابراہیم نے فوراً سے اسے پانی دیا تھا ۔

ابراہیم کی یہ حرکت حسیب احمد کو بہت کھلی تھی ۔انہیں آج نجمہ سے صاف بات کرنی تھی ۔

"میں بس اب جا کر آرام کروں گی ۔"وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی تھی ۔اس کا ارادہ کمرے میں جا کر سونے کا تھاتاکہ کم از کم آج تو زوریز سے سامنا نہ ہو۔

اس کی بات سن کر زوریز کے لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی ۔اسے عمائمہ کی چالاکی اچھے سے سمجھ آگئی تھی ۔ عمائمہ نے اس سے جھوٹ بولا تھا ،اسے بےوقوف بنایا تھا وہ اچھے سے اس کا علاج کرنے والا تھا ۔

کھانا کھانے کے بعد وہ ضروری کال کا بہانہ کر کے اوپر آیا تھا اور سیدھا عمائمہ کے کمرے میں پہنچا تھا ۔واش روم سے نکلتی عمائمہ اس کو دیکھ کر خوفزدہ ہوچکی تھی ۔بچاؤ کا حل یہ تھا کہ وہ دوبارہ سے واش روم میں گھس جاتی ۔وہ جلدی سے واپس مڑی ،اس سے پہلے وہ واش روم کے دروازے تک پہنچتی ،زوریز نے اسے ایک جست میں جالیا اور دوسرے سمے وہ اسے دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا ۔

عمائمہ کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی تھی اور آنکھیں خوف سے پھیل چکی تھیں ۔

"اپنی جگہ سے ہلنا مت ،ورنہ یہاں ہی گاڑھ دوں گا ۔"وہ اس سے دور ہوتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا ۔ عمائمہ کے قریب ہونے پہ وہ عجیب سے احساسات سے دوچار ہوا تھا ۔

عمائمہ نے فرمانبرداری سے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

''میرا اور تمہارا کب سے مذاق چل رہا ہے ؟''وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا ۔

عمائمہ نے الجھ کر اسے دیکھا تھا ۔

''تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا کہ تم آج یہاں سے چلی جاؤ گی ۔ سمجھ کیا رکھا ہے مجھے ۔''وہ تیکھے لہجے میں دریافت کرنے لگا ۔

''میں نے جھوٹ نہیں کہا تھا ۔سچ میں آج امی مجھے لے کر جانے والی تھیں ۔''اس نے تھوک نگلتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا ۔

''اچھا تو آج نہیں آئیں ،اب کل آئیں گی ؟''وہ اس کی بات درمیان میں اُچک کر بولا تھا ۔

''نہیں آئیں گی ۔''وہ شرمندگی سے گویا ہوئی ۔

''کیوں ۔''اس کا لہجہ تیز ہوا ۔

''وہ میری بہن کو میرا وہاں رہنا پسند نہیں ہے تو اس لیے انہوں نے منع کردیا ۔''وہ دکھی لہجے میں بولی تھی ۔

''مجھے ایک بات بتاؤ تم ڈرامے کر کے تھکتی نہیں ہو ۔ایک کام کیوں نہیں کرتی کسی ٹی وی چینل کو جوائن کر لو ۔اچھے خاصے پیسے مل جائیں گے ۔''وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا ۔

"میں ڈرامہ نہیں کررہی ۔آپ بے شک ابراہیم سے پوچھ لیں۔"اس نے چند قدم دور کھڑے زوریز کو دیکھ کر کہا تھا ۔

"اس سے بھی پوچھ لوں گا ۔میری ایک بات کان کھول کر سن لو جتنے دن یہاں ہو عزت سے گزار لو ۔یہ عجیب و غریب حرکتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔"وہ تنبیہی لہجے میں بولا تھا ۔

وہ جوابا خاموش رہی ۔وہ کیوں بھول جاتی تھی کہ یہاں اس کی بات پہ کوئی بھی یقین نہیں کرنے والا ۔

زوریز مزید کچھ کہے بغیر کمرے سے چلا گیا تو اس نے سکون کا سانس لیا۔وہ سمجھ رہی تھی کہ آج زوریز نے اس کا برا حال کرنا ہے لیکن خلاف توقع وہ زیادہ بھڑکا نہیں ۔یہ اس کے لیے خوش آئندہ بات تھی ۔

▫▫▫

"اس لڑکی کو یہاں سے چلتا کرو ۔میں نہیں چاہتا کہ اس کی وجہ سے ابراہیم ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا ۔تم نے دیکھا نہیں وہ اسے سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے ۔"حسیب احمد ٹی وی دیکھتی نجمہ سے مخاطب تھے ۔

"نکل جائے گا نہیں نکل چکا ہے ۔"وہ ٹی وی کی آواز آہستہ کرتی تلخ لہجے میں بولی تھیں ۔

انہوں نے استفہامیہ نظروں سے بیوی کو دیکھا تھا ۔

جواباً انہوں نے صبح ابراہیم سے ہوئی بحث حرف بہ حرف بیان کی ۔وہ ابراہیم کے رویے کو لے کر بہت پریشان تھیں ۔ان کو اپنے تینوں بچے عزیز تھے لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ ان کی عدم توجہی کو ابراہیم ایسا رنگ دے گا ۔

"اس کا دماغ تو نہیں چل گیا ۔اس نے ایسا سوچا بھی کیسے ۔انزلہ چھوٹی ہے ،نادان ہے اس لیے ہم اس پہ زیادہ توجہ دیتے ہیں اور جہاں تک بات زوریز کی ہے تو پچھلے دو سال سے وہ جس تکلیف سے گزرا ہے ،اس کو سہارے کی سب سے زیادہ ضرورت تھی ۔یہ باتیں یقیناً اس لڑکی نے ابراہیم کے دماغ میں ڈالی ہو گی ۔"وہ شاک ہوچکے تھے ۔

"نہیں عمائمہ نے کچھ نہیں کہا ۔میں نے خود تجزیہ کیا ہے تو مجھے اس کی بات ٹھیک لگی ہے ۔والدین کو تمام بچوں کو برابر توجہ دینی چاہیے بلکہ چھوٹے بچے سے زیادہ بڑے بچے کو توجہ دینی چاہیے ۔چھوٹے بچے ان باتوں کو اتنا محسوس نہیں کرتے جتنا بڑے بچے کرتے ہیں۔

انزلہ اور ابراہیم میں تھوڑا سا فرق ہے ،اصولا دونوں کو برابر توجہ ملنی چاہیے تھی۔"انہوں نے سنجیدگی سے اپنا تجزیہ بیاں کیا تھا ۔

"پھر اب کیا کرنا ہے ؟اسے بلاتے ہیں اور سمجھاتے ہیں کہ ایسا کچھ نہیں ہے ۔وہ ہمارے لیے بہت اہم ہے ۔"وہ نجمہ کی بات سمجھتے ہوئے بولے تھے ۔

''نہیں ،وہ بچہ نہیں ہے جو ہماری باتوں میں آجائے گا ،ہمیں اپنے رویے سے ثابت کرنا ہوگا کہ وہ ہمارے لیے کتنا اہم ہے ۔''

''چلو ایسا ہی کرتے ہیں۔اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے ؟

''ابراہیم اس سے بہت اٹیچ ہے ۔فلحال تو اسے کہیں نہیں بھیج سکتے ورنہ وہ ہمارے خلاف ہو جائے گا اور ابھی تو نکاح اناؤنس کیے مہینہ بھی نہیں ہوا ،ہم اس کو کہیں نہیں بھیج سکتے ۔''وہ متانت سے بولیں۔

''اور اس کی وجہ سے زوریز جس ذہنی دباؤ میں مبتلا ہے ؟''انہوں نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے بتایا تھا ۔

''مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ بے ضرر سی لڑکی اسے کیا کہہ رہی ہے ۔وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں بیٹھی رہتی ہے ۔وہ خوامخواہ پریشان ہورہا ہے ۔''وہ نفی میں سر ہلا کر بولیں۔

''تمہیں معلوم ہے کہ وہ کتنا حساس ہوگیا ہے ۔اب سمجھ نہیں آرہی کہ ابراہیم کا مسئلہ دیکھیں یا زوریز کا ۔''وہ فکرمند سے بولے اور پھر کہا کہ ''یہ سارے مسئلے تب سے شروع ہوئے ہیں جب سے وہ لڑکی یہاں پہ آئی ہے۔''

https://classicurdumaterial.com/

"اچھا آپ پریشان نہ ہو ،میں زوریز کو سمجھاؤں گی ۔"نجمہ کو حسیب کا زوریز کے لیے فکرمند ہونا اچھا لگا تھا ۔اس لمحے ان کے ذہن میں یہ بات نہ آئی کہ کیسا بے حس شخص ہے جسے پرائی اولاد کی تو فکر ہے لیکن سگی اولاد کو گھر سے نکالنے کے در پہ ہے ۔

▫▫▫

"آئسکریم کھاؤ گی ۔"انزلہ نے لان میں اکیلی بیٹھی عمائمہ سے کہا تھا ۔

عمائمہ جو اکیلی بیٹھی بور ہورہی تھی ۔اس آفر پہ حیران ہوئی ۔کہاں انزلہ اس سے بات کرنا اپنی توہین سمجھتی تھی اور اب اسے آئسکریم کھانے کا کہہ رہی تھی ۔کہیں یہ اس کی کوئی چال تو نہیں تھی ۔

"آئسکریم میں ایسا ویسا کچھ نہیں ہے ۔یہ دیکھو ۔"اس نے پیالے سے ایک چمچ لگا کر کھائی اور پھر وہ پیالہ اس کی طرف بڑھایا ۔

جو اس نے جھجھکتے ہوئے تھاما تھا ۔دوسرا حیرت کا جھٹکا اسے تک لگا جب انزلہ اس کے ساتھ بیٹھی ۔

"مجھے پتا ہے کہ میرا گزشتہ رویہ تمہارے ساتھ اچھا نہیں تھا ۔مجھے تمہارے ساتھ یہ سلوک نہیں کرنا چاہیے تھا جیسے میں ڈیڈ کی بیٹی ہوں ،ویسے ہی تم بھی ہو۔ہم دونوں حیثیت میں برابر ہیں ،مجھے معاف کر دو۔"انزلہ شرمندگی سے بولی تھی ۔

"کوئی بات نہیں۔"وہ مسکرا کر بولی ۔یہ تو معجزہ ہو گیا تھا کہ انزلہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا
۔

"تم نے سچ میں مجھے معاف کردیا ۔"وہ حیران ہوئی ۔

"ہاں ۔"عمائمہ دوبارہ سے مسکرا کر بولی تھی ۔

"تم کتنی اچھی ہو ۔میں نے خوامخواہ تم سے بیر پال لیا ۔"انزلہ اس کا ہاتھ پکڑ کر مسکرا کر بولی
تھی ۔

"آپ بھی بہت اچھی ہیں۔"

"آپ نہیں تم ،میں تم سے چھوٹی ہوں نا تو اتنی عزت نہ دو اور آج سے ہم بہنوں کی طرح رہیں
گے ۔"

"ٹھیک ہے ۔"وہ خوش ہوئی تھی ۔آج اسے ایک اور رشتہ واپس مل گیا تھا ۔

"اچھا سنو میں دوسروں کے سامنے فلحال تم سے دور رہوں گی ۔جب تم اکیلی ہوئی تو مجھے میسج
کردینا ۔دونوں مل کر خوب انجوائے کریں گے ۔"انزلہ نے اسے تاکید کی تھی ۔

عمائمہ نے حیرت سے اسے دیکھا تاہم بولی کچھ نہیں۔

https://classicurdumaterial.com/

" دراصل ممی کو تمہاری اور ابراہیم کی دوستی پسند نہیں ہے ۔وہ اس کو بھی منع کرتی ہیں۔ابھی میں ان کی ناراضگی برداشت نہیں کرسکتی ۔کچھ وقت گزر جائے پھر میں ان کو سمجھاؤں گی ۔"انزلہ نے اپنی بات کی وضاحت دی ۔

"ٹھیک ہے ،میں تم اور ابراہیم مل لڈو کھیلا کریں گے ۔"وہ پرجوش ہوئی تھی ۔وہ اور ابراہیم روز رات کو لڈو کھیلتے تھے ۔

"میری اور اپنی دوستی کے بارے میں ابراہیم کو بھی مت بتانا ۔یہ نہ ہو اس کے منہ سے کبھی یہ بات نکل جائے اور ممی مجھ سے ناراض ہوجائیں۔فلحال یہ راز ہم دونوں کے درمیان رہے گا ۔"انزلہ نے اسے منع کرتے ہوئے کہا تھا ۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا ۔

"تم آگے کیوں نہیں پڑھتی ،صبح تو ابراہیم کالج چلا جاتا ہے پھر تم تو بور ہوتی ہوگی ۔"انزلہ نے بات بڑھانے کے لیے پوچھا ۔

"کچھ دن پہلے ابراہیم نے مجھے میٹرک کی کتابیں لا کر دی ہیں،وہ میری پڑھائی میں بھی مدد کررہا ہے۔میں دونوں کلاسوں کے اکٹھے پیپر دوں گی ۔"اس نے بتایا ۔یہ بات گھر میں کوئی بھی نہیں جانتا تھا ۔

"واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے ۔میری اگر کسی مدد کی ضرروت ہوئی تو ضرور بتانا ۔"انزلہ بظاہر مسکرا کر بولی تھی لیکن دل میں وہ ابراہیم کو گھنا ہونے کا خطاب دے چکی تھی ۔بڑی مشکل سے اس نے یہ آدھا پونا گھنٹہ عمائمہ کے ساتھ گزارا ۔شہرام کا پریشر نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی عمائمہ کو منہ نہ لگاتی ۔

▫▫▫

"آپ ایک ہی بار بتا دیں کہ مجھے آگے کیا کیا جھیلنا ہے ۔"وہ شکوہ کناں نظروں سے ماں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

"اس میں کچھ جھیلنے والی بات کہاں سے آگئی زوریز ۔"وہ پوچھنے لگیں۔

"آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر نکاح اناؤنس کردیا ،دنیا والوں کے سامنے اسے میری بیوی بنا دیا اور اب یہ کہہ رہی ہیں کہ اس کے ساتھ فرمان صاحب کے گھر ڈنر پہ جاؤں ۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

انہوں نے اسے دعوت پہ بلایا لیکن وہ خوبصورتی سے ٹال گیا ۔انہوں نے حسیب احمد سے شفارش کرنے کو کہا تھا ۔حسیب نے ساری ذمہ داری نجمہ پہ ڈال دی ،وہ چاہتے تھے کہ زوریز ڈنر پہ جائے کیونکہ وہ فرمان صاحب سے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تم اس بے ضرر سی لڑکی کو کیوں اتنا سر پہ سوار کررہے ہو۔وہ تو تم سے بات تک نہیں کرتی ۔تم ویسے ہی زندگی گزارو جیسے پہلے گزار رہے تھے ۔تمہیں اس کے ہونے نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے ۔"وہ اس کے رویے پہ حیران ہوئی تھیں ۔

"وہ میرے ساتھ جیسے بھی ہے منسوب ہوچکی ہے ۔جب تک اس کا نام میرے نام کے ساتھ جڑا رہے گا میں ٹینشن میں مبتلا رہوں گا ۔"اس نے اپنا مسئلہ بتایا ۔

"تم خوامخواہ سوچ رہے ہو۔تم سمجھو وہ تمہاری کچھ نہیں لگتی اور ویسے بھی اس نے کونسا ہمیشہ یہاں رہنا ہے ۔جلد ہی میں اس کا کچھ بندوبست کرتی ہوں۔"انہوں نے اسے مطمئن کرنا چاہا ۔

"اب آج فرمان صاحب نے ڈنر پہ بلایا ہے کل کو کوئی اور بھی بولا لے گا ۔ہم کب سے بزنس ڈنر میں اپنے گھر کی عورتوں کو لے کر جانے لگا ۔"وہ سنجیدہ لہجے میں استفسار کرنے لگا ۔

"وہ ہمارے گھر کی عورت نہیں ہے ۔"وہ ناگواری سے بولیں۔

"لیکن لوگ تو سمجھتے ہیں نا۔"

"تم جانتے ہو کہ فرمان صاحب کے ساتھ ہمارے اچھے تعلقات ہیں۔ان کی بیوی کئی بار ہمارے گھر آچکی ہے۔میں بھی ایک دو بار ان کے گھر گئی ہوں۔ تم ان کے ساتھ نیا پراجیکٹ بھی شروع کررہے تو ایسے میں انکار کرنا مناسب نہیں۔"

وہ ماں کی بات سن کر کچھ نہ بولا ۔اس کے انکار کو کس نے خاطر میں لانا تھا ۔اسے نئے سرے سے عمائمہ پہ غصہ آیا تھا ،اس کی وجہ سے جیسے وہ کٹھ پتلی بن گیا تھا ۔

▫▫▫

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو ،میں تمہیں زوریز کے ساتھ بھیج رہی ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے تم خود کو اس کی بیوی سمجھنا شروع کردو ۔یاد رکھنا یہ رشتہ مجبوری کے تحت جڑا ہے اور جلد ہی ختم ہو جائے گا۔"نجمہ نے سامنے سر جھکا کر بیٹھی عمائمہ سے کہا تھا ۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔وہ تو زوریز کے ساتھ اکیلے دعوت پہ جانے سے خوفزدہ تھی ۔اس کا دل کررہا تھا کہ انکار کردے ۔کاش ابراہیم دوستوں کے ساتھ ڈنر نہ گیا ہوتا تو وہ اس سے مدد لے لیتی ۔

"اور میرے بیٹے پہ ڈورے ڈالنے کی کوشش مت کرنا ۔جس دن مجھے پتا لگا کہ تم اسے اپنے حسن کے جال میں پھنسا رہی ہو ۔میں نے اسی وقت تمہیں گھر بدر کردینا ہے ۔"انھوں نے سخت لہجے میں تنبیہ کی تھی ۔

"میں ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی ۔" وہ دھیمے لہجے میں صفائی دینے لگی ۔

"اچھی بات ہے ۔انسان کو اپنی اوقات پتا ہونی چاہیے۔تمہارے لیے یہ سوٹ منگوایا ہے اور انزلہ تمہیں میک اپ کردے گی ۔اور وہاں زیادہ بات چیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔زیادہ خاموش رہنا یہ نہ ہو بول کر اپنی جہالت ظاہر کردو ۔" انھوں نے شاپنگ بیگ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تھا ۔

وہ پھر سے شرمندہ ہوئی تھی اگر اسے اپر کلاس میں رہنا نہیں آتا تھا تو کیا اس میں اس کا قصور تھا ؟

نجمہ بیگم کے جانے کے بعد اس نے بے دلی سے وہ سفید کامدار سوٹ زیب تن کیا تھا ۔وہ یہ دعا کررہی تھی کہ دعوت کینسل ہوجائے۔

"اچھی لگ رہو ۔" انزلہ نے اسے لائٹ سا میک اپ کرنے کے بعد شیشے میں اس کا عکس دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔دل میں وہ بھی کب سے عمائمہ کی خوبصورتی کی قائل ہوچکی تھی ۔

اس نے بے دلی سے شیشے میں اپنا عکس دیکھا تھا ۔وہ اس ہلکی پھلکی تیاری میں بھی غضب ڈھا رہی تھی ۔

''تمہارے بال الریڈی سٹریٹ ہیں تو یہ ایسے کھلے ہی اچھے لگیں گے ۔کوئی ہیئر سٹائل نہیں بناتی ۔''انزلہ اس کے بھورے لمبے بالوں کو دیکھتے ہوئے بولی ۔وہ کیوں اس کے بالوں کو ہاتھ لگائے ،میک اپ کرنے کے لیے بھی وہ مشکل سے مانی تھی ۔

''نہیں ،میں سر پہ دوپٹہ کروں گی ۔''اس نے کہا ۔

''ویسے تمہاری اور زوریز بھائی کی جوڑی لاجواب ہے ۔''یہ بات انزلہ نے دل پہ پتھر رکھ کر کہی تھی ۔

عمائمہ نے حیرت سے اسے دیکھا ۔زوریز کو دیکھ کر اس کی جان نکل جاتی تھی اور انزلہ ایسے کہہ رہی تھی ۔

''ویسے تمہیں پہلے زوریز بھائی سے محبت ہوئی تھی یا انہیں تم سے ۔''انزلہ نے مزید کہا ۔

''تم جانتی ہو کہ ہمارا نکاح کن حالات میں ہوا ہے ۔اس میں محبت کہیں بھی نہیں ہے ۔''اس نے سنجیدگی سے جواب دیا ۔

''کیا مطلب ابھی بھی محبت نہیں ہے ۔''انزلہ نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی تھی ۔

https://classicurdumaterial.com/

''نہیں ،بلکہ مجھے تو ان سے بہت ڈر لگتا ہے ۔ابھی بھی ان کے ساتھ اکیلے جانے کے خوف سے میری جان نکل رہی ہے ۔تم بھی ہمارے ساتھ چلو ۔''اس نے منت بھرے لہجے میں کہا ۔

''ارے گھبراؤ نہیں ،کچھ نہیں ہوتا ۔زوریز بھائی بہت اچھے انسان ہیں اور دعوت تم دونوں کی ہے تو میرا بن بلائے جانا مناسب نہیں لگے گا ۔''انزلہ نے کہا اور دل میں خوش ہوئی کہ عمائمہ کا یہ ڈر اسے جلد گھر سے نکلوائے گا ۔

اس نے بے دلی سے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

□□□

''اچھا اب بس بھی کردو ۔کب تک ایسے ناراض رہو گی ؟''عامر نے سنجیدہ بیٹھی کنول سے کہا تھا ۔

''آپ نے جو کیا ہے اس پہ کیا ناراض ہونے کے بجائے میں شادیانے بجاؤں۔''وہ خفگی سے بولیں۔

''تمہیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے تھا کہ میں نے پہلے ہی دعا کو سب بتا دیا اگر عمائمہ گھر آجاتی اور دعا اسے گھر میں رہنے نہ دیتی تو تمہاری کتنی سبکی ہوتی ۔''

''تو میں اسے بھائی صاحب کی طرف چھوڑ آتی ۔''

"حد ہے وہاں پہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہے پھر بھی تم اسے وہاں چھوڑتی ۔"وہ حیران ہوئے ۔

"ہاں تو کیا ہوگیا ۔میں تبریز کو وارن کرتی اور وہ کوئی پاگل تھوڑی ہے جو دوبارہ یہ حرکت کرتا۔"وہ جواباً بولیں۔

"ویسے تم جیسی عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی ۔دعا اور عمائمہ دونوں تمہاری اولادیں ہیں لیکن تم دونوں میں کتنا فرق کرتی ہو ۔تمہیں کبھی احساس نہیں ہوا کہ تم عمائمہ کے ساتھ کتنی زیادتی کرتی آئی ہو ۔وہ بھی انسان ہے ،اس کو بھی تکلیف ہوتی ہوگی ۔ کبھی تو اس کے بارے میں سوچ لیا کرو ۔"وہ تاسف بھری نظروں سے کنول کو دیکھتے ہوئے بولے تھے ۔

"اچھا بس مجھے کوئی لیکچر نہیں سننا۔میں دعا کو دیکھنے جارہی ہوں ،اس کے سر میں درد تھا ۔"وہ بیزاری سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔

پیچھے وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئے ۔کاش وہ کنول کو سمجھا سکتے ۔

▫▫▫

زوریز نے ایک نظر فرنٹ ڈور کے ساتھ جڑ کر بیٹھی عمائمہ پہ ڈالی تھی ۔جسے کچھ دیر پہلے دیکھ کر جیسے اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا ۔سفید رنگ اس کی گوری رنگت پہ خوب جچ رہا تھا ۔پتا

نہیں اسے کیا ہوتا جارہا تھا ۔جو بھی ہو رہا تھا اسے روکنا ضروری تھا ۔اس لڑکی نے اسے اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا تھا ،وہ کیوں اس لڑکی کے ساتھ اچھا سلوک کرے ۔

دوسری طرف عمائمہ ڈری سہمی بیٹھی تھی ۔دوسری بار وہ زوریز کے ساتھ اکیلے سفر کررہی تھی ،پہلی بار کا تجربہ بھی کچھ اچھا نہیں تھا ۔وہ دل ہی دل میں جلد سے جلد دعوت والے گھر پہنچنے کی دعا کررہی تھی ۔خلاف توقع زوریز نے بھی اسے کچھ نہیں کہا تھا ۔

زوریز کا فون بجا تو وہ خیالات سے چونکا۔فرمان صاحب کی کال تھی ۔جنہوں نے اس سے معذرت کی تھی کہ ان کی بیوی کی شوگر اچانک ڈاؤن ہوگئی ہے،اس وجہ سے وہ انہیں ہسپتال لے آئے ہیں۔زوریز نے تو جان چھوٹ جانے پہ شکر کیا تھا ۔لیکن اسے بھوک لگ رہی تھی تو اس نے گاڑی کا رخ اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ کی طرف موڑا ۔ساتھ بیٹھی عمائمہ کو اس نے کچھ بتانے کی زحمت نہیں کی تھی ۔

ریسٹورنٹ کے سامنے جب گاڑی رکی تو اس نے حیرت سے زوریز کو دیکھا ۔

جس نے مختصراً اسے دعوت کینسل ہونے کا بتایا تھا ۔اسے اچھے سے یاد تھا کہ عمائمہ کو گاڑی کا دروازہ کھولنا نہیں آتا ،وہ جیسے ہی ہینڈل کو کھینچنے کے لیے آگے ہوا ،اسی لمحے عمائمہ نے بھی ہینڈل کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور زوریز کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ دیا۔

اس نے چونک کر عمائمہ کو دیکھا ،جس نے بوکھلاتے ہوئے ہاتھ پیچھے ہٹایا تھا ۔

"دروازہ کھول رہا تھا میں ۔"اس نے پیچھے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے کہا ۔

"میں بھی دروازہ کھول رہی تھی ۔"اس نے وضاحت دی ۔

"اچھا اس دن تو تم کہہ رہی تھی کہ تمہیں گاڑی کا دروازہ کھولنا نہیں آتا ،بڑی جلدی ترقی کر لی ۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا ۔

"میں اکثر ابراہیم کے ساتھ باہر جاتی ہوں تو اب مجھے آگیا ہے ۔"اس نے شرمندگی سے کہا تھا ۔

وہ بنا کچھ کہے باہر نکل آیا ،عمائمہ بھی جھجھکتے ہوئے باہر نکلی تھی ۔اندر آکر زوریز نے دو سے تین چائنیز ڈشیں آرڈر کی تھیں۔

جب کھانا سامنے آیا تو عمائمہ کا منہ بن گیا ۔اسے بالکل بھی چائینیز کھانا پسند نہیں تھا ۔ابراہیم جب بھی منگواتا تو وہ اپنے لیے دیسی آرڈر کرتی ۔اب زوریز کے سامنے تو وہ یہ بات نہیں کہہ سکتی تھی ۔اسے سخت بھوک لگی تھی لیکن یہ سب کھانے سے اچھا تھا وہ بھوک برداشت کرتی اور گھر جا کر کھانا کھاتی ۔

"تم کیوں نہیں کھا رہی ۔"وہ کھانا کھاتے ہوئے پوچھنے لگا ۔

"وہ مجھے بھوک نہیں ہے ۔"اس نے کہا ۔

"تو پہلے بتانا تھا میں نے ایسے ہی اتنا کھانا آرڈر کردیا ۔"وہ ناگواری سے بولا تھا ،اس لڑکی کا کوئی کام سیدھا بھی تھا ۔

"آپ گھر کے لیے پیک کروا لیں ۔انزلہ اور ابراہیم کو پسند ہے ۔"اس نے مشورہ دیا ۔

"مہربانی ،آپ نہ بھی بتاتی تو مجھے معلوم نہیں تھا ۔"وہ استہزایہ انداز میں بولا تھا ۔

وہ پھر سے شرمندہ ہوئی تھی ۔

"آپ یہاں پہ کیا کررہے ہیں،آپ لوگ تو دعوت پہ گئے تھے ۔"ابراہیم نے ان کے پاس آتے ہوئے حیرت سے کہا تھا۔وہ دوستوں کے ساتھ اسی ریسٹورنٹ میں موجود تھا ۔

زوریز نے اسے مختصراً دعوت کینسل ہونے کا بتایا ۔

"کھانا آپ نے آرڈر کیا ہے ۔"ابراہیم نے میز پہ ایک نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا تھا ۔

زوریز نے اثبات میں سر ہلایا ۔

"اور آپ سے تو انھوں نے پوچھا نہیں ہوگا ؟"ابراہیم نے عمائمہ سے کہا ۔جس نے اسے چپ ہونے کا اشارہ کیا تھا ۔

"عمائمہ کو چائنیز فوڈ پسند نہیں ہے ۔"ابراہیم نے اطلاع دی تھی۔

زوریز نے چونک کر عمائمہ کو دیکھا جو اب ابراہیم کو گھور رہی تھی ۔

''تم بتا نہیں سکتی تھی ۔''وہ سنجیدگی سے بولا ۔

''میں گھر جا کر کھا لوں گی ۔''وہ ممنائی ۔

''میں آرڈر کررہا ہوں اور بل بھی پے کردیتا ہوں۔''ابراہیم نے کہا تھا ۔

''تم اپنے دوستوں کے پاس جاؤں ،میں بل دے دوں گا ۔''

ابراہیم چلا گیا تو زوریز نے اس سے پوچھ کر پھر سے کھانا آرڈر کیا ۔

وہ زوریز کے رویے پہ حیران تھی ۔وہ کیوں بدلا بدلا لگ رہا تھا ۔کہیں وہ اس کو گھر سے نکالنے کے لیے کوئی چال تو نہیں چل رہا تھا۔

وہ لوگ ابھی کھانے سے فارغ ہوئے تھے کہ ایک لڑکا گلے میں کیمرہ لٹکائے ان کے پاس آیا ۔

'' میں فوٹوگرافر ہوں ۔زندگی میں پہلی بار میں نے دو مختلف رنگ کی آنکھوں والا انسان دیکھا ہے ۔کیا میں آپ کی تصویر لے سکتا ہوں ۔'' وہ لڑکا سیدھا عمائمہ سے مخاطب ہوا تھا ۔

عمائمہ نے گھبرا کر زوریز کو دیکھا ،جس کے ماتھے پہ بل پڑ چکے تھے ۔

'' نہیں ۔'' زوریز نے جواب دیا تھا ۔

'' صرف آنکھوں کی تصویر بناؤں گا ۔'' لڑکے نے کہا ۔

https://classicurdumaterial.com/

"جب میں نے کہا کہ نہیں تو پھر نہیں ۔" اب کی بار وہ سخت لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ اس کا بدلتا موڈ دیکھ کر پریشان ہوگئی ۔اسے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں زوریز اس بات کا غصہ اس پہ نہ نکالے ۔

" چلو ۔" اس لڑکے کے جانے کے بعد زوریز نے اس سے کہا تھا اور اس کا جواب سنے بغیر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے جانا لگا ۔

پیچھے وہ پریشانی سے اس کے ساتھ گھسیٹتی جارہی تھی ۔

وہ دونوں جس وقت رستوران سے نکلے ،عین اسی وقت دعا رستوران میں داخل ہوئی تھی ۔

□□□

"کہاں تھی تم ،اتنی دیر لگا دی ؟"ابراہیم نے دعا سے پوچھا ۔

"ہاں بس ٹریفک تھا ۔"وہ چونک کر بولی ۔ابھی ابھی اس نے زوریز کو کسی لڑکی کے ساتھ جاتے دیکھا تھا ۔وہ لڑکی کی شکل نہیں دیکھ سکی تھی ۔یقینا وہ اپنی بیوی کے ساتھ تھا ۔زوریز کو اس کی بیوی کے ساتھ دیکھ کر اس کے دل کی عجیب حالت ہوچکی تھی ۔

"اب چلو سب تمہارا کی ویٹ کررہے ہیں۔"اس نے کہا ۔

"نیہا نہیں آئی ۔"

"تمہیں پتا تو ہے کہ اس کے گھر زوریز کمال اور اس کی بیوی کی دعوت تھی لیکن وہ دعوت بھی کینسل ہوگئی کیونکہ اس کی امی کی طبیعت خراب ہوگئی تھی ۔ابھی ہم سب کھانا کھا کر اس کے گھر جائیں گے ۔"ابراہیم نے بتایا ۔

"تم لوگ کھاؤ ،میں چلتی ہوں۔"اس کا دماغ ابھی تک زوریز میں اٹکا تھا ۔

"کیوں ؟"وہ حیران ہوا ۔

"بس ایسے ہی ،میرے سر میں درد ہے ۔"اس نے کہا اور بنا کچھ سنے دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔

پیچھے وہ حیران رہ گیا ۔اسے پتا تھا کہ دعا موڈی ہے لیکن اس نے ایسا کبھی بھی نہیں کیا تھا ۔وہ جب سے یونیورسٹی آیا تھا تب سے دعا کو پسند کرتا تھا لیکن کبھی بتانے کی ہمت نہیں ہوئی تھی ۔اسے یہ ڈر تھا کہ اپنے جذبات کا اظہار کر کے کہیں وہ دعا کی دوستی سے بھی محروم نہ ہو جائے ۔

□□□

"جب دعوت کینسل ہوگئی تھی تو تمہیں کیا ضرورت تھی زوریز کی ساتھ ریسٹورنٹ جانے کی ؟"نجمہ ناگواری سے بولی تھیں۔

"انہوں نے خود کہا تھا ۔"عمائمہ نے اپنی صفائی دی ۔

"تو وہ چلا جاتا ،تم گاڑی میں بیٹھی رہتی ۔میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ رشتہ عارضی ہے پھر کیوں تم خود کو اس کی بیوی سمجھ رہی ہو ۔"انھوں نے ماتھے پہ بل ڈالے کہا تھا ۔

"میں ایسا نہیں سمجھتی ۔"اس نے نفی میں سر ہلا کر اپنی صفائی دی ۔

"اچھی بات ہے انسان کو اپنی اوقات پتا ہونی چاہیے ۔ویسے بھی تم نے جلد یہاں سے چلے جانا ہے ۔"انھوں نے اسے اس کی اوقات یاد دلائی تھی ۔

"آپ بے شک یہ رشتہ ختم کردیں لیکن مجھے یہاں سے مت نکالیں ۔آپ کو پتا ہے میرے پاس اس گھر کے علاؤہ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ۔"اس نے ملتجی لہجے میں کہا تھا ۔

"تو یہ میرا مسئلہ نہیں ہے پہلے ہی تمہاری وجہ سے ابراہیم ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے ۔میں نہیں چاہتی کہ کل کو کوئی اور نکل جائے ۔"ان کا اشارہ زوریز کی طرف تھا ۔انہیں یہ بات ہضم نہیں ہورہی تھی کہ ہمہ وقت عمائمہ سے بیزار رہنے والا زوریز اسے ریسٹورنٹ کیسے لے گیا ۔کہیں عمائمہ نے اسے اپنی زلفوں کے جال میں تو نہیں پھنسا لیا۔انہیں اس بات پہ کوئی اعتراض نہیں تھا کہ زوریز عمائمہ کو بیوی بنا لے ،اگر ان کے بیٹے کی خوشی اس میں تھی تو وہ اس کی خوشی میں خوش تھیں لیکن

وہ کنول کی بیٹی تھی ،اس میں وفا کیسے ہوسکتی تھی ۔وہ نہیں چاہتی تھیں کہ زوریز کا پھر سے دل ٹوٹے ۔

عمائمہ دل مسوس کر رہ گئی ۔ نجمہ سے نہ وہ بحث کر سکتی تھی اور نہ ہی ان کی منتیں ۔ان کا کیا بھروسہ جیسے اچانک اسے اپنے گھر میں جگہ دے دی ویسے ہی اچانک اسے نکال باہر کریں۔

▫▫▫

"جس لڑکی کی میں شکل دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا ،میں کیوں اس سے اپنا رویہ بدل رہا ہوں ۔میں نے اتنی خوبصورت لڑکیاں دیکھی ہیں لیکن میں کبھی کسی متاثر نہیں ہوا پھر کیوں مجھے عمائمہ کی خوبصورتی متاثر کررہی ہے ۔"وہ اپنے بدلتے رویے پہ حیران تھا ۔

"جب اس لڑکے نے عمائمہ کی آنکھوں کی تعریف کی تو مجھے کیوں برا لگا ؟میرا اس سے تعلق عارضی ہے ۔"ماتھے پہ تفکر کا جال بچھا تھا ۔

"یہ بدلتا رویہ اس سے پہلے کسی تباہی کا پیش خیمہ بنے ،مجھے کچھ کرنا ہوگا ۔وہ لڑکی ساحرہ ہے ،دھوکے باز ہے ۔اسے لوگوں کو ٹریپ کرنا آتا ہے ۔مجھے جلد ہی اس کا کوئی بندوبست کرنا ہوگا ۔اور اس سے پہلے میرا یہ بدلتا رویہ اسے کسی خوش فہمی میں مبتلا کرے ،مجھے اسے اس کی اوقات میں رکھنا ہوگا ۔"اس نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔

▫▫▫

"آج میں تمہارے پاس تمہاری نہیں زوریز کی بہن بن کر آئی ہوں۔اس لیے مجھے غلط مت سمجھنا۔"انزلہ نے ٹی وی دیکھتی عمائمہ سے کہا تھا۔

"کیا بات ہے ،تم مجھے کچھ پریشان لگ رہی ہو۔"وہ فکرمندی سے بولی تھی۔

" بات ہی پریشانی کی ہے ۔ہم سب گھر والے زوریز بھائی کو لے کر بہت پریشان ہیں ۔"انزلہ نے تمہید باندھی ۔

"کیوں ؟ان کو کیا ہوا ہے ؟"وہ حیران ہوئی ،رات تک تو بالکل ٹھیک تھا۔بلکہ اچھا خاصا ٹھیک تھا ،کل کیسے ریسٹورنٹ میں غصے سے لال پیلا ہوگیا تھا ۔اسے یاد ہے کیسے رات کو ریش ڈرائیونگ کر کے وہ گھر پہنچے تھے ۔سارے راستے وہ اپنی خیریت کی دعا مانگتی آئی تھی۔

"میرا بھائی بہت نرم مزاج اور محبت کرنے والا شخص تھا ،یہ تو کسی کی بیوفائی نے اسے ایسا بنا دیا ۔پچھلے دو سال سے وہ ایسا رویہ دکھا رہے ہیں ۔خود کو بس فیملی اور فیملی سے زیادہ آفس تک محدود کر لیا ہے ۔"انزلہ نے بتانا شروع کیا ۔

"اوہ اچھا ۔"وہ اس سے زیادہ کیا کہہ سکتی تھی ۔اسے زوریز کے رویے سے کیا فرق پڑتا تھا ،زوریز کے مسئلوں سے اسے کوئی لگاؤ نہیں تھا ،اسے بس اپنے باپ کا دل جیتنا تھا ۔

"تم پوچھو گی نہیں کہ کیا ہوا تھا؟"

"کیا ہوا تھا؟"

انزلہ نے اسے شروع سے آخر تک ہر بات بتائی تھی ،جسے سن کر اسے حسیب منزل کے مکینوں کے لیے دکھ ہوا تھا ۔اسے پہلی بار زوریز پہ بھی ترس آیا تھا ۔اس نے دعا کی تھی کہ یہاں کے لوگوں کے مسئلے حل ہو جائیں ۔

"اب جو کرنا ہے تمہیں کرنا ہے ۔"انزلہ کے الفاظ نے اسے حیران کیا تھا ،وہ بھلا کیا کرسکتی تھی ۔

"تم ان کی بیوی ہو ،جو تم کرسکتی ہو وہ کوئی بھی نہیں کرسکتا ۔"انزلہ نے مزید کہا تھا ۔

"وہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں،انہوں نے مجھے جان سے مار دینا ہے ۔"وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ۔

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے عمائمہ ۔میرا بھائی قاتل تھوڑی ہے ۔"انزلہ کو یہ بات بری لگی تھی ۔

"وہ میں نے ویسے ہی ایک بات کہی تھی ۔"اس نے صفائی دی ۔

"اس مشکل وقت سے انہیں تم ہی نکال سکتی ہو ۔مجھے پتا ہے کہ تمہیں بھائی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن تمہیں یہ پاپا اور ابراہیم کے لیے کرنا ہوگا ۔میں تمہیں یقین دلاتی ہوں جس

وقت زوریز بھائی پہلے جیسے ہوئے اسی وقت میں پاپا کے سامنے تمہاری حمایت میں کھڑی ہوجاؤ گی اور وہ تمہیں بیٹی مان کر ہمیشہ اپنے پاس رکھیں گے ۔''انزلہ نے ترپ کا پتا پھینکا تھا ۔

''سچ میں۔''بڑی بڑی آنکھوں میں بے یقینی تھی ۔

''ہاں سچ میں ،میں جیسے کہوں گی تمہیں ویسے ہی کرنا ہوگا اور ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے ۔میں تمہارے ساتھ ہوں ۔''انزلہ نے اس کی ہمت بندھائی تھی ۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ،باپ کی محبت حاصل کرنے کے لیے تو وہ کوئلوں پہ بھی چل سکتی تھی ۔

▫▫▫

''سچ کہہ رہا ہوں اماں ،وہ عمائمہ ہی تھی ۔اس کے ساتھ اس کا شوہر تھا ۔وہ لوگ کسی بڑے سے ہوٹل سے نکل رہے تھے ۔''تبریز نے صدف کو بتایا تھا ۔

''لیکن کنول تو کہہ رہی تھی کہ وہ اپنے باپ کے گھر ہے ۔''انھوں نے کہا ۔

''ہو سکتا ہے باپ نے نہ رکھا ہو تو شوہر ساتھ لے گیا ہو۔اماں اس نے اتنے مہنگے کپڑے پہن رکھے تھے اور اتنا مہنگا فون پکڑا ہوا تھا ۔میں تو پہلی نظر میں پہچان نہیں سکا ۔''تبریز نے مزید بتایا ۔

"واہ اس اترن پہننے والی کی قسمت کھل گئی ۔ہم نے بے گھر کیا تو اسے محل مل گیا ۔لگتا ہے اس کا شوہر بہت امیر ہے ۔"صدف رشک اور حسد کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولی تھیں۔

"اور نہیں تو کیا ، خوامخواہ میری بات نہیں مانی ۔ مجھ سے شادی ہوئی ہوتی تو آج آپ لوگوں کے پاس مفت کی نوکرانی موجود ہوتی ۔"تبریز نے کہا ۔جب سے اس نے عمائمہ کو دیکھا تھا انگاروں پہ لوٹ رہا تھا ۔کیسے اس کا شوہر اس کا ہاتھ پکڑے اسے لے کر جارہا تھا ۔لگ رہا تھا اپنے گھر میں وہ بے گھر لڑکی بہت خوش تھی ۔

"سچ کہہ رہا ہے ۔یہاں تو کام کر کے ہڈیاں گھس گئی ۔نہ تیرے باپ کو خیال ہے نہ تیرے تایا کو ۔"انہیں بھی افسوس ہوا ۔

"ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ، میں کسی سے کہہ کر عمائمہ کو پتا کرواتا ہوں۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا ۔

"کیوں تم نے اس سے شادی کرنی ہے ؟وہ کیوں اپنی شوہر کو چھوڑ کر تجھ سے بیاہ کرے گی ۔"

"اوہ ہو اماں ۔شادی نہ کی تو بھی ہمارے بڑے کام کی ہے ۔"وہ آنکھیں گھما کر بولا تھا ۔اور اپنا پلان بتایا ۔صدف کو اس کا پلان پسند آیا تھا ۔

□□□

عمائمہ نے تھوک نگل کر زوریز کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔آج سے اسے اپنے مشن پہ لگ جانا تھا ۔اسے پتا تھا کہ یہ مشکل کام ہے لیکن باپ کی محبت حاصل کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتی تھی ۔

"کون ہے ۔"کمرے سے زوریز کی مصروف آواز گونجی تھی ۔

وہ چائے کا کپ تھامے ،ہمت کر کے اندر داخل ہوئی تھی ۔

"تم یہاں پہ کیوں آئی ہو ۔"لیپ ٹاپ پہ مصروف زوریز نے سنجیدگی سے پوچھا تھا ۔

"وہ میں آپ کے لیے چائے لائی تھی ۔"اس نے کہا اور جلدی سے کپ میز پہ رکھا ۔

"میں نے منگوائی تھی ۔"وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا ۔

"نہیں لیکن آپ اس وقت چائے پیتے ہیں تو اس لیے لے آئی ۔"وہ تھوک نگل کر بولی ۔زوریز کی نگاہیں اس پہ کپکپی طاری کردیتی تھیں۔

"تمہیں کس احمق نے کہا کہ میرے کھانے پینے کی ٹائمنگ پہ نظر رکھو اور بنا میرے حکم کے کچھ بھی منہ اٹھا کر لے آؤ ۔"وہ تیز لہجے میں استفسار کرنے لگا ۔

"ایک چائے کا کپ ہی تو ہے ،آپ کیوں برا منا رہے ہیں ۔"وہ جھجھک کر بولی تھی ۔اندر سے اس کی جان نکل رہی تھی ۔

''تم کس خوشی میں یہ پھرتیاں دکھا رہی ہو ۔ارادے کیا ہیں تمہارے ۔''وہ دونوں ابرو اٹھائے ماتھے پہ بل ڈالے کھڑے ہوتے ہوئے بولا تھا ۔وہ عمائمہ کے جواب پہ حیران تھا ۔

''میں چلتی ہوں ۔''اس کی ہمت جواب دے گئی تھی ۔اس سے پہلے زوریز غصے میں آتا اسے کھسک جانا چاہیے تھا ۔

''اپنی جگہ سے ہلی تو یہاں ہی قبر بنا دوں گا ۔''وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں بولا تھا ۔

عمائمہ کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں ۔اسے احساس ہوا کہ اس نے اپنے پیروں پہ خود کلہاڑی ماری ہے ۔

''بتاؤ مجھے کیا سوچ کر تم میرے کمرے میں چلی آئی اور ساتھ یہ چائے بھی لے آئی ۔تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔''وہ اس کے سامنے کھڑا تیکھے لہجے میں پوچھ رہا تھا ۔

''وہ میں آپ کی بیوی ہوں تو بس اس لیے ۔''وہ پیچھے ہوتے ہوئے انزلہ کا یاد کرایا جملہ دہرانے لگی ،موقع دیکھ کر اس کا بھاگنے کا ارادہ تھا ۔

''کیا کہا ہے ،زرا پھر سے کہنا ۔''وہ اس کا دایاں بازو دبوچے سخت لہجے میں پوچھا تھا ۔وہ عمائمہ کے جواب پہ حیران تھا ،اس ڈیڑھ مہینے میں پہلی بار عمائمہ نے یہ بات کہی تھی۔

"کچھ نہیں۔"وہ نفی میں سر ہلا کر بولی تھی ۔بازو میں درد شروع ہوگیا تھا ۔

"نہیں میں سننا چاہتا ہوں ۔بولو۔"

"مجھے درد ہورہا ہے ۔"وہ نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ بولی تھی ۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے آئندہ اگر ایسی بکواس کی تو جان نکال دوں گا ۔میرا خیال ہے کئی دنوں سے تمہاری بے عزتی نہیں ہوئی تو تم کسی غلط فہمی کا شکار ہوگئی ہو۔"وہ اس کا بازو چھوڑتا طنزیہ لہجے میں بولا تھا ۔

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

"ایسا ہی ہے ،دو چار دن تمہیں چھوٹ کیا دے دی تم اپنی اوقات بھول گئی ۔میں نے تمہیں پہلے دن ہی سمجھایا تھا خود کو میری بیوی سمجھنے کی غلطی مت کرنا ۔دوبارہ یہ بات کہی تو تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔"وہ سخت لہجے میں اسے دھمکا رہا تھا ۔

عمائمہ نے جھٹ اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

"جاؤ یہاں سے ،دوبارہ میرے کمرے کے آس پاس بھی مت دکھائی دینا ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔"وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے بولا تھا ۔

عمائمہ جھٹ کمرے سے بھاگی تھی اور اپنے کمرے میں آکر اس نے سانس لیا تھا۔

"توبہ ،توبہ یہ تو بڑا مشکل کام ہے ۔میں انزلہ کو منع کردوں گی ۔"اس نے دل میں سوچا تھا ۔

▫▫▫

"میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا لیکن تمہیں میری بات کا یقین نہیں آیا ۔اس کو دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے ۔"نیہا نے پریشان بیٹھی دعا سے کہا تھا ۔

"کرتا ہو گا لیکن مجھے وہ چاہیے ۔بس میں اس کو اس لڑکی کے ساتھ دیکھ کر جیلس ہوگئی تھی ۔اور میرے لیے میری محبت اہم ہے ۔تم دیکھنا میں اسے اس لڑکی سے چھین لوں گی ۔"

"یار بس کر دو ۔تمہیں زوریز سے بھی اچھا شخص مل جائے گا ۔"نیہا نے اسے سمجھانا چاہا۔

"یقیناً تمہارا اشارہ ابراہیم کی طرف ہوگا ۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولی ۔

"تم اس کے جذبات سے آگاہ ہو ۔"نیہا حیران ہوئی۔اسے لگا یہ بات صرف وہ جانتی ہے۔

"ہاں میں کوئی بچی تھوڑی ہوں ۔مجھے اس کے جذبات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے ۔ابھی تک اس نے اظہار نہیں کیا تو میں اسے برداشت کررہی ہوں لیکن جس دن اس نے اظہار کیا ،میں اس سے دوستی ختم کر دوں گی ۔"اس نے کہا ۔

"اچھا جیسے تمہاری مرضی ویسے میرا اشارہ ابراہیم کی طرف نہیں تھا ،میں جنرل بات کہہ رہی تھی ۔زوریز کا تمہارا ہونا ناممکن ہے ۔تم اتنے عرصے سے کوشش کر رہی ہو لیکن کیا کوئی نتیجہ نکلا نہیں نا ۔تمہیں اب اس کا پیچھا چھوڑ دینا چاہیے ۔جتنا وہ غصے والا ہے یہ نہ ہو کسی دن سب

کے سامنے تمہیں ذلیل کردے اور بات پھر تمہارے والدین تک جا پہنچے ۔''نیہا نے اسے سنجیدگی سے سمجھایا تھا ۔

''تمہارا اپنا دل ابراہیم پہ آیا ہے ،اس لیے ایسے کہہ رہی ہو ۔اگر زوریز میرا نہیں ہوسکتا تو ابراہیم بھی تمہارا نہیں ہوسکتا ۔''وہ ناگواری سے بولی تھی ۔نیہا کے منہ سے بار بار یہ سننا اسے اچھا نہیں لگتا تھا ۔

''میں تمہاری بھلائی کے لیے کہہ رہی تھی ۔اور ابراہیم کے لیے میرے جذبات میرا مسئلہ ہے ۔''نیہا کے چہرے پہ بھی ناگواری چھائی تھی۔اسے نہیں معلوم تھا کہ دعا اس کے جذبات کو غلط رنگ دے گی ۔وہ دعا کی بھلائی کے لیے کہہ رہی تھی اور دعا اسے غلط سمجھ رہی تھی ۔

''زوریز بھی میرا مسئلہ ہے ۔''وہ دوبدو بولی ۔

''پھر اپنا مسئلہ خود نمپٹاؤ۔''نیہا نے ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے کہا ۔ عجیب الٹے دماغ کی تھی دعا ۔

''نمپٹا لوں گی ۔تم فکرمند نہ ہو ۔''وہ ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے بولی تھی اور بنا نیہا کی بات سنے وہاں سے چلی گئی ۔

پیچھے نیہا افسردہ ہوگئی ۔اسے دعا سے یہ امید نہیں تھی ،وہ اس کے ساتھ مخلص تھی اور دعا اسے غلط سمجھ رہی تھی ۔اس نے دعا کے لیے اتنا کچھ کیا تھا اور وہ سب بھول گئی ۔

▫▫▫

"کس کے لیے کافی بنا رہی ہو ۔"عمائمہ نے ثوبیہ سے پوچھا ۔

"حسیب صاحب اور ابراہیم صاحب کے لیے ۔

" میں بنا دیتی ہوں ۔"عمائمہ نے کہا ۔

ثوبیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔عمائمہ اکثر کچھ نہ کچھ بناتی رہتی تھی ۔شروع شروع میں اس نے عمائمہ کے نزدیک آنے کے لیے جھوٹی خوشامد کرنے کی کوشش کی تھی اور اپنی خدمات پیش کی تھیں لیکن عمائمہ نے منع کردیا ۔وہ تو عمائمہ کو سادہ سمجھتی تھی لیکن عمائمہ تو بہت تیز نکلی تھی ۔

اس نے کافی بنا کر ٹرے میں رکھی اور سٹڈی روم میں چلی آئی ۔جہاں حسیب ابراہیم سے اپنے نئے پراجیکٹ کے بارے میں ڈسکس کررہے تھے اور ابراہیم حیران ہورہا تھا ،پہلی بار ڈیڈ اس کی بات سن رہے تھے اور اس کی بات کو اہمیت دے رہے تھے ۔

"میں نے ثوبیہ کو کافی لانے کا کہا تھا ۔"عمائمہ کو دیکھ کر حسیب احمد کے چہرے پہ ناگواری چھائی تھی لیکن ابراہیم کی خاطر انھوں نے اپنے لہجے کو نارمل رکھا۔

''وہ ابراہیم کو میرے ہاتھ کی کافی پسند ہے تو اس کے لیے بنا رہی تھی تو آپ کے لیے بھی بنا دی ۔''وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی ،اسے پھر سے باپ کے ہاتھوں بے عزت ہونے کا ڈر تھا ۔

''عمائمہ بہت اچھی کافی بناتی ہے ڈیڈ ۔ہمارے لیے لا رہی تھی تو اپنے لیے بھی لے آتی ۔ساتھ بیٹھ کر پی لیتے ۔''ابراہیم نے پہلے حسیب کو بتایا اور پھر عمائمہ سے کہا ۔

'' ہم یہاں پہ باتیں کرنے تو نہیں بیٹھے ابراہیم ،کام کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔''انہوں نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا تھا ۔

''میں چلتی ہوں آپ لوگ کام کریں ۔''وہ باپ کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی ۔

''جب تک ہم کافی پیتے ہیں، تم بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ ۔''ابراہیم نے اسے اپنے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا ۔

حسیب احمد کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ۔

عمائمہ خاموشی سے بیٹھ گئی ۔

''آپ کو پتا ہے عمائمہ میٹرک کی تیاری کر رہی ہے ۔''ابراہیم نے باپ کو بتایا ۔

''اچھا ۔''انہیں نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

''اور آپ کو پتا ہے یہ بہت ذہین ہے ۔اتنے عرصے بعد اس نے پڑھائی شروع کی ہے لیکن پھر بھی بہت تیزی سے کورس مکمل کررہی ہے ۔''ابراہیم نے مزید بتایا تھا ۔

''ابراہیم مجھے پڑھاتا ہے ۔''اس نے باپ کو بتایا ۔

''میں ایک ضروری کام کر کے آتا ہوں ۔''وہ اس سے زیادہ عمائمہ نامہ برداشت نہیں کرسکتے تھے ۔

''لگتا ہے برا منا گئے ۔''وہ دل برداشتہ ہوئی ۔

''پریشان نہ ہوں ۔ڈیڈ اب بدل رہے ہیں،میرے ساتھ بھی ان کا رویہ تبدیل ہوگیا ہے ،دیکھئے گا میں ان کو آپ کے لیے قائل کر لوں گا ۔''وہ یقین سے بولا تھا ۔

وہ جواباً مسکرائی ۔اس نے ابھی تک ابراہیم کو اپنی اور انزلہ کی دوستی کے بارے میں نہیں بتایا تھا ۔اور نہ ہی انزلہ کا پلان ۔اسے ابراہیم سے سب چھپانا عجیب لگ رہا تھا لیکن مجبوری تھی ۔

□□□

''میں تنگ آگیا ہوں اور اس رشتے کو ختم کرنا چاہتا ہوں ۔''زوریز نے نجمہ بیگم سے کہا تھا ۔

''میں بھی یہ چاہتی ہوں ۔''انھوں نے کہا ۔

''پھر اب کیا کرنا ہے ۔''

''جب تم اسے چھوڑ دو گے تو ظاہر ہے وہ یہاں پہ نہیں رہ سکتی ،اسے اس گھر سے جانا ہوگا

۔''انہوں نے کہنا شروع کیا۔

''ہاں ظاہر ہے ،ایسے اس کا یہاں رہنا عجیب لگے گا،ویسے بھی انکل اس کو یہاں نہی رکھنا

چاہتے۔کیا آپ اس کو یہاں روکنا چاہتی ہیں؟''اس نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

''ابراہیم اسے یہاں رکھنا چاہتا ہے ۔''انہوں نے بتایا۔

''اسے صحیح غلط کا کیا پتا اور آپ کب سے ابراہیم کی باتوں کو اہمیت دینے لگیں۔''وہ ان کے

جواب پہ حیران ہوا تھا۔

''اس کی باتوں کو اہمیت نہ دے کر اس کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔وہ ہم سب سے

بدگماں ہوچکا ہے ۔''انہوں نے تفصیلاً سارا کچھ زوریز کو بتایا تھا۔

''یہ صحیح ہے ہر بار آپ مجھے قربانی کا بکرا بنا دیں ۔پہلے اپنی عزت کے لیے اور اب ابراہیم کی

خوشی کے لیے ۔میں جو رشتہ قائم نہیں رکھنا چاہتا اس کا کیا؟''وہ بھڑکا تھا۔

''ہمیشہ تمہاری بات کو اہمیت دی ہے زوریز ،اور میں کب کہہ رہی ہوں کہ وہ ہمیشہ یہاں

رہے گی ۔مجھے بس ابراہیم کے دل سے اس کی محبت نکالنے دو ،اس کے بعد میں اسے گھر

سے نکال دوں گی ۔''وہ نرمی سے اسے یقین دلانے لگیں ۔

"یہ تو پھر نہ نکالنے والی بات ہوئی ۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولا ۔

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے اور تم کیوں اسے اہمیت دے رہے ۔تم اسے نظر انداز کرو ۔"انہوں نے اسے سمجھایا ۔

"کیونکہ میرا دماغ خراب ہے ۔"وہ چڑ کر بولا اور اپنے کمرے میں چلا گیا ۔اس کا دماغ کھول رہا تھا ،وہ اپنے بدلتے جذبات کو لے کر پریشان تھا ،اور یہاں کسی کو اس کی فکر نہیں تھی ۔اسے عمائمہ پہ جی بھر کر غصہ آیا تھا۔سارے فساد کی جڑ وہ تھی ،جب سے وہ اس کی زندگی میں آئی تھی ،سکون کا ایک لمحہ میسر نہیں ہوا تھا ۔

▫▫▫

"میں نے تمہیں کل منع کردیا تھا ۔میں اب زوریز کے سامنے نہیں جاؤں گی ۔"وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ۔

"لیکن کیوں عمائمہ ،کیا تم نہی چاہتی کہ ڈیڈ تم سے محبت کریں ۔"انزلہ نے پوچھا ۔

"وہ تم سے اتنی محبت کرتے ہیں ،تم ان سے بات کرو اور پھر ابراہیم بھی کوشش کررہا ہے ۔مجھے یقین ہے وہ ایک دن مجھے اپنی بیٹی تسلیم کرلیں گے ۔"اس نے کہا ۔

"میں ان سے بات کر لوں گی لیکن اگر تم زوریز بھائی کو زندگی کی طرف واپس لاؤ گی تو وہ زیادہ جلدی تمہیں بیٹی قبول کر لیں گے ۔"انزلہ نے ناگواری کنٹرول کرتے ہوئے کہا ۔

''میں انتظار کر لوں گی ۔''

''تم میری بات نہیں سمجھ رہی ،امی نے کیا کہا تھا کہ وہ جلد تمہیں یہاں سے نکال دیں گی اور زوریز بھائی بھی تمہیں چھوڑ دیں گے ۔اب تم سوچو کہ اگر میرے اور ابراہیم کے ڈیڈ کو سمجھانے سے پہلے تم یہاں سے چلی گئی تو ؟''وہ ضبط سے بولی ۔

''ہاں یہ بھی صحیح ہے لیکن مجھے زوریز سے بہت ڈر لگتا ہے اگر انہوں نے مجھے مارا تو ؟''وہ اس کی بات سمجھ گئی تھی لیکن ساتھ ہی اپنا ڈر بھی بتایا ۔

''میرا بھائی عورتوں پہ ہاتھ نہیں اٹھاتا ۔''انزلہ نے کہا اور دل میں سوچا کہ جان چھوٹ جائے گی ۔

''اچھا میں کوشش کروں گی لیکن اگر کچھ غلط ہوا تو مجھے بچا لینا ۔''وہ دل پہ پتھر رکھ کر بولی تھی ۔

''کیوں نہیں ،کوئی بھی مسئلہ ہوا مجھے ضرور بتانا ۔میں تمہاری مدد کروں گی ۔''انزلہ اس کے مان جانے پہ خوش ہوئی تھی ۔

▫▫▫

''یہ تم دونوں کی ناراضگی چل رہی ہے ۔''ابراہیم نے نیہا سے پوچھا ۔وہ کمپیس کے لان میں بیٹھے تھے ۔

''نہیں ،کیوں ؟''وہ چونک کر بولی ۔

''تم لوگ بات نہیں کررہے تھے تو اس لیے ۔''اس نے کہا ۔

''ایسی کوئی بات نہیں ۔''اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا ۔تب ہی دعا وہاں آئی تو ابراہیم نے اس سے پوچھا ۔

''ہاں ہم ناراض ہیں ۔''دعا نے بتایا ۔

''کیوں ۔''وہ حیران ہوا ۔حیران تو نیہا بھی ہوئی تھی ۔

''دراصل میں کسی کو پسند کرتی ہوں۔میرا اور اس کا جھگڑا ہوگیا تو نیہا نے کہا کہ اس میں میری غلطی ہے ۔بس اسی بات کو لے کر میں اس سے ناراض ہوگئی ۔''دعا نے بتایا۔

ابراہیم کے چہرے کا رنگ بدلا تھا ۔دل کی عجیب سی حالت ہوئی تھی ۔ابھی تو ابتدائے محبت تھی ،اور اسے منہ کی کھانی پڑی ۔

نیہا نے فکرمندی سے ابراہیم کو دیکھا تھا۔

''اوہ اچھا ۔مجھے ایک کام ہے ،میں چلتا ہوں ۔''وہ بمشکل بولا تھا اور وہاں سے اٹھ گیا ۔

''تمہیں ابراہیم کو یہ بات نہیں کہنی چاہیے تھی۔''نیہا اداسی سے بولی ۔

https://classicurdumaterial.com/

"میں نے جان بوجھ کر کہا ہے ۔تم اس کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو اور مجھے سمجھا رہی تھی کہ زوریز کو بھول جاؤں ۔اب یہ کبھی میرے بارے میں نہیں سوچے گا ۔"وہ تنفر سے بولی ۔

"میں صرف تمہاری بھلائی کے لیے کہہ رہی تھی دعا ۔تمہیں ابراہیم کو بیچ میں نہیں گھسیٹنا چاہیے گا ۔"

"مجھے تمہاری کسی نصیحت کی ضرورت نہیں ہے ۔اور جب دماغ ٹھکانے پہ آئے تو آکر سوری کرلینا ۔"دعا نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور وہاں سے چل دی ۔

وہ حیرت سے دعا کو جاتا دیکھ رہی تھی ۔چاہے اس کی غلطی ہو یا دعا کی ،وہ ہی ہمیشہ معافی مانگتی تھی لیکن اس بار اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایسا نہیں کرے گی ۔وہ دعا کی دوست تھی اور جانتی تھی کہ وہ غلط راستے کا انتخاب کررہی ہے ،اس کی بھلائی کے لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتی تھی ۔

▫▫▫

زوریز نے کپڑے پریس کروانے کے لیے ملازمہ کو دیئے تھے جو عمائمہ نے اس سے لیے اور خود پریس کیے ۔آج دو دن بعد وہ پھر زوریز کے کمرے کے باہر موجود تھی ۔یہ نہیں تھا کہ کھانے کی میز پہ زوریز سے سامنا نہیں ہوتا تھا ،لیکن وہ اسے اگنور کر دیتا تھا پھر وہ بھی دوسروں لوگوں کی موجودگی میں انزلہ کی ہدایت پہ عمل نہیں کرسکتی تھی ۔

''اللہ جی آج پھر بچا لیں ۔''اس نے دل میں دعا مانگی اور اس بار وہ دروازہ کھٹکھٹائے بغیر اندر داخل ہوگئی۔

زوریز جو ٹی وی دیکھ رہا تھا اسے ایسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر حیران رہ گیا۔یہ لڑکی آخر چاہتی کیا تھی ؟کہاں اس کے سامنے عمائمہ کی ٹانگیں کانپنا شروع ہوجاتی تھیں اور کہاں اب بہادری سے اس کے کمرے میں گھس آئی تھی ۔آج تو وہ معلوم کرنے والا تھا کہ اس کے ارادے کیا ہیں؟

''آپ کے کپڑے ۔''اس نے بنا زوریز کی طرف دیکھے کپڑے بیڈ پہ پھیلائے تھے ۔

''میں نے تم سے کہا تھا کہ کپڑے پریس کرو ۔''وہ اسے شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

''نہیں میں نے اپنی مرضی سے کیے ہیں۔''اس نے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیری تھی ۔

''اور تم سے کس نے کہا کہ میرے معاملے میں اپنی مرضی کرو ۔''وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا تیکھے لہجے میں پوچھنے لگا ۔

''میں بہت اچھے کپڑے پریس کرتی ہوں ۔پہلے بھی میں ہی کرتی تھی۔''وہ اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر ڈرتے ہوئے بولی تھی ۔شکر تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا،اس کے پاس بھاگنے کا آپشن موجود تھا۔

''میں بھی بہت اچھے سے تم جیسوں کو سیدھا کرنا جانتا ہوں ۔''وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔

عمائمہ جواباً خاموش رہی ۔

''بیٹھو ۔''زوریز نے اسے بیڈ پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''جی ۔''اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں ۔

''سنائی نہیں دیا،بیٹھو ۔''اب کی بار وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

''میں چلتی ہوں ۔''وہ بوکھلا کر بولی تھی اور دروازے کی طرف قدم بڑھائے ۔

''میری اجازت کے بغیر تم یہاں سے نہیں جاسکتی ۔''وہ اسے بازو سے دبوچے تیز لہجے میں بولا تھا۔

''آپ غلط سمجھ رہے ہیں ،میں تو بس بیوی ہونے کی حیثیت سے آپ کے کام کررہی تھی۔''اس نے ممکنہ خطرے سے بچنے کے لیے اپنی صفائی دی تھی ۔اور خود کو پھنسا بیٹھی تھی ۔

زوریز نے اس کا بازو چھوڑا اور کمرے کے دروازے کو لاک لگایا ۔

عمائمہ نے تھوک نگل کر زوریز کو دیکھا تھا ۔

"مجھے اس شخص کا نام بتاؤ جس نے تمہارے ذہن میں یہ خناس بھرا ہے ۔"وہ سینے پہ بازو باندھے اس کے سامنے کھڑا تھا ۔

عمائمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

"مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے ۔سچ سچ بتاؤ تمہاری ان ساری فضول حرکتوں کا کیا مقصد ہے ؟تم چاہتی کیا ہو؟کیا میں نے اس دن تمہیں سمجھایا نہیں تھا کہ یہ فضول بات اپنے دماغ سے نکال دو ۔اس کے باوجود کیوں تم ڈھیٹ بن کر پھر میرے سامنے موجود ہو ،آخر تم چاہتی کیا ہو ؟کیوں میرا سکون برباد کرنے پہ تلی ہو ۔"وہ اسے کندھوں سے پکڑے جھنجھوڑتے ہوئے بولا تھا ۔پہلے ہی مما کی باتیں سن کر اس کا دماغ خراب ہوگیا تھا اور اوپر سے عمائمہ کی یہ حرکتیں ۔

عمائمہ کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا ۔وہ کیا کہتی وہ یہ سب اس کی بھلائی کے لیے کررہی ہے ،نہیں بلکہ وہ یہ سب اپنے باپ کی محبت حاصل کرنے کے لیے کررہی تھی۔

https://urduclassicmaterial.com/

''عمائمہ تم میرا دماغ خراب کررہی اور جس دن میرا دماغ خراب ہوا اس دن جو ہوگا اس کی زمہ دار تم ہوگی ۔''وہ سخت لہجے میں اسے وارن کررہا تھا ۔

''آپ غصہ نہ کریں ۔''وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی ۔

''واٹ ؟میں کیا بکواس کررہا ہوں اور تم کیا راگ الاپ رہی ہو۔''اس کا دماغ گھوما تھا ۔

عمائمہ نے ڈر کے پیچھے ہونا چاہا لیکن زوریز کی سخت گرفت کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکی۔

''تمہارا یہ باتیں کرنے کا کیا مقصد ہے ؟اوہ کہیں تم میری بیوی بن کر یہاں راج کرنے کا خواب تو نہیں دیکھ رہی ۔''وہ اسے چھوڑتے ہوئے استفہامیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

۔

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

''پھر تم کیوں میری بیوی بننے کے خواب دیکھ رہی ہو۔چند دن کی بات ہے پھر اس گھر سے باہر ہوگی ۔تمہارے حق میں بہتر ہوگا کہ مجھ سے دور رہو ۔''وہ سخت لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ نے نم ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا ،آخر کیوں اس کی تان اسے اسے گھر سے نکالنے پہ ٹوٹتی تھی ۔

"یہ آخری وارننگ تھی ،اب اگر تمہارے منہ سے بیوی کا لفظ نکلا تو میں نے سچ میں تمہیں بیوی بنا لوں گا ۔"اس بار اس کا لہجہ رعایت سے عاری تھی ۔

عمائمہ نے گھبراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

عمائمہ کے جانے کے بعد وہ سر تھام کر بیٹھ گیا ۔پتا نہیں اس لڑکی کو کیا ہوگیا تھا اور وہ چاہ کر بھی اس پہ پہلی جیسی سختی نہیں دکھا رہا تھا لیکن وہ یہ بات جانتا تھا کہ اگر عمائمہ کا یہ رویہ رہا تو اس کا ضبط ٹوٹ جائے گا ۔

▫▫▫

"تمہیں کیا ہوا ہے ؟" نجمہ ابراہیم کی سرخ ہوتا رنگ دیکھ کر پریشان ہوئی تھیں ۔

"کچھ نہیں ،طبیعت خراب ہے ۔میں آرام کروں گا ۔"اس نے سنجیدگی سے کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا ،پیچھے وہ فکرمند ہوگئیں ۔

کمرے میں آکر اس کا ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا تھا ۔اسے پتا ہی نہیں چلا کب وہ دعا کا اسیر ہوا اور اسے دیکھنا اور اس سے بات کرنا ابراہیم کی زندگی کا لازمی جز بن گیا ۔

اس کی زندگی کی پہلی محبت تھی ،دل ٹوٹنے کا درد حد سے سوا تھا۔اس نے اس عرصے میں دعا کے حوالے سے کیا کیا خواب دیکھ لیے تھے ،اور خواب ٹوٹنے کی تکلیف جان نکالنے والی ہوتی ہے ۔

مسئلہ یہ تھا کہ وہ اپنا یہ درد کسی سے شیئر نہیں کرسکتا تھا۔اس نے عمائمہ کو بھی دعا کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔عمائم سے لاکھ بے تکلفی سہی لیکن یہ بات کرتے ہوئے وہ ہمیشہ جھجھکتا تھا۔

اب یہ تکلیف ساری زندگی کے لیے اکیلی جھیلنی تھی۔

▫▫▫

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے؟"کنول نے پریشان بیٹھی دعا سے کہا تھا۔

اس نے سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھا تھا۔

"اتنا عرصہ ہوگیا ہے،تم کب اس لڑکے کے گھر والوں کو بلاؤں گی؟"انہوں نے پوچھا۔

"جب مناسب وقت ہوگا تب بلوا لوں گی۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"اور یہ مناسب وقت کب آئے گا؟"انہوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"آپ کیوں مجھے گھر سے نکالنے کے در پہ ہیں؟ابھی میری عمر ہے شادی کی۔"اس نے تیکھے لہجے میں ماں سے پوچھا تھا۔

"میں شادی کا نہیں کہہ رہی،صرف رشتہ ہونے کا کہہ رہی ہوں۔"

"جب وقت آئے گا رشتہ بھی ہوجائے گا۔"

"تم نے کہیں ہم سے جھوٹ تو نہیں بولا؟"انہوں نے مشکوک نظروں سے دعا کو دیکھا تھا۔

"بس کردیں مما ،کتنے سوال کریں گی اور مجھے کیا ضرروت ہے جھوٹ بولنے کی ۔"وہ بگڑ کر بولی تھی۔

"اکثر لڑکیاں شادی سے بچنے کے لیے وقتی طور پہ یہ بہانہ بنا دیتی ہیں۔ "انہوں نے کہا ۔

"مجھے بہانہ بنانے کی ضرروت نہیں ہے کیونکہ میں جانتی ہوں میری زندگی کا فیصلہ کرنے کا اختیار صرف میرے پاس ہے۔"اس نے جتاتے ہوئے کہا تھا ۔مقصد یہ بتانا تھا کہ اس پہ کسی کا حکم نہیں چلے گا ۔

"تو اس لڑکے کی فیملی سے نہیں تو کم از کم اس سے ہی ملوا دوں ۔تاکہ مجھے کچھ تسلی ہو کہ تم نے اچھے لڑکے کا انتخاب کیا ہے ۔"اب کی بار انہوں نے نرمی سے کہا تھا ۔وہ دعا کے موڈ کو اچھے سے جانتی تھیں ۔

"اس سے بات کروں گی اگر وہ مانا تو ۔اور یقین رکھیں اس کا تعلق بہت اعلیٰ خاندان سے ہے ۔"اس نے بتایا ۔

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

▫▫▫

"میں کچھ دنوں کے لیے مری جارہا ہوں۔"ابراہیم نے کھانے کی میز پہ سب کو بتایا تھا ۔

"کب تم لوگوں کا پلان بنا؟ تم نے بتایا نہیں۔" نجمہ نے پوچھا ۔ابراہیم اکثر دوستوں نے ساتھ گھومنے جاتا رہتا تھا ۔

"بس اچانک بن گیا ۔" ابراہیم نے کہا ۔اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اکیلا جارہا تھا ۔کل بہت سوچ سمجھ کر وہ اس نتیجے پہ پہنچا تھا کہ اسے کچھ دنوں کے لیے سب سے دور چلے جانا چاہیے ۔یہاں اس کی خراب حالت سب کی نظروں میں آسکتی تھی ۔وہ کچھ وقت اپنے ساتھ گزار کر خود کو سنبھلنے کا موقع دینا چاہتا تھا ۔

عمائمہ نے حیرت سے ابراہیم کو دیکھا تھا ۔جو کچھ بدلا بدلا لگ رہا تھا اور ابراہیم نے اس سے بھی جانے کا ذکر نہیں کیا تھا ۔

"چلو اچھی بات ہے گھوم پھر آؤ، دماغ فریش ہو جائے گا ۔" حسیب احمد نے کہا ۔

"اور یونیورسٹی کا کیا ہوگا ؟" زوریز نے پوچھا تھا ۔

"چھٹیاں مل گئی ہیں ۔" ابراہیم نے بتایا تھا ۔

عمائمہ بے چین ہوچکی تھی ،اسے ابراہیم ٹھیک نہیں لگ رہا تھا ۔کھانا کھا کر حسب معمول چائے پی گئی تھی اور وہ ابراہیم کے ساتھ بیٹھی تھی ۔

"کوئی مسئلہ ہے ابراہیم ۔" اس نے پوچھا ۔

ابراہیم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔کسی کو اس کی دل کی حالت کا علم نہیں تھا لیکن عمائمہ نے بھانپ لیا تھا کہ کوئی مسئلہ ہے۔

"نہیں کچھ تو ہوا ہے؟ابھی کل رات ہم لڈو کھیل رہے تھے،تب تو تم نے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا۔"عمائمہ نے کہا تھا۔

"آج یونیورسٹی میں اچانک پلان بن گیا۔ابھی تو دوستوں کے ساتھ جا رہا ہوں۔اگلی مرتبہ میں اور آپ جائیں گے۔اور خوب انجوائے کریں گے۔"اس نے زبردستی مسکرا کر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے لیکن اگر کوئی مسئلہ ہو تو بتا دینا۔"اس نے تائید کی تھی۔

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

جبکہ نجمہ کے ساتھ بات کرتا زوریز گاہے بگاہے عمائمہ پہ نظر ڈال رہا تھا۔اس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔

اس کی یہ نظریں انزلہ سے پوشیدہ نہ تھیں۔اسے جلد سے جلد کچھ ایسا کرنا تھا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

▫▫▫

ابراہیم آج چلا گیا تھا۔وہ بہت اداس تھی،اور ابراہیم کے لیے فکرمند بھی۔جو اس سے کچھ چھپا رہا تھا۔

آج پھر فرمان صاحب نے انہیں دعوت پہ بلایا تھا۔اس بار دعوت کسی ریسٹورنٹ میں تھی ۔

انزلہ نے اسے اچھی طرح سمجھایا تھا کہ کیسے زوریز کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے پر وہ ڈری ہوئی تھی ۔گھر میں سب ہوتے تھے ،گاڑی میں وہ اکیلے ہوں گے اگر زوریز نے اسے گاڑی سے اتار دیا اور طلاق دے دی تو اس پہ اس گھر کے دروازے بند ہو جائیں گے ۔

لیکن انزلہ نے اسے سمجھایا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا ۔دل پہ پتھر رکھ کر وہ انزلہ کی بات ماننے کا فیصلہ کر چکی تھی ویسے بھی انزلہ نے اسے یقین دلایا تھا کہ اسے یہاں سے کوئی نہیں نکال سکتا ۔

آج اس نے پیازی رنگ کا کلیوں والا فراک ،چوڑی دار پاجامہ اور سوٹ کا ہم رنگ دوپٹہ حجاب سٹائل میں لپٹا تھا اور انزلہ سے لائٹ سا میک اپ کروایا تھا ۔

"یہ تم کیا سر پہ دوپٹہ لپیٹ لیتی ہو۔اتارو اسے ۔"وہ گاڑی کے پاس کھڑی تھی ،جب نجمہ نے کہا ۔

اس نے پریشانی سے انہیں دیکھا تھا ۔اس دن جانے سے پہلے ان سے سامنا نہیں ہوا تھا اس لیے بچت ہوگئی ۔

"مجھے ایسے اچھا لگتا ہے ۔"اس نے جھجھک کر بتایا ۔

"لیکن مجھے یہ اچھا نہیں لگ رہا ۔اندر جا کر اتارو اور اسے کندھے پہ سیٹ کرو ۔"انہوں نے ہدایت دی ۔

"اچھا ہم چلتے ہیں۔"زوریز گاڑی کے پاس آکر بولا تھا ۔

"یہ پہلے دوپٹہ سیٹ کر لے پھر چلے جانا ۔"انہوں نے کہا ۔

زوریز نے چونک کر عمائمہ کو دیکھا تھا ۔وہ ہمیشہ ایسے ہی سر پہ دوپٹہ رکھتی تھی ۔اسے عمائمہ کا چہرہ دیکھ کر بات سمجھ آگئی ۔

"دیر ہورہی ہے ،مجھے راستے میں کچھ کام ہے ۔"اس نے گاڑی کا لاک کھولتے ہوئے مصنوعی بیزاری سے کہا تھا۔

عمائمہ نے تشکر بھری نظروں سے زوریز کو دیکھا تھا۔

نجمہ کا منہ بنا ۔انہیں لگا کہ زوریز عمائمہ کی حمایت کررہا ہے۔

وہ بھی جلدی سے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی۔سارے راستے گاڑی میں خاموشی چھائی رہی ،عمائمہ نے سوچا کہ واپسی پہ زوریز سے بات کرے گی۔

دوسری طرف زوریز اس کے خاموش ہونے پہ حیران تھا ،کہاں وہ اس کے آگے پیچھے پھر رہی تھی اور کہاں اب موقع ملنے پہ خاموش تھی ۔پتا نہیں یہ لڑکی کیا چاہتی تھی ۔

اسے فرمان صاحب کی فیملی بہت اچھی لگی تھی ،خصوصاً نیہا۔جو اس سے فرینڈلی انداز میں بات کررہی تھی ۔ریسٹورنٹ میں بھی وہ اکثر لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنی تھی ۔

''بیوی بہت پیاری ہے آپ کی ۔''حسنہ بیگم نے کہا تھا ۔

زوریز جواباً زبردستی مسکرایا تھا۔لوگوں کی عمائمہ پہ نظروں سے وہ بخوبی واقف تھا،یہ بات اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی ۔

''کونسی یونیورسٹی میں آپ پڑھتی ہیں؟''نیہا نے عمائمہ سے پوچھا تھا ۔

عمائمہ کے چہرے پہ پریشانی چھائی تھی ۔زوریز نے فوراً سے یونیورسٹی کا نام بتا کر اسے پریشانی سے نکالا تھا ۔آج دوسری بار زوریز نے اسے شرمندہ ہونے سے بچایا تھا۔

''ابراہیم اور میں کلاس فیلو ہیں۔''نیہا نے بتایا ۔

''اچھا ۔مجھے یہ بات نہیں معلوم تھی ۔''عمائمہ نے کہا ۔

''وہ آج یونیورسٹی نہیں آیا اور فون بھی بند ہے اس کا ۔سب خیریت ہے نا ۔''نیہا نے آہستگی سے پوچھا تھا ۔وہ کل سے ابراہیم کے لیے پریشان تھی ۔

''ہاں وہ دوستوں کے ساتھ مری گیا ہے ۔''عمائمہ نے بتایا ۔

''اچھا ۔''نیہا نے کہا ۔

ان ہی چھوٹی چھوٹی باتوں کے درمیان کھانا کھایا گیا تھا ۔ابھی وہ کھانے سے فارغ ہوئے تھے اور آئسکریم سے لطف اندوز ہورہے تھے جب کنول اور عامر ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے ۔

''امی ۔''عمائمہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا ۔

نیہا نے گردن موڑ کر کنول اور عامر کو دیکھا تھا اور پھر حیرت سے عمائمہ کو ۔

''کنول آنٹی آپ کی ممی ہیں ؟''نیہا حیرت سے بولی ۔

''آپ ان کو جانتی ہیں۔''وہ جھجھک کر بولی ۔

''میں دعا کی دوست ہوں لیکن آپ دعا کی بہن کیسے ہیں؟ایک منٹ کہیں آپ کنول آنٹی کے پہلے شوہر سے تو نہیں ہیں ۔''نیہا کے ذہن میں جھماکہ ہوا تھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی بات کی تصدیق کی تھی ۔نیہا کا دماغ گھوم گیا ،قسمت نے یہ کیا کھیل کھیلا تھا ،دعا کو بہنوئی سے محبت ہوگئی تھی ۔کیا اسے یہ بات دعا کو بتانی چاہیے تھی؟سوال یہ تھا کہ کیا دعا اس سب کے بعد باز آتی ؟

''اچھا ہمیں اجازت دیں ۔''تھوڑی دیر بعد زوریز نے اجازت چاہی تھی۔ان کو خدا حافظ کر کے وہ دونوں واپس جانے لگے ،عمائمہ بار بار کنول اور عامر کو دیکھ رہی تھی ۔

''کیا ہوا ہے ؟''زوریز نے اسے رکتے دیکھ کر پوچھا تھا ۔

''وہ میں اپنی امی سے مل لوں ۔''اس نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔

''میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے تمہیں وہاں لے جانے کا۔''اس نے صاف انکار کیا تھا۔

''وہ وہاں بیٹھی ہیں ۔''اس نے اشارے سے بتایا۔

''نہیں ۔دیر ہورہی ہے اور اگر اتنا ملنے کا شوق ہورہا ہے تو ان کو کہنا کہ واپسی پہ تمہیں گھر چھوڑ دیں ۔''وہ جو اس کی بات ماننے کا ارادہ کرچکا تھا ایکدم سے انکار کرگیا۔وہ کیوں اس لڑکی کی بات مان رہا ہے ۔اس طرح تو وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے گی ۔پہلے ہی وہ اس کا دماغ کھا رہی تھی ۔

عمائمہ کے چہرے پہ افسردگی چھائی تھی ۔وہ خاموشی سے آگے چل دی ۔زوریز کو عجیب محسوس ہوا لیکن وہ سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔

اس کے بعد سارے راستے وہ خاموش رہی ،زوریز سے کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی ۔

□□□

مجھے تو اس احمق لڑکی پہ اتنا غصہ آرہا ہے ۔اتنا اچھا موقع گنوا دیا۔''انزلہ نے غصے سے شہرام سے بتایا تھا۔

''ریلکس پھر کبھی اسے زوریز کے ساتھ اکیلے کہیں جانے کا موقع مل جائے گا۔''شہرام نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔

''ناممکن ہے، زوریز بھائی اس عجوبے کو کیوں کہیں لے کر جانے لگے اور میرا بھی اب ضبط ٹوٹ رہا ہے ۔سخت زہر لگتی ہے وہ لڑکی مجھے اور اس سے روز اچھے سے بات کرنی پڑتی ہے ۔میرا دل کررہا ہے کوشش کرنا چھوڑ دوں اور اس وقت کا انتظار کروں جب ممی کچھ کریں گی ۔''وہ سخت بیزار ہوچکی تھی ۔عمائمہ پہ اسے سخت تاؤ آیا تھا ،اسے لگا کہ گاڑی میں عمائمہ نے اگر زوریز سے فری ہونے کی کوشش کی تو شاید زوریز اسے غصے سے گاڑی سے اتار دے ۔اس نے عمائمہ کا موبائل بھی چپکے سے اپنے پاس رکھ لیا تھا تاکہ وہ ابراہیم سے رابطہ نہ کرسکے اور گھر واپس نہ آسکے ۔یا طلاق دیدے لیکن ایسا نہیں ہوا ۔

''ایسا مت کرنا انزلہ ۔میں چاہتا ہوں کہ زوریز کا معاملہ نپٹے تو میں تمہارے گھر رشتہ بھیجو۔اب جتنی جلدی یہ معاملہ نپٹے گا ،اتنی جلدی ہمارے ایک ہونے کی راہیں ہموار ہوں گی ۔''شہرام نے اسے نرمی سے سمجھایا ۔

''اب بتاؤ کہ میں کیا کروں ۔''وہ اس کی بات پہ خوش ہو کر بولی تھی ۔

''ابراہیم بھی گھر پہ نہیں ہے ،اچھا موقع ہے ۔''شہرام نے کہا اور اسے اپنے منصوبہ سے آگاہ کیا ۔

□□□

''تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے ۔''کنول ناگواری سے بولیں ۔

''آپ کی یاد آرہی تھی۔''وہ نم لہجے میں بولی تھی ۔

''اچھا اس دن کیسے ریسٹورنٹ میں شوہر کے ساتھ منہ موڑ کر چل دی اور اب پیار جتا رہی ہو ۔''وہ تیز لہجے میں بولیں۔انہیں عمائمہ کا یوں نظر انداز کرنا ایک آنکھ نہ بھایا تھا ۔کہاں وہ کہتی تھی کہ شوہر کے ساتھ نہیں رہنا اور کہاں دعوتیں بھگتا رہی تھی۔ابھی تو انھوں نے دعا سے بھی پوچھنا تھا کہ نیہا کا حسیب احمد کے خاندان سے کیا تعلق ہے ۔

''میں نے زوریز سے کہا تھا لیکن انھوں نے منع کردیا ۔آپ پلیز ناراض نہ ہوں ۔میں آپ کو بہت یاد کرتی ہوں اور آپ سے ملنا چاہتی ہوں ۔کیا میں ابراہیم کے ساتھ کسی دن آپ سے ملنے آجاؤں ۔''اس نے ملتجی لہجے میں کہا تھا ۔

''کوئی ضرورت نہیں ہے میرے گھر کا سکون برباد کرنے کی ۔میں تمہیں کوئی یاد نہیں کرتی ،جہاں ہو وہاں ہی ٹکی رہو۔''وہ تیز لہجے میں بولیں اور فون کاٹ دیا ۔

عمائمہ کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے ۔دل عجیب بوجھل سا ہو رہا تھا ۔ابراہیم نے بھی جانے کے بعد کوئی رابطہ نہیں کیا تھا اور اب امی کی باتیں ۔پتا نہیں اس کی زندگی اتنی مشکل کیوں تھی ۔کبھی کبھی وہ سوچتی کہ کاش وہ پیدا نہیں ہوئی ہوتی ۔یا کسی یتیم خانے میں اس کی پرورش ہوئی ہوتی تو اسے شاید زندگی اتنی بری نہ لگتی ۔

زوریز کچن میں کافی بنانے آیا جب عمائمہ اسے روتی دکھائی دی ۔اسے عمائمہ کو روتے دیکھ کر اچھا نہیں لگا تھا ۔

زوریز کو دیکھ کر اس نے جلدی سے آنسو پونچھے تھے ۔اور اسے انزلہ کی ہدایات یاد آئی تھی۔پہلی ہی انزلہ اس سے ناراض تھی کہ وہ اس کی بات پہ عمل نہیں کررہی ۔

''آپ کو کچھ چاہیے ۔''عمائمہ نے پوچھا تھا ۔

زوریز نے نفی میں سر ہلا کر کافی کا ڈبا نکالا۔

''میں بنا دیتی ہوں ۔''وہ ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی تھی ۔

''میں بنا لوں گا ۔''اس نے نارمل لہجے میں کہتے ہوئے اسے ٹالا ۔

''میں بہت اچھی کافی بناتی ہوں ۔ابراہیم کو میرے ہاتھ کی کافی بہت پسند ہے ۔''اس نے پھر سے پیشکش کی تھی۔

''تمہیں ایک مرتبہ بات سمجھ نہیں آتی ۔جب میں نے کہ خود بنا لوں گا تو آگے سے پھر اصرار کرنے کی کیا تک بنتی ہے ۔''اس کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھا تھا ۔

''میں تو بس آپ کا خیال کرتے ہوئے کہہ رہی تھی ۔''وہ نظریں زمین پہ گاڑے بولی تھی ۔

''اور تم کس حیثیت سے میرا خیال رکھنا چاہتی ہو۔''وہ خطرناک حد تک سنجیدہ ہوا تھا ۔

''بیوی ہونے کی ۔''وہ جھجھک کر بولی ۔نظریں ابھی بھی زمین پہ تھیں ۔

''میں نے اس دن کیا بکواس کی تھی کہ دوبارہ اپنے منہ سے یہ لفظ نہ نکالنا ۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب کہنے کی۔''وہ دہاڑا تو عمائمہ گھبرا کر پیچھے ہوئی ۔

'' سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے ۔کوئی کٹھ پتلی ہوں جو تمہارے اشارے پہ ناچو گا ۔تمہاری مدد کیا کر دی تم تو سر پہ چڑھ گئی ۔ تم اس قابل بھی نہیں ہو کہ تمہاری مدد کروں ۔''وہ غصے سے کہہ رہا تھا ۔

''جو بھی ہے اب ہمارا ایک رشتہ ہے ،اسے قبول کرنے میں کیا حرج ہے ۔''یہ الفاظ اس نے ڈرتے ڈرتے کہے تھے ۔یہ ساری باتیں انزلہ نے اسے دعوت والی رات کہنے کو کہی تھیں۔

''کیا کہا ہے ،دوبارہ سے کہنا ۔''زوریز کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے ۔

''کچھ نہیں ۔''وہ تھوک نگل کر بولی ۔

''خوش فہمی کی کس بلندی پہ ہو تم ۔تمہیں لگتا ہے کہ اس زبردستی کے ڈھول کو میں بجاؤں گا۔تمہاری طرف میں دیکھنا پسند نہ کروں ۔بہتر یہ ہے کہ اپنی اوقات میں رہو۔''اس نے استہزایہ انداز میں کہتے ہوئے آخر میں اسے وارن کیا تھا ۔وہ تو عمائمہ کی جرآت پہ حیران

تھا۔اسے سو فیصد یقین تھا کہ یہ ابراہیم کا کارنامہ ہے جو عمائمہ کو حسیب منزل میں ہمیشہ کے لیے رکھنا چاہتا تھا ۔ورنہ عمائمہ کی کہاں اتنی ہمت تھی کہ وہ ایسی باتیں کرے ۔

"آپ ایک دفعہ مجھے جاننے کی کوشش کریں ۔میں اتنی بری نہیں ہوں۔" وہ اس کی طرف دیکھ کر ہمت کر کے بولی تھی۔

"لیکن میں بہت برا ہوں عمائمہ بی بی ۔وہ حال کروں گا کہ کسی سے اپنا حال بیان نہیں کرسکو گی ۔اور ابراہیم سے کہو کہ تمہیں پٹیاں پڑھانا بند کرے کیوں کہ جب میں نے تمہیں تمہاری ان حرکات کی سزا دی تو ابراہیم کچھ نہیں کرسکے گا ۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا ۔

"ابراہیم نے مجھے کچھ نہیں کہا ۔" اس نے فوراً سے ابراہیم کی صفائی دی تھی ۔

"دفع ہو اور اب اگر میرے پاس آئی تو تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔" وہ بگڑ کر بولا اور اسے جانے کا کہا۔

وہ خاموشی سے باہر نکل آئی ۔اس کے اندر مزید بحث کرنے کی ہمت نہیں تھی ۔

▫▫▫

نیہا نہایت فکرمندی سے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی ۔جب سے وہ دعوت سے واپس آئی تھی سخت بے چین تھی ۔پتا نہیں آگے کیا ہونے والا تھا ۔دعا ابھی تک اس سے ناراض تھی اور وہ دعا کررہی تھی کہ فلحال ناراض رہے ۔پہلے اسے یہ خدشہ تھا کہ دعا کو ابراہیم اور زوریز

کے رشتے کا پتا نہ چل جائے اور اب اسے یہ ڈر تھا کہ دعا کو عمائمہ اور زوریز کے رشتے کا نہ پتا چل جائے۔کیا اسے ابراہیم سے یہ سب ڈسکس کرنا چاہیے تھا۔

"میں نے سوچا کہ تمہیں توفیق نہیں ہو رہی ،میں ہی تم سے بات کر لوں ۔"دعا نے اس کے کمرے میں آتے ہوئے کہا تھا۔

"کمال ہے تمہیں آج کیسے پہل کرنے کا خیال آگیا۔"وہ حیرت سے بولی تھی۔

"اب آگئی ہوں تو طنز مت کرو آئندہ زوریز کے بارے میں ایسا کچھ نہ کہنا۔ورنہ اس بار میں شدید قسم کی ناراض ہوجاؤ گی ۔"دعا نے اسے تنبیہ کی تھی ۔

وہ اثبات میں سر ہلا گئی ۔

"اب جلدی سے بتاؤ عمائمہ اور اس کے شوہر سے تم لوگوں کا کیا تعلق ہے ۔"دعا نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔جب کنول نے اسے بتایا کہ اس دن عمائمہ اپنے شوہر کے ساتھ نیہا کی فیملی کے ساتھ تھی تو وہ بہت حیران ہوئی تھیں

نیہا اس کی بات سن کر گہری سانس لے کر رہ گئی ۔وہ کیوں اپنی دوست کی خصلت کو بھول گئی جو بنا مطلب کے کچھ نہیں کرتی تھی ۔یہ شکر تھا کہ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ لوگ پھر سے زوریز کمال کی دعوت کر رہے ہیں۔ورنہ وبال اٹھ جاتا۔

"عمائمہ تمہاری کیا لگتی ہے ۔"اس نے پوچھا ۔

"مما کی بیٹی ہے ۔"

"اوہ یعنی وہ لڑکی تمہاری بہن ہے ۔"اس نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی ۔

"میری بہن نہیں ہے ۔ تمہیں پتا ہے وہ مجھے سخت ناپسند ہے ۔"دعا ناگواری سے بولی تھی ۔

"ابو اور عمائمہ کے فادر ساتھ میں ایک پراجیکٹ کررہے تھے ۔اس کا ابھی نکاح ہوا تھا تو اس خوشی میں ڈیڈ نے ان کی بیٹی اور داماد کو بلا لیا ۔"نیہا نے بتایا ۔

"اچھا ،کیسا تھا اس کا شوہر ؟"دعا نے پوچھا ۔

"اچھا تھا ۔"اس نے مبہم کا جواب دیا ۔

"خوش لگ رہی تھی ؟"دعا نے مزید پوچھا ۔

"ہاں ۔"

" دکھاوا کررہے ہے ۔اس کا شوہر اسے پسند نہیں کرتا اور وہ بھی اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ۔اس کو دیکھو بھئی شکر کرو کہ تمہیں کسی نے مجبوری کے تحت سہی اپنا لیا اور اتنے نخرے دکھا رہی ۔"اس نے کوفت سے کہا ۔

"تمہیں یہ سب کس نے کہا ۔"وہ حیران ہوئی تھی ۔یہ نئی بات پتا چلی تھی ۔

https://classicurdumaterial.com/

"مما نے بتایا ہے ۔اب جب کبھی دعوت پہ بلاؤ تو مجھے بھی بلانا ،دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا ۔"دعا نے کہا ۔

"اچھا مجھے ویسے ایسا نہیں لگا ۔ہوسکتا ہے پہلے یہ تعلق کسی مجبوری میں جڑا ہو لیکن اب وہ بہت خوش لگ رہی تھی ۔"

"اچھا چھوڑو ۔مجھے اس کا ذکر پسند نہیں ،مما نے کہا تو میں نے پوچھ لیا ورنہ میں اسے دیکھنا بھی پسند نہ کروں ۔"وہ بیزاری سے بولی

نیہا نے اس کا موڈ دیکھ کر موضوع بدل دیا تھا ۔پر اس نے ذہن میں بہت کچھ چل رہا تھا ۔

□□□

"آج بھائی کی زندگی کا بہت اہم دن ہے ۔میں نے جو تمہیں کہا ہے تم نے ویسا ہی کرنا ہے اور ڈرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے ،میں تمہارے ساتھ ہوں ۔"انزلہ نے اس کی طرف سرخ رنگ کا ڈریس بڑھتے ہوئے کہا تھا ۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ۔"وہ سہمی ہوئی تھی ۔حسیب اور نجمہ شہر سے باہر گئے تھے ۔گھر میں وہ تینوں تھے بلکہ زوریز تو صبح سے نظر نہیں آیا تھا ۔

"ایک تو تم ڈرتی بہت ہو ۔ بھائی تمہیں کھا نہیں جائیں گے ۔اور میں بھی ادھر ہی ہوں ۔کھانا کھاتے ہیں ،تب تک بھائی کا روم ڈیکوریٹ ہوجائے گا اور پھر میں تمہیں تیار کردوں گی ۔" انزلہ نے کہا ۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

انزلہ خوش تھی کہ آج عمائمہ کا اس گھر میں آخری دن ہوگا ۔

▫▫▫

آج وہ آفس نہیں گیا تھا ۔آج کا دن پچھلے دو سال سے اس پہ بھاری تھا ۔اس نے جس سے محبت کی تھی وہ آج کے دن اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی ۔یہ دن وہ کبھی بھول نہیں سکتا تھا ۔یہ دن اس کے لیے بہت اذیت ناک ہوتا تھا۔اس لڑکی نے محبت پر سے اس کا اعتبار ختم کردیا تھا ۔دو سال پہلے وہ اپنے مرنے کی دعا کرتا تھا ۔اسے یاد تھا کہ اس کی ذہنی حالت کتنی خراب ہوگئی تھی ۔چھ مہینے وہ سائیکالوجسٹ سے سیشن لیتا رہا تھا ۔اس کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ محبت ہو یا نفرت اس معاملے میں انتہا پسند تھا اور اس کی اسی انتہا پسندی سے اسے برباد کیا تھا ۔

اسے لگتا تھا نہ وہ دوبارہ محبت کرسکے گا اور نہ کسی سے شادی کا رشتہ بنا پائے گا لیکن اس کی قسمت میں تو کچھ اور لکھا تھا ۔ عمائمہ اس کی زندگی میں آگئی اور وہ جو عمائمہ سے نفرت کرتا تھا

۔اس کے لیے اس میں دل میں نرمی پیدا ہونا شروع ہوگئی ۔دو سالوں سے اس کے احساسات پہ جو برف جمی تھی وہ عمائمہ کی بنا کسی کوشش کے پگھلنے لگی تھی لیکن وہ دوبارہ محبت نامی غلطی نہیں کرسکتا تھا۔

▫▫▫

تم تو کہہ رہی تھی کہ عمائمہ اپنے باپ کے پاس ہے لیکن وہ تو اپنے شوہر کے ساتھ ہے ۔اس دن تبریز نے اسے خود اس لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا ۔''صدف نے کنول سے پوچھا تھا ۔

کنول کا آج کافی عرصے بعد میکے چکر لگا تھا ۔ان کا اب یہاں آنے کو دل نہیں کرتا تھا پہلے تو وہ عمائمہ کو یہ احساس دلانے کے لیے کہ وہ ان کے لیے کتنی غیر اہم ہے ،میکے آتی تھیں ۔اب عمائمہ نہیں تھی تو آنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا ۔

انہیں عمائمہ پہ بہت غصہ تھا جس نے ان کی بات نہیں مانی تھی ۔باپ کے گھر جا کر تو اس کے کچھ زیادہ ہی پر نکل آئے تھے ۔کیسے اس دن انہیں نظر انداز کر کے گئی تھی۔ زندگی میں پہلی بار عمائمہ نے انہیں نظر انداز کیا تھا ،یہ بات ان کی برداشت سے باہر تھی ۔

''حسیب کی پہلی بیوی کا بیٹا ہے زوریز ۔''کنول نے بتایا ۔

https://classicurdumaterial.com/

''یعنی ہمارا شک درست نکلا ، عمائمہ کا پہلے سے اس کے ساتھ چکر تھا اور خوامخواہ میرے بیٹے پہ الزام لگا دیا ۔''صدف نے ان کی بات پہ حیران ہوتے ہوئے تبصرہ کیا تھا ۔انہیں اپنا اور تبریز کا منصوبہ کھٹائی پہ جاتا نظر آیا تھا ۔

''بس کردیں ،آپ کو بھی پتا ہے کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ۔''وہ بگڑ کر بولیں ۔

''تم کہنا کیا چاہتی ہو ؟''صدف ناگواری سے بولی تھی ۔

''وہ ہی جو آپ کو پتا ہے ۔تبریز پہ نظر رکھیں ،یہ نہ ہو کل کو پوری دنیا کے سامنے بدنام کروا دے ۔''کنول نے تیز لہجے میں تنبیہ کی تھی ۔انہیں تبریز پہ بھی غصہ تھا جس کی وجہ سے عمائمہ واپس نہیں آنا چاہتی تھی ۔

''اب تم الزام لگا رہی ہو ۔''صدف نے غصے سے کہا ۔

''شکر کرو الزام لگا رہی ہوں ۔ورنہ جو اس نے حرکت کی ہے پولیس کیس بنتا تھا ۔''کنول نے صاف لفظوں میں دھمکایا تھا ۔مقصد یہ جتانا تھا کہ وہ لوگ اپنی اوقات یاد رکھیں اور ان سے دب کر رہیں۔

''بچہ ہے غلطی ہوگئی ،وہ بہت شرمندہ ہے ۔ تم سے اور عمائمہ سے معافی مانگنا چاہتا ہے۔معاف کردو آئندہ ایسی غلطی نہیں کرے گا ۔''صدف نے فوراً سے پینترا بدلا تھا ۔

کنول کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی تھی ۔انہیں لوگوں کو ان کی اوقات میں اچھے سے رکھنا آتا تھا ۔

◻◻◻

وہ تھکا ہارا کمرے میں داخل ہوا تھا تو سامنے کے منظر نے اسے حیران کردیا۔

پورا کمرہ سرخ گلاب کی پتیوں سے سجا تھا ۔اور کمرے میں موجود میز پہ موم بتیاں جل رہی تھیں اور پاس پڑھ صوفے پہ ڈیپ ریڈ کلر کا سوٹ پہنے ،فل تیاری کے ساتھ عمائمہ براجمان تھی ۔

زوریز کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھا تھا ۔وہ پہلے ہی ذہنی اور جسمانی طور پہ تھکا تھا اس پہ مستزاد یہ ڈرامہ ۔اس کا دماغ گھوم گیا ۔

"یہ کیا بیہودگی ہے ۔"وہ تیز قدموں سے عمائمہ کی طرف بڑھتے ہوئے استفسار کرنے لگا ۔

"کیسے ہیں آپ ۔"وہ بوکھلا کر کھڑے ہوئے بولی تھی ۔وہ یہاں ہمت کر کے آ تو گئی تھی لیکن اب ہمت جواب دے رہی تھی ۔

"دماغ تو نہیں چل گیا ۔افیون پی کر آئی ہو۔"وہ تندی سے بولا ۔رات کے اس پہر وہ اس کی خیریت دریافت کرنے کے لیے اس تیاری کے ساتھ موجود تھی ۔

عمائمہ نے نفی میں سر ہلایا ۔

"اس سب کا کیا مقصد ہے ؟تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب کرنے کی اور میرے کمرے میں آنے کی ۔"وہ برہم ہوا تھا ۔

"وہ آپ سے ایک اہم بات کرنی تھی۔"اس نے انگلیاں مڑورتے ہوئے کہا تھا ۔

"جلدی بولو۔"اس نے ضبط سے کہا ۔

"میں آپ سے محبت کرتی ہوں ۔"وہ خشک ہوتے حلق کے ساتھ بولی تھی۔

"کیا بکواس کررہی ہو ۔دوبارہ کہا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا ۔"اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا ۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں ۔جب سے آپ سے شادی ہوئی ہے تب سے آپ سے محبت کرتی ہوں اورآپ کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہوں ،آپ مجھے بیوی کے حیثیت سے قبول کر لیں۔"اس نے آنکھیں بند کر کے رٹا رٹایا جملہ دہرایا تھا ۔

"نکلو یہاں سے ۔"وہ غصے سے بولا ۔

عمائمہ نے نفی میں گردن ہلائی تھی ۔

https://classicurdumaterial.com/

" نفرت ہے مجھے نامِ محبت سے ۔تمہاری محبت میں پاؤں کی نوک پہ رکھتا ہوں ۔دفع ہوجاؤ ،دوبارہ اگر یہ لفظ تمہارے منہ سے نکلا تو میں سچ میں ہر حد پار کر جاؤں گا۔"اس نے غرا کر وارن کیا تھا ۔

"نہیں آپ کو میری محبت کو تسلیم کرنا ہوگا ۔"وہ ضدی لہجے میں بولی ۔دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا لیکن یہ سب کہنا مجبوری تھی ۔

"جاؤ اس سے پہلے کچھ غلط ہو جائے ۔"وہ مٹھیاں بھینچ کر بولا تھا ۔

لیکن وہ ڈھیٹ بنی کھڑی رہی ۔

"ایک مرتبہ بات سمجھ نہیں آرہی کیا ؟کیوں میری اور اپنی زندگی برباد کرنے پہ تلی ہو ۔"وہ اسے دونوں بازو سے دبوچے چلایا تھا ۔

عمائمہ کی آنکھوں میں نمی آئی تھی ۔

"آپ ایک بار میری بات سمجھ لیں ۔"وہ مغموم لہجے میں بولی تھی ۔

"چاہتی کیا ہو تم ؟آج صاف صاف بتا دو ۔پہلے زبردستی میری زندگی میں شامل ہوئی اور پھر اس گھر میں ۔اور اب میرے قریب آنے کی کوشش کررہی ہو ؟مقصد کیا ہے تمہارا ۔کیوں میرا سکون برباد کرنے پہ تلی ہو ۔"وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے تیز لہجے میں پوچھ رہا تھا ۔

''میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ کی بیوی بن کر یہاں رہنا چاہتی ہوں ۔''اس نے ڈرتے ڈرتے یہ سب کہا تھا ۔

''عمائمہ جاؤ ،میری دماغی حالت اس وقت بہت خراب ہے ۔ایسا نہ ہو میں تمہیں کوئی نقصان پہنچا دوں۔''وہ اسے چھوڑتے ہوئے بولا تھا ۔پتا نہیں کیوں وہ اس پہ سختی نہیں کر پا رہا تھا ۔

وہ جھجھکتے ہوئے اس کے کندھے سے لگی تھی ۔

زوریز ساکت ہوا تھا ۔اسے عمائمہ سے اس حرکت کی امید نہیں تھی ۔

''جاؤ یہاں سے ۔''وہ سخت لہجے میں بولا تھا ،تاہم اسے پیچھے نہیں ہٹایا تھا ۔

'' میں آج آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی ۔آپ میرے لیے بہت اہم ہیں ،میں چاہتی ہوں آپ مجھے بیوی کی حیثیت دیں۔'' وہ خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیر کر بولی تھی ۔

'' یہ سب تمہارے لیے بچوں کا کھیل ہے ۔شادی کوئی مذاق ہے کیا ۔'' وہ اسے پیچھے کرتا تپ کر بولا تھا ۔ عمائمہ کی ضد اس کا دماغ خراب کررہی تھی ۔

''میں نہیں جاؤں گی ۔آپ کو میری بات ماننی ہوگی ۔آپ کے ساتھ جو ہوا ،اسے بھول کر آج آپ کو آگے بڑھنا ہوگا ۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی کہہ رہی تھی ۔

'' کیا ہوا تھا میرے ساتھ ؟'' اس کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھا ۔

"آپ کو اس لڑکی نے دھوکہ دیا تھا ،آپ کیسے اس کے دھوکے کی سزا اپنی بیوی کو دے سکتے ہیں۔آپ اتنے بزدل کیسے ہوسکتے ہیں کہ کسی دوسری لڑکی کی وجہ سے اپنی بیوی کو نظر انداز کریں ۔"

" یہ آخری وارننگ ہے ،جاؤ یہاں سے ۔ مجھ سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔" اس کی باتوں پہ وہ غصے سے سرخ ہوا تھا ۔

عمائمہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کے کندھے پہ پھر سے سر رکھا تھا ۔زوریز نے گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کیا تھا ۔وہ ذہنی طور پہ تھکا ہوا تھا اوپر سے عمائمہ کی تکرار ۔

عمائمہ سانس روکے اپنی جگہ پہ جمی تھی ۔اس کا دل تیز تیز دھڑکن رہا تھا ۔انزلہ نے کہا تھا کہ اگر آج وہ زوریز کو جیت گئی تو کل وہ حسیب احمد سے اس کے بارے میں بات کرے گی ۔

"بہت شوق ہے نا میری بیوی بننے کا۔اب جو ہوگا اس کی زمہ دار تم ہوگی ۔" جب عمائمہ پیچھے نہیں ہٹیں تو وہ تیز لہجے میں اس کے کان کے پاس پھنکارا تھا۔مقصد دھمکانا تھا لیکن عمائمہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلی۔

" جیسے تمہاری مرضی، تمہیں ذلیل ہونے کا اتنا شوق ہے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا ۔

عمائمہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ ہوئی تھیں۔اس کا دل کیا یہاں سے بھاگ جائے لیکن باپ کی محبت کی خاطر وہ ہر حد پار کرنے کو تیار تھی ۔جب صبح وہ انزلہ کو بتاتی کہ زوریز کمال نے اسے بیوی کی حیثیت دے دی ہے تو وہ یقیناً بہت خوش ہوتی ۔

▫▫▫

مری آنے کے بعد اس نے گھر میں بس اپنی خیریت کی اطلاع دی تھی اور اس کے بعد کوئی رابطہ نہیں کیا تھا ۔گھر والے اس کی اس عادت سے واقف تھے کہ وہ سیر و تفریح کے دوران رابطہ نہیں رکھتا ۔گھر والوں سے کسی کا میسج نہیں آیا لیکن عمائمہ کے بہت سے میسج اور کالز آئی تھیں جس کا اس نے جواب نہیں دیا ۔اسے معلوم تھا کہ عمائمہ اس کے رویے کو لے کر فکر مند ہے وہ اسے اپنی پریشانی بتا کر مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

یہاں اکیلے رہ کر وہ خود کو سنبھال رہا تھا ۔اسے معلوم تھا کہ کچھ دنوں تک وہ اتنا سنبھل جائے گا کہ اسے اپنا درد چھپانا آجائے گا۔

ابھی بھی وہ مال روڈ پہ واک کرتے ہوئے ہنستے مسکراتے کپلز کو دیکھ رہا تھا ۔اس نے بھی اس کچھ عرصے میں دعا کے حوالے سے ایسے خواب دیکھ ڈالے تھے ۔اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ خواب جب ٹوٹیں گے تو اسے کس قدر تکلیف ہوگی لیکن برداشت کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا ۔وہ دعا سے اب اظہار کر کے اس کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتا

تھا۔وہ خدا سے یہ دعا کررہا تھا کہ وہ جلد اس کیفیت سے نکل آئے کیونکہ اس نے زوریز کا حال دیکھا تھا،اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ بھی زوریز جیسی زندگی گزارے۔

▫▫▫

زوریز کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں اکیلا تھا ،رات کے مناظر یاد کر کے وہ سر تھام کر بیٹھ گیا ۔کل اس کی جو ذہنی حالت تھی ،جو ہوا وہ اسی کا نتیجہ تھا۔اس نے عمائمہ کو جانے کا کہا لیکن وہ نہیں گئی اور پھر وہ ہوگیا جو عمائمہ چاہتی تھی۔

وہ کیسے اپنی ٹینشن میں اتنا بڑا قدم اٹھا گیا۔وہ کیونکر عمائمہ کی چال بازیوں میں آگیا۔وہ تو یہ ہی چاہتی تھی کہ اس گھر میں رہے اور اب وہ اپنی منزل کے قریب تھی ۔

یہ سب سوچ کر اس کی ماتھے کی رگیں تن چکی تھی اگر عمائمہ کو لگتا تھا کہ وہ اسے بلیک میل کر کے اس گھر میں ہمیشہ کے لیے رہ لے گی تو یہ اس کی غلط فہمی تھی ۔اس نے بہت برداشت کرلیا تھا لیکن اب اس کی برداشت ختم ہوچکی تھی ۔اگر عمائمہ کو لگتا تھا کہ اسے بیوی کا مقام دے کر وہ کبھی چھوڑے گا نہیں تو یہ اس کی غلط فہمی تھی ۔آج وہ ماں کی ہر نصیحت کو بھلا کر یہ رشتہ ختم کرنے والا تھا اور عمائمہ کو اس گھر سے نکالنے والا تھا ۔ابراہیم بھی گھر پہ نہیں تھا ،اسے کوئی نہیں روک سکتا تھا ۔

▫▫▫

''میں ابھی اس کے کمرے میں گئی تو وہ وہاں سو رہی تھی ۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ اس سب کے بعد بھائی اسے طلاق دیدے گے لیکن مجھے تو ایسے آثار نظر نہیں آرہے۔''انزلہ نے خفگی سے فون کے دوسری طرف موجود شہرام سے کہا تھا ۔

''ہوسکتا ہے وہ زوریز کے کمرے میں نہیں گئی ہو۔''شہرام نے کہا ۔

''نہیں میں نے خود اسے وہاں بھیجا تھا اور میرے جاگنے تک وہ وہاں ہی تھی ۔اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی ۔''اس نے بتایا ۔

''یہ ناممکن ہے ،کل کا دن زوریز کے لیے بہت اذیت ناک تھا ایسے میں عمائمہ کا اس سے وہ سب باتیں کہنا اسے طیش دلانے کے لیے کافی تھیں اور جتنی وہ اس سے نفرت کرتا ہے ۔اسے تو اسی وقت اسے طلاق دے دینی چاہیے تھی ۔''شہرام نے اپنی حیرت کا اظہار کیا ۔

''اگر ایسا ہوا ہوتا تو وہ اب تک رو رو کر دریا بہا چکی تھی ۔اور اس وقت میرا سر کھا رہی ہوتی ۔ہمیشہ کی طرح ہمارا یہ پلان بھی فلاپ ہوگیا ۔'' انزلہ نے منہ بنا کر کہا ۔

''ہم کوئی اور پلان بنا لیں گے ۔''اس نے کہا ۔

''بس کر دو شہرام میں تو تنگ آگئی ہوں ۔جس لڑکی کی میں شکل تک دیکھنے کی روا دار نہیں ہوں مجھے اس سے خوش اخلاقی سے بات کرنی پڑتی ہے ۔مجھے سخت زہر لگتی ہے عمائمہ ،دل

چاہتا ہے اسے دھکے دے کر نکال دوں ۔بلکہ ایسا کرتی ہوں نکال دیتی ہوں ۔ ممی ،ڈیڈی اور ابراہیم گھر پہ نہیں ہیں اور زوریز بھائی تو ویسے ہی اس سے خار کھاتے ہیں۔''اس نے کہا ۔

''ایسے تو اس کی ماں پھر اسے چھوڑ جائے گی کہ وہ زوریز کی بیوی ہے ۔پہلے اسے طلاق دلواؤ پھر نکلوانا ۔''شہرام نے اسے روکا تھا ۔

''افف اب پھر ڈرامہ کرنا پڑے گا ۔اپنے مقصد کے لیے کیسے کیسے لوگوں کو منہ لگانا پڑتا ہے اگر میرے دل میں یہ خوف نہ ہوتا کہ ڈیڈی اسے بیٹی بنا لیں گے تو میں کبھی بھی تمہارے مشوروں پہ عمل نہ کرتی اور وہ بھی ایک نمبر کی احمق ہے اسے ڈیڈی کی محبت حاصل کرنے کا لارا لگایا اور وہ میری ہر بات ماننے کو تیار ہوگئی ۔''اس نے کوفت سے کہتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا تھا ،وہاں زوریز کو دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی تھی ۔

▫▫▫

وہ اپنا غصہ نکالنے عمائمہ کے کمرے میں جارہا تھا جب انزلہ کی گفتگو اس کے کانوں میں پڑی ۔وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کل ہوئے واقعے کے پیچھے اس کی بہن کا ہاتھ ہوگا۔عمائمہ کو تو وہ بے عزت کرسکتا تھا ،گھر سے نکال سکتا تھا کیا نجمہ اور حسیب کی لاڈلی بیٹی کو وہ کچھ کہہ سکتا تھا ۔

''آپ نے جو سنا ہے وہ غلط ہے۔''وہ تھوک نگل کر بولی تھی۔

''میں نے تمہیں اپنے ان ہاتھوں میں کھلا کر بڑا کیا تھا انزلہ،میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم میرے ساتھ ہی کھیل جاؤ گی۔''وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

''میں یہ سب اس لیے کررہی تھی کہ آپ کی اس سے جان چھوٹ جائے۔''اس نے اپنی پوزیشن کلیئر کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا تھا۔

''ایسے تم اس کی مجھ سے جان چھڑا رہی تھی۔تم جانتی تھی کہ کل کا دن میرے لیے کتنا تکلیف دہ ہے اور تم نے میرے درد کو سمجھنے کے بجائے مجھے مزید تکلیف میں مبتلا کردیا۔اور یہ سب تم اس شخص کی مدد سے کررہی تھی جس کی بہن نے میری زندگی برباد کردی۔''دکھ سے کہتے ہوئے اس کی آواز بھرائی تھی۔

انزلہ نے شرمندگی سے سر جھکایا تھا۔

''تم نے میرے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے یہ سب کیا ہے انزلہ۔مجھے بہت افسوس ہورہا ہے تم پہ۔میں نے تمہیں ابراہیم سے بھی زیادہ اہمیت دی تھی لیکن تم نے اپنے مقصد کے لیے مجھے استعمال کیا۔یہ بات میں کبھی نہیں بھولوں گا۔''وہ نفی میں سر ہلا کر مغموم لہجے میں بولا تھا
۔

"آپ ایک بار میری بات سن لیں ۔"وہ آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی تھی ۔جانتی تھی کہ اس کے آنسو ہمیشہ کی طرح زوریز کو زیر کر لیں گے ۔

"فلحال مجھے مخاطب مت کرنا اور جا کر عمائمہ سے معافی مانگو ۔پھر میں سوچوں گا کہ کیا کرنا ہے ۔"وہ سنجیدگی سے بولا اور اس کے کمرے سے نکل گیا ۔

▫▫▫

"شام کی فلائیٹ کیوں کروائی ہے ۔دوپہر کی کرواتے ۔" نجمہ نے حسیب احمد سے کہا ۔

"ہمیں دوبارہ افسوس کے لیے جانا ہے نجمہ ۔کیا ہوگیا ہے اتنی دور سے آئے ہیں بس ایک بار افسوس کر کے چلے جائیں گے ۔"انہوں نے کہا ۔ان کے قریبی دوست کا انتقال ہوگیا تھا ،اس لیے وہ اور نجمہ دوسرے شہر آئے تھے ۔

"آپ خود آجاتے ،مجھے نہیں لاتے ۔"

"کیوں ۔"

"آپ جانتے ہیں کل زوریز کتنا ڈسٹرب تھا ۔مجھے اسے اس کنڈیشن میں چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا ۔"انہوں نے کہا ۔

"زوریز پچھلے دو سال سے ڈسٹرب ہے ۔اب ہم سب کچھ چھوڑ کر تو نہیں بیٹھ سکتے ۔"انہوں نے سنجیدگی سے کہا ۔

''ہاں لیکن کل کا دن اس کے لیے تکلیف دہ تھا اور وہ اگر آپ کی سگی اولاد ہوتا تو آپ کبھی بھی اس کے لیے یہ بات نہ کہتے ۔''وہ خفگی سے بولیں۔

''مجھے آپ سے اس بات کی امید نہیں تھی ۔میں نے پہلے دن سے زوریز کو اپنا بیٹا مانا ہے اور اسے اپنی سگی اولاد جتنا چاہا ہے ۔میں یہ سب اس لیے کہہ رہے تھا کہ ہمارے اس رویے کی وجہ سے وہ اس مشکل وقت سے نکل نہیں پارہا ۔ہم اگر اس کے ساتھ نارمل رویہ رکھیں گے تو وہ جلد نارمل ہو جائے گا ۔''انہوں نے ناراضگی دکھائی تھی ۔

''میں معذرت کرتی ہوں تھوڑی سخت ہوگئی تھی ۔''انہوں نے فورا سے اپنی غلطی تسلیم کی تھی ۔

اور وہ مان گئے تھے نجمہ کی یہ بات انہیں پسند تھی کہ وہ اپنی غلطی کی فوراً معافی مانگ لیتی تھی ،کنول کی طرح اس میں اکڑ نہیں تھی ۔

''اور مجھے تو ابراہیم بھی ڈسٹرب لگ رہا تھا ،وہاں جا کر تو اس نے کوئی رابطہ نہیں کرنا وہ واپس آتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں کہ اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے ۔'' نجمہ نے بتایا ۔

"مجھے بھی وہ پریشان لگ رہا تھا ،یقیناً اس لڑکی کے کسی مسئلے کی وجہ سے پریشاں ہوگا ۔وہ لڑکی جب سے آئی ہے ،ہمارے گھر کا سکون ختم ہوگیا ہے ۔جلد اس کا کوئی بندوبست کرو ۔"وہ بیزاری سے عمائمہ کا ذکر کررہے تھے ۔

نجمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔ان کا دل چاہتا تھا کہ حسیب احمد سے پوچھیں کہ کیا ان کے دل میں عمائمہ کے لیے ذرا بھی محبت نہیں ہے لیکن وہ ایسا کر کے انہیں عمائمہ کے بارے میں سوچنے کا رسک نہیں لے سکتی تھیں۔وہ چاہتی تھیں کہ حسیب احمد بس ان کے تینوں بچوں کے باپ بن کر رہیں ۔

▫ ▫ ▫

وہ خود کو کمپوز کرتا عمائمہ کے کمرے میں داخل ہوا تھا ۔وہ پرسکون نیند سورہی تھی شاید خواب میں وہ باپ کو دیکھ رہی تھی ۔

زوریز کو اپنے گزشتہ رویے پہ شرمندگی ہوئی تھی ۔اس نے ایک معصوم انسان پہ اتنا عرصہ اپنا غصہ نکالا تھا ۔عمائمہ تو یہاں باپ کی محبت حاصل کرنے کے لیے آئی تھی اور وہ یہ سمجھتا رہا کہ وہ اسے اس مقصد کے لیے استعمال کررہی ہے ۔استعمال تو اسے اس کی بہن نے کیا تھا ۔

اس نے عمائمہ کو کتنا ڈرایا دھمکایا تھا ،اس کے ساتھ ناروا سلوک رکھا تھا ،وہ تو رشتوں اور محبتوں کی ترسی ہوئی تھی ،کیا وہ برے رویے کی مستحق تھی ۔

آج اسے بہن کی اصلیت پتا چلی تو وہ محبت میں اس پہ غصہ نہیں کرسکا ،اب اصولاً اسے عمائمہ سے معافی مانگنی تھی ۔اس سے پہلے وہ عمائمہ کو جگاتا ،وہ خود جاگ گئی اور اسے اپنے سامنے دیکھ کر خوفزدہ ہوگئی تھی ۔

کل رات جو ہوا ،اسے لگا زوریز اس کا حساب لینے آیا ہے ۔وہ اسے کیا جواب دے گی ؟اگر اس نے غصہ کیا تو کیا ہوگا ؟کیا اسے زوریز کو سچائی بتانی چاہیے ؟

"انزلہ کہاں ہیں؟" مانگنے تو وہ معافی آیا تھا لیکن اب ہمت نہیں ہورہی تھی ۔

" اپنے کمرے میں ہوگی ۔" وہ اس کے سوال پہ حیران ہوئی تھی ۔

"اچھا ۔"وہ بوجھل دل سے کہتا کمرے سے نکلا تھا ۔اسے آج معلوم ہوا تھا کہ وہ کتنا بزدل انسان ہے ۔جس کے اندر برا سلوک کرنے کی تو ہمت موجود ہے لیکن معافی مانگنے کا ظرف موجود نہیں ہے ۔

انزلہ کو اس نے عمائمہ کے کمرے میں بھیجا تھا اور خود اس کے کمرے کے باہر کھڑا ہوگیا ۔

https://classicurdumaterial.com/

"میں نے تمہیں ڈیڈ کی محبت کا لالچ دے کر استعمال کیا تھا۔جو کہا وہ سب جھوٹ تھا۔میں تم سے نفرت کرتی تھی اس لیے میں نے وہ سب کیا، میں نے جو کیا اس پہ شرمندہ ہوں ،اس سب کے لیے تم سے معذرت کرتی ہوں۔"انزلہ نے ایک نظر دروازے پہ ڈالتے ہوئے کہا۔اسے زوریز نظر آرہا تھا لیکن عمائمہ کو نہیں آرہا تھا۔

عمائمہ کو دھچکا لگا تھا۔اس نے بے یقینی سے انزلہ کو دیکھا تھا۔

"سوری۔"انزلہ سر جھکا کو بولی تھی۔

"انزلہ تم نے میرے ساتھ ایسے کیوں کیا۔"وہ دکھی لہجے میں بولی تھی۔

" مجھے لگا تم مجھ سے ڈیڈ کو چھین لوں گی ،تمہیں اس گھر سے نکالنے کے لیے میں نے وہ کیا تھا۔آئی ایم سوری عمائمہ۔" انزلہ نم لہجے میں بولی۔

" تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا۔" وہ صدمے سے چور آواز میں بولی تھی۔وہ آج اپنی نظروں میں گر گئی تھی ،وہ کس قدر بے وقوف تھی جس کا دل چاہتا تھا اسے اپنے مقصد کے لیے استعمال کرتا تھا۔

زوریز سر جھکا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیونکہ تم یہ ہی ڈیزرو کرتی ہو۔ مجھے تم سے سخت نفرت ہے، میں چاہتی ہوں کہ تم ہم سب کی زندگی سے دور چلی جاؤ اور اس کے لیے میں کسی بھی حد تک جا سکتی ہوں اور تم سے معافی مانگتی ہے میری جوتی ۔سوری میں نے تمہیں بے وقوف بنانے کے لیے کیا تھا،کسی خوش فہمی میں مبتلا مت ہونا ۔" زوریز کے جانے کے بعد انزلہ زہر خند لہجے میں کہتی اسے ہکا بکا چھوڑ کر چلی گئی تھی ۔

▫▫▫

وہ ہمیشہ سے ایسا نہیں تھا ۔تو وہ بہت ہنس مکھ ،ملنسار اور وسیع حلقہ احباب رکھنے والا شخص تھا ۔اس کے اردگرد ہمیشہ لوگوں کا ہجوم رہتا تھا ۔پھر اسے محبت نام کی بیماری لگ گئی اور سب بدل گیا ۔

نجمہ اور تسنیم دو بہنیں تھیں اور نتاشا تسنیم کی سب سے بڑی بیٹی تھی ۔زوریز کو پتا نہیں چلا کہ کب نتاشا سے لڑتے جھگڑتے وہ اس سے محبت کر بیٹھا ۔نتاشا سے اظہار کرنے سے بہتر اس نے نجمہ کو بتانا سمجھا اور یوں اس کا اور نتاشا کا رشتہ طے ہوگیا ۔رشتہ طے ہونے کے بعد اسے پتا چلا کہ نتاشا بھی اس سے محبت کرتی ہے ۔وہ دن اس کی زندگی کے سب سے خوبصورت دن تھے ۔

نتاشا سے تعلق بننے کے بعد اس کی زندگی بس نتاشا کے گرد گھومنے لگی تھی ۔یہ سب بس کچھ مہینوں تک رہا کیونکہ نتاشا کا دل بدل گیا ۔

نتاشا نے زوریز سے محبت ضرور کی تھی ،وہ چاہتی تھی کہ زوریز ہمہ وقت اس کی محبت کا دم بھرتا رہے،اس کے حسن کے قصیدے پڑھتا رہے جبکہ زوریز کی سوچ مختلف تھی ۔وہ سوچتا تھا کہ جب نتاشا جانتی ہے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اسے پسند کرتا ہے تو بار بار اظہار کی کیا ضرورت ہے۔اس بات پہ اکثر ان کی بحث ہوتی تھی ۔زوریز نے نتاشا کی خاطر خود کو بدلنے کی کوشش بھی کی ،جتنا وہ کرسکتا تھا اس نے کیا ۔

ان دنوں نتاشا کی ملاقات اپنے یونیورسٹی فیلو سمیر سے ہوئی ،جس میں وہ تمام خوبیاں تھیں جو نتاشا کو اپنے ہمسفر میں چاہیے تھی ۔کیا ہوا جو وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی ۔وقت گزرنے کے ساتھ محبت بھی ہوجاتی ۔

نتاشا نے جب گھر رشتہ توڑنے کی بات کی ،تو گھر والوں نے مخالفت کی۔

جب نتاشا نے اس سے کہا کہ وہ رشتہ توڑ دے اسے لگا کہ اس کے سر کے اوپر نہ آسمان ہے اور نہ پیروں کے نیچے زمین ۔

اسے یاد تھا کہ اس نے نتاشا کی کتنی منتیں کی تھیں اور اس سے کہا تھا کہ وہ جیسا چاہتی ہے وہ ویسا بن جائے گا لیکن نتاشا نے اس کی بات کا یقین نہیں کیا۔بلکہ نتاشا نے ہاتھ جوڑ اس سے درخواست کی کہ وہ یہ رشتہ ختم کردے نہیں تو وہ اپنی جان لے لے گی۔اس دھمکی کے آگے وہ ہار گیا اور رشتہ ختم کردیا۔دونوں خاندان جانتے تھے کہ زوریز نے یہ سب نتاشا کی ایما پہ کیا تھا۔اس بات کو بنیاد بنا کر نجمہ نے بہن سے تعلق ختم کردیا۔

نتاشا کی تو چند مہینوں بعد شادی ہوگئی لیکن یہ چند مہینے زوریز کی زندگی کو بدل گئے۔نتاشا کی وجہ سے وہ ڈپریشن میں چلا گیا تھا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک چھوٹی سی بات کو بنیاد بنا کر نتاشا اسے چھوڑ دے گی۔چھ مہینے لگے تھے اسے ان حالات سے نکلنے میں۔ان چھ مہینوں نے اس کی زندگی بدل دی۔

وہ ہنسا بھول گیا۔اس نے لوگوں کے سوالوں سے بچنے کے لیے اپنے اردگرد سرد مہری کی دیواریں قائم

کرلیں۔اس نے لوگوں سے ملنا جلنا ختم کردیا۔گھر والوں سے بھی اس کا تعلق محدود ہوگیا تھا۔

محبت نامی جذبے سے اس کا اعتبار اٹھ گیا تھا۔پھر اچانک سے عمائمہ اس کی زندگی میں آئی اور اس کی زندگی ایک نئے دھارے پہ بہنے لگی۔اسے عمائمہ سے نفرت اور چڑ ہو چلی تھی۔وہ

دل میں دو سالوں سے موجود غصہ عمائمہ پہ نکالنے لگا تھا ۔اور اسے لگا وہ ٹھیک کررہا ہے لیکن اب اسے احساس ہوا تھا کہ اس نے عمائمہ کے ساتھ کس قدر زیادتی کی تھی ،کیا اس کے اندر اتنی ہمت تھی کہ وہ اپنے گزشتہ رویے کی معذرت کرسکے ۔

▫▫▫

رو رو کر عمائمہ کی آنکھیں سوجھ چکی تھیں اور اسے بخار ہوچکا تھا لیکن اس کا دوائی لینے کا بالکل دل نہیں کررہا تھا اور نہ ہی اس نے لی تھی۔وہ کتنی بےوقوف تھی کہ انزلہ کی باتوں میں آگئی ۔باپ کی محبت حاصل کرنے کے لیے وہ اس کی ہر بات مانتی چلی گئی۔اسے لگ رہا تھا کہ وہ سب کچھ کھو چکی ہے ۔زوریز اس کے بارے میں کیا سوچتا ہوگا کہ وہ کیسی گری ہوئی لڑکی ہے ۔

پتا نہیں وہ اب کیوں خاموش تھا ،اسے لگ رہا تھا شاید وہ نجمہ اور حسیب کے آنے کا انتظار کررہا ہے ۔پھر وہ اس پہ چیخے چلائے گا ،سب کو اس کی اصلیت بتائے گا۔اور اسے گھر سے نکال دے گا۔

اسے معلوم تھا کہ کوئی بھی اس کی بے گناہی کا یقین نہیں کرتے گا ۔

اسے لگ رہا تھا وہ اندر سے خالی ہوگی ہے۔اسے اپنا وجود دنیا کا بے کار ترین وجود لگ رہا تھا ۔وہ زندہ کیوں تھی ،اصولا اس ذلت کے بعد اسے مر جانا چاہیے تھا لیکن وہ خودکشی نہیں کرسکتی

تھی،وہ پہلے بھی جی رہی تھی اور اب بھی اسے جینا تھا ۔ابراہیم سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہورہا تھا ۔یہاں سب ہی اسے ناپسند کرتے ہیں ۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے ابراہیم کو گھر فوراً آنے کے لیے وائس میسج سینڈ کیا تھا ۔

▫▫▫

نجمہ اور حسیب احمد واپس آ کے تھے ۔آتے ساتھ ہی نجمہ نے انزلہ سے کے زوریز کا پوچھا تھا جو کل سے ان کا فون نہیں اٹھا رہا تھا ۔

انزلہ نے یہ بتایا کہ وہ آفس چلا گیا ہے ۔ حسیب احمد نے لنچ ٹائم اسے گھر آنے کا کہا تھا ۔وہ آنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ پھر اس کا سامنا عمائمہ سے ہوتا اور اسے اپنا گزشتہ رویہ یاد آتا ۔ عجیب بات تھی پہلے وہ عمائمہ پہ اس لیے غصہ تھا کہ اس نے باپ کی محبت حاصل کرنے کے لیے اسے استعمال کیا اب جبکہ عمائمہ نے انزلہ کی باتوں میں آکر ایسا کیا تو اسے عمائمہ کے لیے دکھ محسوس ہو رہا تھا۔

وہ گھر آیا تو انزلہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے انزلہ کو بات کرنے سے روک دیا ۔وہ انزلہ پہ غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

ڈائننگ ٹیبل پہ جب عمائمہ نہیں آئی تو اسے پریشانی ہوئی ۔اس نے ثوبیہ سے عمائمہ کو بلانے کو کہا ۔

https://classicurdumaterial.com/

"اسے اس کے کمرے میں کھانے دو ۔یہاں ابراہیم نہیں ہے جسے دکھانے کے لیے یہ ڈرامہ کیا جائے ۔" نجمہ کو یہ بات بہت کھلی تھی ۔

"ابراہیم بے شک نہیں ہے لیکن ملازم ضرور موجود ہیں ۔جو یہ سوچیں گے کہ عمائمہ سب کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھا رہی ۔"اس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے انہیں یاد دلایا تھا ۔

" نجمہ اب تمہیں سوچنا چاہیے کہ اس لڑکی کو کیسے گھر سے نکالنا ہے ۔میں نہیں چاہتا کہ اس لڑکی کی وجہ سے ہمارے گھر کا ماحول خراب ہو۔" حسیب احمد نے کہا ۔

انزلہ کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی ۔ عمائمہ اب جلد یہاں سے جانے والی تھی ۔

جبکہ زندگی میں پہلی بار زوریز کو حسیب احمد کی بات پہ غصہ آیا تھا ۔وہ کیسے اپنی بیٹی کو "اس لڑکی " کہہ کر مخاطب کرتے تھے ۔کیسے پتھر دل انسان تھے ۔ بیٹی ان کی محبت حاصل کرنے کے لیے ہر حد پار کرنے کو تیار تھی اور وہ اسے گھر سے نکالنا چاہتے تھے ۔

"وہ عمائمہ بی بی کو تو بہت سخت بخار ہے ۔"ثوبیہ نے آکر اطلاع دی تو زوریز کی شرمندگی میں اضافہ ہوا ۔ابھی یہاں ابراہیم ہوتا تو فوراً اٹھ کھڑا ہوتا ۔لیکن کیا وہ صرف ابراہیم کی ذمہ داری تھی
۔

"ڈرائیور سے کہو کہ گاڑی نکالے ۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا تھا ۔

"ثوبیہ اسے لے جائے گی ،تمہیں جانے کی کیا ضرورت ہے ۔"نجمہ نے ناگواری سے کہا تھا ۔

"اگر آپ کو یاد ہو تو آپ اسے میری بیوی اور حسیب احمد کی بیٹی کی حیثیت سے لوگوں میں متعارف کروا چکی ہیں ۔کیا اس گھر کی عورت ملازمہ کے ساتھ ہسپتال جاتی اچھی لگے گی ۔"اس نے بےتاثر لہجے میں پوچھا تھا ۔

نجمہ جزبز ہوئی تھیں ،کچھ بھی بولنے کی صورت میں انہیں الزام دیا جاتا ۔

جبکہ انزلہ بے چین ہوگئی تھی ۔اسے لگ رہا تھا کہ اس کے عمائمہ کو کل زوریز کے کمرے میں بھیج کر غلطی کی تھی ۔

▫▫▫

عمائمہ کا میسج دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ وہ اپنے غم میں عمائمہ کو بھول گیا ہے ۔وہ وہاں ان لوگوں کے درمیان اکیلی رہ رہی تھی جو اس سے نفرت کرتے تھے ،اگر وہ کوئی انتہائی قدم اٹھا لیتے تو وہ اتنی دور بیٹھے کیا کرسکتا تھا ۔

ویسے بھی یہ زخم دل پہ لگ چکا تھا اور شاید کبھی نہیں بھرنے والا تھا۔اب تک وہ کافی سنبھل گیا تھا بہتر یہ ہی تھا کہ وہ واپس چلا جائے ۔

اس نے اپنی شام کی ٹکٹ بک کروائی تھیں۔

لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا ۔فلائیٹ لے جب وہ اپنے شہر پہنچا تو گھر سے گاڑی منگوانے کے بجائے اس نے ٹیکسی پہ گھر جانا مناسب سمجھا ،گھر آتے ہوئے ٹیکسی کا راستہ میں تیز رفتار ٹرک سے تصادم ہوا تھا ۔

□□□

وہ خاموشی سے زوریز کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی تھی ۔ابھی اس نے ڈاکٹر کو چیک اپ کروایا تھا ۔جس نے میڈیسن دی تھی اور اسے آرام کرنے کی ہدایت کی تھی ۔

جب ثوبیہ نے اسے بتایا کہ زوریز اسے ہسپتال لے کر جا رہا ہے تو وہ بہت حیران ہوئی تھی،اسے لگا نجمہ اسے کسی ملازمہ کے ساتھ بھیجیں گی ۔اسے زوریز کے ساتھ آتے ہوئے عجیب محسوس ہورہا تھا لیکن زوریز نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔

ڈرائیونگ کرتے زوریز نے ایک نظر ساتھ بیٹھی عمائمہ پہ ڈالی تھی ،جو کسی سوچ میں گم تھی ۔وہ شکل کی جتنی خوبصورت تھی ،اس کی زندگی میں اتنی ہی مشکلات تھیں۔

"اب کیسا محسوس کررہی ہو ۔"اس نے خاموشی بیٹھی عمائمہ سے پوچھا تھا ۔

" بہتر ہوں ۔"وہ چونک کر بولی تھی۔زوریز کو کب سے اس کی فکر ہونے لگی ۔

گاڑی میں ایک بار پھر خاموشی چھائی تھی ۔زوریز اس سے بات کرنا چاہتا تھا ،وہ اپنے برے رویے کا ازالہ کرنا چاہتا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے ۔

"ابراہیم سے بات ہوئی ۔"اس نے اگلا سوال سوچ کر پوچھا تھا ۔

"نہیں ،میرے کسی فون اور میسج کا اس نے جواب نہیں دیا ۔انزلہ بتا رہی تھی کہ وہ ایسا ہی کرتا ہے۔آپ سے بات ہوئی ۔"اس نے پوچھا تھا ۔

"نہیں،اب جب وہ آئے گا تب ہی بات کرے گا اور تم پریشان مت ہو ،وہ ایسا ہی کرتا ہے ،اس بات پہ اسے حسیب انکل سے کئی بار ڈانٹ پڑ چکی ہے لیکن وہ کسی کی نہیں سنتا ۔"زوریز نے تفصیلی جواب تھا ۔

عمائمہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا ۔وہ اسے پریشان نہ ہونے کی نصیحت کررہا تھا ۔وہ کیوں اسے بدلا بدلا لگ رہا تھا ۔

زوریز اس کی حیران نظریں محسوس کر کے شرمندہ ہوا تھا ،تاہم بولا کچھ نہیں ۔

گاڑی میں ایک بار پھر خاموشی چھائی تھی اور زوریز کے بجتے فون نے خاموشی توڑی تھی ۔کسی انجان نمبر سے فون تھا ،اس کا ذہن دعا کی طرف گیا تھا ،جو اب تک اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئی تھی ،پھر اس نے یہ سوچ کر فون اٹھا لیا کہ کوئی ضروری کال نہ ہو اور ایسا ہی ہوا تھا ۔فون کی دوسری طرف موجود انسان نے اسے جو خبر سنائی تھی ،اس کا دماغ گھوم گیا تھا اور گاڑی اس کے ہاتھ سے بے قابو ہوئی تھی ۔

عمائمہ نے گھبرا کر اسے دیکھا تھا، جس کے چہرے پہ پسینہ چمک رہا تھا۔اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟"اس نے فکرمندی سے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں۔"وہ خود کو کمپوز کرتا نفی میں سر ہلا کر بولا تھا۔تیز گاڑی چلاتے ہوئے اس نے عمائمہ کو گھر کے گیٹ پہ اتارا تھا اور گاڑی آگے بڑھا لے گیا تھا۔

پیچھے وہ پریشان ہوئی حسیب منزل میں داخل ہوئی تھی،لان میں اس کا سامنا نجمہ سے ہوا تھا۔

"زوریز کہاں ہیں۔"انھوں نے تفتیشی انداز میں پوچھا تھا۔

"پتا نہیں،مجھے گیٹ پہ اتار کر وہ آگے چلے۔"عمائمہ نے بتایا تھا۔

"جا کر آرام کرو اور ہاں زوریز کی اس ہمدردی کو کوئی غلط رنگ مت دینا۔"انھوں نے اسے وارن کیا تھا۔وہ اثبات میں سر ہلاتی آگے بڑھ گئی تھی۔

▫▫▫

ابراہیم کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ہسپتال کے بستر پہ پایا۔اٹھنے کی کوشش میں اس کے منہ سے آہ نکلی تھی۔اس کے سر پہ پٹی بندھی تھی اور بازو پہ پلستر چڑھا تھا۔پورا جسم درد کررہا تھا

"لیٹے رہو۔"زوریز اس کے پاس آکر بولا تھا۔

"آپ کو کس نے اطلاع دی ۔"وہ حیران ہوا تھا ۔

"اللہ کے کسی نیک بندے نے تمہارے والٹ پہ موجود کارڈ دیکھ کر کال کی تھی ۔ورنہ تم تو گھر سے دور جاکر ایسے بھول جاتے ہو جیسے دنیا سے چلے گئے ہو ۔"وہ سخت لہجے میں بولا تھا ۔اسے ابراہیم پہ سخت غصہ آرہا تھا ،اس کی اس لاپرواہی سے سب تنگ تھے اور ابھی کوئی بڑا حادثہ ہوجاتا تو کیا ہوتا ؟

ابراہیم نے شرمندگی سے سر جھکایا تھا ۔

"اب میں اس حالت میں مزید تمہیں کیا کہوں ۔آج کے بعد تمہیں نصیحت ہوگی ۔شکر کرو بچت ہوگئی ،بازو فریکچر ہوا ہے اور سر پہ دو تین سٹیچز لگے ہیں ۔" وہ نرمی سے بولا تھا ۔

"اور ٹیکسی ڈرائیور؟"۔

"وہ شدید زخمی تھا لیکن اب وہ خطرے سے باہر ہے ۔اس کا بل وغیرہ میں نے دے دیا ہے ۔"زوریز نے بتایا ۔

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

"گھر میں کسی کو نہیں بتایا ہے ۔شام کو تم ڈسچارج ہوگے تب ہی گھر والوں کو بتائیں گے ۔"زوریز نے مزید کہا تھا ۔

" ٹھیک ہے ۔" ابراہیم نے کہا ۔وہ بہت شرمندہ تھا ،اس کی وجہ سے اس کے گھر والے یقیناً پریشان ہو جائیں گے ۔اس نے سوچ لیا تھا کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔

▫▫▫

" تمہارے پاس زوریز کمال کی بیوی کی تصویریں ہیں؟" دعا نے فون کی دوسری طرف موجود نیہا سے پوچھا تھا ۔

"پہلے تھیں پھر میں نے ڈیلیٹ کردی۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو ۔"اس نے جھوٹ گھڑا تھا ۔

"ایسے ہی میں سوچ رہی تھی کہ وہ لڑکی کیسی ہوگی جس کا نام زوریز کے نام کے ساتھ جڑا ہے ۔تم کسی سے اس کی تصویریں لے کر مجھے بھیجنا۔"دعا نے کہا ۔

" امی نے تب بنائی تھیں پھر انھوں نے بھی ڈیلیٹ کردیں ہیں۔کسی کا نمبر تلاش کرنا آسان ہے لیکن تصویر حاصل کرنا مشکل ہے ۔"نیہا نے آسان لفظوں میں بتا دیا کہ وہ یہ کام نہیں کرسکتی ۔

" اچھا اس کا نمبر دے دو ۔" دعا کچھ سوچ کر بولی ۔

" کیوں ۔" وہ حیران ہوئی تھی ۔

" میں اسے بتاؤں گی کہ میں زوریز سے کتنی محبت کرتی ہوں اور وہ ہمارے راستے سے ہٹ جائے ۔"

"ہاں اور وہ تو جیسے فوراً مان جائے گی ،اس نے اگر یہ بات زوریز کو بتائی تو اس بار اس نے حقیقتاً تمہارے ابو کا نمبر حاصل کر کے تمہاری شکایت لگانی ہے ۔"نیہا نے اسے ڈرانا چاہا ۔

"یہ بھی صحیح ہے ،تم اس کا نمبر حاصل کرنے کی کوشش تو کرو ۔میں بنا اپنا تعارف کروائے آہستہ آہستہ اسے زوریز سے بدظن کرنے کی کوشش کروں گی ۔اور ایک وقت آئے گا جب وہ خود زوریز کو چھوڑ دے گی ۔" دعا کے پاس دوسرا منصوبہ بھی تیار تھا ۔

نیہا اس کی بات سن کر گہری سانس کے کر رہ گئی ۔دعا کا جنون دن بدن بڑھتا چلا جارہا تھا ،اور یہ جنون دعا کے ساتھ عمائمہ کو بھی نقصان سے دوچار کرنے والا تھا ۔وہ یہ بات آخر کب تک دعا سے چھپا سکتی تھی کہ زوریز عمائمہ کا شوہر اور ابراہیم کا بھائی ہے ۔سچ جاننے پہ یقیناً دعا اس سے ہر تعلق ختم کرلیتی ۔

▫▫▫

ابراہیم کہ حالت دیکھ کر سب گھر والے پریشان ہوگئے تھے ۔ نجمہ تو رونے لگیں ،پہلی بار ابراہیم کو احساس ہوا تھا گھر والے اس سے بھی پیار کرتے ہیں ۔سب گھر والے اس کے اردگرد موجود تھے سوائے عمائمہ کے اور یہ بات اسے پریشان کررہی تھی ۔

"عمائمہ کہاں ہیں۔"وہ بالآخر پوچھ بیٹھا ۔

" اس کو بخار تھا ،تو وہ اپنے کمرے میں آرام کررہی ہے ۔" زوریز نے بتایا تھا جبکہ باقی گھر والوں کو یہ سوال ناگوار گزرا تھا ۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں یا کوئی اور بات ہے ۔" اسے یقین نہیں آیا تھا ۔

اس کی بات سن کر حسیب احمد کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ۔اس سے پہلے وہ کچھ سخت کہتے نجمہ نے انہیں روک دیا ۔

" میں ثوبیہ سے کہہ کر اسے بلواتی ہوں ۔" نجمہ نے کہا تھا ۔

زوریز کو اس کی بے اعتباری پہ دکھ ہوا تھا ابراہیم اپنی جگہ صحیح تھا ۔ان سب نے کب عمائمہ کے ساتھ اچھا سلوک رکھا تھا ۔

پانچ منٹ بعد پریشان صورت لیے عمائمہ ابراہیم کے کمرے میں آئی تھی ،اس کی آنکھوں میں ابراہیم کو دیکھ کر نمی چھائی تھی ۔

" میں بالکل ٹھیک ہوں ،بس ہلکی سے چھوٹیں آئی ہیں۔" وہ عمائمہ کو اپنے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا ۔

" کیسے ایکسیڈنٹ ہوا اور اب تمہاری طبیعت کیسی ہے ۔" وہ فکرمندی سے پوچھ رہی تھی ۔

ابراہیم نے جواباً اسے مختصراً بتایا تھا ۔

حسیب احمد نے ایک نظر خاموش بیٹھی انزلہ پہ ڈالی تھی ۔جسے ابراہیم کا عمائمہ کو توجہ دینا بہت برا لگ رہا تھا ۔ابراہیم نے کبھی اس کے لیے ایسی محبت نہیں دکھائی تھی ۔

حسیب احمد کے لیے انزلہ کی خوشی اہم تھی ،انہیں جلد عمائمہ کو یہاں سے نکالنا تھا تاکہ ان کے خاندان میں کوئی پھوٹ نہ ڈل سکے ۔

▫▫▫

"سوپ بہت مزے کا ہے ۔" ابراہیم نے عمائمہ کے ہاتھ کا بنا سوپ پیتے ہوئے کہا تھا ۔

وہ جوابا مسکرائی تھی ۔ابراہیم کی تکلیف نے اسے اپنی تکلیف بھلا دی ۔سب کچھ بھول کر وہ نجمہ کے ساتھ ابراہیم کا خیال رکھ رہی تھی ۔

نجمہ کو بھی پہلی بار احساس ہوا تھا کہ عمائمہ کے آنے سے انہیں کتنی سہولت ہوئی ہے ۔ابراہیم بیماری میں جتنے نخرے دکھاتا تھا ،وہ بڑی مشکل سے اس کی فرمائشیں پوری کرپاتی تھیں وجہ انزلہ تھی جس سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا کہ والدین اس جتنی توجہ کسی اور کو دیں ۔

اب عمائمہ ان کی مدد کروا دیتی تھی ،اور ابراہیم کو بھی یہ شکوہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ اگنور ہورہا ہے ۔

"کیا سوچ رہی ہیں۔" ابراہیم نے اسے گم سم دیکھ کر پوچھا تھا ۔

"تم مجھ سے کیا چھپا رہے ہو۔" اس نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔یہ بات وہ کب سے پوچھنا چاہ رہی تھی لیکن موقع نہیں مل رہا تھا۔

"کچھ بھی نہیں۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولا تھا۔

"تمہاری مرضی ہے اگر بتانا نہیں چاہتے تو کوئی بات نہیں۔" وہ کندھے اچکا کر بولی۔

"میں کسی کو پسند کرتا ہوں لیکن وہ کسی اور سے پیار کرتی ہے۔بس اس وجہ سے پریشان تھا۔" وہ گہری سانس لے کر بتانے لگا۔

"پھر اب کیا ہوگا۔" وہ فکرمندی سے بولی تھی۔

"محبت نصیب سے ملتی ہے۔میرے حصے میں نہیں تھی اس لیے مجھے نہیں ملی۔" وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"ایسے مت کہو۔میں تمہارے لیے دعا کروں گی۔تم پریشان مت ہو،ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"اس نے ابراہیم کا حوصلہ بڑھایا تھا۔

"میں نے سوچ لیا ہے کہ اس بات کو سوچ کر پریشان نہیں ہونا۔میرے اندر اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ میں زوریز بھائی کی طرح اس بات کا روگ لے کر بیٹھوں۔" اس نے متانت سے کہا تھا۔

" میں دعا کروں گی کہ وہ ہو جو تمہارے حق میں بہتر ہو۔" وہ جوابا بولی تھی ۔

□□□

" ابراہیم سے بات کی تم نے ۔" نیہا نے دعا سے پوچھا تھا ۔

اس نے جواباً نفی میں سر ہلایا تھا ۔

" کیوں ؟وہ ہمارا کلاس فیلو ہے اور دوست بھی۔تمہیں فون پہ اس کی خیریت دریافت کرنی چاہیے تھی ۔" وہ دعا کی بات پہ حیران ہو کر بولی تھی ۔

" میرے اپنے بڑے مسئلے ہیں۔جب ٹھیک ہو کر آئے گا خیرت پوچھ لوں گی ۔ویسے تم تو اس کے گھر گئی ہوگی ۔"

" ہاں امی کے ساتھ گئی تھی ۔" نیہا نے بتایا ۔

"ویسے تو تمہارے ابو بزنس پارٹیز میں لے جانے کے خلاف ہیں لیکن ابراہیم کے خاندان سے بڑے تعلقات بنا رہے ہیں۔اس دن تم لوگوں نے اس کی بہن کی بھی دعوت کی تھی ۔میں سوچ رہی تھی کہ کیا پتا تمہارا ابراہیم سے رشتہ ہو جائے ۔تمہیں اس کی محبت تو نہیں مل سکتی ہاں نام ضرور مل جائے گا ۔" دعا کے لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی ۔

" سوچ سمجھ کر بولا کرو دعا ۔تمہارا جو دل چاہتا ہے بول دیتی ہو ۔" نیہا ناگواری سے بولی تھی ۔

" جو سچ ہے وہ بیان کیا ہے ۔خیر میں نے یہ پوچھنا تھا کہ زوریز کی بیوی کا نمبر ملا ۔" دعا نے اپنے مطلب کی بات پوچھی ۔

نیہا نے افسوس بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا ۔جو زوریز کے عشق میں بالکل پاگل ہوئی جارہی تھی ۔ صحیح غلط کی تمیز بالکل بھول گئی تھی ۔

" نہیں ،زوریز کا نمبر حاصل کرنا آسان تھا ۔وہ میں ابو کے موبائل سے نکال لیتی تھی لیکن زوریز کی بیوی کا نمبر اب میں کہاں سے لوں ۔" اس نے سنجیدگی سے کہا تھا ۔

" اچھا ،پھر کچھ اور ہی کرنا پڑے گا ۔" دعا منہ بنا کر بولی ۔

" اس کا رویہ اب کیسا ہے ۔" نیہا نے پوچھا ۔

" پہلے جیسا ہی ہے ۔اسے لگتا ہے کہ وہ نفرت کا اظہار کرے گا اور میں پیچھے ہٹ جاؤں گی تو یہ اس کی غلط فہمی ہے ۔اسے تو میں حاصل کر کے رہو گی ۔" وہ پُرعزم لہجے میں بولی تھی ۔

نیہا نے اس کے سدھر جانے کی دعا کی تھی ۔دعا کا جیسا رویہ ہوتا جارہا تھا یا تو وہ خود کو نقصان پہنچاتی یا حقیقت پتا لگنے پہ عمائمہ کو ۔

□□□

عمائمہ کے سر میں درد تھا ،وہ چائے بنانے کچن میں آئی تھی ۔ابھی اس نے کیتلی چولہے پہ رکھی تھی کہ زوریز کچن میں داخل ہوا ، عمائمہ کے چہرے پہ فکرمندی چھائی تھی ۔اسے لگتا تھا کہ وہ اب کبھی زوریز سے نظریں نہیں ملا سکے گی ۔

" میرے لیے بھی ایک کپ چائے بنا دو ۔" یہ جملہ زوریز کمال نے بہت مشکل سے ادا کیا تھا ۔اپنی غلطی مان کر اس کو درست کرنے کی کوشش کرنا ہر ایک کے لیے آسان نہیں ہوتا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

عمائمہ چائے بنا رہی تھی اور وہ خاموشی سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔کیا وہ اس قابل تھی کہ اس سے نفرت کی جائے ،اسے اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا جائے ؟حسیب منزل کے لوگ کس قدر ظالم تھے جو اپنی نفرت اس معصوم لڑکی پہ انڈیل رہے تھے ۔

خود پہ گڑی زوریز کمال کی نظریں اسے پریشان کررہی تھیں ،پتا نہیں وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا ۔چائے کپ میں ڈالتے ہوئے بے دھیانی میں وہ اپنا ہاتھ جلا بیٹھی ۔

" دھیان سے ۔" وہ فکرمندی سے کہتا اس کے پاس آیا اور عمائمہ کا سرخ پڑتا ہاتھ تھاما ۔

عمائمہ نے گھبرا کر ایک دم ہاتھ کھینچا تھا ۔

"سوری ۔" وہ معذرت خواہ ہوا اور دراز سے آئنٹمنٹ نکالی ۔

" یہ لگا لو ۔"

عمائمہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا ۔وہ ایسا کیوں کررہا تھا ،وہ چاہتا کیا تھا ۔

" میں چائے ڈالتا ہوں۔" وہ اس کی نظروں پہ شرمندہ ہوتا بولا تھا ۔

" میں ڈال دیتی ہوں ۔" اس نے کہا اور کپ میں چائے ڈالنے لگی ۔وہ خاموش کھڑا رہا اور سوچتا رہا کہ عمائمہ اپنے گزشتہ رویے کی معافی کیسے مانگے ۔

" یہ یاد سے لگا لینا ۔" جاتے جاتے وہ ہدایت دینا نہیں بھولا تھا ۔

" ان کو کیا ہوگیا ہے ۔یہ ایسے کیوں کررہے ہیں ۔کیا یہ مجھے گھر سے نکالنا چاہتے ہیں ۔یقینا یہ ہی وجہ ہوگی ورنہ اس دن کے بعد تو ان کی نفرت اور بیزاری میں اضافہ ہونا چاہیے تھا ۔"اس نے فکرمندی سے سوچا تھا اور اس کی پریشانی میں اضافہ ہوچکا تھا ۔

□□□

"کتنا بزدل انسان ہوں میں ۔مجھے اپنے نفرت بھرے جذبات تو عیاں کرنے آتے ہیں لیکن میرے اندر اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں اپنی گزشتہ رویے کی معافی مانگ سکوں۔کاش مجھے پہلے دن یہ احساس ہوجاتا تو آج حالات مختلف ہوتے ۔ہم انسان کتنے کم ظرف ہوتے ہیں ،بنا

سوچے سمجھے ،اگلی کی مجبوریوں کو جانے بغیر دوسرے کے بارے میں رائے قائم کرلیتے ہیں اور پھر وہ رائے بدلنے کی کوشش بھی نہیں کرتے ۔

کیا مجھے اس سے معافی مانگنی چاہیے ؟لیکن کیا وہ مجھے معاف کردے گی ۔میں نے اس پہ کتنے الزام لگائے تھے اور اس کے ساتھ کتنا برا رویہ رکھا تھا اگر اس نے مجھے معاف نہیں کیا تو میری بے چینی میں اضافہ ہوجائے گا ۔ سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کروں۔" وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے بیٹھا تھا ۔

فون بجا تو نمبر دیکھ کر اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ۔نہایت ہی ڈھیٹ لڑکی تھی ، مستقل مزاجی سے اس کے پیچھے پڑی تھی ۔اب تو اس نے نمبر بھی بدلنا چھوڑ دیا تھا ۔ وہ اب صرف ایک نمبر سے ہی کال کرتی تھی اب وہ اسے اگنور کرتا تھا اور اس کا فون نہیں اٹھاتا تھا ۔

▫▫▫

" کل میں اور تم حسیب احمد کے گھر جائیں گے ۔" فرمان صاحب نے حسنہ بیگم کے ہاتھ سے چائے لیتے ہوئے کہا تھا ۔

" لیکن کچھ دن پہلے ہم تینوں نے چکر لگایا تھا ۔" انھوں نے کہا ۔

" ہاں اب کافی دن ہوگئے ہیں ۔دوبارہ چکر لگانے میں کیا حرج ہے ۔" وہ جوابا بولے ۔

" یہ بات پچھلے کچھ دنوں سے میرے دماغ میں گردش کررہی ہے ۔مجھے اور نیہا کو آپ نے ہمیشہ بزنس کے دھندوں سے دور رکھا ۔آپ کو بیوی اور بیٹی کو اپنے کولیگز سے ملوانا پسند نہیں ہے لیکن حسیب احمد کے خاندان سے ہم کیوں اتنے روابط بڑھا رہے ہیں۔پہلے ہم نے زوریز کا نکاح اٹینڈ کیا ،پھر مجھے اور نیہا کو آپ نے ان کے گھر بھیجا ،وہ لوگ بھی ہمارے گھر آئے پھر ان کی بیٹی اور داماد کی دعوت کی پھر آپ مجھے اور نیہا کو ان کے گھر ابراہیم کی عیادت کے لیے لے کر گئے ۔آخر اس سب کا مقصد کیا ہے ۔" حسنہ بیگم نے اپنی الجھن بیان کی تھی ۔

" نیہا بڑی ہوگئی ہے اور ہمیں اس کی شادی بھی کرنی ہے ۔خاندان میں کوئی بھی نیہا کے جوڑ کا نہیں ہے ۔جب میں زوریز کے توسط سے حسیب احمد کی فیملی سے ملا پھر ابراہیم سے ملا تو مجھے وہ نیہا کے لیے بہت اچھا لگا ۔پھر وہ دونوں کلاس فیلو ہیں اور ایک دوسرے کو اچھے سے جانتے ہیں ۔یہ تعلق اگر رشتہ داری میں بدل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔" انہوں نے صاف صاف بتایا تھا ۔

" اب ہم خود تو کسی کو نہیں کہہ سکتے کہ ہماری بیٹی کا ہاتھ مانگیں ۔"

" تو میں نے کب کہا کہ ایسا کریں گے ۔بس یہ میری طرف سے ایک کوشش ہے ۔"

فرمان صاحب کی بات پہ وہ اثبات میں سر ہلا کر رہ گیئں ۔اولاد کے لیے انسان کبھی کبھی اپنے اصول بھی بدل لیتا ہے ۔

▫▫▫

وہ اپنے کمرے میں پانی کا جگ لے کر جارہی تھی جب سامنے سے آتے زوریز سے ٹکرائی ۔جگ اس کے ہاتھ سے گرا اور چکنا چور ہوگیا ۔کچھ کانچ کے ٹکڑے اس کے پیر پہ بھی لگ گئے ۔

اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی ۔زوریز گھبرا گیا ۔پتا نہیں وہ کیوں وہ ہمیشہ عمائمہ کی تکلیف کا باعث بن جاتا تھا ۔

"سوری ۔" اس نے فوراً سے معذرت کی تھی ۔

عمائمہ جواباً کچھ کہنے کے بجائے زمین پہ بیٹھ گئی ۔دائیں پاؤں میں سے تھوڑا سا خون نکل رہا تھا ۔

" ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔" زوریز اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا تھا ۔

" میں دوائی لگاتی ہوں ،ٹھیک ہوجائے گا ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ،پاؤں سے کانچ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکالنے لگی ۔کونسا پہلی بار اس کے ساتھ ایسا ہوا تھا ،وہ ایسی چھوٹی موٹی چوٹوں کی عادی تھی ۔

زوریز نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔کتنے آرام سے وہ یہ سب کررہی تھی۔

" تم بیٹھو ،میں فرسٹ ایڈ باکس لاتا ہوں ۔" وہ اسے کھڑا ہوتا دیکھ کر بولا تھا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے ۔چھوٹے سے دو چار کٹ ہیں ۔اس کے اوپر پانی بہاؤں گی اور پھر کوئی کریم لگا لوں گی ۔" اس نے پھر سے اس کی مدد لینے سے انکار کیا تھا۔زوریز کا یہ بدلتا رویہ اس سے ہضم نہیں ہورہا تھا۔

" اپنے روم میں چل کر بیٹھو ،میں آرہا ہوں۔" وہ اس مرتبہ سختی سے بولا تھا۔

اس کے سخت رویے پہ وہ تھوڑا گھبرائی تھی۔

زوریز باکس لے کر آیا تو وہ صوفے پہ بیٹھی تھی۔وہ اس کے سامنے میز پہ بیٹھا۔

" پاؤں اوپر کرو ۔" زوریز نے کہا۔

" میں کر لوں گی ۔" وہ گھبرا کر بولی تھی۔وہ کیسے اس شخص سے مرہم لگوا سکتی تھی جس نے ہمیشہ اسے چوٹ دی تھی۔

"تم پہلی بار میں بات ماننے کی عادت ڈالو عمائمہ ۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا اور اس کا پاؤں پکڑ کر اپنے گھٹنے پہ ٹکایا۔

https://classicurdumaterial.com/

اس کی نظریں بے ساختہ زوریز کمال پہ ٹکی تھیں،وہ اس کے لفظوں اور انداز پہ الجھ گئی تھی۔اس سب کے بعد زوریز کو اس پہ غصہ ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ سب تو انزلہ سے اسے پھنسانے کے لیے پلان کیا تھا۔پھر زوریز کیوں اس پہ مہربان ہورہا تھا۔کیا وہ اس رشتہ کو قبول کرنے لگا تھا۔

اس نے نفی میں سر ہلا کر خود ہی اپنی بات کی تردید کی تھی۔یہ ناممکن تھا،زوریز تو نتاشا سے بے تحاشا محبت کرتا تھا۔وہ کیسے کسی اور لڑکی کو اپنی زندگی میں جگہ دے سکتا تھا۔اور اگر وہ اسے قبول کر بھی لیتا تو وہ نہ کرتی۔اسے زوریز کے ساتھ کیا کسی کے ساتھ بھی زندگی نہیں گزارنی تھی۔اسے بس حسیب اور کنول کی محبت چاہیے تھی۔

''آہ۔'' جیسے پہ سپرٹ اس کے زخم پہ لگی،وہ فوراً سے ہوش میں آئی تھی۔

'' کبھی کبھی بڑی تکلیفوں سے بچنے کے لیے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔''وہ اس کا زخم صاف کرتے ہوئے رسان سے بولا تھا۔

وہ جواباً خاموش رہی،اسے بہت عجیب لگ رہا تھا کہ زوریز اس کے پاؤں کو ہاتھ لگا رہا ہے۔اسے کب کسی نے اتنی اہمیت دی تھی۔

" یہ پین کلر لے لینا اور اگر پھر بھی تکلیف ہو تو مجھے بتانا ۔میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا ۔" اس نے زخم صاف کرنے کے بعد پین کلر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔وہ چاہتی تھی کہ زوریز اس کے کمرے سے چلا جائے ،کسی نے اسے یہاں دیکھ لیا تو اس کے لیے مزید مشکل ہو جائے گی ۔ابھی تو ابراہیم کے حادثے کی وجہ سے سب کا دھیان اس سے ہٹ گیا ہے لیکن جیسے ہی وہ ٹھیک ہوگا ،سب کی توپوں کا رخ اس کی طرف ہو جائے گا ۔

زوریز کا دل کررہا تھا کہ اس کے پاس کچھ دیر بیٹھے لیکن اسے پتا تھا کہ عمائمہ اس کی موجودگی پہ غیر آرام دہ محسوس کررہی ہے ۔

" میں تمہارے لیے پانی لاتا ہوں ۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا تھا ۔

" میں لے آؤں گی ۔" وہ فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی ۔

" میں لارہا ہوں ۔" وہ اسے کندھے سے پکڑ کر دوبارہ صوفے پہ بیٹھاتے ہوئے بولا تھا۔

"ان کے ساتھ کیا مسئلہ ہے ؟کیا مجھے ابراہیم کو یہ سب بتانا چاہیے لیکن میں وجہ کیا دوں گی ۔وہ کتنا غصہ ہوگا جب اسے پتا چلے گا کہ میں نے اس سے انزلہ والی بات چھپائی تھی ۔"زوریز کے رویے نے اسے واقعی میں پریشان کردیا تھا ۔

پانچ منٹ بعد وہ پانی لایا تھا ،اسے خود میڈیسن دی تھی اور پھر سونے کی تاکید کر کے چلا گیا تھا

۔

▫▫▫

اب ابراہیم پہلے سے کہیں بہتر تھا ۔اس حادثے کو مہینہ ہوچکا تھا ، کچھ دنوں تک وہ یونیورسٹی جانا شروع کردیتا ۔اس تمام عرصے میں وہ دعا کی محبت اپنے دل میں سلانے میں کامیاب ہوگیا تھا ،یہ سب اس لیے آسانی سے ہوگیا کیونکہ دعا نے اس دوران اس سے ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا تھا ۔وہ اس کا کلاس فیلو تھا ،ان کے اچھے تعلقات تھے ۔دعا کو کم از کم اسے ایک میسج تو کرنا چاہیے تھا ۔دوسری طرف نیہا اسے روز فون کر کے اس کی خیریت دریافت کرتی تھی بلکہ وہ ایک مرتبہ ان کے گھر بھی آچکی تھی۔

آج بھی وہ اپنی امی ،ابو کے ساتھ ان کے گھر موجود تھی۔سب نیچے لاؤنج میں تھے جب عمائمہ اسے بلانے آئی تھی ۔

"آپ کا پاؤں اب کیسا ہے ۔"وہ اس کے ساتھ سیڑھیاں اترتے ہوئے پوچھ رہا تھا ۔

" معمولی چوٹ تھی ، ایک ہفتے میں بالکل ٹھیک ہوگئی ہے ۔" عمائمہ نے بتایا ۔

جب وہ دونوں نیچے آئے تو نیہا کی امی اور نیہا عمائمہ کو نہایت اچھے سے ملی۔

عمائمہ نیہا کے ساتھ بیٹھ گئی ،نیہا کی دوسری طرف بیٹھی انزلہ کو عمائمہ کو اتنی اہمیت دینا اچھا نہیں لگا تھا ۔اس عمائمہ کی وجہ سے بھائی ابھی تک اس سے ناراض تھے ۔اس کا دل کرتا تھا ماں کو سب بتا دے لیکن وہ جانتی تھی کہ سچ سن کر ممی اس کی بے عزتی کرتیں ۔

ابراہیم ،فرمان صاحب ، حسیب اور زوریز کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا ۔

نیہا گاہے بگاہے ابراہیم کو دیکھ رہی تھی جو اس عرصے میں کافی کمزور لگ رہا تھا ۔وہ جانتی تھی کہ وہ اس وقت دوہری تکلیف سے گزر رہا ہے کاش وہ اس کے لیے کچھ کرسکتی ۔

نیہا کی نظریں عمائمہ سے چھپی ہوئی نہیں تھی ،اس کے ذہن میں ایک بات آئی تھی ۔کاش نیہا اس کی بھابھی بن جائے لیکن ابراہیم تو کسی اور کو پسند کرتا تھا ۔

" عمائمہ بیٹا دیکھو لنچ تیار ہے تو ثوبیہ سے کہو وہ لگا دے ۔" نجمہ نے شیریں لہجے میں عمائمہ سے کہا تھا۔ مقصد اسے یہاں سے ہٹانا تھا کیونکہ حسنہ بیگم اور نیہا عمائمہ کو کچھ زیادہ ہی اہمیت دے رہی تھیں ۔

"آپ کی بہو پیاری ہونے کے ساتھ ذمہ دار بھی ہے ۔" عمائمہ کے جانے کے بعد حسنہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا ۔

"پہلے نہیں تھی لیکن اب وہ نکاح شدہ ہے کل کو شادی ہو گی ،جیسے میں نے یہ سب سنبھالا ہوا ہے ویسے ہی آگے اسے سنبھالنا ہے ۔بس اسی لیے اسے یہ سب سکھا رہی ہوں ۔ میری انزلہ کو تو گھر مینج کرنا اچھے سے آتا ہے ۔" نجمہ نے مسکرا کر جھوٹ بولا تھا ۔

" یہ تو بہت اچھی بات ہے ۔پہلے زمانے میں کہاں ساس بہو کو کچھ سکھاتی تھی ،جس کو کچھ نہ آتا ہو اسے تو سسرال میں طعنے سننے کو ملتے تھے لیکن آج کل ماحول بدل گیا ہے ۔اب ساس کو بھی پتا ہوتا ہے کہ یا تو لڑکی کی پڑھائی ختم ہوتے ساتھ ہی شادی ہوجاتی ہے یا پھر پڑھائی کے درمیان ۔ویسے اب لوگوں نے کب تک رخصتی کرنی ہے ۔" حسنہ بیگم نے ان کی تعریف کرتے ہوئے پوچھا تھا ۔

" ابھی تو عمائمہ پڑھ رہی ہے ،اس کے بعد سوچیں گے ۔" نجمہ اپنی ناگواری چھپاتے ہوئے بولی تھیں ۔

" ویسے میرا مشورہ ہے کہ رخصتی کردیں ،دونوں ایک گھر میں رہتے ہیں ،نکاح ہوچکا ہے ۔آگے آپ خود سمجھ دار ہیں ۔" انھوں نے مخلصانہ مشورہ دیا تھا ۔

" ہمیں اپنے بچوں پہ پورا بھروسہ ہے ۔" نجمہ غصہ کنٹرول کر کے بولیں تھی ۔

ان دونوں خواتین کی گفتگو کو نجمہ کی پاس آتی عمائمہ نے بخوبی سنا تھا ،اس کی نظریں بے ساختہ زوریز کی طرف گئی تھیں کہ کہیں اس نے نہ کچھ سن لیا ہو،فرمان صاحب سے بات کرتے زوریز نے اسی وقت اسے دیکھا تھا ۔دونوں کی نظریں ٹکرائی تھیں ، عمائمہ نے فوراً سے نگاہیں پھیریں تھی۔اس کے نظریں چرانے پہ وہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔اس دن کے بعد اگرچہ ان کے درمیان کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی لیکن وہ یہ کوشش کر رہا تھا کہ اس کی وجہ سے عمائمہ کو کوئی تکلیف نہ ہو ، عمائمہ اس کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔پتا نہیں کب تک یہ آنکھ مچولی رہتی ،ابھی تک اس کے اندر اتنی ہمت پیدا نہیں ہوئی تھی کہ وہ عمائمہ سے صاف صاف بات کرتا ،اسے معلوم تھا کہ وہ اس کے بدلتے رویے پہ حیران ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ عمائمہ کے ذہن میں کیا چل رہا ہوگا ،وہ کسی اچھے موقع کی تلاش میں تھا جب وہ سب کلیئر کر لیتا ۔

" کھانا لگ ہے ۔" عمائمہ نے اطلاع دی تھی ۔

سب کھانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے ۔

□□□

"مجھے عمائمہ کے گھر کا پتا مل گیا ہے ۔"تبریز نے صدف کو بتایا تھا ۔

" تو میں کیا کروں ۔" انھوں نے جواباً کہا ۔

"کیا مطلب کیا کروں ، بھول گئیں ہمارا کیا پلان تھا۔" اس نے ماں کو یاد دلانا چاہا۔

"تم بھی بھول گئے کنول کیسی باتیں کر کے گئی ہے ۔اس کے بعد تو وہ یہاں واپس نہیں آئی ۔ عمائمہ ہوتی تھی تو اسی بہانے یہاں چکر لگا لیتی تھی ،ہمیں کوئی تحفے تحائف دیتی تھی ،اب تو وہ سلسلہ بھی ختم ہوگیا اور اس سب کا زمہ دار توں ہے ۔" انہوں نے اسے لتاڑا تھا ۔

"پھوپھو بس ایسے ہی باتیں کررہی ہیں ،انہیں عمائمہ کی اتنی فکر ہوتی تو اسے یہاں نہ چھوڑتی ۔" اس نے ناک پر سے مکھی اڑائی ۔

"اچھا مجھے ایک بات بتاؤ تم اسے کس ناطے بلیک میل کرو گے ،اس کے شوہر کو تو ساری بات پتا ہے۔وہ کیوں تمہاری بات مانے گا کہ عمائمہ کا تمہارے ساتھ چکر تھا ۔" انہوں نے پوچھا ۔

"وہ سمجھتا ہے کہ عمائمہ سچ کہہ رہی ہے ،لیکن جب میں اسے جھوٹی تصویریں دکھاؤں گا تو وہ میری بات کو سچ مانے گا ۔" تبریز نے بتایا ۔

"جب وہ اسے چھوڑ دے گا تو وہ کیوں یہاں آنے لگی ۔وہ اس کے باپ کا گھر ہے ،اس نے پھر بھی وہاں ہی رہنا ہے ۔" انہوں نے کہا ۔

" تو کس نے کہا کہ میں زوریز کو اپنی اور عمائمہ کی جھوٹی تصویریں دکھاؤں گا ،یہ سب تو میں عمائمہ کو بھیجو گا ،پھر وہ ڈر جائے گی اور میں جب چاہوں اس سے پیسے نکلوا سکتا ہوں ۔" اس نے ماں کو اب پورا پلان بتایا تھا ۔

" توں تو بڑا سمجھ دار نکلا ۔" وہ متاثر ہوئی تھیں۔

" گھر کا پتا معلوم ہوگیا ہے ،کچھ دنوں میں اس کا نمبر بھی معلوم ہوجائے گا پھر دیکھنا کیسے میں اور آپ پیسوں میں کھلیں گے ۔" وہ شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا ۔

صدف نے جواباً اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

□□□

"آپ کے لیے میں نے شامی کباب بنائے ہیں۔" عمائمہ نے حسیب احمد کو شام کی چائے کے لیے بلاتے ہوئے بتایا تھا ۔اسے جب سے معلوم ہوا تھا کہ حسیب احمد کباب شوق سے کھاتے ہیں تب سے وہ ان کے لیے کباب بنا رہی تھی لیکن ان کو کبھی پتا نہیں چلا ۔آج اس نے خود بتایا تھا ۔

" تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میرے کسی کام کو ہاتھ مت لگایا کرو ،پتا نہیں کس مٹی کی بنی ہو ۔" وہ ناگواری سے بولے تھے ۔

عمائمہ کی آنکھیں پانی سے بھری تھیں ۔

"ابو اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کے لیے مجھے معاف کردیں لیکن میرے ساتھ ایسا مت کریں جیسے انزلہ آپ کی بیٹی ہے ویسے ہی میں ہوں ۔" وہ ملتجی لہجے میں بولی تھی ۔

" خود کو انزلہ کے ساتھ مت ملاؤ،انزلہ میری بیٹی ہے ،وہ میری طرح ہے اور تم کنول کی بیٹی ہو ۔" انھوں نے تنبیہ کی تھی ۔

" میں بھی آپ کی بیٹی ہوں ۔آپ مجھے امی سے نفرت کی سزا مت دیں۔" وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی تھی ۔پتا نہیں آج اس کے اندر اتنی ہمت کیسے آگئی تھی ۔

" اپنی ماں سے کہو اس کا جلد بندوبست کرے ورنہ میں نے اس کی بات سنے بغیر اسے گھر سے نکال دینا ہے ۔" حسیب احمد نے کمرے میں داخل ہوتے زوریز سے کہا تھا اور غصے سے کمرے سے چلے گئے ۔

پیچھے عمائمہ کی آنکھوں سے آنسو گرتے دیکھا کر اسے ساری بات سمجھ آگئی ۔اس کا دل عمائمہ کے لیے دکھا تھا ۔

زوریز کو دیکھ کر اس نے فوراً سے آنسو پونچھے تھے ۔وہ زوریز سے کچھ برا سننے کے موڈ میں نہیں تھی ۔

" ان لوگوں کے لیے نہیں رونا چاہیے جنہیں آپ کی پروا نہ ہو ۔" وہ ٹشو اس کی طرف بڑھا کر سنجیدگی سے بولا تھا ۔

عمائمہ نے خاموشی سے ٹشو لیا تھا ۔

" بے قدرے لوگوں کو آپ کی قدر آپ کے مرنے کے بعد آتی ہے ۔" اس نے مزید کہا تھا ۔

" اگر میں مر گئی تو کیا میرے والدین مجھ سے محبت کرنے لگے گے ۔" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی ۔

" زندگی اتنی ارزاں نہیں ہے کہ کسی کی محبت حاصل کرنے لیے اسے ضائع کیا جائے ۔" اس نے پھر سے فلسفہ جھاڑا تھا ۔

" وہ میرے والد ہیں ،ان کی محبت حاصل کرنے کے لیے میں ہر حد پار کرسکتی ہوں ۔جان دینے کی بات نہیں کررہی ،وہ اللہ کی امانت ہے لیکن اس کے علاوہ جو ہوسکا میں کروں گی ۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی ۔آج پہلی بار وہ زوریز سے ایسی باتیں کررہی تھی ۔

" میں یہ بات اچھے سے جانتا ہوں ۔" زوریز کے ذہن میں وہ رات آئی تھی ۔

عمائمہ نے چونکہ کر اسے دیکھا تھا ۔کیا وہ کچھ جانتا تھا ۔

" چلو باہر ،ابراہیم تمہارا انتظار کررہا ہوگا ۔" وہ سنجیدگی سے کہا تھا ۔

وہ الجھتی ہوئی اس کے پیچھے چل دی ،پہلی بار زوریز نے حسیب احمد کے رویے کے حوالے سے اس سے بات کی تھی ۔وہ کیوں اس کے معاملات میں دلچسپی لے رہا تھا؟

▫▫▫

" خبردار جو اب تم نے کہا میں عمائمہ کو گھر سے نکالنے کے لیے کچھ کروں ۔" انزلہ نے سخت لہجے میں شہرام کو وارن کیا تھا ۔

" تو کیا ایسے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی رہو گی ۔" اس نے پوچھا ۔

" کوشش کا نتیجہ میں دیکھ چکی ہوں ۔ بھائی اب مجھ سے بات نہیں کرتے ۔زندگی میں پہلی بار وہ مجھ سے ناراض ہوئے ہیں اور وہ بھی اس عمائمہ کی وجہ سے ۔"۔

" اس کا مطلب ہے وہ لڑکی زوریز کے لیے بہت اہم ہوچکی ہے ۔"

" نہیں ، بھائی اس بات پہ ناراض ہیں کہ میں نے ان کے جذبات کا مذاق اڑایا ہے ۔ان کو میرے اس عمل سے تکلیف پہنچی ہے ۔" انزلہ نے کہا ۔

" وہ تم سے اتنی محبت کرتے ہیں،انہیں تمہیں معاف کردیا چاہیے تھا ۔مجھے تو کوئی اور چکر لگ رہا ہے ۔" اس نے پھر سے انزلہ کو کچھ سمجھانا چاہا ۔

" جو بھی چکر ہو ،اب مجھے اس منحوس لڑکی کے ساتھ کوئی بات نہیں کرنی ۔اس نے مجھ سے میرے دونوں بھائی چھین لیے ہیں۔" وہ نفرت سے بولی تھی ۔

"تم کچھ نہ کرو ،بس انکل سے کہو کہ وہ عمائمہ کو گھر سے نکال دیں ،انہیں یہ دھمکی دو کہ اگر عمائمہ نہ گئی تو تم گھر چھوڑ دو گی ۔" وہ سوچ سوچ کر بول رہا تھا ۔

"منصوبہ تو اچھا ہے میں جلد اس پہ عمل درآمد کرتی ہوں ۔ڈیڈ سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ یقیناً میری بات مانیں گے ۔" وہ پرجوش ہو کر بولی تھی ۔

"مجھے جلدی سے خوشخبری سناؤ ۔" شہرام نے اس کے مان جانے پہ خوش ہوتے ہوئے کہا تھا ۔

▫▫▫

پچھلے چند دنوں سے اس کی طبیعت بوجھل سی تھی ۔اس نے اس بات کا ذکر ابراہیم سے نہیں کیا،وہ ابھی بیماری سے اٹھا تھا ،وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

ابراہیم آج یونیورسٹی گیا تھا ،اس نے سوچا کہ اس لیے کوئی اچھی سی چیز بنائے ۔ساتھ میں اس نے حسیب احمد کے لیے بھی کچھ بنانے کا سوچا تھا ۔وہ جانتی تھی کہ انہیں برا لگے گا لیکن وہ کیا کرتی وہ کسی طرح ان کے دل میں جگہ بنانا چاہتی تھی ۔

ابھی اس نے کھانا بنانا شروع کیا تھا کہ اس کو الٹی آگئی ۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے ۔" اسے بیسن پہ جھکا دیکھ کر کچن میں داخل ہوتا زوریز پریشان ہوا تھا ۔

" ہاں بس ایسے ہی ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولی تھی ۔

" چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔"

" ابراہیم آئے گا تو میں اس کے ساتھ چلی جاؤں گی ۔" اس نے انکار کیا تھا ۔وہ زوریز سے کسی قسم کی مدد لینا نہیں چاہتی تھی اور وہ بھی پتا نہیں کیوں اس کی مدد کرنا چاہتا تھا ۔

" کیوں میرے ساتھ کانٹے لگے ہیں۔" اس کے ماتھے پہ بل پڑے ۔

" میرا وہ مطلب نہیں تھا ۔" وہ گھبرا کر بولی ۔

" چادر لے کر آؤ ہم ڈاکٹر کے پاس جارہے ہیں۔" وہ حتمی لہجے میں بولا تھا ۔

وہ پریشان ہوتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی ۔زوریز کا رویہ اسے پریشان کردیا تھا ۔اسے اب واقعی ابراہیم کو بتانا چاہیے تھا وہ زوریز کو اچھے سے جانتا تھا یقیناً وہ کچھ کرتا ۔

وہ چادر کر کے گاڑی میں بیٹھی تھی جب نجمہ وہاں آئیں۔

" تم لوگ کہاں جارہے ہو ۔" ان کے ماتھے پہ بل تھے ۔

" اس کی طبیعت خراب ہے ،ہم ڈاکٹر کے پاس جارہے ہیں۔" زوریز نے بتایا تھا ۔

" یہ تم کب سے اس کی خراب طبیعت کی پروا کرنے لگے ؟" انھوں نے طنزیہ لہجے میں استفسار کیا تھا ۔

" واپس آکر بات کرتے ہیں۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

عمائمہ خاموشی سے سر جھکا کر بیٹھی تھی۔

نجمہ اس کے جواب پہ حیران ہوئی تھی۔ان کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔زوریز کا بدلتا رویہ انہیں شک میں مبتلا کررہا تھا کہاں وہ اس لڑکی سے جان چھڑانا چاہتا تھا اور کہاں اب اس کی فکر کررہا تھا۔

" مجھے جلد از جلد اس لڑکی کا بندوست کرنا ہوگا؟" انہوں نے خود کلامی کی تھی۔

▫▫▫

"آپ دونوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟" لیڈی ڈاکٹر نے عمائمہ کی رپورٹ دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

" میاں بیوی کا۔" زوریز نے بتایا۔

" مبارک ہو آپ والدین بننے والے ہیں۔" ڈاکٹر نے مسکرا کر کہتے ہوئے دونوں کے سر پہ بم پھوڑا تھا۔

دونوں نے بے یقینی سے پہلے ڈاکٹر اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

عمائمہ کو لگ رہا تھا اس کے جسم سے جیسے کسی نے سارا خون نچوڑ لیا ہو دوسری طرف زوریز کی حالت بھی عمائمہ سے مختلف نہیں تھی ،اس نے کب سوچا تھا کہ زبردستی اس کی زندگی میں داخل ہونے والی لڑکی اس کے بچے کی ماں بن جائے گی ۔

▫▫▫

پورے راستے گاڑی میں خاموشی چھائی رہی ،دونوں آنے والے وقت کے بارے میں سوچ رہے تھے ۔

عمائمہ بہت پریشان تھی۔زوریز کمال اس سے اتنی نفرت کرتا تھا جتنی حسیب احمد کنول سے کرتے تھے ،یقیناً اس کے بچے کا مستقبل بھی اس کی طرح تاریک تھا ۔

زوریز اسے چھوڑ دیتا تو اس کے پاس اپنے لیے کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں تھا وہ اس بچے کو لے کر کہاں جاتی ۔اس کے پاس نہ تعلیم تھی نہ ہنر ،وہ کیسے اس بچے کو پالتی ۔پتا کیوں زندگی اس کے لیے اتنی مشکل ہوتی جارہی تھی ۔کاش تبریز کی نظریں غلیظ نہ ہوئی ہوتی ،کاش اس کا زوریز کمال سے نکاح نہ ہوا ہوتا ،

کاش اس نے اس دن انزلہ کی بات نہ مانی ہوتی ،کاش وہ پیدا ہی نہ ہوتی ۔ایسے بہت سے کاش اس کی زندگی میں موجود تھے۔

"امی کو یا کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے ۔" گھر کے پاس گاڑی روکتے ہوئے زوریز نے اسے ہدایت کی تھی ۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ،تب ہی اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی ۔" کیا وہ یہ بچہ ختم کرنا چاہتا ہے ۔"

" کچھ بھی فضول سوچنے کی ضرورت ہے ۔میں رات میں تم سے بات کروں گے ۔" وہ عمائمہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے سب کچھ سمجھ چکا تھا۔

وہ پریشان ہوتی گاڑی سے نکلی تھی ۔

" کیا بیماری نکلی ہے ۔" نجمہ اسے لان میں مل گئی تھی ۔

" کمزوری تھی ۔" وہ سر جھکا کر بولی ۔

" کمزوری تھی یا بہانہ ۔" انھوں نے طنزیہ لہجے میں پوچھا ۔

وہ جوابا نفی میں سر ہلا کر رہ گئی ۔

" تم اپنی اوقات بھولتی جارہی ہو۔ جلد ہی تمہارا کوئی بندوبست کرنا پڑے گا ۔" وہ سخت لہجے میں بولی تھیں ۔

وہ نم آنکھوں سے اپنے کمرے کی جانب چل دی ۔

□□□

اپنی مخصوص جگہ سمندر کے پاس آکر اس نے گاڑی روکی تھی ۔باہر نکل کر وہ پینٹ کے جیبوں میں ہاتھ پھنسائے ساحل کے قریب چلنے لگا ۔

ڈاکٹر کی بات سن کر وہ بھی پریشاں ہوگیا تھا ۔اس نے کب سوچا تھا کہ اس کی زندگی میں یہ موڑ بھی آئے گا ۔جو رشتہ زبردستی جوڑا گیا تھا وہ اتنا آگے تک جائے گا ۔

پہلے وہ عمائمہ سے نفرت کرتا تھا پھر پتا نہیں کیسے اس کے جذبات بدلنے لگے ،جب اسے حقیقت معلوم ہوئی تو ساری نفرت ختم ہوگئی ۔جو اس نے کیا وہ اس پہ شرمندہ تھا اس سے پہلے وہ اس سب کا ازالہ کرتا ،ان دونوں کی زندگی میں تیسرے انسان کا اضافہ ہوگیا تھا ۔

پہلے اس نے سوچ لیا تھا کہ اپنی غلطی کی معافی مانگ کر یہ رشتہ ختم کردے گا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمائمہ بھی اسے کوئی خاص پسند نہیں کرتی۔

،جو وہ چاہے گی وہ ہوگا ،بھلے اس کے دل میں عمائمہ کے ساتھ رہنے کی خواہش پیدا ہونا شروع ہو گئی تھی ۔

اب وہ باپ بننے والا تھا ،اپنے بچے سے دور رہنا اس کے لیے مشکل تھا لیکن جب عمائمہ اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی تو وہ زبردستی اسے مجبور نہیں کرسکتا تھا ۔

▫▫▫

" تم ٹھیک ہوگئے ۔" دعا نے اسے دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں پوچھا تھا ۔

" الحمدللہ۔" ابراہیم جواباً بولا ۔

" میں نے سوچا تھا کہ تمہیں فون کروں گی لیکن وقت نہیں مل سکا ۔" دعا نے مصنوعی پن سے کہا ۔

" کوئی بات نہیں ۔" وہ جواباً مسکرا کر بولا ۔اس کا دل کررہا تھا کہ وہ دعا سے شکوہ کرے پر کس حق سے ۔

" کیسے ہو ابراہیم ۔" نیہا ان کے پاس آکر بولی تھی ۔

" میں ٹھیک ہوں ۔تم کیسی ہو۔" ابراہیم نے پوچھا ۔

" تم دونوں کے تو اب خاندانی تعلقات بھی بن گئے ہیں۔" دعا طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی ۔

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا تھا جبکہ نیہا کو دعا کا طنز کرنا اچھا نہیں لگا تھا ۔

"میں تو کہتی ہوں اچھا موقع ہے ،اس کا دل ٹوٹا ہوا ہے کیا پتا تمہاری ہمدردی سے اس کا دل جڑ جائے ۔" دعا نے ابراہیم کے جانے کے بعد کہا تھا ۔

" تمہیں اگر اس سے اتنی ہمدردی ہے تو تم اس کا دل جوڑ دو ۔" نیہا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولی تھی ۔

"میں صرف زوریز کی ہوں اور اسی سے شادی کروں گی ۔" دعا نے ناگوار لہجے میں کہا ۔

" مجھے نہیں لگتا کہ ایسا ہوسکے گا ۔ابھی کچھ دن پہلے میری ان لوگوں سے ملاقات ہوئی تھی ۔وہ دونوں آپس میں بہت خوش ہیں ۔تم کیوں اپنے لیے خاردار راستہ اختیار کررہی ہو ۔" نیہا نے نرمی سے کہا تھا ۔

" اگر اس تک پہنچنے کے لیے مجھے کوئلوں پہ بھی چلنا پڑا تو میں چلوں گی ۔"

" تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا یہ جنون اسے تمہارا کر دے گا ۔"

" مجھے کوئی نصیحت مت کرو ۔اور مجھ پہ توجہ دینے کے بجائے ابراہیم پہ دو ۔شاید وہ تمہیں مل جائے ۔" دعا بیزاری سے بولی تھی ۔

" میں تمہاری طرح نہیں سوچتی ،اگر میرا محبوب مجھے نہیں چاہتا تو محبت کو میں اپنے تک محدود رکھنے کی قائل ہوں ۔کسی کو زبردستی اپنا کر اپنی اور اس کی زندگی برباد کرنے کے حق میں نہیں ہوں ۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی ۔

" ایسی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جو کچھ کر نہیں سکتے ۔میں دعا عامر ہوں مجھے جو چیز چاہیے ہوتی ہے وہ میں حاصل کر کے رہتی ہوں ۔" دعا مضبوط لہجے میں بولی تھی ۔

نیہا جواباً کچھ نہ بولی ،وہ جتنا دعا کو سمجھ سکتی تھی اس نے سمجھ لیا تھا ۔

□□□

https://classicurdumaterial.com

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔" نجمہ نے بے یقینی سے زوریز کو دیکھا تھا ۔

" آپ عمائمہ سے پوچھ لیں اگر وہ راضی ہے تو مجھے اس مہینے کے آخر تک رخصتی کروانی ہے

۔وجہ آپ کو معلوم ہے ۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا ۔

" تم کیوں مجبوری کا طوق اپنے گلے میں ڈال رہے ہو ۔اس مسئلے کا کوئی اور حل بھی ہوسکتا

ہے۔" وہ ابھی تک حیران تھی۔

" مثلاً۔"

" میں عمائمہ کو منع کرتی ہوں ،وہ اس بچے کو جنم نہیں دے گی ۔"

"آپ انزلہ کو مار دیں۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا ۔

" کیا بکواس کررہے ہو۔" وہ تڑپ کر بولی تھیں ۔

" مجھے بھی ایسی تکلیف محسوس ہوئی تھی جیسے آپ کو ہورہی ہے۔وہ میری اولاد ہے وہ بھی جائز

اولاد ۔آپ کیسے اپنے پوتے یا پوتی کی جان لینے کی بات کر سکتی ہیں۔" اس کے لہجے میں

حیرت اور دکھ نمایاں تھا۔

" میں صرف تمہاری بھلائی کے لیے کہہ رہی تھی ۔تم اس سے نفرت کرتے ہو ،تم مجبوراً اس

کے ساتھ رشتہ نبھا رہے تھے ۔" انہوں نے اپنی بات کی وضاحت دی ۔

" وہ پہلے تھا ،اب میں اس سے نفرت نہیں کرتا اور میں یہ رشتہ نبھانا چاہتا ہوں ،ہاں البتہ آپ اس سے یہ پوچھیے گا کہ کیا وہ یہ رشتہ نبھانا چاہتی ہے۔" وہ کچھ سوچ کر بولا تھا۔

" وہ تو شکر کرے گی کہ اس گھر میں جگہ مل گئی ۔" انہوں نے جواباً سنجیدگی سے کہا۔

" نہیں آپ اس سے پوچھ لیں ۔اس کے ساتھ ہمیشہ زیادتی ہوئی ہے جیسے وہ چاہے گی ویسا ہی ہوگا ۔اگر اس نے میرے ساتھ نہیں رہنا تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا ۔وہ یہاں میرے بچے کے ساتھ رہے گی ۔" زوریز نے کہا۔

" اچھا میں اس سے پوچھ کر تمہیں بتاتی ہوں۔ تم کیا اسے پسند کرتے ہو ۔" انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔" اس نے بنا جھجھکے کہا تھا۔

" مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ تم نے زندگی میں آگے بڑھنے کا سوچا ہے زوریز ۔تمہاری ذاتی زندگی کو لے کر میں بہت پریشان تھی ۔مجھے لگا تم ساری زندگی نتاشا کا روگ لے کر بیٹھے رہو گے ۔وہ تو ایک بچے کی ماں بننے والی ہے اور تم بے نشان رہ جاؤ گے ۔" وہ مطمئن ہو کر بولیں تھی۔

" کیا آپ واقعی عمائمہ کو اپنی بہو کے روپ میں خوشی سے قبول کر لیں گی ۔" وہ ان کے جواب پہ حیران ہوا تھا ۔

" میرے لیے تمہاری خوشی سب سے بڑھ کر ہے زوریز ۔تمہاری خوشی کی خاطر میں سب کچھ برداشت کرسکتی ہوں۔میری کونسا عمائمہ سے ذاتی دشمنی ہے ۔" انہوں نے متانت سے کہا ۔

" یہ تو اچھی بات ہے ۔آپ حسیب انکل کو بھی سمجھائیں کہ وہ عمائمہ کو قبول کر لیں ۔ان کی اور ان کی سابقہ بیوی کی جو بھی چقلش تھی اس میں عمائمہ بےقصور تھی ۔"

"وہ ان کا اور عمائمہ کا ذاتی مسئلہ ہے ۔میں اس پہ کچھ نہیں کرسکتی ۔" انہوں نے صاف گوئی سے کہا تھا ۔

زوریز نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔وقت آنے پہ وہ خود ہی حسیب احمد سے بات کرنے والا تھا ۔

□□□

" تم سے ایک اہم بات کرنی تھی ۔" حسیب احمد نے سامنے بیٹھے ابراہیم سے کہا ۔

"جی ۔"

" نیہا تمہیں کیسی لگتی ہے ۔"

" یہ کیسا سوال ہے ؟" وہ ان کی بات پہ حیران ہوا تھا ۔

" جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔" انہوں نے سنجیدگی سے کہا ۔

" اچھی ہے ۔"

" اور اگر میں یہ کہوں کہ میں تمہاری شادی اس سے کرنا چاہتا ہوں تو؟" انہوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا ۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" وہ ساکت ہوا تھا ۔

" میں بس اپنی خواہش بتا رہا ہوں۔باقی تمہاری مرضی ہے ۔مجھے فرمان اور اس کی فیملی اچھی لگی ہے ۔ویسے تو میرا دل تھا کہ نیہا اور زوریز کی شادی کی جائے لیکن تمہاری ماں کا کہنا ہے کہ مسسز فرمان کا رجحان تمہاری طرف ہے ۔تم کیا کہتے ہو ۔" انہوں نے وضاحتی لہجے میں کہا تھا ۔

" میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا ۔" اس نے باپ کو ٹالا تھا ۔ابھی تو وہ اُس صدمے سے باہر نکلا تھا ۔اتنی جلدی وہ کیسے کسی اور کو دعا کی جگہ دے سکتا تھا ۔

" تو ہم کونسا ابھی شادی کرنے لگے ہیں ۔بس صرف منگنی کریں گے ۔تم بتاؤ ۔" انہوں نے کہا ۔

" میں سوچ کر جواب دوں گا ۔" اس نے پھر سے ٹالا تھا۔باپ کو انکار کرنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ اقرار بھی نہیں کرسکتا تھا ۔

" ٹھیک ہے لیکن جلد جواب دینا ۔"

وہ خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گیا ۔

▫▫▫

وہ جو پہلے ہی پریشان تھی کہ زوریز جب سے آیا ہے نجمہ بیگم کے کمرے میں موجود ہے پتا نہیں ماں بیٹا اس کے خلاف کیا پلاننگ کررہے تھے ۔اسے ابراہیم کو سب بتا دینا چاہیے تھا لیکن کیا وہ اس کے کچھ کرسکتا تھا ؟کیا اسے کنول سے مدد لینی چاہیے تھی لیکن وہ کیوں اس کی مدد کریں گی۔

کتنی بے بس تھی وہ۔اپنے لیے کچھ نہیں کرسکتی تھی۔

جب نجمہ بیگم اس کے کمرے میں آئی تو وہ فکر مند ہوگئی ۔پتا نہیں وہ کیا فیصلہ سنانے آئی تھیں۔

" سچ سچ بتانا تم زوریز کو پسند کرتی ہو یا نہیں ؟" انھوں نے جانچتی نظروں سے عمائمہ کو دیکھا تھا ۔

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔" اس نے جھجھکتے ہوئے کہا تھا ۔

" جو پوچھا ہے اس کا جواب دو ۔ تم اس گھر میں صرف حسیب کی وجہ سے آئی ہو اور اس کی بیٹی کی حیثیت سے یہاں رہنا چاہتی ہو ۔" انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا تھا ۔

" میں ان کی بیٹی بن کر یہاں رہنا چاہتی ہوں۔" اس نے سچ بولا تھا ۔

" یہ ناممکن ہے ،میں حسیب کو اچھے سے جانتی ہوں وہ کبھی بھی تمہیں اپنی بیٹی تسلیم نہیں کریں گے ۔وہ مجھے کہہ چکے ہیں کہ جلد تمہارا بندوبست کروں کیونکہ وہ تمہیں زیادہ دیر یہاں برداشت نہیں کرسکتے ۔" انہوں نے سفاکی سے سچ بیان کیا تھا ۔

عمائمہ کی جھیل سی آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔وہ ہی ہوا جس کا ڈر تھا یہ لوگ اسے یہاں سے نکالنے والے تھے ۔

" لیکن ایک طریقہ ہے جس سے تم یہاں ہمیشہ کے لیے رہ سکتی ہو۔اور ساری زندگی باپ کے زیر سایہ رہو گی ۔" انہوں نے اس کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا۔

" کونسا ۔" اس نے جلدی سے پوچھا تھا ۔

" زوریز کی بیوی کی حیثیت سے ۔تم اب ماں بننے والی ہو ،ایسے میں تم کہاں جاؤ گی اور اس بچے کو کیسے پالو گی ۔زوریز یہ رشتہ نبھانا چاہتا ہے ۔تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے ۔" سارے راستے بند کرکے وہ اس سے اس کی رائے پوچھ رہی تھیں ۔وہ زیادہ تفصیل میں نہیں گئی تھیں ،زوریز اپنے جذبات خود بتاتا تو اچھا تھا ۔

" مجھے منظور ہے ۔" اس نے فوراً سے فیصلہ کیا تھا ۔اس کے لیے سب سے بڑھ کر اب یہ بچہ تھا ،اس کے لیے وہ کچھ بھی کرسکتی تھی ۔

"تمہارا فیصلہ مجھے پسند آیا ہے ۔اب میری بات غور سے سنو ۔تم نے زوریز سے یہ کہنا ہے کہ تم بچے کے لیے نہیں اپنی خوشی سے اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو ۔اور یہ رشتہ تمہارے لیے اہم ہے ۔" اس نے اسے ہدایات دی تھیں۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

" اور اپنے رویے سے بھی تم نے زوریز کو یہ دکھلانا ہے کہ تم اس رشتے سے خوش ہو،اس کے ساتھ اچھا اور دوستانہ رویہ رکھنا ہے ۔" انھوں نے انگلی ہدایت دی ۔

اس بار اس نے بمشکل سر ہلایا تھا ۔اسے زوریز برا نہیں لگتا تھا لیکن وہ اسے اچھا بھی نہیں لگتا تھا ۔جیسے یہ رشتہ جڑا تھا وہ یہ رشتہ قائم نہیں رکھنا چاہتی تھی بلکہ شادی اس کی زندگی میں کبھی تھی ہی نہیں ۔اسے بس ماں باپ چاہیے تھے اور اب وہ جو بھی کرنے والی تھی وہ اس بچے کے لیے کرنے والی تھی ۔

" یہ بات میرے ،تمہارے ،زوریز اور حسیب کے درمیان رہے گی ۔کنول کو یا کسی کو بھی کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے ۔کیونکہ اس میں تمہاری اب بے عزتی ہے ۔جو بھی ہوا ہو گا اس میں تم دونوں قصور وار تھے ۔" انھوں نے اسے تنبیہ کی تھی۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا ۔ شکر ہے زوریز نے پوری بات نہیں بتائی تھی ورنہ نجمہ کا رویہ ایسا نہ ہوتا ۔ وہ بھی یقیناً اس بچے کی وجہ سے اسے قبول کر رہی تھیں ۔ وہ خوش تھی کہ اس کے بچے کی قسمت اس جیسی نہیں تھی ۔ اسے ہر رشتہ ملنے والا تھا سب سے بڑھ کر ماں اور باپ کی محبت ۔

▫▫▫

" دماغ درست ہے تمہارا ۔" حسیب احمد نے نجمہ کو ایسے دیکھا تھا جیسے ان کی دماغ حالت پہ شبہ ہو ۔

" کیا ہوگیا ہے ؟ ہم نے زوریز کی شادی تو کرنی تھی اب وہ جب راضی ہے تو آپ کو کیوں اعترض ہے ۔" وہ جانتے ہوئے انجان بنی تھیں۔

" وہ ایک چھوڑ چار شادیاں کر لے لیکن عمائمہ سے نہیں ۔ اسے ابھی اسی وقت یہاں سے نکالو ۔" وہ سخت لہجے میں بولے تھے ۔

" لیکن وہ عمائمہ کے ساتھ رہنا چاہتا ہے اور اب جبکہ وہ باپ بننے والا ہے وہ کیوں عمائمہ کو اس گھر سے جانے دے گا ۔" وہ سنجیدگی سے بولیں ۔

" اگر وہ بچے کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو رکھ لے لیکن میں اب عمائمہ کو اس گھر میں نہیں رکھوں گا ۔" وہ حتمی لہجے میں بولے۔

" میں اتنا ظالم نہیں ہوں کہ ایک ماں سے اس کا بچہ چھین لوں اگر آپ چاہتے ہیں کہ عمائمہ یہاں نہ رہے تو میں گھر خرید کر وہاں عمائمہ کو رخصت کروا کے لے جاؤں گا۔" زوریز کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا تھا۔

" تم اس لڑکی کے لیے ہم لوگوں کو چھوڑ دو گے ۔" وہ حیران ہوئے تھے ۔

" چھوڑوں گا نہیں الگ رہوں گا ۔آپ لوگوں سے ملنے آتا رہوں گا ۔" زوریز نے کہا ۔

" تم دیکھ رہی ہو اس کو ۔یہ کیسے باتیں کررہا ہے ۔وہ لڑکی اس کے لیے اتنی اہم ہوگئی ہے کہ وہ اس کے لیے ہم سب سے الگ رہے گا اور میں تمہیں ایسے ہی کسی بڑے نقصان سے بچنے کے لیے کہہ رہا تھا کہ اس لڑکی کو اس گھر سے نکال دو لیکن میری کا کس پہ اثر ہونا ہے ۔" وہ غصے سے سرخ ہوتے ہوئے بولے تھے۔

"آپ کے لیے آپ کی اولاد عزیز نہیں ہو گی لیکن میرے لیے ہے ۔میں اسے اپنے پاس اپنے قریب رکھنا چاہتا ہوں ۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

" اب تم مجھے طعنے دے دو گے ۔ساری زندگی تمہیں اپنی سگی اولاد سمجھ کر پالا اور تم اب میرے منہ کو آرہے ہو ۔" حسیب احمد کو یہ طعنہ کسی چابک کی طرح لگا تھا ۔تب ہی بھڑک گئے تھے ۔

" میں کسی بحث میں نہیں پڑھنا چاہتا ۔ میں اپنا فیصلہ سنا چکا ہوں ۔اب باقی آپ لوگ دیکھ لیں۔" وہ نرمی سے فیصلہ کن لہجے میں بولا تھا ۔فلحال بحث کرنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا ،حسیب احمد اس بات کو اپنے ذہن میں رکھتے اور عمائمہ کے ساتھ مزید برا رویہ اختیار کرتے ۔

" حسیب پلیز مان جائیں ۔آپ نے عمائمہ کو بیٹی کی حیثیت نہیں دینی ،نہ دیں بس اسے زوریز کی بیوی کی حیثیت سے قبول کر لیں۔ میں اپنے بیٹے کے بغیر نہیں رہ سکتی اور نہ ہی انزلہ اور ابراہیم رہ سکتے ہیں۔اپنے خاندان کے لیے آپ کو یہ برداشت کرنا پڑے گا ۔" نجمہ نم لہجے میں بولیں۔وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ حسیب احمد کیسے پگھلتے ہیں۔

نجمہ کی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر وہ گہری سانس لے کر رہ گئے ۔

" ٹھیک ہے لیکن مجھ سے یہ توقع نہ رکھی جائے کہ میں اس کے باپ کی حیثیت سے دنیا داری کے لیے کوئی ذمہ داری نبھاؤں گا ۔" وہ ہار مان کر بولے تھے ۔جو لوگ ان کے لیے اہم تھے ،وہ ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے ۔

"ٹھیک ہے ۔" نجمہ بیگم نے کہا ۔

جبکہ زوریز نے تاسف سے انہیں دیکھا تھا ۔کوئی باپ بھلا سگی اولاد کے لیے اتنا پتھر دل ہوسکتا ہے۔

□□□

''یہ میں کیا سن رہا ہوں ۔''ابراہیم عمائمہ کے کمرے میں داخل ہوتا بے یقینی سے بولا تھا ۔ابھی نجمہ نے اسے اور انزلہ کو بتایا تھا ۔

'' تم نے ٹھیک سنا ہے ،اگلے مہینے کے شروع میں ہماری رخصتی ہے یعنی پندرہ دن بعد ۔'' اس نے سنجیدگی سے اس کی بات کی تصدیق کی تھی ۔

'' لیکن کیوں ؟وہ آپ سے نفرت کرتے ہیں،آپ ان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی پھر یہ سارا ڈرامہ کیوں ہورہا ہے ۔'' وہ اس کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھتا حیرت سے بولا تھا ۔

'' ڈرامہ نہیں ہے ابراہیم ،ہم دونوں کی مرضی سے یہ سب ہورہا ہے ۔''وہ سر جھکا کر بولی تھی۔

'' اور آپ دونوں کی مرضی کب سے اس رشتے میں شامل ہونے لگی ؟'' اس نے سوال کیا تھا ۔اسے لگ رہا تھا کہ عمائمہ کچھ چھپا رہی ہے ۔

'' پچھلے ایک ڈیڑھ مہینے سے ہمارا رویہ ایک دوسرے کے ساتھ بدل گیا ہے کیونکہ ہم دونوں اس رشتے کو دل سے تسلیم کر چکے ہیں۔'' اس نے جھوٹ سچ ملا کر کہا تھا ۔

'' اور آپ نے مجھ سے یہ بات کیوں چھپائی ۔''

'' چھپائی نہیں ہے بس بتائی نہیں ۔''

" مجھے لگ رہا ہے کچھ ہوا ہے۔اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہے یا کوئی اس رشتے کے لیے فورس کررہا ہے تو آپ مجھے بتائیں۔" اسے عمائمہ کی بات پہ یقین نہیں آرہا تھا۔

" میں نے کیا تم سے کبھی کچھ چھپایا ہے ابراہیم ۔میں اس گھر میں تم سب کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں ۔ابو کبھی مجھے بیٹی کا درجہ نہیں دیں گے ،تو میرے پاس دوسری حیثیت زوریز کی بیوی کی ہے ۔اور میں اس حیثیت کے ساتھ بخوشی یہاں رہنے کو تیار ہوں۔" اس نے متانت سے کہا تھا ۔

" تو آپ اس گھر میں رہنے کے لیے یہ سب کررہی ہیں؟" وہ نتیجے پہ پہنچا تھا ۔

" نہیں ،میں یہ سب اپنی خوشی کے لیے کررہی ہوں۔کیا میرا دل یا زوریز کا دل نہیں بدل سکتا ۔یہاں منٹوں میں دل بدل جاتے ہیں اور پتا بھی نہیں چلتا ۔یہ تو پھر مہینے بھر کی بات ہے ۔ہم دونوں نے دل سے اس رشتے کو نبھانے کا سوچا ہے ۔" وہ نرمی سے کہہ رہی تھی ۔

" چلیں میں مان لیتا ہوں لیکن ممی ڈیڈی کیسے اس رشتے کے لیے مان گئے ۔یہ بات میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔" وہ ابھی بھی بےیقین تھا ۔

" ہوسکتا ہے زوریز نے انہیں منایا ہو ۔"

" شاید ایسا ہوا ہو ۔وہ ان کا لاڈلا بیٹا ہے ۔اس کی خوشی کے لیے وہ لوگ کچھ بھی کرسکتے ہیں۔میں امید کرتا ہوں کہ آپ سچ کہہ رہی ہوں گی اور آپ دونوں خوش رہیں گے ۔" اس نے جواباً کہا تھا۔

" پھر کچھ ہوا ہے ؟" اس نے پوچھا۔

" ابو چاہتے ہیں کہ میری شادی نیہا کے ساتھ ہو۔" ابراہیم نے اپنا مسئلہ بتایا۔

" نیہا بہت اچھی ہے لیکن اگر تم اس سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو منع کردو۔"

" نیہا تو اچھی ہے لیکن میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں ۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں اس کا روگ لے کر بیٹھو گا ،میں بھی شادی کروں گا لیکن کسی اور لڑکی کے ساتھ ۔ میں نیہا کو جانتا ہوں ،اور وہ بہت اچھی ہے ،یہ رشتہ جوڑ کر میں اس کے ساتھ زیادتی کروں گا ۔" اس نے اصل مسئلہ بتایا۔

" مجھے اتنا تو نہیں معلوم لیکن۔اگر تم نے شادی کرنی ہے تو نیہا سے کرنا کیونکہ پتا نہیں کیوں مجھے ایسا لگتا ہے جیسے نیہا تمہیں پسند کرتی ہے۔"عمائمہ نے جو اس دن محسوس کیا تھا کہہ دیا۔

" یہ ناممکن ہے ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولا ۔

" ہوسکتا ہے میرا وہم ہے ۔میرا خیال ہے تمہیں ایک بار اس سے بات کرنی چاہیے ۔شادی تو تمہیں کرنی ہے تو کیوں نہ ایسی لڑکی سے کرو جو تمہیں چاہتی ہے ۔"

" میں دیکھتا ہوں۔" وہ پرسوچ انداز میں بولا تھا ۔

□□□

" یہ تم کیا کہہ رہی ہو ۔" شہرام کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا تھا ،تب ہی اس نے فون کی دوسری طرف موجود انزلہ سے پوچھا ۔

" اگلے مہینے زوریز بھائی اور اس لڑکی کی رخصتی ہے ۔اور اس سب کے ذمہ دار تم ہو ۔" وہ اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے اسے مورد الزام ٹھہرانے لگی ۔

" میں اس سب میں کیسے قصور وار ہوں۔" وہ حیرت سے بولا ۔

" تمہارے مشوروں پہ عمل کرنے کے بعد یہ دن آیا ہے ۔نہ میں اس دن تمہاری مانتی اور نہ میں بھائی کی نظروں سے گرتی ۔" وہ سخت غصے میں لگ رہی تھی ۔

" میں نے تمہیں بالکل ٹھیک مشورے دیئے تھے ،اب تم نے اگر ان پہ ٹھیک سے عمل نہیں کیا تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ " وہ ناگوار لہجے میں بولا ۔

" تم مجھے قصور وار ٹھہرا رہے ہو ۔"وہ بے یقینی سے بولی ۔

" میں بس حقیقت بتا رہا ہوں۔" اس نے اپنا دامن بچایا ۔

" میں کوئی بچی نہیں ہوں۔تمہارے کہنے پہ میں نے عمائمہ سے دوستی کی اور اس کو بھائی کے قریب ہونے کو کہا ۔تم یہ مشورہ نہ دیتے تو یہ سب نہ ہوتا،میرے بھائی کو اس تھرڈ کلاس لڑکی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی یہ سب تمہارے فیصلوں کی کرامات ہیں۔" وہ بھڑک کر بولی تھی ۔

" شاید تمہارے بھائی کے دل میں پہلے سے ہی کچھ ہو اور عمائمہ کی پیش قدمی نے اس کے جذبات بدل ہوں ۔" اس نے اپنی طرف سے معاملہ حل کرنا چاہا ۔

" میرے بھائی کو الزام مت دو۔ تمہاری وجہ سے مہینے بھر سے انہوں نے مجھ سے بات نہیں کی ۔" انزلہ کے غصے کا گراف بڑھا ۔

" اس بات کا الزام مجھے دے کر تم میرے ساتھ زیادتی کررہی ہو ۔میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ یوں کھلے عام وہ سب باتیں کہو ۔" شہرام نے اس مرتبہ نرم لہجہ اپنایا تھا ۔

" شٹ اپ ۔" جب کچھ نہ بن پڑا تو وہ تیز لہجے میں یہ بول کر فون بند کر گئی ۔

شہرام نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو اسے گالی دینے سے روکا تھا ۔

▫▫▫

اس دن کے بعد زوریز نے عمائمہ سے کوئی بات نہیں کی تھی ،کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں تھی ۔ ممی کے ذریعے اسے عمائمہ کا جواب مل گیا تھا ،جس پہ اسے یقین نہیں آیا تھا ۔اس نے

ہمت کر کے آج خود عمائمہ سے بات کرنے کا سوچا۔پہلی بار وہ عمائمہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے جھجھک رہا تھا۔کئی بار وہ اس کمرے میں بے دھڑک گھسا تھا اور عمائمہ پہ اپنا غصہ نکالا تھا،آج جب اہم بات کرنی تھی تو اس کی ہمت نہیں ہورہی تھی۔

خود کو مضبوط کرتا وہ عمائمہ کے کمرے کے پاس پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔

عمائمہ نے حیران ہوتے ہوئے دروازہ کھولا تھا۔سامنے زوریز کو دیکھ کر وہ سائیڈ پہ ہوگی۔وہ جانتی تھی کہ جلد یا بدیر وہ اس کے پاس آئے گا۔وہ حیران تھی کہ وہ اس کی مرضی کو کیوں اہمیت دے رہا،پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔شاید وہ یہ سب اپنے بچے کے لیے کررہا ہے۔اسے لگتا ہوگا کہ عمائمہ بھی کنول کی طرح اپنے بچے کو چھوڑ دے گی۔

"کیا حال ہے۔" کچھ اور نہ بن پڑا تو وہ اس سے حال پوچھنے لگا۔

"ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں۔" اس نے بھی رسما پوچھا تھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔جو ڈاکٹر نے دوائی دی تھی وہ تم باقاعدگی سے لے رہی ہو۔" وہ صوفے پہ بیٹھے ہوئے پوچھنے لگا۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا۔وہ یہ سب اپنے بچے کے لیے پوچھ رہا تھا۔

"بیٹھو،تم سے بات کرنی ہے۔" وہ اسے پڑے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی ۔

" کیا تم واقعی اس رشتے کو نبھانا چاہتی ہو۔تمہیں کسی نے فورس نہیں کیا ؟" اس نے سنجیدگی سے پہلا سوال پوچھا تھا ۔

"میں اپنی مرضی سے آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔" اس نے جواب دیا ۔

" لیکن تم تو میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی ؟ تم اس رشتے کو ختم کرنا چاہتی تھی اگر تم بچے کی وجہ سے ایسا کررہی ہو تو میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں کہ ہمارے بچے کو کسی بھی قسم کی مالی تنگی نہیں ہو گی اور میں دور رہ کر بھی باپ کے فرائض اچھے سے نبھاتا رہوں گا ۔" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔پہلے آپ بھی اس رشتے کو نبھانا نہیں چاہتے تھے اس لیے میں آپ پہ زبردستی مسلط نہیں ہونا چاہتی تھی۔ اب حالات مختلف ہیں اور میں نے آپ سے کبھی نفرت نہیں کی جو میرا آپ کے ساتھ رہنا مشکل ہو ۔" وہ اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتی سوچ سوچ کر بول رہی تھی ۔وہ زوریز کو کیا بتاتی کہ اسے اپنے بچے کے لیے ماں اور باپ دونوں کا ساتھ چاہیے ۔وہ اس کی طرح اندر سے ٹوٹا ہوا نہ ہو بلکہ ایک مضبوط انسان ہو ۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ جو بھی ناانصافی کی ہے اس کا ازالہ کرنے کی پوری کوشش کروں گا ۔میری طرف سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی ۔" وہ مسکرا کر بولا تھا ۔عمائمہ کے جوابات نے اسے کچھ مطمئن کیا تھا ۔کیا تھا جو وہ اسے پسند نہیں کرتی تھی لیکن وہ اس سے نفرت بھی نہیں کرتی تھی ۔وہ اسے اتنی محبت اور توجہ دینے والا تھا کہ اس کا دل خود ہی اس کی طرف مائل ہو جاتا ۔

"انھوں نے بھی باپ کے بغیر زندگی گزاری ہے اس لیے یہ نہیں چاہتے کہ ان کا بچہ ایسی زندگی گزارے ۔تب ہی انھوں نے یہ فیصلہ کیا ہے ورنہ زوریز کمال کا دل کیوں میرے لیے بدلنے لگا ۔" اس نے زوریز کے جانے کے بعد سوچا تھا ۔

▫▫▫

"میرے ڈیڈ چاہتے ہیں کہ ہم دونوں کا رشتہ طے ہوجائے ۔تم اس بارے میں کیا کہتی ہو ۔" اس نے ڈائریکٹ نیہا سے پوچھا تھا ۔

"میں اس بارے میں کیا کہہ سکتی ہوں ۔جو فیصلہ میرے والدین کریں ۔" وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی تھی ۔ابراہیم کی بات سن کر وہ حقیقی معنوں میں چکرا گئی تھی ۔

"پھر بھی تمہاری بھی کوئی رائے ہو گی ۔تم نے بھی لائف پارٹنر کی حیثیت سے کچھ خواب دیکھیں ہوں گے ۔" اس نے نیہا کو کریدنا چاہا ۔

" تم میرے خوابوں کو چھوڑو ۔اپنا بتاؤ تم کیا چاہتے ہو ۔" اس نے سنجیدگی سے پوچھا ۔

" میں کسی اور کو پسند کرتا تھا لیکن وہ ----ابراہیم نے کہنا شروع کیا ۔

" مجھے پتا ہے تم دعا کو پسند کرتے ہو ۔" وہ اس کی بات کاٹ کر بولی ۔

" میں حیران ہوں کہ اسے میرے جذبات نہیں پتا لیکن تمہیں معلوم ہیں نیہا ۔یہ حقیقت جان کر تمہارا کیا فیصلہ ہے ۔" وہ اس کی بات پہ حیران ہوتے ہوئے بولا تھا ۔

" تم اپنا فیصلہ بتاؤ ۔"

" میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں دعا کا روگ لے کر ساری زندگی بیٹھا رہوں گا ۔میری محبت ابھی شروع ہوگئی ہے جلد یا بدیر میں اس سے نکل کر اپنی نئی زندگی شروع کروں گا ۔ تم بہت اچھی ہو نیہا ،مجھے لگتا ہے یہ رشتہ بن گیا تو تمہارے ساتھ زیادتی ہوگی ۔" اس نے صاف گوئی سے کہا تھا ۔

" اگر میں یہ کہو کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا ۔یہ میرے لیے بن مانگی دعا کا قبول ہونا ہوگا تو ۔" اس نے بلا جھجھکے کہا تھا ۔جب قسمت اسے موقع دے رہی تھی تو وہ کیوں پیچھے ہٹتی ۔

" ابراہیم نے الجھ کر اسے دیکھا تھا۔

"میں تمہیں پسند کرتی ہوں ۔ کبھی جذبات کا اظہار کرنے کی ہمت نہیں ہوئی ابھی بھی تم نہ کہتے تو میں تمہیں کچھ نہ بتاتی ۔" وہ نظریں جھکا کر کہتی اسے حیران کر گئی ۔

"میرا ساتھ کانٹوں بھرا ہوگا ۔" وہ گہرا سانس لے کر بولا تھا ۔ عمائمہ کی بات سچ نکلی تھی ۔

"میں تمہارے ساتھ مل کر یہ کانٹے چن لوں گی ۔" اس نے فوراً سے کہا تھا ۔

"اتنی جلدی جواب مت دو ۔ زوریز اور عمائمہ کی اگلے مہینے رخصتی ہے ۔ میں اس کے بعد تم سے پوچھو گا۔ تم میری بہت اچھی دوست ہو اور میں تمہارے ساتھ کسی بھی قسم کی زیادتی نہیں کرنا چاہتا ۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

عمائمہ اور زوریز کی رخصتی کا سن کر وہ حیران رہ گئی ۔ دعا تو کچھ اور کہتی تھی اور جب یہ سب دعا کو پتا چلے گا تو کیا ہوگا ۔

"کیا کہہ رہا تھا ۔" ابراہیم کے جانے کے فوراً بعد دعا آگئی ۔

اس نے چونک کر نفی میں سر ہلایا تھا ۔ اسے دعا کو یہ بات نہیں بتانی تھی ورنہ وہ کوئی بڑا قدم اٹھا لیتی ۔

▫▫▫

شادی کی تیاریاں شروع ہوچکی تھیں۔ حیرت انگیز طور پہ نجمہ ہر چیز اس کی پسند کی لے رہی تھیں ۔ ساتھ ہی وہ اس بات کا اچھے سے خیال رکھ رہی تھیں کہ وہ زیادہ تھکے نہیں۔ وہ اسے

دوبارہ ڈاکٹر کے پاس بھی لے کر گئی تھیں اور اس کے کھانے پینے کا پوری طرح خیال رکھ رہی تھیں۔یہ سب اس کی آنے والے بچے کے لیے ہورہا تھا۔

انزلہ اور ابراہیم نجمہ کے اس بدلتے رویے پہ حیران تھے تو دوسری طرف حسیب احمد کا پارہ ہائی تھا۔وہ زیادہ تر گھر سے باہر رہتے تھے۔انہیں لگتا ہے انہیں کنول نے ہرا دیا ہے۔وہ چھوٹی سی لڑکی ان کے مقابل کھڑی ہوگئی ہے۔جس کو انہوں نے کبھی اولاد کے روپ میں قبول کرنے کا سوچ بھی نہیں تھا وہ ان کے گھر ہمیشہ کے لیے رہنے والی تھی۔یہ حسیب احمد کی شکست تھی جو انہوں قبول نہیں تھی۔وہ جلد ہی عمائمہ کا بندوبست کرنے والے تھے۔

▫▫▫

"آپ میری رخصتی میں نہیں آئیں گی۔" عمائمہ نے حسرت بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔

" میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے۔" وہ نخوت سے بولیں۔

" میری زندگی کا ایک اہم دن ہے ،میں چاہتی ہوں کہ آپ اور ابو دونوں میرے ساتھ ہوں۔" اس نے افسردگی سے اپنی خواہش بتائی تھی۔

" مجھے تمہاری خوشیوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اب مجھے کبھی بھی فون مت کرنا۔میں نے تمہیں خود سے جڑنے کا ایک موقع دیا تھا جو تم نے ضائع کر دیا۔اب مجھ سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔" وہ سخت لہجے میں بولیں۔

"امی آپ مجھے کسی دارالامان میں جانے کا کہتی تو میں آپ کی خاطر چلی جاتی لیکن ماموں کے گھر میں کبھی بھی نہیں جاؤں گی ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ۔

"تو ٹھیک ہے اس شادی کو توڑو اور چلی جاؤ کسی دارالامان میں ۔میں تم سے ہر مہینے ملنے آؤں گی ۔" انھوں نے حسیب احمد کو نیچا دیکھانے کا ایک اور راستہ ڈھونڈ نکالا تھا۔

"اب یہ ممکن نہیں ہے ۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی ۔

"تو بھاڑ میں جاؤ ۔" وہ غصے سے بولیں اور فون کاٹ دیا ۔

عمائمہ کی خوبصورت آنکھوں سے آنسو جاری ہوچکے تھے ۔باپ کی بڑھتی ہوئی ناپسندیدگی اس کے سامنے تھے اور ماں کی بے اعتنائی بھی۔

"تم رو کیوں رہی ہو ۔" زوریز نے لان میں کھڑی عمائمہ کو دیکھ کر پوچھا تھا ۔شادی کی مصروفیات میں آج وہ اتنے دنوں بعد آمنے سامنے ہوئے تھے ۔

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

"تمہارے اپنے ماں باپ کے حوالے سے جو بھی مسئلے ہیں انہیں بھول جاؤ ۔تمہارا رونا ، پریشان ہونا ہمارے بچے کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے ۔ان لوگوں کو چھوڑ کر اب اپنے بارے میں سوچو۔" وہ نرم لہجے میں کہہ رہا تھا ۔

عمائمہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

▫▫▫

نیہا کی پوری کوشش تھی کہ کسی طرح دعا کو زوریز کی رخصتی کا نہ پتا چلے لیکن عین زوریز کی بارات والے دن جب وہ تیار ہورہی تھی تو دعا آگئی اور حسنہ بیگم کے منہ سے زوریز کمال کی شادی کا سن کر حیران ہوگئی۔

"تم نے مجھ سے کیوں چھپایا۔" دعا سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ بولی تھی۔اسے لگ رہا تھا کہ اس کا سانس بندھ ہوجائے گا۔

"تمہیں پریشانی سے بچانے کے لیے۔" نیہا نظریں چرا کر بولی۔

"تم نے مجھے پریشانی سے نہیں بچایا،مجھے مزید پریشان کیا ہے۔تم اگر مجھے پہلے بتا دیتی تو میں ایسا ہونے نہیں دیتی۔" وہ تیز لہجے میں بولی تھی۔

"تم کچھ نہیں کرسکتی دعا۔وہ تم سے محبت نہیں کرتا جس سے کرتا ہے اس کے ساتھ شادی کررہا ہے۔پلیز یہ پاگل پن دکھانا بند کرو،ہوش میں آؤ اور حقیقت کو سمجھو۔" نیہا نے نرمی سے کہا۔

"میں بہت کچھ کرسکتی ہوں۔ابھی تمہارے ساتھ اس کی بارات پہ جاؤں گی اور ایسا تماشا لگاؤں گی کہ وہ لڑکی خود ہی پیچھے ہٹ جائے گی۔نہیں بھی ہٹی تو زوریز کمال کی لوگوں کے

سامنے سبکی ہوگی اور اسے احساس ہوگا کہ اس نے مجھے ٹھکرا کر کتنی بڑی غلطی کی ہے ۔"
دعا کی آنکھوں میں انتقام کی چنگاریاں روشن تھی ۔
نیہا کا دل چاہا اپنا سر دیوار پہ مارے ۔اسے تحمل سے یہ معاملہ نپٹانا تھا ۔دعا کو کمرے میں بیٹھا کر وہ باہر آئی اور کنول کو کال کر کے مختصراً بتایا کہ دعا جس لڑکے سے محبت کرتی تھی ،اس کے گھر والے اس کی کہیں اور شادی کررہے ہیں اور دعا وہاں جانے کی ضد کررہی ہے ۔مزید اس نے کنول سے یہ کہا کہ وہ اس کو کسی طرح بہلا پھسلا کر ساتھ لے جائیں اور دعا کو یہ نہ بتائیں کے نیہا انہیں سب بتا چکی ہے ۔
آدھے گھنٹے بعد پریشان حال کنول نیہا کے گھر پہنچی تھی ۔دعا ماں کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی ۔وہ اسے عامر کی خراب طبیعت کا بتا کر ساتھ لے گئیں۔عامر کو وہ پہلے ہی سچ بتا چکی تھیں۔بے حال ہوتی دعا خاموشی سے ماں کے ساتھ چلی گئی ۔

▫▫▫

اس اچانک ہونے والی رخصتی نے اکثر لوگوں کے ذہنوں میں سوال پیدا کیے تھے ۔جنہیں نجمہ نے یہ کہہ کر مطمئن کیا تھا کہ وہ کب سے شادی کی تیاریاں کررہی تھیں بس رشتہ داروں کو پندرہ دن پہلے بتایا ۔کچھ اس بات سے مطمئن ہوگئے لیکن اکثر لوگوں کو یقین تھا کہ کوئی اور چکر ہے ۔

شہرام اور اس کے گھر والے اس رخصتی کو لے کر پریشان تھے ۔انھوں نے بھی مجبوری کے تحت اس فنکشن میں شرکت کی تھی ۔

عمائمہ کی صحت کے پیش نظر زوریز نے مہندی کا فنکشن نہیں رکھا تھا اور برات اور ولیمے کا بڑا سا فنکشن ایک ہی دن تھا ۔

تقریب میں آئے لوگوں نے دونوں کی جوڑی کو خوب سراہا تھا ۔

▫▫▫

سکن کلر کی موتیوں اور نگوں سے سجی میکسی پہ گولڈ کا سیٹ پہنے ،دوپٹہ سر پہ اور کندھوں پہ سیٹ کیے ،ریڈ لپ اسٹک اور لائٹ میک میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی ۔اسے سٹیج پہ دیکھ کر زوریز کمال کا دل ایک بار دھڑکنا بھول گیا تو دوسری طرف عمائمہ پریشان تھی ۔اسے مجبوری کے تحت اب اس رشتے کو ساری زندگی نبھانا تھا ۔رخصتی کے وقت وہ ابراہیم کے کندھے لگ کر بہت روئی تھی ۔بے شک وہ اسی گھر میں تھی لیکن اسے اب اپنا آپ پرایا لگ رہا تھا ۔حسیب احمد تو پہلے ہی ایمرجنسی کا بہانہ بنا کر گھر کے لیے نکل گئے تھے وہ مزید اس ڈرامے میں شرکت نہیں کرسکتے تھے ۔

نجمہ اور انزلہ نے اسے زوریز کے کمرے میں پہنچایا ۔اس کمرے سے اس کی بہت سی ناخوشگوار یادیں وابستہ تھیں اور اب اسے ساری زندگی اسی کمرے میں گزارنی تھی ۔

پورے کمرے کو گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔گلاب دیکھ کر اسے وہ رات یاد آئی تھی جب وہ انزلہ کے ہاتھوں بے وقوف بن کر اس کمرے میں آئی تھی اور اب وہ ہمیشہ اس کمرے میں رہنے والی تھی ۔

کمرے کا دروازہ کھلا ،سیاہ تھری پیس سوٹ میں زوریز کمرے میں داخل ہوا تھا۔جب سے اس نے عمائمہ کو دیکھا تھا اس کے دل کی حالت عجیب تھی دل کررہا تھا سب کو ہٹا کر وہ اسے دیکھتا رہے ۔

وہ خاموشی سے چلتا عمائمہ کے پاس آیا تھا ،جس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ چکی تھی اور دل کی دھڑکن تیز ہوچکی تھی ۔ نجمہ کی ہدایت کے مطابق اسے زوریز کے ساتھ اچھے سے پیش آنا تھا ۔

" کیسی ہو۔" وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

" ٹھیک ہوں۔" وہ پھنسی ہوئی آواز میں بولی تھی ۔

" بہت خوبصورت لگ رہی ہو ۔" وہ محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

اس نے حیران ہو کر زوریز کو دیکھا تھا ،جس کی آنکھوں میں ایک الگ جہاں آباد تھا۔اس نے فوراً سے نظریں جھکائی تھیں ۔

"میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔تمہیں ہمیشہ غلط سمجھا اور تم جانتی ہو کہ میرے اس رویے کے پیچھے کیا وجہ تھی ۔میں خود کو بے قصور نہیں کہوں گا کیونکہ مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ کسی اور کی غلطی کی سزا تمہیں دیتا ۔میں نے جو کیا ،میں اس پہ بہت شرمندہ ہوں عمائمہ اور تم سے معافی مانگتا ہوں۔" وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھا تھا ۔

عمائمہ نے حیران ہو کر پھر سے اسے دیکھا تھا ۔وہ واقعی اس سے معافی مانگ رہا تھا لیکن کیوں؟کیا وہ یہ سب بچے کے لیے کررہا تھا۔

"اگر تم مجھے معاف نہ کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے عمائمہ ۔تمہارے پاس ابھی بھی موقع ہے اگر تم رشتے کو نبھانا نہیں چاہتی تو تم اپنے فیصلے میں آزاد ہو ۔" وہ اس کی خاموشی سے کچھ اخذ کرتے ہوئے بولا۔

" ایسی بات نہیں ہے میں نے آپ کو معاف کیا ۔اور میں یہ رشتہ نبھانا چاہتی ہوں۔" وہ نفی میں سر ہلا کر جلدی سے بولی مبادا زوریز اپنی بات پہ عمل نہ کر لے ۔اس بچے کے لیے اس کا زوریز کے ساتھ رہنا ضروری تھا ۔

"مجھے تمہارا فیصلہ پسند آیا ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہم ساتھ رہے کیونکہ تمہارا ساتھ میری لیے آکسیجن کی طرح ہے ۔آج میں اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ زوریز کمال نے عمائمہ

حسیب سے محبت کی ہے ۔ایسی حیرت بھری نظروں سے مجھے مت دیکھوں عمائمہ ،میں نہیں جانتا کہ کب تم سے نفرت کرتے ہوئے میں تم سے محبت کر بیٹھا ۔اس محبت کو جھٹلانے کے لیے میں تم سے نفرت کا اظہار کرتا رہا لیکن میری محبت ختم ہونے کے بجائے بڑھنے لگی اگر تم یہ فیصلہ کرتی کہ تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا تو میں تمہارے فیصلے کا احترام کرتا لیکن میرا تمہارے بغیر جینا مشکل ہوتا ۔" وہ گھمبیر لہجے میں کہہ رہا تھا ۔

عمائمہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی ۔وہ یہ سب کیوں کہہ رہا تھا ؟جب وہ بچے کے لیے اس کے ساتھ رہ رہی تھی تو پھر وہ جھوٹی محبت کیوں جتا رہا تھا ؟وہ یہ سب بھی یقینا بچے کے لیے کررہا تھا تاکہ وہ کنول کی طرح شوہر کی نفرت اور بیزاری کی سزا اس بچے کو نہ دے ۔

" میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتی،میں نے تمہارے ساتھ اتنا برا کیا تھا تم کیونکر مجھے چاہتی لیکن میں مطمئن ہوں کہ تم مجھ سے نفرت نہیں کرتی ،تمہارا دل میری طرف سے خالی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جلد ہی وہ میری محبت سے بھر جائے گا ۔" وہ مسکرا کر نرم لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ کا دل کررہا تھا کہ کہے " وہ کس خوش فہمی میں مبتلا ہے ۔وہ کیونکر اس سے محبت کرے گی ۔"

"میں نے باپ کے بغیر زندگی گزاری ہے ،بے شک حسیب انکل نے مجھے کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی لیکن وہ میرے باپ نہیں تھے اور تم نے ماں باپ کے بغیر زندگی گزاری ہے ۔میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں اپنے بچوں کو بھرپور محبت اور اعتماد دیں ۔انہیں کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہونے دیں ۔تم اس سب میں میرا ساتھ دو گی نا ۔" وہ اس کی حسین آنکھوں میں جھانکتا کہہ رہا تھا ۔

عمائمہ نے جھٹ اثبات میں سر ہلایا تھا ۔اولاد کے لیے تو وہ اس کے ساتھ رہ رہی تھی ۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے رشتے کی شروعات بنا کسی خوف ،کسی مجبوری کے شروع کریں ۔تم نے کسی مجبوری کے تحت تو مجھے نہیں اپنایا ۔" اس نے پاکٹ سے چھوٹی سی ڈبی نکالتے ہوئے دوبارہ پوچھا تھا۔

عمائمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

" اجازت ہے ۔" وہ ڈائمنڈ رنگ پکڑے کہہ رہا تھا ۔

عمائمہ نے نہ چاہتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

اس نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی تھی اور اس کی ہاتھ کی پشت پہ لب رکھے تھے ۔

عمائمہ نے آنکھیں بند کر کے خود کو کمپوز کیا تھا۔جب بچے کی خاطر وہ اس شخص کو قبول کررہی تھی تو اسے مضبوط ہونا تھا،اس ناپسندیدہ شخص کے ساتھ اچھے سے رہنا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ زوریز کو کسی بھی قسم کا شک ہو۔

▫▫▫

" مجھ سے دعا کی حالت دیکھی نہیں جارہی ،جب سے آئی ہے کمرہ بند کر کے بیٹھی ہے ۔ مجھ سے اب برداشت نہیں ہورہا ، میں اس کے پاس جارہی ہوں۔" کنول بے چینی سے چکر کاٹتے ہوئے عامر سے بولیں۔

" جب تک وہ خود نہیں بتاتی ،ہم کیسے اس سے بات کرسکتے ہیں ۔یہ نہ ہو معاملہ بگڑ جائے ۔" وہ خود بہت سخت پریشان تھے ۔

" کچھ نہیں ہوتا ،میں اس سے بات کرتی ہوں ۔آپ یہاں ہی رکیں۔" انھوں نے کہا اور دعا کے کمرے کی طرف بڑھیں ۔

" دعا دروازہ کھولو ۔" انھوں نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہا تھا ۔

دعا جو بستر پہ لیٹی بےآواز رو رہی تھی کچھ نہیں بولی ۔وہ اس کے وقت ماں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی ،وہ انہیں کیا بتاتی کہ اس نے ان سے جھوٹ بولا تھا ۔وہ ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی ۔جب سے وہ نیہا کے گھر سے آئی تھی ، رو رہی تھی ،اس کا دل کررہا تھا کہ

کمرے کی ہر چیز تہس نہس کر دے لیکن ماں باپ کو شک نہ ہو ،اس لیے وہ اپنی خواہش دل میں دبا گئی ۔

وہ زوریز کے پیچھے کتنا بھاگی تھی ،اس سے اتنی محبت کی ،اس کا پیچھا کیا ،اسے اتنی فون کالز کیں لیکن کیا ہوا ؟وہ تو کسی اور کا ہوگیا ۔

''میں جانتی ہوں کہ تم جاگ رہی ہو اور اس وقت رو رہی ہو ۔'' کنول نے دوبارہ سے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہا تھا ۔

وہ چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی ۔اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا ۔جب وہ گھر آئی تھی تو پاپا بلکل ٹھیک لگ رہے تھے اور سب سے بڑی بات کہ اگر پاپا بیمار تھے تو مما پاپا کو اکیلا چھوڑ اسے کیوں لینے آگئیں ،وہ اسے فون بھی کرسکتی تھیں اور وہ بھی اپنی پریشانی میں بنا کوئی سوال کیے ان کے ساتھ چلی گئی ۔اس کا مطلب تھا کہ ماما نے جھوٹ بولا تھا ۔یقینا انہیں نیہا نے بلایا تھا اور پتا نہیں اس نے انہیں کیا بتایا تھا ۔

وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ رگڑتی دروازے کی طرف بڑھی ۔جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا ،کنول نے اسے گلے لگایا تھا ۔

'' کیا ہوا ہے ۔'' وہ نارمل لہجے میں بولی تھی ۔

" میری بچی تم اکیلی کیوں اس اذیت کو جھیل رہی ہو ،اپنا مسئلہ اپنی ماں سے شیئر کرو ۔" وہ اس کی کمر سہلا کر محبت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔

" کونسا مسئلہ ؟مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔" وہ ان سے الگ ہوتی حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی تھی ۔

" مجھے نیہا نے سب بتا دیا ہے ۔جب سے مجھے پتا چلا ہے ،میں بہت تکلیف میں ہوں ،میری بچی تم کیوں اتنا کچھ اکیلا سہہ رہی ہو۔" وہ مغموم لہجے میں بولیں ۔

" کیا بتایا ہے نیہا نے ۔" اس نے پریشانی سے کہا ۔

" جس لڑکے کو تم پسند کرتی تھی ،اس کے گھر والوں نے زبردستی اس کی شادی کر دی ہے ۔تم پریشان مت ہو ،میں خود اس لڑکے کے گھر والوں کو اتنا مجبور کردوں گی کہ وہ اس لڑکے کی خود تم سے شادی کروا دیں گے ۔" انہوں نے اس کے ساتھ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا تھا ۔

اس نے شکر کا سانس لیا تھا لیکن اسے نیہا پہ غصہ آیا تھا کہ ماما کو یہ سب کیوں بتایا لیکن وہ جانتی تھی کہ اُس نے دعا کی بھلائی کے لیے یہ سب کہا تھا ،اس وقت اس کی جو ذہنی حالت تھی وہ ضرور کچھ الٹا کر جاتی ۔

" اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔میں خود یہ معاملہ دیکھ لوں گی ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ۔

" جیسے تمہاری مرضی ۔یاد رکھنا وہ لڑکا زیادہ دیر اُس رشتے کو نہیں نبھائے گا ۔جلد ہی تمہارے پاس لوٹ آئے گا ۔بس اب تم نے پریشان نہیں ہونا ۔" وہ نرمی سے بولیں ۔انہوں نے زیادہ اصرار نہیں کیا کیونکہ انہیں پتا تھا کہ دعا برا منا جاتی ۔

دعا نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔رو کر اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہوچکا تھا ۔اب اسے بیٹھ کر آگے کی پلاننگ کرنی تھی ۔

▫▫▫

عمائمہ کی آنکھ کھلی تو زوریز کمرے میں موجود نہیں تھا۔وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنے والے وقت کے بارے میں سوچنے لگی ۔اب بھی اس گھر میں صرف ابراہیم اس کا حمایتی تھی ۔زوریز تو بچے کے لیے سب کررہا تھا ،اور باقی گھر والے اسے ناپسند کرتے تھے ۔ پر وہ اب مطمئن بھی تھی کہ کم از کم اسے یہاں سے کوئی نہیں نکالے گا ۔

"گڈ مارننگ ۔" خوشبوؤں میں بسا زوریز ڈریسنگ روم سے نکل کر اس کے پاس آکر بولا تھا ۔

"گڈ مارننگ ۔"وہ زبردستی مسکرا کر بولی تھی ۔

https://classicurdumaterial.com/

"فریش ہو جاؤ پھر ناشتے کے نیچے چلتے ہیں۔ابراہیم کی تمہارے موبائل پہ کال آئی تھی لیکن تم سو رہی تھی تو میں نے کال کاٹ دی ۔" وہ اس کا سر سہلاتے ہوئے نرم لہجے میں بولا تھا ۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔دل کررہا تھا کہ زوریز کا ہاتھ جھٹک دے لیکن وہ اپنی یہ خواہش دل میں دبا گئی ۔

وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو زوریز اس کا انتظار کررہا تھا ۔وہ خاموشی سے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے کو کر بال سلجھانے لگی ۔ نجمہ نے اسے رات کو نصیحت کی تھی کہ صبح تیار ہو کر کمرے سے باہر آئے ۔کچھ رشتہ دار آج ان کے گھر میں موجود تھے ،ان کی شام کو واپسی تھی ۔

"تمہارے بال کتنے خوبصورت ہیں۔" وہ اس کے بھورے بالوں کو چھوتے ہوئے ہوئے بولا تھا

۔

وہ ایکدم چونکی تھی ،پتا نہیں کب زوریز اس کے پاس آکر کھڑا ہوگیا ۔زوریز کا یہ بدلا رویہ اسے الجھن میں ڈال رہا تھا ۔وہ بالکل ایسا رویہ رکھا رہا تھا جیسے ڈراموں میں محبت کرنے والے شوہر دکھاتے ہیں۔

" ویسے کل سے میں تمہاری تعریف کررہا ہوں ،تم نے میرے بارے میں ایک لفظ نہیں کہا ۔کیا میں خوبصورت نہیں ہوں ۔" وہ شرارتی لہجے میں اس کی نیلی اور سبز آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے بولا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ جلد اس کے اور عمائمہ کے درمیان بے تکلفی کی دیوار گر جائے اور وہ ایک ہیپی کپل کی طرح زندگی گزاریں۔

"آپ بھی اچھے ہیں۔" وہ زبردستی مسکرا کر بولی تھی اور ایک نظر سفید کارٹن کے سوٹ میں ملبوس زوریز پہ ڈالی تھی۔جس کے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔

" صرف اچھا ہوں۔" اس نے مصنوعی افسردگی سے کہا۔

" نہیں بہت اچھے ہیں۔" وہ جھٹ سے بولی کہ کہیں زوریز غصہ نہ کرے۔

" مذاق کررہا تھا۔مجھے پتا ہے تمہیں ابھی وقت لگے گا میرے بارے میں جذبات پیدا کرنے میں۔تم تیار ہو میں ایک ضروری کال کر لوں۔" وہ کمرے میں موجود صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

اس نے بال بنا کر دوپٹہ سر پہ اوڑھا، ہلکی سے لپ اسٹک اور کاجل لگایا،یہ اسے نجمہ نے سکھایا تھا۔

زوریز فرمان صاحب سے بات کررہا تھا ،فرمان صاحب سے اس کا دھیان نیہا کی طرف گیا جس سے وہ کل کی تقریب میں ملی تھی ۔نیہا کی ابراہیم کے لیے محبت اس نے صاف محسوس کی تھی ۔پتا نہیں ابراہیم کیا فیصلہ کرتا ۔

" اچھی لگ رہی ہو۔" وہ فون بند کر کے اس کی سمت آتا ہوا بولا تھا ۔

وہ جوابا زبردستی مسکرائی ۔

جب وہ زوریز کا ہاتھ تھامے نیچے ڈائننگ ہال میں آئی تو نجمہ اور ابراہیم اسے نہایت اچھے سے ملے ۔حسیب احمد اور انزلہ نے اپنی جگہ سے اٹھنے کی زحمت نہیں کی تھی ۔شکر ہے ہال میں صرف گھر کے لوگ موجود تھے ورنہ لوگوں کو شک ہوجاتا ۔

ناشتہ شروع ہونے سے پہلے سب لوگ آنا شروع ہوگئے ۔باتوں کے درمیان ناشتہ کیا گیا ۔ناشتے کے بعد وہ سب کے ساتھ بیٹھ گئی ،اسکا دل چاہ رہا تھا کہ کمرے میں چلی جائے ،طبیعت عجیب سی ہورہی تھی ۔

" ہم سب تو آج شام چلے جائیں گے ،تو بھو سے آج ہی کھیر پکائی کی رسم کروا لو ۔" ایک خاتون نے مشورہ دیا ۔

نجمہ پریشان ہوگئیں۔جب سے عمائمہ کی پریگننٹ ہونے کی خبر ملی تھی زوریز نے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائے کجا کے کچن میں جا کر اتنے لوگوں کے لیے کھیر بنانا۔

" عمائمہ ضرور آپ کی خواہش پوری کرتی لیکن ہمیں اس کی امی کی طرف جانا ہے ۔وہ سخت بیمار ہیں اس لیے شادی میں شرکت نہیں کرسکی ۔" عمائمہ کے ساتھ بیٹھے زوریز نے شائستگی سے کہا تھا۔

عمائمہ کچھ نہ بولی ۔اسے پتا تھا کہ زوریز ایسا کیوں کررہا تھا۔

پندرہ منٹ بعد زوریز نے اسے اٹھنے کو کہا ۔اور باہر آکر بتایا کہ وہ اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے کچھ گھنٹوں کے لیے باہر جارہے ہیں۔لنچ وہ باہر کریں گے ۔

" ابراہیم کو بھی لے جائیں ۔" وہ جھجھک کر بولی ۔زوریز کے ساتھ اکیلے جانے کے خیال سے اسے ہول اٹھ رہے تھے۔

زوریز نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا تھا ۔کیا وہ اس کے ساتھ اکیلے نہیں جانا چاہتی ۔

" وہ آنٹی نے کہا تھا کہ ابراہیم سے نیہا کے بارے میں بات کروں۔" اسے بروقت نجمہ کی نصیحت یاد آئی تھی اور اسے جھوٹ نہیں بولنا پڑا ۔

"تم گاڑی میں بیٹھو ،میں اسے کال کر کے باہر بلاتا ہوں۔" وہ گاڑی کی چابی اس کی طرف بڑھا کر بولا تھا ۔

کچھ دیر بعد تینوں حسیب منزل سے نکلے تھے ۔

□□□

"تیرے سارے پلان تو دھرے کے دھرے رہ گئے۔ عمائمہ کی کل رخصتی تھی ۔اب کچھ نہیں ہوسکتا ۔" صدف نے موبائل میں گم تبریز کو بتایا تھا ۔

"آپ کو کس نے بتایا ہے ۔" وہ چونک کر بولا۔وہ اتنے دونوں سے عمائمہ کے گھر کے باہر چکر کاٹ رہا تھا ۔عمائمہ اکثر اسے کسی عورت یا ایک لڑکے کے ساتھ باہر نکلتی دکھائی دیتی تھی ۔وہ اکیلی نہیں نکلتی تھی ورنہ وہ کوئی موقع دیکھ کر اسے ڈراتا دھمکاتا ۔ابھی تک اسے عمائمہ کا نمبر بھی نہیں ملا تھا ،گھر کے ملازم نہایت وفادار تھے ۔دو دن سے اس کی طبیعت خراب تھی اس لیے وہ وہاں جا نہیں سکا ۔اسے نہیں معلوم تھا کہ عمائمہ کی رخصتی ہونے والی ہے ورنہ وہ کچھ کرتا ۔

" صبح کنول کو فون کیا تھا تو اس نے ذکر کیا ۔"

" اس میں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ اچھی بات ہے ۔اب وہ شوہر کے ساتھ رہ رہی ہے تو زیادہ بڑی رقم دے سکتی ہے ۔" اس کے شیطانی دماغ میں فوراً سے خیال آیا تھا ۔

'' مجھے تو کوئی امید نہیں نظر آرہی ۔ابھی تک توں اس کا نمبر بھی حاصل نہیں کرسکا ۔بس خیالی پلاؤ ہی بنا رہا ہے ۔'' وہ اس کی بات سن کر بالکل خوش نہیں ہوئی تھیں ۔

'' تو کوشش کررہا ہوں اور آپ اگر میری مدد کریں تو ہم آسانی سے عمائمہ کا نمبر حاصل کرسکتے ہیں۔'' وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا ۔

'' کیسے ؟''

''آپ پھوپھو کو کہیں کہ عمائمہ کا نمبر دیں۔آپ نے اس سے معافی بھی مانگنی ہے اور اس کو شادی کی مبارک بھی دینی ہے ۔'' اس نے کہا ۔

'' اچھا میں پتا کرتی ہوں ۔شاید کنول نمبر دیدے ۔'' انہوں نے کہا ۔

▫ ▫ ▫

ان تینوں نے لنچ کے لیے ابھی کھانا آرڈر کیا تھا ۔ابراہیم خاموشی سے دونوں کا جائزہ لگ رہا تھا ۔زوریز ویسے ہی خوش لگ رہا تھا جیسے وہ پچھلے کئی دنوں سے تھا جبکہ عمائمہ کچھ الجھی ہوئی لگ رہی تھی ۔اسے پتا نہیں کیوں یہ سب ڈرامہ لگ رہا تھا ،امی کا بدلتا رویہ حیران کن تھا ۔اس سب کے پیچھے کیا وجہ تھی وہ نہیں جانتا تھا۔اس نے عمائمہ سے بہت پوچھا تھا لیکن اس کی ایک ہی رٹ تھی کہ وہ اس رشتے سے خوش ہے ۔

" تم نے نیہا کے بارے میں کیا سوچا ہے ۔" زوریز مدعے پہ آیا تھا ۔اس نے سوچا کہ عمائمہ کے بجائے وہ بات شروع کرے ۔

" ابھی سوچ رہا ہوں ۔"وہ چونک کر بولا اور شکوہ کناں نظروں سے عمائمہ کو دیکھا ۔

" ان کو آنٹی نے بتایا ہے بلکہ انزلہ کو بھی پتا ہے ۔" اس نے اپنی صفائی دی ۔

" کب تک سوچو گے ۔وہ اچھی لڑکی ہے ،اگر تمہیں پسند نہیں ہے تو انکار کر دو ۔کم از کم معاملہ مت لٹکاؤ ۔" زوریز نے سنجیدگی سے کہا ۔

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔اب زوریز کو وہ کیا تفصیل بتاتا ۔

" کیا تم کسی اور کو پسند کرتے ہو ۔" زوریز نے پوچھا ۔

عمائمہ نے ابراہیم کو دیکھا تھا ۔

" ایسی بات نہیں ہے ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولا ۔

"تو پھر کیا مسئلہ ہے ۔جو بھی مسئلہ ہے کھل کر بتاؤ ۔" زوریز نے کہا ۔

" تم اچھی طرح سوچ لو ۔پھر ایک دو دن میں لازمی بتا دو۔اس طرح معاملہ لٹکانا ٹھیک نہیں ہے ۔" عمائمہ نے اسے مشکل سے نکالا تھا ۔

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

زوریز کی کال آئی تو وہ ایکسکیوز کر کے اٹھ گیا ۔

"آپ خوش ہیں۔" ابراہیم نے عمائمہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا ۔

" کتنی مرتبہ تم یہ بات پوچھ چکے ہو ۔میں خوش ہوں ابراہیم اگر نہ ہوتی تو تمہیں ضرور بتاتی ۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی ۔

" اگر زوریز بھائی کے حوالے سے کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے ضرور بتائیے گا۔ " ابراہیم نے کہا ۔

" اچھا ۔"

" میں نے ہنی مون کے لیے ٹکٹ بک کروائی تھیں ،اس سلسلے میں کال آئی تھی ۔" زوریز واپس آکر بولا تھا ۔

ہنی مون کا سن کر عمائمہ کا رنگ فق ہوا تھا ۔وہ زوریز کے ساتھ کچھ گھنٹے ایک کمرے میں مشکل سے گزار سکی تھی کجا کے اس کے ساتھ اکیلے کچھ دن رہنا ۔

" واہ آپ لوگوں کا کہاں کا پلان ہے ۔" ابراہیم کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی ۔

" شمالی علاقہ جات کا ۔" زوریز نے بتایا تھا اور ایک نظر عمائمہ کو دیکھا جو کچھ پریشان لگ رہی تھی ۔اسے پتا تھا کہ وہ اس کے گزشتہ رویے کی وجہ سے پریشان ہوگئی ۔پر وہ کچھ وقت اکیلے اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا تاکہ عمائمہ اسے سمجھ سکے ۔

□□□

" تم ایسے کیسے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے رکھ کر بیٹھ سکتی ہو ۔" شہرام نے خاموشی بیٹھی انزلہ سے کہا تھا ۔وہ دونوں لنچ کرنے باہر آئے تھے ۔

" تو کیا کروں ۔جو کیا اس کا نتیجہ تمہارے سامنے ہے ۔مجھے پکا یقین ہے کہ میری اس غلطی کے بعد بھائی کو عمائمہ سے محبت ہوگئی ہے اور تب ہی انھوں نے فوراً سے رخصتی کروا لی ۔" وہ یقین سے بولی تھی ۔

" ہاں جیسے زوریز کو اس سے محبت ہوگئی ویسے ہی انکل حسیب کے دل میں بھی عمائمہ کی محبت جاگ جائے گی اور تم پھر بیٹھی رہنا ۔" اس نے انزلہ کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا ۔

" یہ تو ناممکن ہے ۔اب تو ڈیڈ اس سے پہلے سے بھی زیادہ نفرت کرتے ہیں۔وہ کبھی اسے اپنی بیٹی نہیں بنائیں گے ۔تم عمائمہ کے ٹاپک کو چھوڑو اور مجھے ایک بات بتاؤ ۔یہ نتاشا ابھی تک پاکستان میں کیوں ہے ؟" انزلہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا ۔

" ویسے ہی کافی عرصے بعد پاکستان آئی ہے تو پانچ چھ مہینے رہے گی ۔" شہرام نے سنبھل کر کہا ۔اسے نہیں معلوم تھا کہ انزلہ یہ سوال کرے گی ۔

" کوئی مسئلہ تو نہیں ہے ۔" اس نے جانچتی نظروں سے شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

" نہیں مسئلہ کیسا۔ وہ اپنے گھر میں بہت خوش ہے۔ اس کا شوہر بہت اچھا ہے۔" شہرام نے کہا۔

انزلہ کو یقین نہیں آیا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ وہ جلد ہی شہرام سے سچ اگلوانے والی تھی۔

▫▫▫

" بندہ کسی سے کوئی مشورہ کرلیتا ہے۔ تم نے اس کی کنڈیشن دیکھی ہے۔ ایسی حالت میں تم اسے نادرن ایریاز لے کر جاؤ گے۔" نجمہ نے زوریز کی ٹھیک ٹھاک کلاس لی تھی۔

" میرا اس طرف دھیان نہیں گیا کہ اس کی طبیعت خراب ہو جائے گی، میں چاہتا ہوں کہ ہم کچھ دن کہیں اکیلے گھومیں پھریں۔" اس نے کہا۔

" کہیں قریب چلے جاؤ۔ بلکہ اسے اسلام آباد لے جاؤ وہاں کچھ دن رہو۔ اس نے کونسا اس شہر کے علاوہ کوئی شہر دیکھا ہوگا۔" انہوں نے کہا۔

" مجھے خوشی ہے کہ آپ کو اس کا خیال ہے۔" وہ مسکرا کر بولا۔

" میری اس سے کوئی ذاتی دشمنی ہے۔ تم خوش ہو تو میں بھی تمہاری خوشی میں خوش ہوں۔" انہوں نے جواب دیا۔

" وہ انکل کے رویے کو لے کر بہت پریشان رہتی ہے۔میں بھی انکل کو سمجھاؤں گا، آپ بھی ان سے بات کریں ۔میں چاہتا ہوں کہ ہم سب گھر والے مل کر رہیں۔"

" یہ اس کا اور اس کے باپ کا ذاتی معاملہ ہے۔میں اس معاملے میں کچھ نہیں کرسکتی ۔"

انہوں نے اپنا دامن بچایا تھا ۔ وہ زوریز کی خوشی کی خاطر عمائمہ کو قبول کر رہی تھیں لیکن وہ یہ نہیں چاہتی تھیں کہ حسیب احمد عمائمہ کو بیٹی بنا کر انکے بچوں کی حق تلفی کریں ۔ہر کوئی اپنی غرض کا غلام تھا ۔

زوریز جواباً خاموش رہا ۔

▫▫▫

تبریز بالآخر عمائمہ کا نمبر حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا ۔وہ تصویریں پہلے ہی تیار کروا چکا تھا ۔اس نے پہلی فرصت میں عمائمہ کا نمبر ملایا تھا ۔

عمائمہ جو ہنی مون پہ جانے کے خیال سے پریشان تھی، بے خیالی میں انجان نمبر اٹھا لیا ورنہ وہ انجان نمبر نہیں اٹھاتی تھی ۔

" بڑی خوشیاں منائی جارہی ہیں۔" تبریز نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا ۔

" کون ۔" وہ آواز پہچان کر خوفزدہ ہوئی تھی ۔

" تمہارا عاشق ۔" وہ خباثت سے ہنسا تھا ۔

" تم گھٹیا انسان ،تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی ۔" وہ خود کو سنبھالتی تیز لہجے میں بولی تھی ۔

" تمہاری یاد آرہی تھی ۔" وہ اس کی حالت سے حظ اٹھاتے ہوئے بولا ۔

" اب اگر دوبارہ فون کیا تو تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔" اس نے غصے سے کہا ۔

" کیا کرو گی ،اپنے شوہر یا پھر بھائی کو بتاؤ گی ۔تم صرف بتاؤ گی میں انہیں کچھ دکھاؤں گا بھی ۔" اس نے دھمکایا تھا ۔

" کیا دکھاؤ گے ۔" وہ پریشان ہوئی تھی ۔

" واٹس ایپ کررہا ہوں خود دیکھ لو۔اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو میں تمہاری عزت کا پورے شہر میں جنازہ نکال دوں گا ۔" اس نے سخت لہجے میں تنبیہ کی تھی ۔

فون بند ہونے کے بعد عمائمہ نے پریشانی سے واٹس ایپ کھولا ۔تصوریں دیکھ کر اسے شاک لگا ۔تصوریروں میں وہ تبریز کے ساتھ بہت بے تکلف دکھائی گئی تھی ۔ایسے لگ رہا تھا کہ یہ تصویریں سچ میں کھینچیں گئی ہیں۔

وہ چکراتے سر ،کپکپاتی ٹانگوں کے ساتھ زمین پہ بیٹھی تھی ۔اسے ابراہیم پہ یقین تھا کہ وہ اسے سچا سمجھے گا لیکن زوریز کیونکر اس کی بات پہ یقین کرے گا جب وہ پہلے تبریز کے حوالے سے

اس پہ شک کر چکا ہے ۔وہ تو اسے پہلے فرصت میں طلاق دیدے گا اور پھر اس کے بچے کا کیا ہوگیا ۔یقینا زوریز اس بچے کو بھی اس سے چھین لے گا ۔

" کیا ہوا ہے ؟زمین پہ کیوں بیٹھی ہو۔" وہ کمرے میں داخل ہوتا فکرمندی سے بولا تھا ۔

عمائمہ نے دھندلائی نظروں سے زوریز کو دیکھا تھا ۔اس کی اٹھنے کی ہمت نہیں ہورہی تھی۔

" اٹھو ۔" زوریز نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا ۔

عمائمہ نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن وہ زوریز کے بازؤں میں جھول گئی۔

"عمائمہ ۔" زوریز نے ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی عمائمہ کو پکارا تھا ۔

□□□

" پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے ۔ذہنی دباؤ کی وجہ سے بے ہوش ہوگئی ہیں۔یہ پہلے ہی بہت ویک ہیں ،آپ لوگ کوشش کریں کہ انہیں کوئی ذہنی پریشانی نہ ہو ۔یہ ماں اور بچے دونوں کی صحت کے لیے ضروری ہے ۔" لیڈی ڈاکٹر نے عمائمہ کو چیک کرنے کے بعد زوریز اور نجمہ سے کہا تھا ۔

" کیا ہوا تھا ؟آپ نے یقیناً کچھ کہا ہوگا ؟" ابراہیم نے ڈاکٹر کے جانے کے بعد کہا ۔

" نہیں میں تمہیں پاگل نظر آتا ہوں جو اپنی بیوی کو ٹارچر کرے گا ۔" وہ ناگوار لہجے میں بولا ۔

"آپ پہلے بھی کئی مرتبہ ایسا کر چکے ہیں۔" ابراہیم نے سنجیدگی سے اسے یاد دلایا تھا ۔

"وہ پہلے کی بات ہے اب حالات مختلف ہیں۔ تم ضرور اس کے بھائی ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم سب کو غلط سمجھو۔ میری بات کا یقین نہ ہو تو عمائمہ سے خود پوچھ لو۔" وہ اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔

ابراہیم سچ میں اندر چلا گیا۔ پیچھے اس کے ماتھے پہ بل پڑے یعنی اس کی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

"غصہ مت کرو۔ تمہیں پتا ہے وہ عمائمہ کے معاملے میں ایسا ہے۔" انہوں نے نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔

عمائمہ سے بات کر کے ابراہیم مطمئن ہو کر کمرے سے نکلا تھا اور پھر وہ کمرے میں گیا تھا۔ اسے دیکھ کر عمائمہ کچھ پریشان ہوگئی تھی۔ کہیں اسے کچھ پتا نہ چل گیا ہو۔

"کیا ہوا تھا؟ انکل نے کچھ کہا ہے جو تم نے اتنی ٹینشن لی ہے۔؟" وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

عمائمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"پھر کوئی اور پریشانی ہے تو بتاؤ۔ ایسے تو تم خود کو اور بچے کو نقصان پہنچاؤ گی۔" اس نے پھر سے پوچھا تھا۔

''کوئی مسئلہ نہیں ہے بس ایسے ہی ۔'' وہ جواباً سر جھکا کر بولی ۔

'' جو بھی مسئلہ ہے مجھے بتاؤ ۔اس کو حل کرتے ہیں اور میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ اپنے والدین کی فکر کرنا چھوڑ دو عمائمہ ۔''کچھ لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو بے فیض ہوتے ہیں۔آپ ان کے لیے جو بھی کر لیں وہ آپ کی قدر نہیں کرتے ۔'' وہ ملائمت سے کہہ رہا تھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

'' تم آرام کرو ۔'' وہ اسے لیٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا ۔

وہ خاموشی سے لیٹ گئی ۔جب تک وہ سوئی نہیں زوریز اس کے پاس بیٹھا رہا ۔

□□□

نیہا نے اپنا جواب لکھ کر ابراہیم کو بھیج دیا تھا ،پتا نہیں وہ اس کے حوالے سے کیا فیصلہ کرتا ۔وہ جانتی تھی کہ آگے کی زندگی کچھ مشکل ہوگی لیکن اسے یقین تھا کہ وہ ابراہیم کے ساتھ اچھی زندگی گزارے گی ۔

'' تم کن خیالوں میں گم ہو۔ کب سے آوازیں دے رہی ہو ۔'' دعا نے اس کے سامنے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا ۔

''تم کب آئی ۔''وہ چونک کر بولی ۔

"ابھی جب تم خیالوں کی دنیا میں ابراہیم کے ساتھ گھوم رہی ہے ۔" وہ اس کے پاس بیٹھتی طنزیہ لہجے میں بولی تھی ۔

" تم ابراہیم کو چھوڑو ،کیسے چکر لگایا ۔" نیہا گہرا سانس لے کر بولی ۔یہ لڑکی نہیں سدھر سکتی تھی ۔

" اس دن جو تم کیا اس کے لیے شکریہ ۔اب تم نے میرا ایک اور کام کرنا ہے ۔" دعا نے کہنا شروع کیا ۔یونی ورسٹی میں چھٹیاں تھی ،اس دن کے بعد وہ آج آمنے سامنے ہوئی تھیں۔ نیہا کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی ۔دعا یقینا کسی خاص مقصد سے یہاں آئی تھی ۔

" تم لوگوں نے زوریز اور اس کی بیوی کی نکاح پہ دعوت کی تھی یقیناً اب شادی کے بعد بھی دعوت کرو گے ۔جب بھی دعوت کی مجھے ضرور بلانا ۔میں کال کرتی ہوں تو وہ ہیلو سن کر کال بند کردیا ہے۔اس نے آفس میں میرا داخلہ بند کردیا ہے ۔آفس کے علاؤہ وہ اب کہیں جاتا نہیں ہے ۔مجھے اس سے بات کرنی ہے۔اور اس کی بیوی کو بھی بتانا ہے کہ وہ صرف میرا ہے ۔" دعا نے کہا تھا ۔

" دعا بس کردو ۔کیوں خود کو گرا رہی ہو۔ تم جو مرضی کر لو وہ تمہیں نہیں اپنائے گا ۔وہ اپنی زندگی میں مگن ہوچکا ہے ۔اسے بھول جاؤ ،کیوں خود کو برباد کرنے پہ تلی ہو ۔تمہارے ہاتھ آخر میں صرف پچھتاوا رہ جائے گا ۔" نیہا نے نرمی لہجے میں اسے سمجھانا چاہا ۔

" جو کہا ہے وہ کرو ۔مجھے نصیحت مت کرو ۔" دعا ناگواری سے بولی ۔

" میں نے تمہیں جتنا سمجھانا تھا سمجھا چکی ،جتنا تمہارا ساتھ دینا تھا دے چکی ۔اگر تم خود کو تباہ کرنا چاہتی ہو تو میں کچھ نہیں کرسکتی ۔آج کے بعد میں اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گی ۔" نیہا نے صاف گوئی دکھائی ۔وہ تنگ آچکی تھی دعا کو سمجھا سمجھا کر ۔وہ اپنا نقصان کررہی تھی ،وہ جانتی تھی کہ دعا کو اگر پتا چلا کہ زوریز کی بیوی عمائمہ ہے تو وہ ہر حد تک جائے گی اور ہوسکتا ہے زوریز اور عمائمہ کو الگ کرنے میں کامیاب ہوجائے لیکن پھر بھی اسے زوریز کی محبت اس کا ساتھ نہیں ملے گا آخر میں وہ خود ذلیل و خوار ہوگی ۔

" تم مجھے انکار کررہی ہو۔" دعا کو تپ چڑھی ۔

نیہا نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

" ٹھیک ہے پھر میری اور تمہاری دوستی ختم ۔" دعا غصے سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی ۔

" تم ایک مرتبہ میری بات سمجھنے کی کوشش تو کرو ۔" نیہا نے پھر سے اسے سمجھانا چاہا ۔

" مجھے کچھ نہیں سننا ۔اب مجھ سے تب بات کرنا جب میرا کام کر سکو ۔" دعا حتمی لہجے میں بولی اور نیہا کے کمرے سے نکل گئی ۔

پیچھے وہ سر تھام کر رہ گئی ۔کاش وہ کنول کو اصل بات بتا سکتی ۔

▫▫▫

عمائمہ فکرمندی سے بیڈ پہ بیٹھی تھی ۔وہ کمرے میں اکیلی تھی زوریز کسی کام سے باہر گیا تھا ۔تبریز کا فون آئے دو دن گزر چکے تھے ۔یہ دو دن اس نے بہت پریشانی میں گزارے تھے ۔پتا نہیں وہ آگے کیا کرنے والا تھا ۔

فون بجا تو اس نے خوفزدہ نظروں سے کچھ دور پڑے فون کو دیکھا تھا۔اب تو اسے فون سے بھی ڈر لگنا شروع ہوگیا ۔ تبریز کا فون تھا ،ہمت مجتمع کر کے اس نے فون اٹھایا تھا ۔

" ہاں تو کیسی لگی تصویریں ،میری نازک پری ۔" وہ لوفرانہ انداز میں بولا تھا ۔

" بکواس بند کرو ،تمہاری ان دھمکیوں سے میں ڈرنے والی نہیں ہوں ۔" وہ خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ہوئے بولی تھی ۔

" تو پھر دکھا دوں تمہارے شوہر کو تصویریں ۔" اس نے دھمکی دی ۔

" تم گھٹیا انسان ،میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے ،تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ۔" وہ غصے سے بولی تھی ۔

" مجھ سے شادی کرلیتی تو آج سکون میں ہوتی ،اس دن جو تم نے میری بات نہ مان کر غلط کیا تھا اسی کی سزا ہے یہ ۔" وہ تیز لہجے میں بولا تھا ۔

" تم جیسے انسان پہ میں تھوکنا پسند نہ کرو ۔خبردار جو مجھے فون کرنے کی کوشش کی ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔" وہ خود کو سنبھالتی اسے دھمکی دینے لگی ۔

" اب جو ہوگا وہ صرف میرے حق میں اچھا ہوگا ۔میری بات مانو اور سکون سے اپنے شوہر کے ساتھ زندگی گزاروں ۔۔"وہ اس کی دھمکیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہنے لگا ۔

"کونسی بات ۔"

" میں تمہارے شوہر کو تصویریں نہیں دکھاؤں گا۔ تم مجھے پچاس ہزار دو ۔" تبریز نے کہا ۔

" تمہارا دماغ خراب ہے ۔میرے پاس کہاں سے اتنے پیسے آئے ۔" وہ غصے سے بولی ۔

" امیر باپ کی بیٹی ہو ،شوہر اتنا امیر ہے اور تمہارے پاس پچاس ہزار نہیں ہیں ۔مجھے دو دن کے اندر یہ پیسے چاہیں تیسرے دن تمہارے گھر کے ہر فرد کے پاس وہ تصویریں پہنچ جائیں گی ۔" اس نے سختی سے کہا تھا اور فون بند کردیا ۔

پیچھے وہ رونے لگی ۔زندگی دن بدن اس کے لیے تنگ ہوتی جارہی تھی ۔پیسوں کا مسئلہ نہیں تھا۔اس کے پاس پیسے موجود تھے لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے پیسے دینے چاہیے یا

https://classicurdumaterial.com/

نہیں ،اگر زوریز کی لالچ ختم نہ ہوئی تو پھر ؟لیکن اس نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ دوبارہ پیسے مانگے گا لیکن فلحال اس کے پاس پیسے دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا ۔

▫▫▫

دعا کو آج اتنے دنوں بعد زوریز کمال لیڈیز شاپ پہ نظر آیا ۔وہ کوئی سوٹ پسند کررہا تھا یقیناً اپنی بیوی کے لیے لے رہا ہوگا ،یہ سوچ کر دعا کو آگ لگ گئی تھی ۔وہ خود کو سنبھالتی زوریز کی طرف بڑھی تھی ۔آج تو وہ صاف صاف بات کرنے والی تھی ۔

" میری زندگی کو مشکل بنا کر یہاں تم مزے سے اپنی بیوی کے لیے شاپنگ کررہے ہو ۔" وہ اس کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے تیکھے لہجے میں بولی تھی ۔

"ایکسکیوز می ،دماغ تو نہیں چل گیا ۔محترمہ جا کر کسی اچھے دماغ کے ڈاکٹر کو دکھاؤ ۔" وہ ناگوار لہجے میں بولا تھا ۔

" مجھے دماغ کے نہیں دل کے ڈاکٹر کی ضرورت ہے اور میرے دل کے ڈاکٹر تم ہو ،کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں اور تمہارا ساتھ مجھے سکون دے سکتا ہے ۔" وہ محبت سے کہنے لگی ۔

" کسی نہایت ہی گھٹیا خاندان سے تمہارا تعلق ہے ۔مقام شرم ہے ،میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ مجھے تم سے نفرت ہے ،میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا اور تم پتا نہیں کن خیالوں میں ہو

۔اگر ذرا سی بھی شرم باقی ہے تو اب میرے پیچھے مت آنا ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا

۔" اس نے انگلی اٹھا کر سخت لہجے میں کہتے ہوئے وارن کیا تھا۔

" میں تمہیں اپنا بنا کر دم لوں گی اگر تم میرے نہ ہوسکے تو میں تمہیں تمہاری بیوی کا بھی نہیں ہونے دوں گی۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

" ہاں اور میں تو جیسے تمہاری دھمکیوں سے ڈر جاؤں گا۔میں پچھلے کئی مہینوں سے تمہیں برداشت کررہا ہوں ،میرا خیال ہے تمہارا علاج کرنا پڑے گا۔" وہ تندی سے بولا۔

" جو مرضی کر لو ،میں پیچھے نہیں ہٹوں گی۔خود کو بھی برباد کردوں گی اور تمہیں بھی۔" وہ عجیب جنونی انداز میں بولی تھی۔

زوریز ایک نگاہ غلط اس پہ ڈال کر وہاں سے چلا گیا تھا۔وہ عمائمہ کے لیے اور بچے کے شاپنگ کرنے آیا تھا لیکن اس پاگل لڑکی نے سارا موڈ خراب کردیا۔

▫▫▫

"آپ لوگ میرا رشتہ لے کر نیہا کے گھر چلے جائیں۔"ابراہیم نے ماں اور باپ کو فیصلہ سنایا تھا۔

" میں فرمان سے بات کرتا ہوں، کل سنڈے ہیں ہم سب انکے گھر چلتے ہیں۔عمائمہ اور ابراہیم گھر پہ ہوں گے۔"حسیب صاحب نے پلان ترتیب دیا تھا۔

" میری خوشی ہے وہاں پہ عمائمہ کا ہونا بہت ضروری ہے ۔" ابراہیم ناگواری سے بولا ۔

" اگر اس کی طبیعت ٹھیک ہوئی تو اس کو بھی لے جائیں گے ۔وہ اس گھر کی بڑی بہو ہے ،ظاہر ہے اس کا جانا بھی اہم ہے ۔" نجمہ نے حسیب احمد کے بگڑے تاثرات دیکھ کر بات سنبھالی ۔

" کب تک یہ فضول ڈرامہ چلتا رہے گا ۔میں نے اس وقت تمہارے آنسو دیکھ کر ہار مان لی تھی لیکن میں بتا رہا ہوں کہ میں اس لڑکی کو ساری زندگی یہاں برداشت نہیں کروں گا ۔بچہ ہوجائے تو زوریز کو اسے چھوڑنا پڑے گا ۔" ابراہیم کے جانے کے بعد حسیب احمد حتمی لہجے میں بولے ۔

" یہ ناممکن ہے ۔پہلے کی بات اور تھی لیکن اب زوریز اس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے ۔دو سال بعد میں نے اپنے بیٹے کو خوش دیکھا ہے ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولیں ۔

" تم اس لڑکی کو مجھ پہ ترجیح دے رہی ہو ۔" ان کے ماتھے پہ بل پڑے ۔

" میں نہیں دے رہی ،وہ میرے بیٹے کی بیوی ہے ،اور اس کی خوشی میرے لیے اہم ہے حسیب ۔آپ کو اگر وہ برداشت نہیں ہوتی تو ہم یہاں حسیب منزل کے ساتھ کوئی گھر خرید کر

انہیں وہاں شفٹ کر دیتے ہیں لیکن اب عمائمہ یہاں سے واپس نہیں جائے گی ہاں اگر زوریز کی ایسی خواہش ہوئی تو پھر میں اس کی خوشی دیکھوں گی ۔" وہ سنجیدگی سے بولی ۔

حسیب احمد تلملا کر رہ گئے ۔انہیں زوریز پہ بے تحاشا غصہ آیا تھا جس کی وجہ سے انہیں عمائمہ کو برداشت کرنا پڑ رہا تھا ۔وہ اب اس سے پہلے سے بھی زیادہ نفرت تھے ۔

▫▫▫

ابراہیم کے سسرال جانا تھا ، نجمہ نے اسے خصوصی تاکید کی تھی کہ وہ اچھے سے تیار ہو ۔

اس نے کاسنی کلر کا سوٹ نکالا ،جس پہ سفید موتیوں کا کام ہوا تھا اور تیار ہونے چل دی ۔زوریز گھر پہ موجود نہیں تھا ،ابھی وہ آفس جانا شروع نہیں ہوا تھا ۔وہ چاہتی تھی کہ وہ آفس جائے تاکہ اس کی جان چھوٹے ،اس کے ساتھ پورا دن گزارنا ایک مشکل امر تھا ،دوسری طرف زوریز کی وجہ سے وہ تبریز کو پیسے بھی نہیں دے سکی تھی ۔وہ دو بار اسے فون کر کے دھمکا چکا تھا ۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی جب پھر سے اس کا فون بجا ۔اس نے پریشان ہوتے ہوئے فون اٹھایا تھا ۔

"آج لاسٹ وارننگ ہے ،کل میں تمہاری تصویریں تمہارے شوہر کو دے دوں گا ۔" تبریز نے سخت لہجے میں وارن کیا تھا ۔

" میں آج ابراہیم کے سسرال جارہی ہوں ، تم وہاں گیٹ پہ انا ، میں تمہیں پیسے دے دوں گی ۔" اس نے گہری سانس لیتے ہوئے ایک مشکل فیصلہ کیا تھا ۔

" ایڈریس بھیج دو اور خبردار کوئی چالاکی کی ۔" تبریز نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اسے وارننگ دی ۔

تبریز کا فون بند کر کے وہ بے دلی سے منہ پہ بی بی کریم لگانے لگی ، جب اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا ۔

وہ گھبراتے ہوئے پلٹی ، زوریز کو دیکھ کر اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا ، کیا وہ سب سن چکا تھا ۔

" میرے کپڑے پریس کروائے تھے ۔" زوریز نے نرم لہجے میں پوچھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔کیا اس نے کچھ نہیں سنا تھا ۔

زوریز کے کپڑے چینج کر کے آنے تک وہ میک اپ کر چکی تھی ۔

" پہلی لڑکی دیکھی ہے جو اتنی جلدی تیار ہوجاتی ہے ۔" وہ شگفتگی سے اس کے ساتھ کھڑا ہوتے ہوئے بولا ۔

" مجھے میک اپ کا اتنا شوق نہیں ہے ۔" وہ بال سلجھاتے ہوئے بولی تھی ۔

"لیکن مجھے میک اپ اچھا لگتا ہے ۔میں چاہتا ہوں کہ جب میں آفس سے آؤں تو تم ڈارک لپ اسٹک اور کاجل لگا کر اچھے سے کپڑے پہن کر میرا استقبال کرو ۔" وہ مسکرا کر بولا۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

"لیکن اگر تمہیں پسند نہیں ہے تو کوئی بات نہیں ۔میرے لیے تمہاری پسند اہم ہے ۔" اس نے مزید کہا۔

وہ جواباً کچھ نہ بولی تھی ۔

"میں تمہارے بال بناؤں ۔" اس نے ایک عجیب فرمائش کی تھی ۔

عمائمہ نے پریشانی سے اسے دیکھا ۔وہ انکار کی پوزیشن میں نہیں تھی ۔اس لیے خاموشی سے سٹول پہ بیٹھ گئی ۔

"تمہارے بال مجھے بہت اچھے لگتے ہیں ۔میرا دل چاہتا ہے کہ انہیں میں ہی سنواروں ۔" وہ اس کے بالوں کی چٹیا بناتے ہوئے کہہ رہا تھا ۔

وہ خاموش بیٹھی تھی۔

"اپنے بال کبھی مت کٹوانا ۔تمہیں لمبے سوٹ کرتے ہیں۔" اس نے مزید کہا ۔

وہ پھر بھی خاموش تھی ۔اب وہ ان باتوں کا کیا جواب دیتی ۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہماری بیٹی ہو اور اس کے تمہارے بالوں جیسے بال ہوں۔" اس نے پھر سے کہا تھا۔

"آپ کو بیٹی چاہیے۔" وہ پریشان ہوئی تھی۔

"مجھے بیٹیاں اچھی لگتی ہیں لیکن اگر بیٹا بھی ہوگیا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔" اب وہ اس کے بالوں میں پونی لگا رہا تھا۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم کیا چاہتی ہو۔" زوریز نے پوچھا تھا۔

"بیٹا۔" اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"کیوں۔" وہ حیران ہوا۔

"ویسے ہی۔" اس نے بات ٹالی۔

"تم اگر اپنی زندگی کو سوچ کر پریشان ہو اور یہ سوچتی ہو کہ کہیں ہماری بیٹی کا نصیب تمہاری طرح نہ ہو تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ میں حسیب احمد نہیں ہوں جسے اپنی سگی اولاد سے نفرت ہو۔ میں زوریز کمال ہوں جس کے لیے اس کی بیوی اور اولاد بہت اہم ہے۔" وہ اسے کندھوں سے تھامے ملائمت سے کہہ رہا تھا۔

عمائمہ جواباً مسکرائی تھی۔

" مسکراتی رہا کرو ،بہت اچھی لگتی ہو ۔اور میں چاہتا ہوں کہ ہماری بیٹی تمہاری طرح ڈرپوک نہ ہو بلکہ وہ بہادر ہو اور تم اس کی ایسی تربیت تب کرسکو گی جب تم بہادر ہوگی ۔ان لوگوں کا مقابلہ کرو جو تمہاری زندگی برباد کرنا چاہتے ہیں،انہیں خود کو آباد کر کے جلاؤ۔" وہ اس کا گال تھپتھپا کر بولا تھا ۔

عمائمہ نے پریشانی سے اسے دیکھا ،کیا وہ کچھ سن چکا تھا۔

" میں تیار ہوتا ہوں ،کافی دیر ہورہی ہے ۔" وہ ڈریسنگ ٹیبل سے ہیئر برش اٹھاتے ہوئے بولا تھا ۔

عمائمہ خاموشی سے دوپٹہ سیٹ کرنے لگی۔

▫▫▫

" تمہارے پاپا اور میں سوچ رہے تھے کہ کہیں گھومنے چلتے ہیں،تمہیں بھی یونیورسٹی سے چھٹیاں ہیں فیملی ٹرپ ہوجائے گا ۔" کنول نے دعا سے کہا تھا ۔

" میں کہیں نہیں جانا چاہتی ۔" وہ بیزاری سے بولی تھی ۔وہ پہلے ہی پریشان تھی ،وہ اتنی کوششوں کے بعد ابھی تک زوریز کو حاصل نہیں کرسکی تھی ۔

" اس لڑکے سے کوئی بات ہوئی ۔" انہوں نے پوچھا ۔

دعا نے نفی میں سر ہلایا ۔

" ہوسکتا ہے اس کا دل بدل گیا ہو ۔" انہوں نے کہا ۔

" یہ میرا مسئلہ نہیں ہے ،مجھے وہ ہر صورت چاہیے ۔" وہ ضدی لہجے میں بولی ۔

" لیکن اگر وہ تم سے محبت نہیں کرتا تو پھر ساری کوشش لاحاصل ہے ۔" انہوں نے اسے سمجھایا۔

"آپ سے نیہا نے جھوٹ بولا تھا ۔میں آپ کو سچ بتاتی ہوں ۔" اس نے ہمت کر کے سچ بتانے کا سوچا ۔اب جو کرسکتے تھے اس کے والدین کرسکتے تھے ۔

" تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا ،تم ایک ایسے شخص کے پیچھے خود کو زلیل و خوار کررہی ہو جو تمہارا کبھی تھا ہی نہیں ۔وہ شادی کر کے ہنسی خوشی زندگی گزار رہا ہے اور تم اس کا روگ لے کر بیٹھی ہو ۔" وہ تیز لہجے میں بولی تھیں ۔

" مجھے کوئی نصیحت نہیں سننی ۔میں نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ سمجھ نہیں رہا ۔آپ لوگ اس کے گھر جائیں اور اس کے والدین سے بات کریں ۔" دعا نے سنجیدگی سے کہا ۔

" تمہارا دماغ چل گیا ہے ۔ہم ان سے کیا بات کریں ۔وہ ہمیں دھکے دے کر گھر سے نکال دیں گے اور وہ کس خوشی میں اپنے بیٹے کا بسا بسایا گھر تمہاری خاطر اجاڑیں گے ۔" وہ ناگوار لہجے میں بولیں ۔

"آپ انہیں کسی بزنس ڈیل کا لالچ دیں ۔انہیں کہیں کہ ان کا بیٹا بے شک پہلی بیوی کو نہ چھوڑیں ۔وہ مجھ سے شادی کرلے پھر میں خود ہی اس کی پہلی بیوی کو گھر سے نکال دوں گی ۔" اس نے اپنا منصوبہ بتایا تھا ۔

" تمہارے باپ سے بات کرتی ہوں کہ تمہیں کسی دماغ کے ڈاکٹر کو دکھائیں۔پتا نہیں کیا ہوگیا ہے جو ایسی بہکی بہکی باتیں کررہی ہو ۔" وہ تیز لہجے میں بولیں۔

"آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔"اس نے ماں کو سمجھایا ۔

" سامان پیک کرو ،ہم کل کی فلائیٹ سے دبئی جارہے ہیں۔کچھ دن وہاں رہوں گی تو شاید دماغ ٹھکانے آجائے ۔اب میں اس معاملے میں کوئی بات نہیں سنو گی ۔" وہ سخت لہجے میں بولتی وہاں سے چلی گئیں۔

پیچھے وہ غصے سے کھول کر رہ گئی ۔

▫▫▫

عمائمہ نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا ،وہ لوگ نیہا کے گھر موجود تھے اور سب باتوں میں مشغول تھے ،اسے باہر جانے کا موقع نہیں مل رہا تھا ۔تبریز کا میسج آیا تھا وہ گیٹ کے پاس موجود تھا لیکن اسے اٹھنے کا کوئی بہانہ نہیں مل رہا تھا۔

تبریز نے اسے فون کیا تو وہ ابراہیم کے فون آنے کا جھوٹ بول کر باہر نکل گئی ۔تبریز اسے گیٹ کے باہر کھڑا دکھائی دیا ۔

ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے وہ گیٹ سے باہر نکلی شکر ہے چوکیدار سامنے نہیں تھا ورنہ اسے پھر سے جھوٹ بولنا پڑتا ۔

" اچھی لگ رہی ہو۔" اس کے ہاتھ سے پیسے ہوتے وہ غلیظ نظریں اس پہ گاڑے بولا تھا ۔

عمائمہ نے بڑی مشکل سے خود کو کچھ کہنے سے روکا اور اندر بڑھ گئی ۔

ابھی وہ پورچ میں پہنچی تھی جب زوریز اسے باہر نکلتا دکھائی دیا ۔

" کیا کہہ رہا تھا ابراہیم ۔" اس نے پوچھا ۔

" کچھ نہیں بس ایسے ہی ۔" وہ زبردستی مسکرا کر بولی ۔

" تمہاری طبیعت ٹھیک ہے ۔" وہ اس کے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگا ۔

" جی ۔" وہ جھجھک کر بولی ۔

" چلو اندر چلتے ہیں۔ان لوگوں نے رشتہ منظور کرلیا ہے ۔اب امی چھوٹی سی رسم کرنے لگی ہیں،اگلے ہفتے ابراہیم اور نیہا کی منگنی ہے ۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتے ہوئے بتانے لگا ۔اس نے عمائمہ سے یہ نہیں کہا کہ ابھی اس کے موبائل میں ابراہیم کا فون آیا تھا۔

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی ۔

کنول نے نیہا کو سر پہ پیار کر کے مٹھائی کھلائی تھی،حسیب احمد نے بھی اسے مٹھائی کھلاتے ہوئے دعائیں دی تھیں۔

عمائمہ کے چہرے پہ حسرت پھیلی تھی ،وہ بھی باپ کی دعاؤں کے سایے میں رخصت ہونا چاہتی تھی لیکن حسیب احمد نے اسے اس حق سے محروم کردیا تھا۔

کنول نے اسے اور زوریز کو بلایا ،ان دونوں نے رسم کی اور آخر میں انزلہ نے ۔

واپسی پہ کنول اور حسیب نے کہیں جانا تھا تو انزلہ کو ان کے ساتھ واپس جانا پڑا ۔

" میں آگے بیٹھوں گی ۔" انزلہ نے دروازہ کھولتی عمائمہ کا ہاتھ روک کر کہا ۔

عمائمہ خاموشی سے پیچھے بیٹھ گئی ۔

" جس کی جہاں جگہ ہو ،اسے وہاں بیٹھنا چاہیے ۔" فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے زوریز نے کہا تھا ۔

"آپ اس دو ٹکے کی لڑکی کو مجھ پہ ترجیح دے رہے ہیں۔" انزلہ تیز لہجے میں بولی ۔

" وہ میری بیوی ہے ،تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرو ۔اور پیچھے جا کر بیٹھو ۔" زوریز ناگواری سے بولا۔

" مجھے آپ لوگوں کے ساتھ واپس نہیں جانا ۔میں ابھی ڈیڈی کو فون کرتی ہوں کہ میرے لیے گاڑی بھیجیں۔" انزلہ غصے سے بولی ۔

" وہ آگے بیٹھی رہے ۔" خاموش بیٹھی عمائمہ نے جلدی سے کہا تھا ۔

زوریز جواباً کچھ نہ بولا اور گاڑی سٹارٹ کی ۔انزلہ نے ایک کھولتی نظر عمائمہ پہ ڈالی تھی ،جس کی بھائی کی زندگی میں اتنی اہمیت ہوچکی تھی کہ وہ اس کے ایک بار کہنے پہ بات مان گئے ۔

گھر آکر عمائمہ کمرے میں چلی گئی جبکہ زوریز انزلہ کے ساتھ رک گیا ۔

" تم کہہ رہی تھی نا کہ میں تمہیں معاف کیوں نہیں کررہا ۔تمہارے اسی رویے کی وجہ سے ،تم نے میرے ساتھ جو زیادتی کی اس پہ تم اب جا کر ضرور شرمندہ ہوئی ہو لیکن جو تم نے عمائمہ کے ساتھ کیا ہے اس پہ تم ابھی تک شرمندہ نہیں ہو ۔جس دن مجھے لگا کہ تم شرمندہ ہو اس دن میں تمہیں معاف کردوں گا ۔" وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا ۔

انزلہ کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔

" جس شخص کے ساتھ تم آج کل گھوم پھر رہی ہو ،وہ یقیناً تمہیں اپنے کسی مقصد کے لیے استعمال کررہا ہوگا ،کیونکہ بنا مقصد کے وہ لوگ کچھ نہیں کرتے ۔بہتر یہ ہی ہوگا کہ اپنے قدم یہاں ہی روک لو ورنہ بہت نقصان اٹھاؤ گی ۔" وہ جاتے جاتے تنبیہ کرنا نہیں بھولا تھا ۔

انزلہ کا رنگ فق ہوا تھا ،وہ زوریز کو جتنا بے خبر سمجھ رہی تھی وہ اتنا بے خبر تھا نہیں ۔

□□□

ابھی امی اور ابو اس کے پاس سے اٹھ کر گئے تھے وہ دونوں بہت خوش تھے کہ ان کی بیٹی کا اچھی جگہ رشتہ طے ہوگیا ہے اور خود نیہا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا ،اس نے جسے چاہا تھا آج وہ اس کے نام ہوچکی تھی ۔اس نے کب سوچا تھا کہ اس کی محبت کی منزل اتنی آسان ہوگی۔ابراہیم اس کا ہونے والا تھا وہ دعا کررہی تھی جلد ہی وہ اس سے محبت بھی کرنا شروع ہو جائے ،وہ جانتی تھی کہ اگر وہ اس سے محبت نہ بھی کر پایا لیکن وہ اسے عزت سے رکھے گا ،اس رشتے میں کسی قسم کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گا ۔

پہلے اس نے سوچا کہ دعا کو فون کر کے بتائے پھر اسے یاد آیا کہ دعا اسے بلاک کر چکی ہے ۔

اس نے بے بدلی سے فون رکھا تھا کہ اچانک فون بجا ،اس نے دیکھا تو ابراہیم کی کال تھی ۔دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے فون اٹھایا تھا ۔

" مبارک ہو ۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

"تمہیں بھی مبارک ہو۔" وہ جواباً بولی تھی ۔

دونوں کے درمیان خاموشی چھائی تھی ۔

"تم اس رشتے سے خوش ہونا ۔" وہ جھجھک کر بولی تھی ۔

"خوش کا معلوم نہیں ہے لیکن میں مطمئن ہوں کہ میں نے زندگی کا ایک بہترین فیصلہ کیا ہے ۔" اس نے حقیقت بتائی تھی ۔

"آج تم مطمئن ہو کل کو تم خوش بھی ہو گے ابراہیم ۔" وہ جواباً مسکرا کر بولی تھی ۔

"کیا تم کل تک انتظار کرو گی ۔" اس نے پریشانی سے پوچھا تھا ۔

"میں ساری زندگی تمھاری محبت کا ،تمھاری خوشی کا انتظار کروں گی۔" اس نے ابراہیم کو پریشانی سے نکالا تھا ۔

"میں کوشش کروں گا کہ تمہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔" اس نے پھر سے اپنا عہد دہرایا تھا ۔

"کسی قسم کا پریشر لینے کی ضرورت نہیں ہے ابراہیم۔ تم۔ مطمئن رہو ،میری کوئی ڈیمانڈ نہیں ہے ۔" اس نے اطمینان سے کہا ۔

https://classicurdumaterial.com/

" تم بہت اچھی ہو نیہا ۔مجھے یقین ہے کہ ہم اچھی زندگی گزاریں گے ۔" وہ مطمئن ہو کر بولا تھا ۔

نیہا جوابا مسکرائی تھی ۔اسے ابراہیم پہ یقین تھا ۔

□□□

" مجھے تو یقین نہیں آرہا ۔" صدف اتنے پیسوں کو اکٹھے دیکھ کر خوشی سے بولی تھیں ۔

" اور مجھے اتنا افسوس ہورہا ہے پچاس ہزار کے بجائے ایک لاکھ مانگ لیے ہوتے ۔" تبریز کو افسوس ہوا ۔

" زیادہ لالچ نہ کر ،یہ نہ ہو وہ اپنے باپ یا بھائی کو بتا دے ۔" انہوں نے اسے گھورا تھا ۔

" اتنی عقلمند ہوتی تو یہ پچاس ہزار بھی نہ دیتی ۔خیر یہ تو پہلی قسط تھی ،اب اس سے آہستہ آہستہ کبھی کم کبھی زیادہ پیسے لیتا رہوں گا ۔" وہ شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

" ان میں سے آدھے میرے ہیں اور آدھے تیرے ۔" صدف پچیس ہزار الگ کرتے ہوئے بولیں۔

" کوئی نہیں اماں ،میں نے مہنگا والا فون لینا ہے ۔تم بس پانچ ہزار لے لو ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولا ۔

" دماغ درست ہے میری وجہ سے آج یہ پیسے تیرے پاس آئے ہیں ۔اور تم ماں کے ساتھ استادی مت کرو۔" وہ تیز لہجے میں بولیں ۔

" اگلی مرتبہ لے لینا ،میں نے دکاندار سے پینتالیس ہزار کے فون کی بات کر لی ہے ۔" اس نے ماں کو ٹالنا چاہا ۔

" میرے پاس کچھ پیسے پڑے تھے ،تو میں نے سنار سے تمہاری بہن کے لیے سونے کی انگوٹھی لے آئی ہوں،اب میں نے اس کو پیسے دینے ہیں۔یہ نہ ہو وہ تمہارے ابا کو بتا دے ۔" انہوں نے پیسے لیتے ہوئے کہا ۔

تبریز تلملا کر رہ گیا ،اس نے سوچ لیا کہ اب اماں کو کم رقم بتانی ہے ۔وہ عمائمہ کو بلیک میل کررہا تھا اور یہاں ماں اسے بلیک میل کررہی تھی ۔

▫▫▫

" تم خوش ہو ۔" عمائمہ نے گم سم بیٹھے ابراہیم سے پوچھا ۔

" یہ ہی سمجھ لیں ۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا ۔

"میں جانتی ہوں تمہارے لیے یہ مشکل فیصلہ ہے لیکن اگر تم مطمئن نہیں ہو تو رشتہ توڑ دو لیکن اس کے ساتھ زیادتی مت کرنا ۔" عمائمہ نے کہا ۔

"آپ کو لگتا ہے میں ایسا کر سکتا ہوں ۔اس رشتے پہ میں دل سے رضامند ہوں ،کیا ہوا جو دل ابھی اس کی طرف مائل نہیں ہے لیکن اگر نیت اچھی ہوگی تو دل بھی اس کا ہوجائے گا ۔" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا ۔

" ان شاءاللہ ایسا ہی ہوگا ۔میں اور زوریز شاپنگ کے لیے جارہے ہیں ۔تم نے بھی منگنی کا سوٹ لینا ہوگا تم بھی ہمارے ساتھ چلو ۔" عمائمہ نے کہا ۔وہ زوریز کے ساتھ اکیلے وقت گزار کر تنگ آچکی تھی ،اسے لگتا تھا جب سے وہ اس گھر میں آئی ہے سکون رخصت ہوگیا ہے ۔زوریز کی فکرمندی ،اس کا پیار نچھاور کرنا اسے ایک آنکھ نہ بھاتا تھا لیکن مجبوری کی خاطر نہ صرف وہ چپ چاپ سہہ رہی تھی بلکہ اس کی محبت کا محبت سے جواب بھی دے رہی تھی ۔یہ تو شکر تھا کہ اس کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے زوریز نے ہنی مون پہ جانے کا پروگرام کینسل کردیا تھا ۔

" مجھے کباب میں ہڈی بننے کا بالکل شوق نہیں ہے ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولا ۔

" اس میں ہڈی بننے والی کیا بات ہے ۔ہم بھی شاپنگ پہ جارہے ہیں ،تم بھی چلو ۔" اس نے اصرار کیا ۔

'' کیوں آپ کی بھائی سے لڑائی ہوئی ہے جو آپ ان کے ساتھ اکیلے نہیں جانا چاہتے ۔'' اس نے پوچھا ۔

'' ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔میں بس ویسے ہی کہہ رہی تھی ۔'' وہ جواباً بولی ۔

'' میں تیار ہوں ، تم گاؤن پہن لو ۔'' زوریز نے نیچے آکر کہا ۔

عمائمہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے میں چلی گئ ۔

وہ گاؤن پہن کر نیچے آرہی تھی جب اس کا فون بجا ۔نمبر دیکھ کر اس کا رنگ فق ہوا ۔جب وہ تبریز کو پیسے دے چکی تھی تو وہ پھر کیوں اسے فون کررہا تھا ۔

'' ہیلو ۔'' وہ کپکپاتی آواز میں بولی تھی ۔

'' مجھے تیس ہزار چاہیے ۔''تبریز نے فوراً اپنی ڈیمانڈ بتائی ۔

'' تمہارا دماغ درست ہے ۔میں تمہیں پچاس ہزار دے چکی ہوں پھر تم کیوں مجھ سے دوبارہ پیسے مانگ رہے ہو ۔'' اس نے غصے سے کہا ۔

'' تم کیا سمجھ رہی تھی ،ایک بار پیسے دیئے اور بات ختم ، وہ تو پہلی قسط تھی اور یہ دوسری قسط ہے ۔یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک تم زندہ ہو ۔اب دیکھو تم کب تک زندہ رہتی ہو ۔'' وہ اس کے سر پہ بم پھوڑ چکا تھا ۔

"میں تمہاری بات نہیں مانوں گی ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ۔وہ سمجھ رہی تھی کہ شاید ایک بات پیسے لے کر تبریز اس کی جان چھوڑ دے گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا ،اس کا لالچ تو بڑھتا جارہا تھا ۔

"تمہارے پاس آج کا دن ہے ،کل تصویریں تمہارے شوہر کو بھیج دوں گا ۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا ۔

"تم کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہے ،میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے ؟" وہ بے بسی سے بولی ۔آنکھوں میں نمی چھائی تھی۔

"تم نے اس دن میری بات مان لی ہوتی تو آج سکون سے زندگی گزار رہی ہوتی ۔"

"تم نہایت گھٹیا انسان ہو ۔" وہ چلائی تھی ۔

"جانتا ہوں ،کل تک مجھے پیسے چاہیے ۔" وہ برا منائے بغیر بولا تھا اور فون کاٹ دیا ۔

"تمہیں کیا ہوا ہے۔" زوریز نے سرخ پڑتی عمائمہ کو دیکھ کر پوچھا ۔

"کچھ نہیں ۔" وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی ،پتا نہیں زوریز ادھر کب آیا تھا ۔

"مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ۔ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں ۔پھر کسی دن شاپنگ پہ چلیں جائیں گے ۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا ۔

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی ۔ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد اسے سٹریس نہ لینے کی ہدایت کی تھی ۔

واپسی پہ زوریز خاموش تھا ،وہ اسے گھر لے جانے کے بجائے کہیں اور لے گیا ۔

▫▫▫

کنول زبردستی اسے اپنے ساتھ دبئی لے گئی تھیں ،وہ خاموشی سے ماں باپ کے ساتھ چلی گئی لیکن یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہونے والی تھی ۔نیہا نے اس سے تعلق توڑ لیا تھا اور مما نے بھی اس کی مدد کرنے سے انکار کردیا تھا ،اب جو کرنا تھا اسے اکیلے کرنا تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ زوریز کے گھر کا پتا کروائے گی اور پھر جھوٹا نکاح نامہ اور تصویریں لے کر اس کے گھر پہنچ جائے گی اگر زوریز نہ مانا تو وہ اسے بدنام کردے گی ،زوریز کو مجبوراً اسے اپنانا پڑے ، بھلے اس سب کے بعد اس کے والدین اس سے ناراض ہوجائیں ۔

▫▫▫

زوریز اسے ہوٹل کے کسی کمرے میں چھوڑ کر کہیں چلا گیا تھا ۔وہ پریشانی سے صوفے پہ بیٹھی تھی ۔پتا نہیں زوریز اسے یہاں کیوں لایا تھا ؟کیا اسے شک ہوگیا تھا ۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو وہ صوفے سے اٹھی،زوریز کے ساتھ تبریز کو دیکھ کر وہ چکرا کر رہ گئی ۔

▫▫▫

"اس کی وجہ سے تم پریشان تھی اور جھوٹ بول رہی تھی ۔" زوریز نے ساتھ پریشان کھڑے تبریز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عمائمہ سے پوچھا ۔

عمائمہ کو لگا اس کے حلق میں کانٹے اگ آئے ہیں۔اس سے بولا نہیں جارہا تھا ۔

" معافی مانگو میری بیوی سے ۔" زوریز نے تبریز کو عمائمہ کے قدموں کے پاس گراتے ہوئے غصے سے کہا تھا ۔

" مجھے معاف کردو عمائمہ ، مجھ سے غلطی ہوگئی ہے ۔" تبریز نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ۔

عمائمہ نے حیرت سے زوریز کو دیکھا تھا اور پھر تبریز کو ۔تبریز کی خراب حالت دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے اسے مار پڑی ہو ۔

" یہ تمہارا مجرم ہے ،تم جیسے چاہو گی اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہوگا۔اگر تم کہتی ہو تو میں یہاں ہی اس کی قبر بنا دیتا ہوں۔" وہ تبریز کو گریبان سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھاتے ہوئے تیز لہجے میں بولا تھا ۔

تبریز کا رنگ فق ہوا تھا،جبکہ عمائمہ پہ سکتہ طاری ہوا تھا ۔کیا زوریز کو اس پہ یقین تھا ،اس نے تبریز کے بجائے اسے سچا سمجھا تھا ۔

" بتاؤ عمائمہ ۔" زوریز نے گم سم کھڑی عمائمہ سے کہا ۔

https://classicurdumaterial.com/

"آپ اس کو پولیس کے حوالے کردیں ۔" عمائمہ نے چونک کر کہا ۔

" ایسے مت کرو ،میں نے جو غلطی کی ہے میں اس پہ معافی مانگتا ہوں ۔میں تمہارے سارے پیسے واپس کر دوں گا ۔مجھے پولیس کے حوالے مت کرو ،ہمارے خاندان کی بڑی بدنامی ہوگی ۔"

تبریز منتوں پہ اتر آیا تھا ۔

عمائمہ جواباً خاموش رہی ۔تبریز نے اس کے ساتھ جو کیا تھا ،اس کی وجہ سے وہ کتنی پریشان ہوئی تھی اگر اس کے بچے کو کچھ ہوجاتا تو اس کے پاس جینے کی کوئی وجہ باقی نہ رہتی۔

" میں آدھے گھنٹے تک آتا ہوں ۔میں نے کھانے کا آرڈر دیا ہے ۔واپس آتا ہوں تو مل کر کھاتے ہیں۔" زوریز نے تبریز کا بازو پکڑ کر عمائمہ سے کہا تھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

تبریز منتوں ترلوں پہ اتر آیا تھا لیکن زوریز نے اس پہ رحم نہیں کیا ۔

▫▫▫

جس دن ابراہیم کا رشتہ لے کر جانا تھا اس دن اس نے عمائمہ کو فون پہ کسی سے بات کرتے سنا تھا ،اسے تب ہی شک پڑ گیا تھا کہ کوئی مسئلہ ہے،پھر جب عمائمہ نے ابراہیم کے فون آنے کا جھوٹ بول کر باہر تبریز کو پیسے دینے گئی تھی ،تب ابراہیم کا اسے فون آیا تھا ،وہ

عمائمہ کے پیچھے باہر آیا ،اس نے تبریز کو دیکھ لیا تھا ۔وہ حیران تھا کہ عمائمہ تبریز کو کیوں پیسے دے رہی ہے ۔اسے ایک لمحے کے لیے بھی عمائمہ پہ شک نہیں گزرا تھا۔

اس نے دو تین دن میں ساری معلومات کروائی تھی اور عمائمہ کا فون بھی چیک کیا تھا ،جس پہ تبریز کے میسج تھے ،اسے سارا معاملہ سمجھ آگیا تھا ۔

اسے اس بات کا افسوس تھا کہ عمائمہ نے اس کے ساتھ اپنا مسئلہ شیئر نہیں کیا ،لیکن وہ اس کا شوہر تھا ،اس کا فرض تھا کہ عمائمہ کا مسئلہ حل کرتا اور آج اسے یہ موقع مل گیا تھا ۔

وہ تبریز کو پولیس کے حوالے کر کے واپس آیا تو عمائمہ پریشان بیٹھی تھی۔

" مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا ۔" وہ نظریں جھکائے کہہ رہی تھی ۔

" کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے عمائمہ ۔مجھے تم پہ یقین ہے کہ تم بے گناہ ہو پر مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ تم نے مجھ سے یہ بات چھپائی ،چلو میں نے تو تمہارے ساتھ اچھا سلوک نہیں رکھا تھا اس لیے تمہیں مجھ پہ یقین نہیں ہوگا لیکن کم از کم تم ابراہیم کو تو بتاتی ۔اتنے دن تم اس گھٹیا انسان کے ہاتھوں بلیک میل ہوتی رہی ۔" وہ افسوس بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"مجھے لگا کہ اگر آپ کو پتا چلا تو آپ میری بات کا یقین نہیں کریں گے اور مجھے گھر سے نکال دیں گے ۔" اس نے بتایا ۔

"میں ایسا کیوں کروں گا عمائمہ ،میں تم سے محبت کرتا ہوں ،تم میری بیوی ہو ،میں اگر تم پہ اعتبار نہیں کروں گا تو یہ میرے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے ۔رشتے کو مضبوط کرنے کے لیے سب سے بنیادی چیز اعتبار ہوتا ہے ۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑے نرم لہجے میں کہہ رہا تھا ۔

"اگر آپ وہ تصویریں دیکھ لیتے تو یقیناً اعتبار نہ کرتے ۔" اس نے دل کی بات زبان پہ لائی تھی ۔

"تم میری بیوی ہو ،مجھ سے زیادہ اچھے سے تمہیں کوئی نہیں جان سکتا عمائمہ ،میں نے کہا نا کہ مجھے تم پہ اعتبار ہے ،آئندہ کبھی کوئی بھی مسئلہ ہو ،بنا جھجھک بتانا ۔خود کو یہ سوچ کر تکلیف میں مت مبتلا کرنا کہ میں تم پہ اعتبار نہیں کرتا ،میرے لیے یہ شرم کا مقام ہے کہ میری بیوی پریشان ہے اور میں سکون سے بیٹھا ہوں۔" وہ ملائمت سے کہتے ہوئے اسے مطمئن کرگیا ۔

"آپ کو کیسے پتا چلا تھا ۔"وہ جھجھک کر بولی تھی ،پہلی بار زوریز کمال اسے اچھا لگا تھا ۔

"تم پریشان ہو تو میں بھی مطمئن نہیں رہ سکتا عمائمہ ۔ تمہیں شاید اس بات پہ یقین نہیں ہے لیکن یہ سچ ہے کہ میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور تم میرے لیے بہت اہم ہو ۔"

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے کہہ رہا تھا ۔

عمائمہ نے مطمئن ہو کر آنکھیں موندیں تھیں، پہلی بار اس نے دل سے اس رشتے کی خوبصورتی کو محسوس کیا تھا ۔ اسے آج پتا چلا تھا کہ جب کوئی آپ کو اہمیت دے آپ پہ اعتبار کرے تو آپ کو کیسا محسوس ہوتا ہے ۔ آج اسے لگا تھا کہ حسیب منزل میں ابراہیم کے علاؤہ بھی وہ کسی کے لیے اہم ہے ۔

▫▫▫

"تمہارا ابراہیم سے رشتہ ہوگیا ہے اور تم نے مجھے بتایا نہیں ۔" دعا کو جیسے ہی ایک دوست سے نیہا کے رشتہ ہونے کا پتا چلا تھا اس نے فوراً سے نیہا کو فون کیا تھا ۔

"اگر تمہیں یاد ہو تو تم مجھ سے تعلق توڑ چکی ہو ۔" اس نے سنجیدگی سے کہا ۔

"تو اس میں تمہاری غلطی تھی نیہا، بجائے اس کے کہ تم مجھ سے سوری کرتی، تم مجھ سے باتیں چھپانا شروع ہوگئی ۔" دعا نے شکوہ کیا ۔

"مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی، تمہیں کیوں ایسے لگتا ہے کہ ہمیشہ تم ہی صحیح ہو اور باقی سب غلط ہیں ۔ میری غلطی ہوتی تو میں ضرور معافی مانگتی ۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی ۔

" اچھا چھوڑوں اس بات کو ،یہ بتاؤ کہ تم نے ابراہیم کو کیسے پھنسایا ۔وہ تو مجھ سے محبت کرتا تھا ،تمہارے ساتھ کیسے شادی کے لیے مان گیا ۔مجھے بھی اس پیر کا نام بتاؤ جس سے تم نے تعویز لیے تھے ۔" دعا اپنی مطلب کی بات پہ آئی تھی۔

"میں نے صبر سے اس انتظار کیا ،اور اس کو حاصل کرنے کے لیے کوئی اوچھی حرکت نہیں کی ۔"نیہا نے ناگواری سے کہا تھا ۔

"یقیناً یہ رشتہ کسی بزنس ڈیل کا نتیجہ ہے ۔" دعا تیز لہجے میں بولی ۔

" جو تم سمجھ لو ،مجھے تم سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی ۔" وہ غصے سے بولی اور فون کاٹ دیا ۔

دعا نے غصے سے فون کو دیکھا تھا ۔نیہا کا یہ بدلا رویہ اسے آگ لگا گیا تھا ۔دل کررہا تھا کہ ابراہیم کو فون کر کے جھوٹی محبت جتائے اور نیہا سے ابراہیم کو چھین لے تاکہ نیہا کو اپنی اوقات پتا لگے لیکن فلحال اسے زوریز پہ فوکس کرنا تھا ،اس کے بعد وہ نیہا کی خبر لیتی ۔

▫▫▫

"تبریز کا یہ انجام ہی ہونا تھا ،میں نے آپ لوگوں کو سمجھایا تھا لیکن آپ لوگوں نے میری بات نہ مانی ۔اگر میری بات مان لیتے تو یہ نہ ہوتا ،آپ لوگوں کو نہیں پتا کہ مجھے عامر کے سامنے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی ہے ۔" کنول نے سامنے بیٹھے صدف اور صفدر سے کہا تھا۔

"مجھے سچ میں نہیں معلوم تھا کہ تبریز عمائمہ والے معاملے میں قصور وار ہے اور نہ ہی مجھے یہ پتا تھا کہ وہ اس کو بلیک میل کررہا ہے ورنہ میں اسے منع کرتا اور اس پہ سختی کرتا۔" صفدر نے کہا تھا۔

" بھابھی کو تو سب معلوم تھا۔" کنول نے تیکھی نظروں سے صدف کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

" جو بھی ہوا اس پہ مٹی ڈالو۔تمہارے شوہر کے اتنے تعلقات ہیں کسی سے کہہ کر تبریز کی ضمانت کرا دو۔" صدف ممانی نے کہا تھا۔

" سوری میں اس معاملے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتی۔عامر نے سختی سے منع کیا ہے کہ اس معاملے میں ہم لوگ آپ لوگوں کی کوئی مدد نہیں کریں گے۔جو قصور وار ہے اسے سزا ملی چاہیے۔" کنول نے صاف لفظوں میں انکار کیا تھا۔

" تمہاری باتوں میں آکر میں یہاں آگیا تھا،مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہیں تبریز کے سب کاموں کی خبر ہے۔اس نے جو اس معصوم کے ساتھ کیا تھا آج اسے اس کی سزا ملی ہے۔اس کی وجہ سے ہماری بہت بدنامی ہوچکی ہے،میں اسے نکلوانے کے لیے اب کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔اچھی بات ہے کچھ عرصہ جیل میں رہے تاکہ اس کی عقل ٹھکانے پہ آئے اور تم

اب بیٹی پہ دھیان دو یہ نہ ہو تبریز کی طرح اس نے بھی کوئی چاند چڑھایا ہو۔" کنول کے گھر سے باہر آتے ہوئے صفدر صاحب غصے سے کہا تھا ۔

صدف کے پاس بولنے کے لیے کچھ نہ تھا ،آج تبریز جس حال میں تھا ،اس کی ذمہ دار وہ بھی تھیں ،کاش انہوں نے تبریز کو سمجھایا ہوتا تو آج ان کا بیٹا جیل میں نہ ہوتا اور نہ ہی ان کی بدنامی ہوتی ۔

□□□

" تم لوگ کیوں نہیں آرہے منگنی پہ۔" انزلہ نے منگنی کے لے تیار ہوتے ہوئے فون پہ شہرام سے پوچھا تھا ۔

" نتاشا ہسپتال میں ہے ،آج اس کی ڈیلیوری ہے ،دعا کرو سب خیر خیریت سے ہو ۔" شہرام نے بتایا تھا ۔

" اس کا شوہر آگیا ہے ۔" انزلہ نے پوچھا ۔

" نہیں انہیں فلائیٹ نہیں ملی ،کچھ دنوں تک آئیں گے ۔" شہرام نے روانی سے جھوٹ بولا ۔

" میں نے تم سے کبھی کچھ نہیں چھپایا ،بھائی مجھے تمہارے بارے میں وارن کر چکے ہیں لیکن پھر بھی میں نے تم سے کوئی تعلق نہیں توڑا ۔اور تم مجھ سے باتیں چھپا رہے ہو ۔" وہ اس کا جھوٹ پکڑ چکی تھی ۔

" ایسی بات نہیں ہے تمہیں خوامخواہ شک ہورہا ہے ۔" شہرام نے اسے ٹالنا چاہا ۔

" بس کردو ،میں اس دن جب تمہارے گھر آئی تھی تب مجھے سب پریشان لگ رہے تھے اور اب تو خاندان میں بھی چہ مگوئیاں ہورہی ہیں کہ نتاشا اور اس کے شوہر کے تعلقات خراب ہیں۔" انزلہ نے کہا ۔

" ہاں ایسا ہی ہے ۔نتاشا نے زوریز کو چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی تھی ۔وہ شخص اس کے قابل نہیں تھا ،اس شادی کے بعد اسے ایک لمحہ سکون کا نصیب نہیں ہوا ۔کچھ دن پہلے زری نے اس سے طلاق لے لی ہے ۔" شہرام نے سچ بتانے کا فیصلہ کیا تھا ۔

" محبت ٹھکرانے والے آخر میں خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں،اس نے میرے بھائی کی زندگی خراب کی تھی اور آج دیکھ لو میرا بھائی عمائمہ کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزار رہا ہے اور نتاشا خالی ہاتھ ہے ۔" وہ استہزازیہ انداز میں بولی تھی ۔

" مجھے لگتا ہے زوریز اس لڑکی کے ساتھ بس مجبوری کے تحت رہ رہا ہے ورنہ وہ تو نتاشا سے محبت کرتا ہے ۔" شہرام نے کہا ۔

" پہلے کرتا تھا لیکن اب ان کو دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ عمائمہ سے بہت پیار کرتے ہیں،اتنی محبت کبھی انہوں نے نتاشا کے لیے بھی نہیں دکھائی تھی ۔" انزلہ نے بہت کچھ جتایا تھا ۔اس لمحے وہ بھول گئی کہ وہ خود عمائمہ کو زوریز سے الگ کرنا چاہتی تھی ۔

" اچھا بعد میں بات کرتے ہیں،ہم نتاشا کو ہسپتال لے کر جارہے ہیں۔" شہرام نے کہا ۔اسے انزلہ کی یہ باتیں بہت بری لگی تھیں لیکن فلحال وہ برداشت کرنے پہ مجبور تھا۔

▫▫▫

آج ابراہیم کا نکاح تھا ،ان چند دنوں میں زندگی عمائمہ کے لیے بدل چکی تھی ،اب اسے زوریز کے ساتھ سے کوفت محسوس نہیں ہوتی تھی ،اسکا خیال رکھنا برا نہیں لگتا تھا ۔

زوریز کی باتوں میں اسے کچھ کچھ یقین آنا شروع ہوگیا تھا ۔

دوسری طرف زوریز نے بھی عمائمہ کے رویے میں بدلاؤ محسوس کیا تھا ،پہلے بھی وہ ہنستی مسکراتی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں چمک نہیں ہوتی تھی ،اور اب وہ حقیقی معنوں میں مطمئن لگ رہی تھی ۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا چھوٹا سا عمل عمائمہ کو بدل دے گا ۔

ابھی کل ہی انہوں نے باقی گھر والوں کے سامنے عمائمہ کی پریگنسی

"آپ کے کپڑے نکال دیئے ہیں پھر آپ تیار ہو جائیے گا ۔" عمائمہ نے گاؤن پہنتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے زوریز سے کہا تھا ۔

" تم تیار نہیں ہوئی اور تم کہاں جارہی ہو ۔" اس نے حیرانی سے پوچھا ۔

"آنٹی نے کہا ہے کہ پارلر سے تیار ہوں گے ۔تو ہم تینوں پارلر جارہے ہیں ،نیہا بھی وہاں تیار ہورہی ہے پھر وہاں سے ہم چاروں ہال پہنچ جائیں گے ۔"عمائمہ نے بتایا ۔

"میں آپ لوگوں کو چھوڑ آتا ہوں ۔" زوریز نے کہا ۔

"آپ ابھی آفس سے تھکے ہوئے آئے ہیں،آپ آرام کریں ہم ڈرائیور کے ساتھ چلے جائیں گے ۔"

"میرا دل کافی پینے کا کررہا ہے ، ممی اور انزلہ کو پارلر چھوڑ کر ہم کافی پینے جائیں گے اور پھر میں تمہیں پارلر چھوڑ دوں گا ۔تمہیں تیار ہونے کا اتنا شوق نہیں ہے اور نہ ہی تم اتنی دیر بیٹھ سکو گی ۔" زوریز نے کہا ۔

" چلیں ٹھیک ہے ۔" وہ مسکرا کر بولی تھی ۔

جب گاڑی میں بیٹھنے کی باری آئی تو اس نے نجمہ کو آگے بیٹھنے کا کہا تھا اور یہ بات نجمہ کو بہت پسند آئی تھی۔انزلہ پورا راستہ خاموش بیٹھی تھی ،جب سے اسے عمائمہ کے پریگننٹ ہونے کی خبر ملی تھی ،وہ کچھ گم سم تھی ۔

ان دونوں کو پارلر چھوڑ کر وہ کافی شاپ چلے آئے ۔

" میں اکثر یہاں کافی پینے آتا ہوں ۔یہاں کی کافی بہت اچھی ہوتی ہے ۔" زوریز نے بتایا تھا۔

"آپ کافی پی لیں ،مجھے آنٹی نے منع کیا ہے ،وہ کہہ رہی ہیں کہ مجھے احتیاط کرنی چاہیے ۔" عمائمہ نے بتایا تھا۔

" تم مجھے پہلے بتاتی ،چلو آئس کریم کھا لیتے ہیں۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"آپ کا کافی پینے کو دل کررہا تھا،آپ آرام سے کافی پی لیں ،میرا کچھ کھانے کو دل نہیں کررہا ۔"

" ایسے کیسے ہوسکتا ہے کہ میں کچھ کھاؤ اور تم ایسے ہی بیٹھی رہو ۔میں تمہیں پارلر چھوڑ کر بعد میں کافی پی لوں گا ۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔

عمائمہ نے حیرت سے اسے دیکھا ،زوریز کی باتوں پہ وہ اب ایسے ہی حیران ہوتی تھی ۔

"میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہوں اور تم ہو ،ایک لمبی سی انسان سڑک اور پورا چاند ۔ہم ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے چلتے رہیں اور باتیں کرتے رہیں۔" وہ اسے آئس کریم پارلر کے کر آیا تھا اور اب بیٹھا اسے اپنی خواہش بتا رہا تھا ۔

وہ جواباً مسکرائی تھی ۔

" تمہیں ویسے میری باتیں بہت افسانوی اور بچگانہ لگتی ہوں گی ،تم سوچتی ہو گی کہ یہ کیا فضول بولتا رہتا ہے ۔" زوریز نے پوچھا تھا ۔

عمائمہ نے نفی میں سر ہلا کر اس کی بات کی تردید کی تھی۔

" پھر کیسی لگتی ہیں۔" اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا ۔

" اچھی ۔" اس نے یہ لفظی جواب دیا تھا۔

" اور میں۔" فوراً سے اگلا سوال آیا تھا جس پہ وہ تھوڑا کنفیوز ہوئی تھی ۔

" مطلب اچھا نہیں لگتا ۔" اس کی خاموشی پہ وہ مایوس ہوا ۔

" ایسی بات نہیں ہے ،آپ بہت اچھے ہیں۔" اس نے دل کی بات زبان پہ لائی تھی ۔

" اور تم سب سے اچھی ہو ،جس نے میری ساری خطاؤں کو معاف کر کے مجھے کھلے دل سے اپنایا ۔کبھی کبھی مجھے اس بات پہ افسوس ہوتا ہے ۔" وہ دل میں کب سے دبی بات زبان پہ لایا تھا۔

" کیوں۔" وہ حیران ہوئی تھی ۔

"کہ تم کتنی اعلیٰ ظرف ہو اور میں کتنا چھوٹا انسان ہوں ۔بنا تمہیں جانے تمہارے بارے میں رائے قائم کرلی اور تم نے بنا ہچکچائے مجھے معاف کردیا ۔" وہ افسردگی سے کہہ رہا تھا ۔

"جو ہونا تھا وہ ہو چکا زوریز ،آپ پرانی باتوں کو سوچ کر پریشان نہ ہوا کریں ،جو گزر گیا وہ ماضی تھا جو بدل نہیں سکتا لیکن ابھی جو ہے وہ حال ہے اسے ہم اچھا گزار سکتے ہیں۔" اس نے زوریز کو پریشانی سے نکالنا چاہا۔

"تم صحیح کہہ رہی ،مجھے ماضی کو سوچ کر اپنے خوبصورت پل برباد نہیں کرنے چاہیے ۔خیر چھوڑو کوئی اور اچھی بات کرتے ہیں۔" وہ سر جھٹک کر بولا تھا۔

اس کے بعد وہ عمائمہ کو جاننے کے لیے چھوٹے چھوٹے سوال کررہا تھا اور ساتھ اپنے بارے میں بھی خود بتا رہا تھا،اس واقعے کے بعد اس نے سوچا تھا کہ" کامیاب ازدواجی زندگی گزارنے کے لیے میاں بیوی کا ایک دوسرے کو جاننا اور سمجھنا ضروری ہے ،جس دن آپ ایک دوسرے کو سمجھ جاتے ہیں اس دن آپ کے نوے فیصد مسائل حل ہو جاتے ہیں اور باقی کے دس فیصد تو وہ مسئلے ہوتے ہیں جو ہر انسان کی زندگی میں چلتے رہتے ہیں ،جنہیں انسان سمجھداری اور باہمی تعاون سے حل کرسکتا ہے ۔"

□□□

نیہا نے گرے کلر کی کامدار میکسی پہنی تھی ،میکسی کا ہم رنگ رنگ دوپٹہ کندھے پہ سیٹ تھا اور بال کھلے چھوڑ کر اس نے بندیا لگا رکھی تھی ،اور ہلکی سا سیٹ پہن رکھا تھا ،لائٹ میک میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی ۔اس کی خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی

ابراہیم نے بھی گرے کلر کا شلوار سوٹ پہنا تھا،وہ مطمئن لگ رہا تھا ۔وہ ، منگنی کی تقریب چھوٹے پیمانے پہ رکھی گئی تھی جس پہ صرف قریبی رشتہ داروں اور دوستوں نے شرکت کی تھی ۔

عمائمہ ابراہیم کے لیے بہت خوش تھی کہ اس نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔کھانا کھانے کے بعد سارے گھر والوں نے ابراہیم اور نیہا کے ساتھ تصویریں بنوائی تھیں ۔

سٹیج سے اتر کر نجمہ اور حسیب احمد نے پہلے زوریز اور ابراہیم کے ساتھ تصویر بنوائی اور پھر انزلہ کو بلوایا۔

" یہ بھی آپ کی بیٹی ہیں،ان کے ساتھ بھی تصویر بنوائیں۔" ابراہیم نے کہا تھا ۔

" یہ زوریز کی بیوی ہے ۔" حسیب احمد نے ناگواری سے کہا تھا ۔

عمائمہ کا دل کٹا ۔

" میری بیوی ہونے سے پہلے یہ آپ کی بیٹی ہے حسیب انکل ،آپ اس کے ساتھ کم از کم میرے ہوتے ہوئے زیادتی نہیں کرسکتے ۔" زوریز نے تحمل سے کہا ۔

"یہ وقت بحث کرنے کا نہیں ہے ،آؤ عمائمہ تم بھی تصویر بنا لو ۔" نجمہ نے بحث سمیٹنی چاہی ۔

" میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے ۔" حسیب وہاں سے ہٹ گئے تھے ۔

انزلہ نے غصے سے عمائمہ کو دیکھا ،جس کی وجہ سے ڈیڈ نے اس کے ساتھ بھی تصویر نہیں بنوائی تھی ۔

عمائمہ کی آنکھوں میں آنسو جھلملائے تھے ،اتنا وقت گزر گیا تھا لیکن حسیب احمد اور کنول آج بھی اس سے نفرت کرتے تھے ،اب تو وہ مایوس ہونا شروع ہوگئی تھی ،اس کے نصیب میں شاید باپ کی محبت نہیں لکھی تھی ۔

" ان کے رویے کو سوچ کر پریشان مت ہو ۔میں آج تم سے وعدہ کرتا ہوں تمہیں تمہارے ماں اور باپ دونوں لا کر دوں گا ۔" زوریز نے عمائمہ کے کندھے پہ بازو پھیلاتے ہوئے کہا تھا ۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں۔" وہ بے یقین ہوئی تھی ۔

" میں تم سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا ۔اور اس بات کا یقین رکھنا کہ میں وعدے کا سچا انسان ہوں ۔" زوریز نے کہا تو وہ مسکرائی تھی ۔اس خوبصورت منظر کو ابراہیم نے اپنے موبائل میں قید کیا تھا ۔آج پہلی بار وہ عمائمہ اور زوریز کے رشتے کو لے کر مطمئن ہوا تھا ۔آج اسے یقین ہوا تھا کہ اس کی بہن محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

▫▫▫

" میں یہاں پہ مر جاؤں گا ۔مجھے یہاں سے نکلواؤ ۔" تبریز نے ماں کی منت کی تھی ۔

" میں کچھ نہیں کرسکتی ۔تمہارے باپ نے تو مجھے یہاں آنے سے بھی منع کیا ہے ۔پتا نہیں میری عقل پہ کیا پتھر پڑ گئے تھے کہ میں نے تمہیں روکنے کے بجائے شاباشی دی ۔لالچ انسان کو برباد کردیتا ہے ۔" انہوں نے افسوس سے کہا تھا ۔

"آپ عمائمہ سے بات کریں ،اس کی منتیں کریں اسے اپنے احسانات یاد دلائیں ،یقینا وہ اپنے شوہر سے بات کرے گی ۔" تبریز نے کہا ۔

" ہم نے اس کے ساتھ کونسا اچھا سلوک کیا تھا جو میں اس پہ کوئی حق جتاؤں یا پھر کوئی احسان جتاؤں ۔اس بچاری کو ہم نے کب انسان سمجھا تھا ،اس کو ہمیشہ پاؤں کی جوتی سمجھا ۔آج جب مجھے تمہارے حوالے سے طعنے ملتے ہیں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ یہ ہماری سزا ہے جو ہم نے عمائمہ کے ساتھ کیا ۔یقین کرو ہوتے خاندان کا گھر سے نکلنا مشکل ہوگیا ہے ،اور گھر کے لوگوں کو یقین ہوگیا ہے کہ یہ سب عمائمہ کے ساتھ برا کرنے کی سزا ہے ۔ہم اسے کہیں لے کر نہیں جاتے تھے اور آج خود کہیں جانے کے قابل نہیں رہے ۔" انہیں پچھتاوے نے گھیرا تھا۔

" بس کر دو اماں ،اب اتنا بھی برا نہیں کیا ۔تم ابا سے کہو کہ میرے لیے کسی وکیل کا بندوبست کریں میں یہاں نہیں رہ سکتا ۔" تبریز بیزاری سے بولا ۔ابھی بھی اسے عقل نہیں آئی تھی۔

لگے ہاتھوں یہ بھی سن لو کہ تمہارے ابا اور چچا کا مارٹ بھی جل گیا ہے ۔لاکھوں کا نقصان ہوگیا ہے ۔وہ اس کی بھرپائی کریں یا تمہیں جیل سے نکالنے کے لیے وکیل کے پاس چکر کاٹیں۔اب تمہارے پاس سزا پوری کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے تبریز اور میرا تمہیں مشورہ ہے کہ اپنی غلطی کو مانو اور اللہ سے معافی مانگو ،باہر نکل کر عمائمہ سے بھی معافی مانگنا ۔یہ نہ ہو تمہاری یہ اکڑ تمہیں کسی بڑے نقصان سے دوچار کر دے ۔" انہوں نے اسے بری خبر سنانے کے ساتھ نصیحت بھی کی تھی ۔

یہ خبر سن کر تبریز پریشان ہوگیا ۔ان لوگوں کا ذریعہ معاش تو یہ مارٹ ہی تھا ،اب وہ کہاں سے کھاتے اور سب سے بڑھ کر پتا نہیں کتنے مہینے اسے اس کال کوٹھری میں کاٹنے پڑتے ۔

▫ ▫ ▫

" عمائمہ کی شادی کی تصویریں ہیں آپ کے پاس ۔" دعا نے ٹی وی دیکھتی کنول سے پوچھا۔

" نہیں ،کیوں؟" انہوں نے پوچھا ۔

"آپ اس کو کہیں کہ تصوریں بھیجیں۔" دعا نے انہیں کہا ۔

" لیکن کیا ہوا ہے ؟" وہ اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر حیران ہوئی تھیں ۔

" سوال بعد میں پوچھیے گا ، پہلے جو کہا ہے وہ کریں ۔" وہ چیخ کر بولی تھیں۔

" اچھا کہتی ہوں۔" انہوں نے پریشانی سے کہا اور عمائمہ کو میسج کیا ۔وہ آن لائن تھی ،اس نے خوش ہوتے ہوئے فوراً سے تصویریں بھیجی تھیں کہ شاید اس کو ماں کا خیال آگیا ۔

" افف میرے خدا ، عمائمہ کی شادی زوریز کمال سے ہوئی ہے ۔" دعا نے چکراتے سر کے ساتھ کہا تھا ۔ابھی اس کی دوست نے اسے نیہا اور ابراہیم کی تصویریں بھیجی تھی ۔ایک تصویر میں نیہا اور ابراہیم کے ساتھ زوریز اور عمائمہ تھے ۔اسے شک پڑ گیا تھا لیکن اب تصویریں دیکھ کر اس کی حالت خراب ہوچکی تھی۔

▫▫▫

" عمائمہ کی شادی زوریز کمال سے ہوئی ہے ۔لیکن تم کیوں پریشان ہورہی ہو؟" انہوں نے حیرت سے پوچھا ۔

" کیونکہ میں زوریز کمال سے محبت کرتی ہوں۔" وہ چلا کر بولی تھی ۔

کنول کو سکتہ لگا تھا ،قسمت نے یہ کیسا کھیل کھیلا تھا ،حسیب احمد کا سوتیلا بیٹا اور عمائمہ کا شوہر ان کی بیٹی کی محبت تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

" مجھے یقین نہیں آرہا ،وہ دو ٹکے کی لڑکی جسے کبھی کسی نے کچھ نہیں سمجھا ،وہ زوریز کمال کی بیوی ہے ۔میں زوریز کے پیچھے کتنا خوار ہوئی اور وہ عمائمہ کا شوہر نکلا ۔" دعا کو سخت صدمہ لگا تھا ،اس نے کب سوچا تھا کہ زندگی کے کسی مقام میں عمائمہ اسے ہرا دے گی ،اس سے دو قدم آگے ہوگی ۔

"وہ عمائمہ کا شوہر نہ بھی ہوتا تو بھی میں اس کی تم سے شادی نہ کرتی ۔" انہوں نے کہا ۔

" کیوں۔"

" کیونکہ اس کا تعلق میرے سابقہ شوہر سے ہے ۔"

" اوہ پلیز یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔مجھے زوریز کمال پسند ہے اور مجھے وہ چاہیے ۔بلکہ اب تو وہ مجھے آسانی سے مل جائے گا ۔عمائمہ سے کوئی چیز چھیننا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ۔وہ عام سے لڑکی۔ جو بڑے بڑے خواب دیکھ رہی ہے ،میں اس کے سارے خواب چکنا چور کردوں گی ،زوریز میرا ہے اور میں اسے حاصل کر کے رہوں گی ۔" وہ پرعزم لہجے میں بولی تھی ۔

" نہیں ،اسے بھول جاؤ ،یہ ناممکن ہے ۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولیں ۔

"آپ مجھے مت بتائیں کہ کیا ممکن ہے اور کیا ناممکن ۔آپ اپنی دشمنی اپنے تک محدود رکھیں ،مجھے اور زوریز کو بیچ میں مت لائیں۔" وہ ناگواری سے بولی ۔

" تم میری بات سمجھو ،وہ اب عمائمہ سے شادی کرچکا ہے ،بلکہ عمائمہ پریگننٹ بھی ہے ۔اب اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ۔" انھوں نے بتایا تھا ۔کل ہی یہ خبر عمائمہ نے انہیں میسج کر کے دی تھی ،انہوں نے جھوٹے منہ مبارک بھی نہیں دی ۔

" تو کیا ہوا ؟یہ شادی جسطرح ہوئی ہے ،آپ اور میں اچھے سے جانتے ہیں۔نہ زوریز اس رشتے سے خوش ہے اور نہ عمائمہ ۔"اس نے انہیں یاد دلایا ۔

"خوش نہ ہوتے تو والدین نہ بننے والے ہوتے تھے ۔" انھوں نے کہا تھا ۔

" خوش تو آپ بھی حسیب احمد کے ساتھ نہیں تھیں پھر بھی عمائمہ اس دنیا میں آگئی ۔" اس نے دوبدو جواب دے کر ماں کو شرمندہ کیا تھا ۔

" وہ بس کوئی کمزور لمحہ تھا ۔" انھوں نے نظریں چرائی تھیں۔

" ابھی بھی ایسا ہی ہوا ہوگا ۔شکر ہے میری ٹینشن دور ہوئی ۔اب زوریز میرا ہے اور اسے میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا ۔اب آپ مجھے منع نہیں کریں گی ۔آپ کو پتا ہے مجھے جو چاہیے ہوتا ہے وہ میں حاصل کر کے رہتی ہوں۔آپ کو میرے لیے راستہ ہموار کرنا ہے۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولی تھی۔

" میں اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گی کیونکہ میری طرف سے انکار ہے ۔"

انہوں نے بھی اپنا فیصلہ سنایا تھا اور وہاں سے چلی گئی ۔اگر زوریز صرف عمائمہ کا شوہر ہوتا تو کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن اس کا تعلق حسیب احمد سے تھا ۔

□□□

یونیورسٹی نہیں جانا ۔" حسیب احمد کے ناشتے کی ٹیبل پہ ابراہیم سے پوچھا تھا ۔

" طبیعت خراب ہے ،سر چکرا رہا ہے ۔" ابراہیم نے بتایا ۔

" پھر تم نے دوائی لی ۔" عمائمہ فکرمندی سے بولی تھی ۔

حسیب احمد اور نجمہ نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا ۔ ابراہیم کے ماں باپ کی موجودگی میں وہ کیوں اتنی فکر دکھا رہی تھی ۔

" اگر نہیں دیکھایا تو یہ تمہیں لے جائے گی ۔" انزلہ طنزیہ لہجے میں بولی تھی ۔

عمائمہ شرمندہ ہوگئی۔

" ہاں بالکل ،اس کا بھائی ہے ،اسے اس کا خیال ہے ۔وہ پہلے بھی بیماری میں اس کا خیال رکھتی تھی ،اب بھی رکھ لے گی ۔" زوریز نے طنز کا جواب لوٹایا تھا۔

" میں تھوڑی دیر سونے لگا ہوں ۔مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے ۔" ابراہیم نے کہا ۔پتا نہیں کیوں اچانک سے اس کے سر میں درد شروع ہوگیا تھا۔

"آپ بھائی کا رویہ دیکھ رہے ہیں، جب سے ان کی رخصتی ہوئی ہے یہ مجھ سے ایسے بات کررہے ہیں۔" ابراہیم کے جانے کے بعد انزلہ کو موقع مل گیا تھا اپنا غبار نکالنے کا۔

گھر والوں نے حیرت سے انزلہ اور زوریز کو دیکھا تھا۔ان کے درمیان کب تعلقات خراب ہوئے پتا نہیں چلا۔

"یہ میں کیا سن رہا ہوں، تم اس لڑکی کی وجہ سے میری بیٹی سے ایسے بات کررہے ہو۔"
حسیب احمد ناپسندیدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

"اس لڑکی کیا ہوتا ہے یہ بھی ویسے ہی آپ کی بیٹی ہے جیسے انزلہ ہے۔" زوریز نے ناگواری سے کہا تھا۔

"میری بس ایک ہی بیٹی ہے اور تم مجھے مت سکھاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔" حسیب احمد تیز لہجے میں بولے تھے۔
عمائمہ کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

"بس کردیں، آپ لوگ کیوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہیں۔" نجمہ نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا اور ساتھ انزلہ کو گھورا، باپ کے سامنے ایسی بات کرنی کی کیا ضرورت تھی۔

" میں نہیں لڑ رہا، تمہارے بیٹے کا دماغ چل گیا ہے ۔یہ کنول کی بیٹی ہے اور اس کے ساتھ ویسا ہی کرے گی جیسے کنول نے میرے ساتھ کیا تھا ۔" حسیب احمد نے غصے سے کہا ۔

" تو آپ نے کونسا کنول کے ساتھ مخلصی دکھائی تھی جو سارا الزام انہیں دے رہے ہیں۔قصوروار آپ دونوں تھے اور زندگی عمائمہ کی برباد ہوئی ۔" وہ بھی دوبدو بولا تھا ۔

عمائمہ پہ کپکپی طاری ہوچکی تھی ۔

" کیا کہا آپ نے میرا بیٹا؟کیا یہ آپ کا بیٹا نہیں ہے ۔" کنول کو جھٹکا لگا تھا ۔

" غلطی سے منہ سے نکل گیا ۔جو بات کررہا ہوں اس پہ دھیان دو ،اس کو سمجھاؤ ورنہ یہ بہت پچھتائے گا ۔" وہ ان کی بات سن کر جھلا کر بولے تھے ۔

" میں نہیں آپ پچھتائیں گے ،شاید تب تک آپ کو معافی بھی نہ ملے ۔" زوریز نے کہا ۔

" میری فکر مت کرو اگر آئندہ تم نے انزلہ کے ساتھ ایسا رویہ رکھا تو میں اس لڑکی کو دھکے دے کر گھر سے نکال دوں گا ۔" حسیب احمد نے دھمکایا تھا۔

" میں اس کی نوبت نہیں آنے دوں گا ،اس سے پہلے ہی اسے آپ سب سے دور لے جاؤں گا ۔" وہ عمائمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے بولا تھا ۔

کمرے میں آکر عمائمہ رونا شروع ہوگئی ۔زوریز نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے چپ کروایا تھا ۔

''میں جو کچھ مرضی کر لوں لیکن ابو کا دل نہیں بدل سکتا۔'' وہ مغموم لہجے میں بولی تھی ۔

'' تو نہ بدلے ،وہ لوگ تم سے اتنی نفرت کرتے ہیں جواباً تمہیں بھی ان سے نفرت کرنی چاہیے کیونکہ کچھ لوگ محبت ڈیزرو نہیں کرتے عمائمہ ۔'' وہ اسے سمجھا رہا تھا ۔

'' یہ میرے بس میں نہیں ہے ۔'' وہ نفی میں سر ہلا کر بولی ۔

'' تو پھر سب اللہ پہ چھوڑ دو ۔ان لوگوں کے رویے کو لے کر پریشان مت ہو ۔اللہ سے دعا کرو کہ جو تمہارے حق میں بہتر ہے وہ ہو ۔جب ہم اللہ پہ سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں،تو ہم مطمئن ہو جاتے ہیں اور ہمارے سارے معاملات سیدھے ہوجاتے ہیں۔''اس نے اسے نصیحت کی تھی

۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ،اسے زوریز کی یہ بات بہت پسند تھی کہ وہ نہ صرف اس کے زخموں پہ مرہم رکھتا ہے بلکہ اس کے لیے لڑتا بھی ہے ۔

▫▫▫

نیہا بڑی پریشان تھی ،اسے لگا کہ ابراہیم تقریب کے بعد اسے فون کرے گا لیکن اس نے کوئی فون نہیں کیا تھا بلکہ منگنی کے بعد کوئی رابطہ نہیں رکھا تھا ۔کیا اس کا اس رشتے کے حوالے سے دل بدل گیا تھا ؟آج وہ یونیورسٹی جارہی تھی پتا نہیں ابراہیم اس سے کیسا رویہ رکھتا ۔

باہر کے نمبر سے کال آئی تو اس نے اٹھالی ۔

"میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم دوستی کے نام پہ مجھے یوں دھوکہ دو گی ۔" دعا غصے سے پھنکاری تھی ۔

"کیسا دھوکہ ۔" وہ گہری سانس لے کر بولی ،اسے دعا کی بات کا مفہوم اچھے سے سمجھ آگیا تھا ۔

"کہ زوریز کمال کی بیوی عمائمہ ہے ۔"

" ہاں ہے لیکن تمہارا اس سے کیا تعلق ہے ۔" وہ انجان بنی۔

" وہ میری سوتیلی بہن ہے ۔" دعا دانت پیس کر بولی ۔

"کیا ،عمائمہ تمہاری بہن ہے ۔یہ کیسے ممکن ہے ؟اور مجھے تو یہ بات نہیں معلوم تھی کہ یہ والی عمائمہ تمہاری بہن ہے ۔تم نے کبھی اپنی بہن کی تصویر نہیں دکھائی ۔" نیہا نے بھولپن سے کہا ۔

" چلو عمائمہ کا تمہیں نہیں پتا تھا لیکن تمہیں یہ تو پتا تھا کہ زوریز ابراہیم کا بھائی ہے لیکن تم نے مجھے نہیں بتایا ۔اور تم کیوں بتانے لگی تمہاری اپنی نظریں جو ابراہیم پہ تھیں۔تم نے تو اپنا راستہ ہموار کیا ۔" دعا نے تیز لہجے میں کہا ۔

" یہ بات مجھے بہت بعد میں پتا لگی تھی اور ہاں میں نے جان بوجھ کر نہیں بتایا کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ تم اپنے مقصد کے لیے ابراہیم کو استعمال کرو ۔میں تمہیں کتنی بار سمجھا چکی ہوں لیکن تمہیں سمجھ نہیں آتا ۔" وہ بھی تیز لہجے میں بولی تھی ۔

" میری بہن کی شادی شدہ زندگی کیسی ہے ،یہ میں اچھے سے جانتی ہوں اور تم اپنی خیر مناؤ ،میں اب بھی ابراہیم کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کر سکتی ہوں اور تمھارا پتا کاٹ سکتی ہوں۔" نیہا دھمکی آمیز لہجے میں بولی تھی اور فون کاٹ دیا ۔

نیہا کی پریشانی میں اضافہ ہوچکا تھا ۔

□□□

رات کے بارہ بج رہے تھے ،زوریز اور عمائمہ ٹی وی پہ فلم دیکھ رہے تھے ،اسے فلمیں دیکھنا پسند نہیں تھا لیکن زوریز کو پسند تھا پہلے وہ مجبوری کے تحت دیکھتی تھی لیکن جب سے اس نے اس رشتے کو۔ دل سے قبول کرنا شروع کیا تھا وہ اب شوق سے دیکھتی تھی ۔اسے ابھی تک زوریز سے محبت نہیں ہوئی تھی لیکن وہ اسے اچھا لگنا شروع ہوگیا تھا ۔

کمرے کا دروازہ بجا تو زوریز نے حیران ہو کر ٹائم دیکھا ،اس وقت انہیں کون ڈسٹرب کرنے آگیا تھا ۔

" ابراہیم ہوگا ۔" عمائمہ نے کہا ۔

" تم نے اسے بلایا تھا ۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

عمائمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

زوریز نے دروازہ کھولا تو سامنے ابراہیم کیک لیے کھڑا تھا ۔اس نے سوالیہ نظروں سے ابراہیم کو دیکھا تھا۔

" عمائمہ کو سالگرہ کی مبارک دینی ہے ۔" ابراہیم نے کہا ۔

وہ شرمندہ ہوتا سائیڈ پہ ہوا تھا ۔وہ عمائمہ سے اتنی باتیں کرتا تھا اور اس نے ابھی تک اس سے اتنی اہم بات نہیں پوچھی تھی ۔وہ کیا سوچتی ہوگی کہ محبت کا دم بھرنے والے زوریز کو اس کی سالگرہ نہیں یاد ۔

" سالگرہ مبارک ۔" ابراہیم کیک میز پہ رکھ کر بولا ۔

" شکریہ ۔" وہ اس کے کندھے سے لگی نم آنکھوں کے ساتھ بولی تھی ۔زندگی میں پہلی بار کسی نے اسے سالگرہ کی مبارک دی تھی اور اس کے لیے کیک لایا تھا ۔

" ہیپی برتھ ڈے ۔" زوریز نے مسکرا کر کہا ۔

" شکریہ ۔" وہ جوابا بولی تھی ۔

" جلدی سے کیک کاٹیں تاکہ میں کھاؤں اور سو جاؤں ۔کل سے یونیورسٹی جانا ہے ۔" ابراہیم نے جلدی مچائی تھی ۔

عمائمہ نے کیک کاٹا تھا ،اسے سمجھ نہیں آئی کہ پہلے کس کو کھلائے ۔اس کی اس مشکل کو ابراہیم نے حل کیا تھا اور خود دو قدم پیچھے ہوگیا ۔عمائمہ نے پہلے زوریز کو اور پھر ابراہیم کو کیک کھلایا تھا ۔پھر زوریز اور ابراہیم نے اسے کیک کھلایا تھا ۔اس کے بعد ابراہیم تھوڑی دیر وہاں بیٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا ۔

" سوری مجھے نہیں معلوم تھا کہ آج تمہاری سالگرہ ہے ۔" ابراہیم کے جانے کے بعد زوریز نے معذرت کی تھی ۔

" کوئی بات نہیں ،یہ کونسا بڑا اہم دن تھا ۔" وہ جواباً بولی ۔

" اہم دن تھا ۔آج کے دن تم پیدا ہوئی تھی ۔"

" تو پیدا ہو کے کونسا کارنامہ کر لیا ۔" وہ تلخی سے بولی تھی ۔

" تمہارے ماں باپ کے لیے شاید یہ دن اہم نہ ہو لیکن میرے لیے ہے اگر تم دنیا میں نہ آتی تو میں کس سے شادی کرتا ۔" وہ اسے کندھوں سے تھامے نرمی سے بولا تھا ۔

" نتاشا سے ۔" اس کے منہ سے نکلا تھا ۔

زوریز کے چہرے پہ ایک دم سرخی چھائی تھی ۔وہ عمائمہ کو چھوڑتا پیچھے ہوا تھا ۔اسے دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کررہا ہو ۔

عمائمہ پریشان ہوگئی ،اتنی مشکل سے زوریز کا رویہ بدلا تھا ،اگر وہ پھر پہلے جیسا ہوگیا تو کیا ہوگا؟

" میں پہلی اور آخری مرتبہ بتا رہا ہوں ،میں اس لڑکی سے شدید نفرت کرتا ہوں اتنی نفرت کہ اس سے منسلک لوگ بھی مجھے زہر لگتے ہیں۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

" تم یہ مت سوچنا کہ میرا رویہ پھر کبھی پہلے جیسا ہوگا ،تم میرے لیے بہت اہم ہو اور میں تمہیں تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا ۔" اس کے زرد چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ ملائمت سے بولا تھا ۔

عمائمہ جواباً مطمئن ہو کر مسکرائی تھی۔

" میں کیک فریج میں رکھ کر آتا ہوں ،پھر سوتے ہیں، تم تھک گئی ہوگی ۔" زوریز نے کیک کا ڈبہ اٹھاتے ہوئے کہا تھا ۔

" کاش یہ میری سالگرہ منائیں۔" اس کے دل میں زوریز کے حوالے سے پہلی بار کوئی خواہش جاگی تھی ۔

□□□

"کیا حال ہے -" ابراہیم ابھی یونیورسٹی پہنچا تھا جب اسے ڈیپارٹمنٹ کے کوریڈور میں نیہا کھڑی نظر آئی -

" میں ٹھیک ہوں ،آپ کا کیا حال ہے -" نیہا نے پوچھا -

" کل طبیعت خراب تھی ،آج بہتر ہے -" ابراہیم نے بتایا -

" اچھا تب ہی آپ یونیورسٹی نہیں آئے تھے -"- نیہا نے اندازہ لگایا -

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا تھا -

" کیا آپ اس رشتے سے خوش نہیں ہیں-" نیہا نے جھجھک کر پوچھا -

" کیفے میں چلتے ہیں-" ابراہیم نے کہا -اور کیفے آنے کے بعد پوچھا کہ اسے کیوں ایسا لگا -

" منگنی کے بعد آپ نے کوئی رابطہ نہیں کیا تو مجھے لگا شاید آپ اپنے فیصلے پہ پچھتا رہے ہیں-" اس نے اپنی بات کی وضاحت دی -

" ایسی کوئی بات نہیں ہے -میں نے رابطہ نہیں کیا تو تم نے بھی نہیں کیا -" ابراہیم نے کہا -

"آپ لڑکے ہیں آپ کو پہلے رابطہ کرنا چاہیے تھا -"نیہا نے کہا -

" پر میں تو اس انتظار میں تھا کہ جس لڑکی نے ہمت کر کے مجھ سے محبت کا اظہار کیا ہے وہ ہی پہلے رابطہ کرے گی ۔" ابراہیم نے دل کی بات کہی ۔

" مطلب ہمیشہ مجھے ہی پہل کرنی ہوگی ۔" اس نے پوچھا تھا ۔

" تمہیں سب پتا ہے نیہا اور میں کوشش کررہا ہوں جس دن کامیاب ہوگیا اس دن سے میں ہی پہل کروں گا ۔" ابراہیم نے صاف بات بتائی تھی ۔

نیہا نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

" تم پریشان مت ہو ،ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا ۔" ابراہیم نے کہا تھا ۔

" اگر کبھی دعا آپ کی طرف پلٹ آئی تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے ۔" اس نے پوچھا تھا ۔دعا کی دھمکیاں اسے ڈرا رہی تھیں۔

" میں آخر تک رشتہ نبھانے کا قائل ہوں ،دعا کو بھولنے کی کوشش کرتے ہوئے میں نے تمہیں دل سے اپنایا ہے ۔میں کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا چاہے اسے مجھ سے محبت ہو جائے اور یاد رکھنا ابراہیم حسیب قول کا پکا ہے ۔" اس نے نرمی سے کہتے ہوئے اسے پریشانی سے نکالا تھا ۔

نیہا مطمئن ہو کر مسکرائی تھی ۔

□□□

عمائمہ نے سفید رنگ کا پلین پیروں کا چھوتا فراک ،پجامہ پہن رکھا تھا ،سوٹ کا ہم رنگ دوپٹہ سر پہ سیٹ تھا ،زوریز کی فرمائش کے مطابق اس نے ریڈ لپ اسٹک کے ساتھ کاجل لگایا تھا

-

زوریز نے اسے میسج کر کے کہا تھا کہ وہ تیار رہے ،عمائمہ کو اس کے ساتھ بزنس پارٹی میں جانا ہے -

وہ بے دلی سے تیار ہوئی تھی اسے لگا تھا شاید زوریز اس کی سالگرہ منائے پر وہ کتنی نے وقوف تھی جن لوگوں نے جنم کیا تھا جب انہوں نے اسے سالگرہ کی مبارک نہیں دی تھی تو زوریز کیوں اس کی سالگرہ منانے لگا ۔

"کس کے ساتھ جاؤ گی ۔" نجمہ کمرے میں داخل ہوتے بولیں تھی ۔

" ابراہیم چھوڑ کر آئے گا ۔" اس نے بتایا ۔

" ہمم،مجھے تم سے انزلہ کے بارے میں بات کرنی تھی ۔تم نے زوریز کو ایسا کیا کہا ہے کہ وہ انزلہ سے بات نہیں کررہا ۔" انہوں نے پوچھا تھا ۔

" میں نے کبھی بھی ان کو انزلہ کے بارے میں کچھ۔ نہیں کہا اور نہ ہی مجھے پتا تھا کہ وہ دونوں آپس میں ناراض ہیں۔" اس نے بتایا ۔

" دیکھو عمائمہ میں نے زوریز کی خوشی دیکھتے ہوئے تمہیں بہو تسلیم کیا ہے حالانکہ حسیب کو اس بات پہ بہت اعتراض تھا ۔مجھے اپنے سارے بچے بہت عزیز ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ ان کے درمیان کسی کی وجہ سے پھوٹ پڑے ۔" انھوں نے سنجیدگی سے کہا ۔

" میں نے سچ میں کچھ نہیں کیا ۔" وہ روہانسی ہوئی تھی ۔

" مجھے نہیں پتا کہ تم سچ کہہ رہی ہو یا جھوٹ لیکن تمہیں زوریز کو اس بات کے لیے منانا ہے کہ وہ انزلہ کے ساتھ اپنا رویہ بدلے اگر تم اس گھر میں امن و سکون سے رہنا چاہتی ہو تو تمہیں میری بات ماننی ہوگی ۔" انھوں نے رسان سے کہا تھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔اتنی مشکل سے اس گھر کے تین لوگ اس کے ساتھ ہوئے تھے وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان میں سے کوئی اس سے دور ہو ۔

▫▫▫

زوریز ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں بے چینی سے عمائمہ کا انتظار کررہا تھا ۔ریسٹورنٹ کی دوسری منزل کو اس نے پورا بک کروایا تھا۔اور سالگرہ کی ڈیکوریشن کروائی تھی ۔پورے ہال کی چھت غباروں سے بھری ہوئی تھی ،سامنے والی دیوار پہ عمائمہ کی دیوار سائز کی تصویر لگی تھی ،جس میں وہ ہنس رہی تھی ،یہ اس نے عمائمہ کی بے خبری میں کھینچی تھی ۔تصویر کے عین سامنے میز لگی تھی ،جس پہ چاکلیٹ کیک اور دوسرے کھانے کے لوازمات کے ساتھ پھولوں کے

گجرے تھے ۔زمین پہ بھی غبارے بکھرے ہوئے تھے اور مدہم روشنی میں ٹیپ ریکارڈر میں دھیمی آواز میں وائلن کی دھن بج رہی تھی ۔

پتا نہیں یہ سب عمائمہ کو پسند آتا یا نہیں ،پہلی بار اس نے کسی کے لیے ایسا سرپرائز پلان کیا تھا ،ایک وقت تھا جب نتاشا اس سے یہ چاہتی تھی لیکن اسے یہ سب کرنا عجیب لگتا تھا اور آج اس نے دل سے یہ سب عمائمہ کے لیے کیا تھا ۔

ابراہیم کی گاڑی پارکنگ میں رکی تو اس نے آگے بڑھ کر عمائمہ کے لیے دروازہ کھولا تھا ۔

ابراہیم نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا تھا ۔وہ جانتا تھا کہ زوریز نے عمائمہ کے لیے سرپرائز پلان کیا ہے اور اسے اس دن ہوئی بحث کا بھی معلوم تھا ۔وہ خوش تھا کہ اس کی بہن محفوظ ہاتھوں میں ہے ،وہ تو اس کے لیے کوئی سٹینڈ نہیں لے سکا لیکن زوریز ہمہ وقت اس کے لیے سب کچھ کرنے کو تیار رہتا ہے ۔وہ یقیناً ایک دن حسیب احمد کے دل میں یہ احساس پیدا کر دے گا کہ وہ غلط تھے ۔

زوریز عمائمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے ریسٹورنٹ میں لایا تھا ۔وہ جھجھکتے ہوئے اس کے ساتھ چل رہی تھی وہ اتنی پڑھی لکھی نہیں تھی پتا نہیں وہ لوگوں کو کیسے ڈیل کرتی ،اگر وہ زوریز کی بے عزتی کا سبب بنی تو کیا ہوگا؟

وہ لفٹ کے ذریعے اسے دوسری منزل پہ لایا تھا ۔ سارا انتظام دیکھ کر عمائمہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گیئں ،اس نے بے یقینی سے زوریز کو دیکھا تھا ۔

" ہیپی برتھ ڈے ٹو یو مائی لو۔" وہ تالی بجاتے ہوئے مسکرا کر بولا تھا ۔

عمائمہ کی آنکھوں میں نمی چھائی تھی ،اس نے کب سوچا تھا کہ کوئی اس کے لیے اتنا اہتمام کرے گا ۔

" کیسا لگا میرا سرپرائز ۔" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھ رہا تھا ۔

" بہت اچھا ۔" وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی تھی۔

" تو رو کیوں رہی ہو ۔" وہ پریشان ہوا ۔

" میں نے کبھی زندگی میں سالگرہ نہیں منائی ، کل پہلی بار ابراہیم میرے لیے کیک لایا تھا اور آج آپ نے میرے لیے اتنا اہتمام کیا ۔ بہت بہت شکریہ ۔" وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر بولی تھی ۔

اس کی بات سن کر زوریز کا دل کٹا تھا ،ماں باپ کی سنگدلی نے عمائمہ کی زندگی برباد کردی تھی ۔

" اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ،یہ میرا فرض تھا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں ہمیشہ اسی طرح تمہاری سالگرہ مناؤں گا ۔" وہ اس کے سر پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا ۔

عمائمہ نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

" لو بھئی رو کر تم نے اپنا کاجل خراب کردیا ۔" زوریز نے اسے چھیڑا ۔

" میں صحیح کر کے آتی ہوں ۔" اس نے شرمندگی سے کہا ۔

" میں کس مرض کی دوا ہوں ۔" وہ معنی خیز لہجے میں بولتے ہوئے پاکٹ سے ٹشو نکالنے لگا ۔

عمائمہ سانس روکے کھڑی تھی ،اس کی دل کی دھڑکن بڑھ چکی تھی ،اسے زوریز کا قریب آنا اب برا نہیں لگتا تھا ۔

زوریز محبت سے اس کے ایک چہرے کے ایک ایک نقوش کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھیں صاف کررہا تھا ۔اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ چہرہ اسے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہو جائے گا ۔

" چلو کیک کاٹتے ہیں۔" وہ اپنے جذبات پہ قابو پاتا پیچھے ہوئے بولا تھا ۔

عمائمہ چہرے پہ دونوں ہاتھ پھیرتے ہوئے کیک کی طرف بڑھی تھی ۔اس نے کیک کاٹ کر زوریز کو کھلایا تھا اور زوریز نے اسے ۔

" تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے ۔" کھانا کھاتے ہوئے زوریز نے پوچھا تھا ۔

" امی ،ابو کی محبت حاصل کرنا ۔" اس نے بتایا تھا ۔

" بس ،اس کے علاوہ تمہاری کوئی خواہش نہ ہے۔"اس نے پوچھا ۔

" اور کیا خواہش ہو سکتی ہے ۔" اس نے حیرت سے پوچھا تھا ۔

" انسان کو زندگی میں بہت کچھ چاہیے ہوتا ہے ۔وہ بہت سی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے جیسے ایک لڑکا یا لڑکی کے اپنے لائف پارٹنر کے حوالے سے کچھ خواب ہوتے ہیں ۔میں اس بارے میں پوچھ رہا تھا ۔" اس نے اپنی بات کی وضاحت دی ۔

" میں نے کبھی زندگی میں شادی کے بارے میں نہیں سوچا اور نہ ہی کوئی اور خواب دیکھا تھا ۔مجھے بس ماں باپ کی چاہیے تھی ۔" اس نے بتایا ۔

" اچھا ۔" وہ مایوس ہوا۔

"لیکن اب میں سوچتی ہوں کہ اس بارے میں سوچنا چاہیے ۔" وہ جھجھک کر بولی تھی ۔

" کیا ۔" زوریز کی آنکھیں چمکی ۔

" جو ہر لڑکی سوچتی ہے ۔" وہ نظریں جھکا کر بولی ۔

" اور ہر لڑکی کیا سوچتی ہے ۔" اس نے شوق سے پوچھا ۔

"ایک اچھے ہمسفر کا ساتھ ۔"

"تو کیا تمہیں ملا ایک اچھا ہمسفر ۔"

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

"آج کا دن میرے لیے پہلے بھی اہم تھا اور اب بہت خاص ہوگیا ۔تمہارے اس اظہار نے مجھے معتبر کردیا ہے ۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے بولا تھا ۔

عمائمہ جواباً مسکرائی تھی ۔آج اسے زوریز کی محبت پہ پوری طرح یقین ہوگیا تھا ۔آج اسے پتا چلا تھا کہ وہ جو خود کو بچپن سے خود کو بدقسمت سمجھتی تھی غلط تھی ،وہ خوش قسمت تھی جو اسے زوریز جیسا ہمسفر ملا ۔

□□□

"آپ نے پاپا سے کیا کہا ہے کہ اب ہم کبھی پاکستان نہیں جائیں گے ۔" دعا تلملاتی ہوئی ماں کے کمرے میں داخل ہوئی تھی ۔پچھلے کئی دنوں سے وہ ماں کو منا کر تھک چکی تھی لیکن کنول اس کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھی۔اب جب اس نے عامر سے کہا کہ کچھ دن پہلے اس کی یونیورسٹی شروع ہوگئی ہے اب انہیں واپس جانا چاہیے لیکن ان کی بات سن کر وہ حیران رہ گئی ۔

" ہاں ،میں تمہیں سمجھا کر تھک چکی ہوں لیکن تمہیں کوئی بات سمجھ نہیں آتی ۔تمہارے اس پاگل پن کو ختم کرنے کے لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔" وہ جواباً بولی تھیں۔

" میں پاپا کو کہتی ہوں کہ مجھے یہاں نہیں رہنا ۔وہ میری بات مانیں گے اور ہم واپس چلے جائیں گے ۔پھر آپ کچھ نہیں کر سکیں گے ۔" اس نے ماں کو دھمکایا تھا ۔

" ٹھیک ہے ،پھر میں بھی تمہارے باپ کو ایک ایک بات بتا دوں گی ۔جب انہیں پتا چلے گا کہ تم عمائمہ کے شوہر کے پیچھے پڑی ہو تو وہ تمہیں جان سے ہی مار دیں گے ۔" انہوں نے جواباً اسے دھمکایا تھا ۔

دعا نے غصے سے ماں کو دیکھا تھا جو اپنی فضول سی ضد میں اس کا وقت برباد کررہی تھیں ۔جتنا وہ دیر کرتی اتنا ہی عمائمہ زوریز کے قریب جاتی ۔

" تم جو مرضی کر لو ،میں تمہیں یہ غلطی نہیں کرنے دوں گی ۔" وہ حتمی لہجے میں بولی تھیں ۔

" میں زوریز سے محبت کرتی ہوں اور اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ۔" دعا نے نرمی سے کہا تھا اگر اس کا پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کنول کے قبضے میں نہ ہوتا تو وہ کب کی پاکستان جا چکی ہوتی ۔

" کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا ۔" وہ اس کی دھمکی کو خاطر میں نہیں لائی تھیں۔

"لیکن دعا عامر مر سکتی ہے۔" اس نے سامنے فروٹ باسکٹ میں پڑی چھری اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

"بکواس بند کرو۔چھوڑو اسے۔" کنول کے چہرے پہ ہوائیاں اڑی۔انہیں دعا سے اس جنونی پن کی امید نہ تھی۔

"اگر آپ نے مجھے روکا تو میں اپنی جان لے لوں گی۔" وہ کلائی پہ چھری رکھتے ہوئے چلائی تھی

۔

"دعا ایسا مت کرو۔" کنول نے منت کی۔

"آپ مجھے ایسا کرنے پہ مجبور کررہی ہیں۔"اس نے کلائی پہ چھری کا دباؤ بڑھایا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو گی ویسا ہی ہوگا۔" کنول نے ہار مانی تھی۔دعا کے آگے ان کی ضد کچھ نہیں تھی۔

"ہم آج رات کی فلائیٹ سے پاکستان جائیں گے۔" وہ چھری پھینکتے ہوئے خوشی سے بولی تھی

۔

"آئندہ ایسی غلطی مت کرنا،تم نہیں جانتی کہ اگر تمہیں کچھ ہوگیا تو تمہاری ماں جیتے جی مر جائے گی۔" کنول اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے نم لہجے میں بولیں۔

" اب زوریز کمال کو میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا ۔" وہ ماں کی بات کو اگنور کر کے دل میں خود سے مخاطب تھی ۔

▫▫▫

" تم سے ایک کام کرنے کو کہا تھا وہ بھی تم ڈھنگ سے نہیں کرسکے ۔" تسنیم نے شہرام کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تھا ۔ جب سے انہیں عمائمہ کی پریگنسی کو پتا چلا تھا وہ انگاروں پہ لوٹ رہی تھی۔

" جتنی کوشش کرسکتا ہوں کر رہا ہوں۔" شہرام نے جھلا کر کہا ۔

" اسے کوشش کرنا نہیں کہتے ۔" نتاشا اپنے بیٹے کے منہ میں فیڈر ڈالتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولی تھی ۔

" مجھے جو سمجھ آئی میں کررہا ہوں اگر آپ کو کوئی اور طریقہ پتا ہے تو وہ بتا دیں۔" شہرام نے بھی جواباً طنز کیا تھا ۔

" اب تک تم انزلہ کو قابو نہیں کرسکے کہ وہ تمہاری ہر بات آنکھیں بند کر کے مانے ۔" نتاشا نے منہ بنا کر کہا ۔

" تو زوریز تو آپ کے قبضے میں تھا مجھے استعمال کرنے کے بجائے آپ ڈائریکٹ اس سے رابطہ کریں۔" شہرام کے ماتھے پہ بل پڑے ۔

" دیکھ رہی ہیں اس کو ۔یہ مجھ پہ طنز کررہا ہے ۔" نتاشا کو یہ بات بہت کِھلی تھی ۔

" وہ تمہاری بڑی بہن ہے ،اس سے تمیز سے بات کرو ۔" تسنیم نے شہرام کو گھور کر کہا ۔

"آپ لوگ بھی بس کردیں ۔جب کچھ مہینوں پہلے نتاشا نے اپنے شوہر کے شکی رویے سے تنگ آکر اسے چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن بچے کی وجہ سے وہ اتنی جلدی کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی تھی ،تب آپ کے کہنے پہ میں نے انزلہ سے اظہار محبت کیا اور اتنے مہینوں سے میں صرف نتاشا کی راہ ہموار کرنے کے لیے انزلہ کو بے وقوف بنا رہا ہوں ، میں نے عمائمہ اور زوریز کے تعلق کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اب اگر وہ مزید مضبوط ہورہا ہے تو آپ لوگ بتا دیں کہ میں کیا کروں ؟آپ لوگوں کے پاس کوئی بہتر آئیڈیا ہے تو مجھے بتا دیں تاکہ نتاشا کی راہ ہموار ہو اور میری انزلہ سے جان چھوٹے ۔" شہرام نے زچ ہو کر کہا تھا ،وہ خود اس سارے چکر سے تنگ آچکا تھا ،اسے انزلہ میں زرا بھی دلچسپی نہیں تھی ۔ان کا پلان تھا کہ جیسے ہی نتاشا اور زوریز کی شادی ہوگئی تو تسنیم وٹہ سٹہ نہ کرنے کا شوشا چھوڑیں گی کہ اس سے تعلقات خراب ہوتے ہیں۔زوریز نتاشا سے جتنی محبت کرتا ہے وہ اس کے مل جانے پہ شکر کرے گا نہ کہ ان کی بات پہ اعتراض ۔

" تم انزلہ سے کہو کہ وہ عمائمہ کو دھکا وغیرہ دے کر یہ بچہ ضائع کرا دے ۔ایک بار بچہ ختم ہو جائے پھر میں آگے سوچتی ہوں کہ کیا کرنا ہے ۔ہوسکتا ہے میں خود زوریز سے مل لوں اور مجھے مل کر وہ یقیناً عمائمہ کو بھول جائے گا ۔" نتاشا نے اپنی گود میں بچہ اٹھا رکھا تھا اور سفاکی سے کسی ماں سے بچی چھیننے کی بات کررہی تھی ۔

تسنیم کو نتاشا کا آئیڈیا پسند آیا تھا جبکہ شہرام کو شاک لگا تھا ۔

▫▫▫

" آپ اتنی ساری چیزیں ابھی سے لے آئے ؟" عمائمہ نے حیرت سے بیڈ پہ بکھری چیزیں دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔پورے بیڈ پہ چھوٹے بچے کے کپڑے ، مختلف اقسام کے کھلونے پڑے تھے ۔

" ابھی سے تیاری کریں گے تو بچے کے آنے تک تیاری مکمل ہوگی ۔" وہ بیڈ پہ پڑا چھوٹا سا ہاؤس اٹھاتے ہوئے کہا تھا ۔

" ہمارا بچہ پیدا ہوتے ساتھ اس سے کھیلے گا ۔" وہ ہنستے ہوئے ہاؤس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی ۔

" ہاں تو بڑا ہونے پہ کھیل لے گا ۔" وہ بنا شرمندہ ہوئے بولا تھا ۔

" تو تب آپ لے کر آتے زوریز ۔بہت سی چیزیں ایسی ہیں جس سے وہ چھ مہینے کی عمر تک بھی نہیں کھیل سکتا ۔آپ نے بہت فضول خرچی کی ہے ۔" اس نے بتایا تھا ۔

" یار مجھے جو سمجھ آئی میں لے آیا ۔ میں بہت پرجوش ہوں ،یقین کرو میرا دل کررہا تھا کہ پوری دوکان اٹھا کر لے آؤں ،پھر کسی دن ہم دونوں ساتھ جائیں گے اور مزید شاپنگ کر کے لائیں گے ۔" وہ جواباً بولا ۔

عمائمہ نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا ،وہ زوریز کی یوں ہونے والے بچے کے لیے محبت دیکھ کر بہت خوش ہوتی تھی ۔اس کے بچے کی زندگی یقیناً بہت اچھی گزرنے والی تھی ۔

" جس طرح آپ چیزیں لانے کا سوچ رہے ہیں ،میرا خیال ہے ہمیں بچے کے لیے علیحدہ کمرہ سیٹ کرنا پڑے گا ۔"

" یہ تو میں نے پہلے سے سوچ رکھنا ہے۔کچھ مہینے گزر جائیں پھر میں ساتھ والے کمرے میں کام شروع کرواتا ہوں ۔ہم اپنے بچے کا کمرہ خوبصورت سا ڈیکوریٹ کریں گے ۔" زوریز نے اپنا پلان بتایا تھا ۔

" اتنے چھوٹے بچے کو ہم علیحدہ سلائیں گے ۔" وہ حیرت سے پوری آنکھیں کھول کر بولی تھی ۔

" وہ ہمارے ساتھ ہی رہے گا ،بس اس کا علیحدہ سے ایک کمرہ ہوگا ۔" زوریز نے اپنی بات کی وضاحت دی تو عمائمہ مطمئن ہوئی ۔

" پیپرز کب ہیں تمہارے ۔" زوریز نے پوچھا تھا۔

"دو مہینے بعد ۔"

" تم پیپر دے سکتی ہو ۔مطلب تمہاری طبیعت اکثر خراب رہتی ہے ۔"

" ہاں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہیں دیتی ۔" اس نے کہا ۔وہ سمجھیں شاید زوریز اپنے بچے کے لیے کہہ رہا ہے ۔

" میں کیوں منع کروں گا عمائمہ ،میں بس تمہاری صحت کے لیے کہہ رہا تھا اگر تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے تو مجھے بھی نہیں ہے اور میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ ابراہیم نے اپنا بھی پڑھنا ہوتا ہے تو تمہارے لیے کسی ٹیوٹر کا بندوبست کردوں۔" اس نے جواباً کہا ۔

" ٹھیک ہے، وہ آپ سے ایک اہم بات کرنی تھی ۔" وہ سر جھکا کر بولی ۔

" لگتا ہے کہ نہایت اہم بات ہے جو تم نے سر جھکایا ہوا ہے ۔" زوریز کے اس درست اندازے پہ وہ حیران ہوئی تھی ۔

" اتنے مہینوں سے تمہارے ساتھ ہوں ،اب بھی تمہیں نہیں جانوں گا تو کب جانوں گا ۔" اس نے کہا ۔

"آپ انزلہ کو معاف کردیں ،میں نہیں جانتی کہ آپ دونوں کا کیا مسئلہ چل رہا ہے لیکن اس کی پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر اسے معاف کردیں۔" نجمہ کے دوبارہ پریشر کرنے پہ آج اس

نے ہمت کر کے زوریز سے بات کرنے کا سوچا تھا ،اسے یہ ڈر تھا کہ کہیں زوریز اس سے ناراض نہ ہو جائے ۔

" اس سفارش کے لیے ممی نے کہا ہے کہ حسیب انکل نے ۔" اس نے گہرا سانس بھر کر پوچھا ۔

"آپ اس بات کو چھوڑیں ،آپ انزلہ کو معاف کردیں۔" اس نے بات ٹالی تھی ۔

" تمہیں اصل بات نہیں پتا ،بہرحال تمہاری خاطر میں اسے معاف کردوں گا لیکن اگر اس نے تمہارے ساتھ دوبارہ برا رویہ دکھایا تو پھر اسے میری ناراضگی سہنا پڑے گا ۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔

" میں آپ کے لیے اتنی اہم ہوں کہ آپ میری وجہ سے اس سے ناراض تھے۔" وہ حیران ہوئی تھی ۔

" ہاں تم میرے لیے بہت اہم ہو ،جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے گا اسے پہلے مجھے فیس کرنا پڑے گا ۔" اس نے مسکرا کر اپنے جذبات بیان کیے ۔

عمائمہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چمکے تھے ،وہ بھی کسی کے لیے اہم تھی،کوئی اس کی عزت کو بھی اہم جانتا تھا ۔

□□□

" ایک بار پھر سوچ لو ۔" کنول نے دعا سے کہا تھا ۔وہ لوگ پاکستان پہنچ چکے تھے ۔

" سوچنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔اب سوچنے کے بجائے کچھ کر گزرنے کے دن ہیں ۔آپ مجھے عمائمہ کا نمبر اور گھر کا ایڈریس دے دیں۔" دعا نے کہا تھا۔

" وہ تو میں دے دیتی ہوں لیکن تم نے ایک بات سوچی ہے کہ نیہا تو تمہارے ہر راز سے واقف ہے اور وہ زوریز کی ہونے والی بھابھی بھی ہے ،کیا وہ ابراہیم کو یہ سچائی نہیں بتائے گی کہ تم عمائمہ کی بہن ہو اور زوریز سے شادی کرنا چاہتی ہو ۔" انہوں نے پوچھا تھا ۔

ان کا یہ پلان تھا کہ وہ عمائمہ کی دوست بن کر حسیب منزل جائے گی اور عمائمہ کو کہے گی کہ کسی کو سچ نہ بتائے ورنہ اس کے گھر والے ان بہنوں کو ملنے نہیں دیں گے ۔یوں وہ آہستہ آہستہ اس گھر میں اپنے قدم جمانے کی کوشش کرے گی ۔۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں ،میں کچھ نہ کچھ کر لوں گی ۔" دعا نے کہا تھا ۔

وہ پورا پلان تیار کر کے بیٹھی تھی ،بس ماں کو نہیں بتایا تھا ۔اس کا ارادہ ابراہیم کو ٹریپ کر کے منگنی تڑوانے کا تھا ۔یوں نیہا کا پتا صاف ہو جاتا ،ابراہیم کبھی بھی نیہا کو اس پہ ترجیح نہ دیتا ۔

وہ یہ بھی جانتی تھی کہ زوریز اسے دھتکارے گا لیکن وہ کوشش کرے گی اگر ناکام بھی ہوگئی تو اس کے پاس زوریز پہ الزام لگانے کا آپشن موجود تھا۔وہ زوریز پہ الزام لگاتی اور ابراہیم کے نظروں میں بے قصور کہلائی جاتی اور زوریز بھی اسے مل جاتا۔عمائمہ بھی اس کی بات کا یقین کرتی اور زوریز کو چھوڑ دیتی۔

□□□

"کیسے ہیں آپ۔" لان میں بیٹھی عمائمہ نے حسیب احمد کو گاڑی سے اترتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

وہ اس پہ ناگواری بھری نظر ڈالتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔پیچھے وہ بے دلی سے دوبارہ جھولے پہ بیٹھ گئی۔زندگی میں اتنی تبدیلیاں آچکی تھی ،زوریز اور نجمہ اس کے ساتھ تھے اور اب تو اسے کنول کے رویے میں بھی تبدیلی لگ رہی تھی ،صبح انہوں نے خود اسے دو منٹ کی کال کی تھی اگر کوئی نہیں بدلا تھا تو وہ حسیب احمد تھے۔وہ آج بھی اس سے اتنی ہی خار کھاتے تھے۔ان کا بس نہیں چلتا تھا ورنہ وہ اسے دھکے دے کر گھر سے نکال دیتے۔

"ہوسکتا ہے میرا بے بی جائے تو ابو کا رویہ بدل جائے کیونکہ وہ زوریز کا بھی تو بے بی ہوگا۔" اس نے یاسیت سے سوچا تھا۔پھر سر جھٹکا ،اسے زوریز کی نصیحت یاد آئی تھی۔

"کیا سوچا جا رہا ہے۔" ابراہیم اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

" کچھ نہیں ،بس ایسے ہی ۔" وہ چونک کر بولی تھی ۔

" ٹیوٹر نے کب سے آنا ہے ۔"

" کل سے ۔"

" کچھ پریشان لگ رہی ہیں ،کیا زوریز بھائی سے کوئی جھگڑا ہوا ہے ۔" ابراہیم نے پوچھا ۔

" نہیں زوریز کہاں جھگڑتے ہیں ۔بس ابھی ابو کے رویے کو لے کر تھوڑا پریشان ہوئی تھی ،ابھی ٹھیک ہوں۔" اس نے بتایا ۔

" اچھی بات ہے کہ آپ کو یہ احساس ہوا کہ ان کے رویے کو زیادہ سر پہ سوار نہیں کرنا ۔انھوں نے ٹھیک ہونا ہوگا تو ہوجائیں گے ۔" ابراہیم نے کہا ۔

" صحیح کہہ رہے ہو ،تم نیہا کے بارے میں بتاؤ۔" اس نے پوچھا ۔

" وہ بالکل ٹھیک ہے ،بتا رہی تھی کہ آپ سے اکثر بات ہوتی رہتی ہے ۔اور انزلہ اور ممی سے بھی ۔" ابراہیم نے کہا ۔

" نیہا بہت اچھی ہے ،اس کے اندر ہر ایک کا احساس موجود ہے اور سب سے اہم بات تو میں تمہیں بتانا ہی بھول گئی ۔نیہا دعا یعنی میرے بہن کی دوست ہے ۔" عمائمہ نے پرجوش ہو کر بتاتے ہوئے ابراہیم کے سر پہ بم پھوڑا تھا ۔

" دعا آپ کی بہن ہے ۔" وہ اپنی جگہ سے اچھلا ۔

" ہاں ، لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو ۔" وہ حیران ہوئی۔

" ہم تینوں کلاس فیلوز ہیں۔" ابراہیم نے بتایا۔

" یہ بات مجھے معلوم نہیں تھی پھر تمہاری دعا سے روز ملاقات ہوتی ہوگی ۔وہ کیسی ہے، کافی عرصے سے اسے نہیں دیکھا ۔" عمائمہ نے اشتیاق سے پوچھا تھا ۔

" ٹھیک ہے ،مجھے ایک کام یاد آگیا ہے ،میں ابھی آتا ہوں ۔" وہ ایکدم سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور عمائمہ کی بات سنے بغیر تیز قدموں سے آگے بڑھ گیا ۔

" اسے کیا ہوا؟" وہ اس کے رویے پہ حیران ہوئی تھی ۔

□□□

"تم نے مجھے بتایا نہیں کہ دعا عمائمہ کی بہن ہے ۔"ابراہیم نے فون پہ نیہا سے باز پرس کی تھی ۔

"وہ بس مجھے بتانا یاد نہیں رہا ۔"پریشانی سے اس کے منہ سے یہ نکلا تھا ۔وہ خود کب سے اس بات کو سوچ کر پریشان تھی کہ جب عمائمہ ابراہیم کو بتائے گی تو ابراہیم کا ری ایکشن کیا ہوگا ؟

"اور کیا کچھ یاد نہیں رہا ۔"وہ طنزیہ لہجے میں پوچھ رہا تھا ۔

''آپ کو برا لگ رہا ہے ؟مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ بات آپ کے لیے نہایت اہم ہے ۔''وہ عجیب سے لہجے میں بولی ۔

''اہم ہونے کی بات نہیں ،بس ویسے ہی میں حیران تھا کہ تم نے اور عمائمہ نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی ۔''وہ سنبھل کر بولا ۔جب سے اسے یہ بات بات پتا چلی تھی اسے عجیب سا محسوس ہورہا تھا ،دعا سے اس کا اتنا قریبی رشتہ تھا ۔اسے لگا کہ نیہا نے اس لیے اس سے یہ بات چھپائی کیونکہ وہ اسے چاہتی تھی۔

''ان کے کونسا دعا کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں جو وہ یہ بات آپ کو بتاتیں ۔''

نیہا کی بات سن کر اسے یاد آیا کہ دعا اور اس کی ماں کا عمائمہ سے کیسا رویہ تھا۔اسے آج پہلی بار دعا پہ غصہ آیا تھا ،اسے آج پتا لگا تھا کہ دعا کتنی سنگدل ہے ۔

''تم صحیح کہہ رہی ہو ۔میں تھوڑا حیران تھا کہ تم نے مجھ سے یہ بات چھپائی ۔آئندہ مجھ سے کچھ مت چھپانا ۔''ابراہیم نے کہا تھا ۔

نیہا نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر ابراہیم کو سب کچھ بتانے کی فیصلہ کیا ۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ دعا کی وجہ سے ان چاروں کی زندگی خراب ہو ۔

نیہا کی باتوں نے اسے چکرا کر رکھ دیا۔اسے نہیں معلوم تھا کہ دعا اتنی خطرناک لڑکی ہے،اس لمحے اسے خود ہی غصہ آیا کہ اس نے اتنی گھٹیا لڑکی سے محبت کی تھی۔اب اسے زوریز اور عمائمہ کو اس آفت سے بچانا تھا۔

▫▫▫

"تم کیا کررہی ہو کچن میں۔"نجمہ نے عمائمہ کو کچن میں کھڑا دیکھ کر پوچھا تھا۔

"میرا دل چاول کھانے کو کررہا تھا۔"وہ پیاز کاٹتے ہوئے بولی

"تو ثوبیہ کو کہہ دیتی ،خود کچن میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"میرا دل اپنے ہاتھ کے چاول کھانے کو کررہا ہے۔"اس نے معصومیت سے اپنا مسئلہ بتایا۔

"تو پھر کچھ مہینے صبر کرو۔میں نہیں چاہتی کہ زوریز آکر شور مچائے۔اور تمہیں پتا ہے کہ آج کل تمہاری کمر میں کھڑے ہونے سے درد ہوتا ہے پھر بھی تم چاول بنانے کھڑی ہوگئی۔"انہوں نے ٹھیک ٹھاک اس کی کلاس لے ڈالی تھی۔

وہ جواباً کچھ نہ بولی ،اسے نجمہ کی ڈانٹ بالکل ویسی لگی تھی جیسے ایک ماں کی ڈانٹ ہوتی ہے حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ نجمہ یہ سب بچے کے لیے کررہی ہیں۔

"زوریز سے انزلہ کی بات کی تھی۔"انہوں نے پوچھا تھا۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم جا کر آرام کرو ،میں چاول بنا دیتی ہوں ۔"انہوں نے اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

وہ خوشی سے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے میں آئی تو کنول کا فون آیا ہوا تھا ۔انہوں نے خیر خیریت پوچھنے کے بعد فون بند کردیا ۔ابھی ان کا فون بند ہوا تھا کہ زوریز آگیا ۔

" کیا ہورہا ہے ۔" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا تھا ۔

" ابھی امی سے بات ہوئی ہے ۔" اس نے بتایا ۔

" یہ تو اچھی بات ہے کہ تمہاری امی کو تمہارا خیال آگیا ہے ۔" وہ اسے اپنے ساتھ بیٹھاتے ہوئے بولا اور ہاتھ میں پکڑا لیپ ٹاپ کا بیگ بیڈ پہ ساتھ رکھا ۔

" ہاں نا ،میں بھی بہت حیران ہوں کہ پچھلے دو تین دن سے وہ روزانہ فون کر کے میری خیریت دریافت کررہی ہیں۔یہ بچہ میری خوش قسمتی کا باعث بنا ہے جو مجھے میرے رشتے واپس مل رہے ہیں۔" وہ مسکرا کر بولی تھی ۔

" اور سب سے زیادہ تمہیں کس رشتے کے مل جانے کی خوشی ہے ۔" وہ شدت سے کچھ سننے کا منتظر تھا ۔

" ہر رشتے کا اپنا مقام ہے زوریز ،مجھے ہر رشتے کے ملنے کی خوشی ہے کیونکہ میں ہر رشتے کے لیے ترسی ہوں ۔" وہ سادگی سے بولی تھی ۔

"یہ بھی ٹھیک ہے اگر تمہاری طبیعت ٹھیک ہے تو کہیں ڈنر پہ چلیں۔" وہ گہری سانس لے کر بولا ۔وہ عمائمہ سے بہت جلدی بہت سی چیزوں کی توقع رکھ رہا تھا ۔

" میرا چاول کھانے کو دل کررہا تھا تو میں کچن میں چاول بنانے چلی گئی ۔آنٹی نے مجھے کہا کہ آرام کرو ،میں چاول بناتی ہوں ۔اب وہ میرے لیے چاول بنا رہی ہیں تو ہم اگر ڈنر پہ چلیں جائے گے تو اچھا نہیں لگے گا۔" وہ جھجھک کر بولی تھی ۔

" ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور تم کیوں کچن میں گئی تھی ،ثوبیہ کو کہہ دیتی وہ چاول بنا دیتی ۔" زوریز نے کہا ۔

" لیکن میرا دل اپنے ہاتھ کے چاول کھانے کو کررہا تھا ۔میں سارا دن فارغ بیٹھ کر بور ہوجاتی ہوں ۔بندہ کتنا سبق یاد کرے ،کتنا موبائل استعمال کرے ۔" وہ منہ بسور کر بولی ۔

" اچھا تو تم فارغ رہ کر بور ہو جاتی ہو ،میں تمہیں ایک اہم کام سونپ رہا ہوں ،جو تم نے نہایت جانفشانی سے کرنا ہے ۔اس میں کسی قسم کی کوتائی نہیں ہونی چاہیے ۔" وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا تھا۔

https://classicurdumaterial.com

" کونسا کام ۔" اس نے جلدی سے پوچھا ۔

" پہلے میں تمہیں دن میں تین سے چار بار فون کرتا ہوں ،اب تم نے ہر گھنٹے بعد مجھے فون کرنا ہے ۔اور مجھ سے بات کرنی ہے ۔" وہ دائیں آنکھ دبا کر بولا تھا ۔

" ہائے اللہ اتنا مشکل کام ۔" وہ پریشان ہوئی ۔

" شوہر کا دل بہلانا مشکل کام ہے ۔" اس نے عمائمہ کو مصنوعی گھوری سے نوازا ۔

عمائمہ نے جھٹ اثبات میں سر ہلایا تھا اور پھر دانتوں تلے زبان دبا لی ۔

" شرم کرو لڑکی ، مجھ غریب نے تم سے ایسی کونسی فرمائش کی ہے جو تمہیں ایسا لگا؟" زوریز کو صدمہ لگا تھا ۔

" میں تو آپ کو تنگ کر رہی تھی ،آپ تو بہت اچھے ہیں۔" اس نے جھٹ سے زوریز کا دل رکھا تھا ۔

" صرف اچھا ۔"

" نہیں بہت بہت اچھا ۔" وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر بتانے لگی ۔

" اس اچھے کو پتا نہیں کب تمہاری محبت نصیب ہوگی ۔" وہ بڑبڑایا تھا ۔

"آپ نے کچھ کہا ۔" عمائمہ نے پوچھا ۔

" کچھ خاص نہیں ،میں سوچ رہا تھا کہ امی بہت کم کچن میں جاتی ہیں،زیادہ تر وہ حسیب انکل کی فرمائش پہ جاتی ہیں۔تم بڑی لکی ہو کہ وہ تمہارے لیے کچن میں گئی ہیں۔" زوریز نے بات بدلی تھی ۔

" یہ بچہ لکی ہے ،جو سب اس کے لیے میرا ساتھ اچھا سلوک کررہے ہیں۔" اس نے نارمل لہجے میں کہتے ہوئے حقیقت بیان کی تھی ۔

" باقی لوگوں کا مجھے نہیں معلوم عمائمہ ،لیکن اگر یہ بچہ نہ بھی ہوتا تب بھی تم مجھے ایسا ہی پاتی ،کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اس بچے کے بغیر بھی تم میرے لیے اہم ہو ۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے سنجیدگی سے بولا تھا ۔

" جانتی ہوں ،شروع میں جب آپ نے یہ رشتہ قائم رکھنے کا کہا تھا تب مجھے یہ لگا تھا کہ آپ بچے کے لیے یہ سب کررہے ہیں اور کچھ دنوں تک مجھے ایسے ہی لگتا رہا ،لیکن تبریز والے واقعے کے بعد میں نے جانا کہ میں غلط تھی ۔آپ سچ میں مجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس رشتے کو دل سے نبھا رہے ہیں۔اور سچی بات تو یہ ہے کہ شروع میں، میں نے صرف اپنے بچے کے لیے اس رشتے کو قبول کیا تھا لیکن اب میں دل سے اس رشتے کو نبھا رہی ہوں۔" پہلی بار اس نے اپنے جذبات یوں کھل کر زوریز کے سامنے رکھے تھے ۔

https://classicurdumaterial.com/

" مجھے شک تھا ،تمہارے پہلے والے رویے اور اس رویے میں بہت فرق ہے ،پر میں خوش ہوں کہ اب دونوں کی طرف سے دل سے یہ رشتہ نبھایا جارہا ہے ۔کیا تمہیں مجھ سے محبت بھی ہوئی ہے ۔" اس نے پوچھا تھا ۔

"آپ مجھے اچھے لگتے ہیں زوریز ،جہاں تک بات محبت کی ہے تو میں نے کبھی زندگی میں ماں باپ کے علاؤہ کسی رشتے کے بارے میں نہیں سوچا تھا ،اتنا اہم رشتہ اچانک سے میری زندگی میں داخل ہوا تھا اور بہت عجیب حالات تھے ۔بہت کچھ دیکھنے کے بعد اب ہم امن و سکون سے رہ رہے ہیں ۔یہ سب باتیں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ میرے لیے بہت اہم ہیں ،لیکن ابھی محبت نہیں ہوسکی پر مجھے یقین ہے جلد ہو جائے گی ۔" وہ سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے شرمندگی سے بولی تھی ۔

" کوئی بات نہیں ،اگر نہیں بھی ہوئی تو بھی چلے گا کیونکہ میں تمہارے لیے اہم ہوں اور تم دل سے اس رشتے کو نبھا رہی ہو،میرے لیے اتنا بہت ہے اور اگر تمہاری محبت مل جائے گی تو میں خود کو دنیا کا خوش قسمت انسان سمجھوں گا ۔"وہ مسکرا کر کہتے ہوئے اسے شرمندگی سے نکلنے لگا ۔

عمائمہ نے بھی جواباً مسکرا کر اسے دیکھا تھا اور دل میں دعا کی تھی اسے جلد اس شخص سے محبت ہو جائے ۔

▫▫▫

" کیسے فون کیا ہے ؟" ابراہیم نے فون کی دوسری طرف موجود دعا سے پوچھا تھا ۔

" کیوں میں تمہیں فون نہیں کرسکتی ۔" دعا نے ٹھیک ٹھاک برا منایا تھا ۔

" بنا مقصد کے تم مجھے کیوں فون کرنے لگی ۔" ابراہیم نے پوچھا تھا ۔اسے دعا کا مقصد اچھے سے سمجھ آگیا تھا ۔

" توبہ ہے تم تو بال کی کھال اتارنے لگ گئے ابراہیم ،کیا ہوا ہے میری کوئی بات بری لگی ہے ۔" وہ اپنی ناگواری کنڑول کرتی نرمی سے بولی تھی ۔

" نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔"

" اچھا سنو تم سے کچھ کہنا تھا بلکہ اظہار کرنا تھا ۔" دعا اپنے مقصد پہ آئی تھی ۔

" مطلب۔"

" میں نہیں جانتی کہ مجھے تم سے کب محبت ہوئی لیکن واپس آکر جب مجھے تمہاری اور نیہا کی منگنی کا پتا چلا تو مجھے احساس ہوا کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی ابراہیم ۔اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتے ہوں،میں چاہتی ہوں کہ تم نیہا سے منگنی توڑ دو

۔جب ہم ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو ہمارا رشتہ ہونا چاہیے ۔" دعا نے ملائمت سے کہتے ہوئے اسے ٹریپ کرنا چاہا۔

" ویسے میں تمہیں اتنا گھٹیا نہیں سمجھتا تھا لیکن تم نے اپنے عمل سے ثابت کردیا کہ تم گھٹیا ماں کی گھٹیا بیٹی ہو۔" وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

" یہ کیا بکواس ہے ۔" وہ بھڑکی تھی ۔

" بکواس تو تم کررہی ہو ،شرم نہیں آتی ایسی اوچھی حرکتیں کرتے ہوئے پہلے میرے بھائی پہ ڈورے ڈالے جب ناکام ہوگئی تو مجھے اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کررہی ہو ۔"وہ سرد لہجے میں پھنکارا تھا۔

دعا کے ہوش اڑ گئے ،اسے نہا سے اس بہادری کی امید نہیں تھی۔

" تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ۔" وہ ہکلا کر بولی تھی ۔

" غلط فہمیوں میں تو تم اب تک جی رہی تھی دعا ۔تم نے اور تمہاری ماں نے میری بہن کو جتنی تکلیف دینی تھی دے چکے ،اب میں اس پہ آنچ بھی نہیں آنے دوں گا ۔" وہ تیز لہجے میں بولا تھا ۔

"جو کرنا ہے کر لو ،زوریز میرا ہے اور میں اسے حاصل کر کے رہو گی۔تم کچھ بھی نہیں کرسکتے ۔" وہ غصے سے کہتی اپنی اصلیت دکھانے لگی ۔

"اگر تم نے کچھ ایسا ویسا کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی ۔" اس نے دعا کو دھمکایا تھا ۔

"دیکھ لیں گے کہ کس کی جیت ہوتی ہے ۔" وہ چیلنج کرنے والے انداز میں بولی تھی اور فون کاٹ دیا۔موبائل اس نے زور سے بیڈ پہ پھینکا تھا ۔دونوں پلان فیل ہوچکے تھے،اسے اب کوئی تیسرا پلان بنایا تھا ۔مما اس کی ہدایات کے مطابق عمائمہ کو روز فون کررہی تھیں ،اب جو کرسکتی تھی وہ مما ہی کرسکتی تھیں۔

▫▫▫

انزلہ پریشان ہوتی ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی ۔صبح اس کے لیے جتنی اچھی ثابت ہوئی تھی رات اتنی ہی بھاری تھی ۔صبح زوریز نے اسے وارننگ دیتے ہوئے معاف کیا تھا کہ وہ اب عمائمہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی اور وہ مان گئی تھی ۔اسے اس کا بھائی واپس مل گیا تھا ،عمائمہ جب تک حسیب کی زندگی میں اس کی جگہ لینے کی کوشش نہ کرتی تب تک اس کے نقصان دہ نہیں تھی ۔

یہ معاملہ نپٹا تو نیا معاملہ شروع ہوگیا ۔ابھی اسے شہرام کی کال آئی تھی جس نے کہا تھا کہ

"نتاشا کی طلاق ہوگئی ہے ۔وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش نہیں تھیں،شادی کے بعد اسے احساس ہوا کہ اس نے زوریز کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔

اب وہ پھر زوریز سے شادی کرنا چاہتی ہے ۔اور امی نے یہ شرط رکھی ہے کہ شہرام اور انزلہ کی شادی اس صورت میں ہوگی جب نتاشا اور زوریز کی شادی ہوگی۔اب وہ نتاشا کی راہ کیسے ہموار کرتی ہے یہ اس پہ ہے ۔"

وہ خود نتاشا سے شدید نفرت کرتی تھی ،اس کی وجہ سے زوریز کی زندگی برباد ہوگئی ۔اتنی مشکل سے اس کے بھائی کی زندگی میں خوشیاں آئی تھیں وہ کیسے انہیں تباہ کردیتی۔

پر وہ بھی تو شہرام سے محبت کرتی تھی ،اس کے بنا نہیں رہ سکتی تھی ،اسے اپنے اور زوریز میں سے کسی ایک کو چننا تھا اور اس نے خود کو چننے کا فیصلہ کیا۔

▫▫▫

آج زوریز کی سالگرہ تھی ،عمائمہ کا ارادہ تھا جیسے زوریز نے اسے سرپرائز دیا تھا،ویسے ہی وہ اس کو دے گی ۔ابراہیم کی مدد سے اس نے پورا کمرہ ڈیکوریٹ کیا تھا اور کیک کے علاؤہ اور چند زوریز کے پسندیدہ کھانے آرڈر کیے تھے ۔زوریز

ابراہیم کو بہن کے چہرے پہ موجود خوشی بہت بھائی تھی اور یہ اس کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس خوشی کو برقرار رکھتا۔

"آپ کی بہن سے آپ کے کیسے تعلقات ہیں۔" ابراہیم نے ٹیبل پہ آرٹیفشل موم بتیاں رکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

" تمہیں سب پتا ہے ابراہیم ۔میرا بڑا دل کرتا ہے کہ جیسے دو بہنوں کے درمیان دوستی ہوتی ہے ویسے میری دعا یا انزلہ کے ساتھ ہو لیکن کبھی ایسا ہوا نہیں۔مجھے یاد ہے بچپن میں امی جب دعا کو ماموں کے گھر لاتی تھی تو حسرت سے دور سے اسے دیکھا کرتی تھی ۔وہ مجھے بہت اچھی لگتی تھی میرا دل کرتا تھا میں اس کے ساتھ کھیلوں لیکن وہ مجھے پسند نہیں کرتی تھی اور نہ آج کرتی ہے ۔" عمائمہ کے لفظوں سے برسوں کی محرومی جھلک رہی تھی ۔

" وہ آپ سے نفرت کرتی ہے اور آپ اس سے محبت ۔کیا آپ دعا کی خاطر اپنی سب سے پیاری چیز قربان کرسکتی ہیں۔" ابراہیم نے پوچھا تھا ۔

" چیز کرسکتی ہوں لیکن اپنے کسی پیارے انسان کو کبھی نہیں کیونکہ میری زندگی میں شامل ہر شخص مجھے ایک جیسا عزیز ہے ۔" اس نے سچائی بیان کی تھی ۔

" یہ تو بہت اچھی بات ہے ۔" ابراہیم مطمئن ہوا تھا ۔

" تم کیوں پوچھ رہے تھے ؟ کیا تم دونوں کا کوئی جھگڑا ہوا ہے ۔" اس نے پوچھا تھا ۔

" نہیں ایسے ہی میرے ذہن میں ایک بات آئی تھی ۔میں ڈیکوریشن کو فائنل ٹچ دیتا ہوں ،آپ تیار ہوجائیں۔بارہ بجے بھائی پہنچ جائیں گے ۔" ابراہیم۔نے یاد دہانی کروائی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"پتا نہیں دعا کا کیا پلان ہے ؟وہ نیہا سے بھی ناراض ہے ،مجھے چوکنا رہنا ہوگا ،یقینا وہ اپنی کو اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے ہتھیار بنائے گی ۔"ابراہیم نے سوچا تھا ۔

▫▫▫

زوریز ابھی ایئرپورٹ سے گھر پہنچا تھا ۔اس نے عمائمہ کو میسج کردیا تھا کہ اگر اس کی طبیعت خراب ہوئی تو وہ سوجائے اور عمائمہ نے کہا تھا کہ وہ سونے لگی ہے لیکن اس کا دل کررہا تھا کہ وہ عمائمہ سے تھوڑی بات چیت کرے ۔صبح سے اب تک وہ اتنا مصروف تھا کہ بس دو مرتبہ ہی عمائمہ سے بات کرسکا تھا ۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ۔اس سے پہلے وہ لائٹ جلاتا ،کمرے کی لائٹ ایک دم جلی تھی ۔

" ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ۔" عمائمہ اس کے پاس آتے ہوئے بولی تھی ۔گرے کلر کے سلک کے سوٹ میں کھلے بالوں اور میک اپ کے ساتھ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ۔

زوریز حیران ہوگیا ،اسے تو خود یاد نہیں تھا کہ آج اس کی سالگرہ ہے ۔دوسال سے وہ سالگرہ منانا بھی چھوڑ چکا تھا ۔

" تم نے مجھے شاک میں مبتلا کردیا ۔" وہ اسے اپنے ساتھ خوشی سے بھرپور لہجے میں بولا تھا ۔اسے یہ سرپرائز بہت پسند آیا تھا ۔

" میری اور ابراہیم کی ساری محنت ہے ۔" اس نے مسکرا کر بتایا تھا ۔

زوریز نے ایک نظر کمرے پہ ڈالی تھی ۔جس جگہ صوفے پڑے تھے اور ایل سی ڈی لگی تھی وہاں پہ بہت سے غبارے بکھرے ہوئے تھے ۔کچھ گیس والے غبارے میز کے چاروں کونوں پہ لگے تھے اور میز پہ کیک اور موم بتیاں پڑی تھیں۔

" تھینک یو ۔" وہ عمائمہ کا ہاتھ پکڑ کر میز کی طرف آتے ہوئے بولا تھا ۔

" اپنوں کو شکریہ نہیں ادا کیا جاتا زوریز ،ان کے دی گئی خوشیوں کو حق سمجھ کر وصول کیا جاتا ہے ۔" اس نے مسکرا کر کہا تھا ۔

" یہ بات تو تم نے سولہ آنے صحیح کی ہے ۔ویسے اس سب کے بعد تم تھک تو نہیں گئ۔" وہ کیک کے اوپر لگی موم بتی جلاتے ہوئے بولا تھا ۔

" اپنوں کا کام کر کے کون تھکتا ہے ۔" عمائمہ آج اسے حیران کرنے پہ تُلی تھی ۔

https://classicurdumaterial.com

" یہ باتیں کر کے تم نے میرا آج کا دن مزید خاص بنا دیا ۔" وہ مسکرا کر بولا اور کیک کاٹا ۔پھر عمائمہ کو کھلایا تھا ۔

"آپ کے جیسا گفٹ تو میں نہیں خرید سکتی لیکن میری طرف سے یہ چھوٹا سے تحفہ ۔" اس نے زوریز کو سمارٹ واچ پہناتے ہوئے کہا تھا۔زوریز نے سالگرہ سے لگلے دن اس کے نام ایک فلیٹ کیا تھا ۔

" میرے لیے یہ تحفہ دنیا کے ہر تحفے سے بڑھ کر ہے اور ویسے یہ بھی اچھا خاصا مہنگا اور خوبصورت ہے۔" وہ اسے دیکھ کر محبت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا ۔

" چلیں چھوڑیں گفٹ کی قیمت کو ۔آپ بتائیں آپ کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے ۔" اس نے پوچھا تھا ۔

" چھوڑو اس بات کو ،کوئی اور بات کرتے ہیں۔" اس نے موضوع بدلنا چاہا ۔

" نہیں مجھے جاننا ہے ،پلیز بتائیں نا ۔" اس نے تین چار بار اصرار کیا تھا تب جا کر زوریز نے زبان کھولی تھی ۔

اس کی خواہش سن کر وہ شرمندہ ہوئی تھی ۔کاش یہ بات اس کے اختیار میں ہوتی ۔

"میں تمہیں اس لیے نہیں بتا رہا تھا۔چھوڑو میں تمہارے ساتھ خوش ہوں اور تم میرے ساتھ خوش ہو۔بس یہ کافی ہے۔" اس نے عمائمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گلٹ سے نکالا۔

عمائمہ جواباً زبردستی مسکرائی تھی اور زوریز نے خود کو کوسا کہ اس نے اپنی خواہش کیوں بتائی۔اس کے بعد وہ ادھر ادھر کی باتیں کر کے اپنی بات کا اثر زائل کرنے کی کوشش کرنے لگا اور وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہوگیا۔

▫▫▫

"مجھے آپ سے ایک اہم بات کرنی ہے۔"انزلہ نے لیپ ٹاپ میں مصروف حسیب احمد سے کہا تھا۔

"بولو،کیا بات ہے؟کیا ابھی تک زوریز تم سے ناراض ہے۔"انہوں نے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں،وہ تو اب راضی ہوگئے تھے۔مجھے کوئی اور بات کرنی تھی۔دراصل میں تسنیم خالہ کے بیٹے شہرام کو پسند کرتی ہوں۔"وہ سر جھکا کر بولی تھی۔

"تو اسے کہو کہ اپنا رشتہ بھیجے۔"انہوں نے کہا۔

" جو کچھ ہوا تھا،اس کے بعد آپ کو اس رشتے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"وہ حیران ہوئی۔

''زوریز شادی کر چکا ہے ،اپنی مرضی کی زندگی گزار رہا ہے اور ویسے بھی میرے لیے تمہاری خوشی سب سے بڑھ کر ہے ۔''انہوں نے صاف گوئی سے کہا تھا ۔

'' وہ رشتہ بھیج دے گا لیکن ایک مسئلہ ہے ۔''باپ کی بات سن کر اس کا حوصلہ بڑھا تھا ۔

''میں نجمہ کو منا لوں گا ۔''

''ممی کا مسئلہ نہیں ،دراصل نتاشا کو طلاق ہوگئی ہے اور خالہ نے یہ شرط رکھی ہے کہ پہلے بھائی نتاشا سے شادی کریں ،اس کے بعد وہ میرا رشتہ مانگیں گی ۔'' اس نے اپنی پریشانی بتائی تھی ۔

'' یہ کیا بات ہوئی ،وہ لوگ ابھی سے شرطیں رکھ رہے ہیں ،بعد میں تو وہ لوگ سر پہ چڑھ جائیں گے ۔''وہ ناگواری سے بولے تھے ۔

''آپ کو لگتا ہے میں بعد میں انہیں ایسا کچھ کرنے دوں گی ۔ابھی چپ رہنا میری مجبوری ہے ،بعد میں میں سب کو دیکھ لوں گی ۔'' انزلہ نے کہا ۔

'' مجھے نہیں لگتا کہ زوریز اس بات کے لیے مانے گا ،اس کے سر پہ عمائمہ کے عشق کا بھوت سوار ہے ۔'' انہوں نے کہا ۔

" مجھے پتا ہے کہ وہ نہیں مانیں گے ،اس لیے تو میں آپ کے پاس آئی ہوں ۔آپ میری اس سلسلے میں مدد کرسکتے ہیں۔" انزلہ نے جواب دیا ۔

" میں کیا مدد کرسکتا ہوں۔"

"آپ عمائمہ سے کہیں کہ وہ یہاں سے چلی جائے اور مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی بات ضرور مانے گی ۔"

" مجھے وہ لڑکی سخت ناپسند ہے ،میں اس سے یہ سب کیسے کہہ سکتا ہوں۔" عمائمہ کے ذکر پہ ان کا حلق کڑوا ہوا تھا ۔

" پلیز آپ کو میری خاطر یہ سب کرنا ہوگا ۔آپ اسے اپنی محبت کا لالچ دیں وہ بھائی کیا دنیا کو بھی چھوڑ دے گی ۔" انزلہ نے کہا تھا ۔

وہ جواباً کچھ نہ بولے ۔ عمائمہ انہیں سخت ناپسندید تھی لیکن انزلہ کی خاطر انہیں یہ کڑوا گھونٹ پینا تھا ۔

▫▫▫

عمائمہ اور زوریز ابراہیم اور نیہا کو لے کر لنچ پہ آئے تھے ۔ حسیب احمد ایک اہم پراجیکٹ پہ کام کررہے تھے ،اس لیے ابھی تک دونوں گھرانے ایک دوسرے کی دعوت نہیں کرسکے تھے ۔آج

عمائمہ کی طبیعت ٹھیک تھی اس لیے زوریز نے لنچ کا پروگرام بنا لیا ۔انھوں نے انزلہ اور نجمہ سے بھی کہا تھا لیکن انہیں شاپنگ پہ جانا تھا تو انھوں نے منع کردیا ۔

کھانا نہایت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا ۔نیہا کو عمائمہ اور زوریز کے چہرے پہ خوشی بہت بھلی لگی تھی اور اس نے دل سے دعا کی تھی کہ یہ خوشی برقرار رہے ۔اس پہ دعا نامی بلا کا سایہ نہ پڑے ۔

کھانے کے بعد وہ لوگ آئسکریم کھا رہے تھے جب دعا اور کنول ریسٹورنٹ میں داخل ہوئیں۔دعا کو کنول کے ساتھ دیکھ کر زوریز حیران رہ گیا ۔

" یہ امی کے ساتھ میری بہن دعا ہے ۔جو ابراہیم اور نیہا کے ساتھ پڑھتی ہے ۔" عمائمہ نے زوریز کو بتایا تھا ۔

زوریز نے حیرت سے نیہا کو دیکھا تھا ۔اسے اب سمجھ آئی تھی کہ دعا تک اس کا نمبر کیسے پہنچ جاتا تھا ۔

نیہا نے شرمندگی سے نظریں چرائی تھی۔

ابراہیم بھی سمجھ گیا تھا ۔اسے بھائی کے سامنے نیہا کی پوزیشن کلیئر کرنی تھی ۔

https://classicurdumaterial.com/

" امی اور دعا سے مل لیں۔" عمائمہ نے آہستگی سے زوریز سے پوچھا تھا ۔امی اور دعا نے انہیں نہیں دیکھا تھا ۔

" چلو ۔" وہ بادل ناخواستہ اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔اسے دعا کو شرم دلانی تھی شاید حقیقت جان کر وہ زوریز کا پیچھا چھوڑ دیتی ۔

" مجھے بڑا ڈر لگ رہا ہے۔زوریز بھائی مجھے غلط سمجھ رہے ہوں گے ،یہ نہ ہو وہ گھر سے کہیں کہ نیہا اچھی لڑکی نہیں ہے ۔اس سے ابراہیم کا رشتہ ختم کردیں ۔" زوریز اور عمائمہ کے جانے کے بعد نیہا پریشانی سے بولی تھی ۔

" پریشان مت ہو ،میں ان سے بات کرو گا ۔تم نے جو بھی کیا انجانے میں کیا اور اپنی دوست کی مدد کے لیے کیا ۔" ابراہیم نے اسے پریشانی سے نکالا تھا ۔

" اور عمائمہ میرے بارے میں کیا سوچے گی ۔" نیہا کو ایک نئی پریشانی لاحق ہوئی تھی۔

"اس کو ہم کچھ نہیں بتائیں گے ۔میں نہیں چاہتا کہ اس حالت میں وہ دعا کے بارے میں سوچ کر پریشان ہو ۔" ابراہیم نے کہا تو نیہا نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔

▫▫▫

عمائمہ اور زوریز کو ایک ساتھ آتے دیکھ کر دعا کے تن بدن میں آگ لگ گئ ۔اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ لوگ بھی اسی ریسٹورنٹ میں ہیں ورنہ وہ کبھی یہاں نہ آتی لیکن زوریز کو ایک دن سچ پتا چلنا تھا بہتر تھا ابھی چل جائے ۔

" کیسے ہیں آپ لوگ ۔" عمائمہ نے دونوں کے پاس آکر محبت سے پوچھا تھا ۔

" ٹھیک ہیں ،تمہارا کیا حال ہے ۔" کنول اسے گلے ملتے ہوئے بولیں تھی، یہ کڑوا گھونٹ انہیں دعا کے لیے پینا تھا ۔

عمائمہ کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی ،پہلی مرتبہ امی سے اسے گلے لگایا تھا ۔

" یہ میرے شوہر ہیں زوریز کمال۔" عمائمہ نے ماں اور بہن سے شوہر کا تعارف کروایا تھا ۔

جبکہ دعا جواب دینے کے بجائے عمائمہ کے ساتھ کھڑے زوریز کو گھور رہی تھی ،زوریز کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھا ،دل کررہا تھا کہ اس بے حیا لڑکی کو کس کے تھپڑ لگائے ۔

" کیسے ہو بیٹا؟آؤ تم لوگ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ ۔" کنول نے خوش اخلاقی دکھاتے ہوئے عمائمہ اور زوریز کو بھی کھانے کی دعوت دی تھی ۔

" ہم لوگ کھانا کھا چکے ہیں دراصل ہم نیہا اور ابراہیم کو کھانے پہ لائے تھے ۔دعا یہ دونوں تمہارے کلاس فیلو بھی ہیں۔" عمائمہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔

دعا کی نظریں ابھی بھی زوریز پہ ٹکی تھیں ۔

" کیسی ہو چھوٹی بہن ۔" زوریز نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا ۔

دعا کے چہرے پہ ناگواری پھیلی تھی ۔

" کچھ دیر بیٹھ جاؤ ۔" کنول نے دعا کو دیکھتے ہوئے اصرار کیا ۔

عمائمہ نے اجازت طلب نظروں سے زوریز کو دیکھا ،ویسے وہ بہت بیٹھ جاتا لیکن دعا کی نظریں ناقابل برداشت ہورہی تھیں۔

" تم بیٹھو ،میں ذرا ابراہیم اور نیہا سے ایک ضروری بات کر لوں۔" وہ دعا کو جتاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

زوریز کی بات سن کر دعا کا چہرہ متغیر ہوا ،کیا وہ لوگ اس کے خلاف پلاننگ کررہے تھے ۔

" تمہاری شادی شدہ زندگی کیسی گزر رہی ہے ۔" دعا نے زوریز کے جانے کے بعد چبھتی ہوئی نظروں سے عمائمہ کو دیکھا تھا۔

" الحمدللہ بہت اچھی ۔" عمائمہ نے مسکرا کر جواب دیا ۔

" تم تو کہتی تھی کہ زوریز تمہیں پسند نہیں کرتا اور نہ ہی تم اسے پسند کرتی ہو پھر سب کچھ اچھا کیسے جارہا ہے ۔" کنول نے پوچھا ۔

" وہ پہلے کی بات تھی ،زوریز مجھ سے محبت کرتے تھے اس لیے انہوں نے رخصتی کروائی تھی اور مجھے بھی وہ بہت عزیز ہیں۔اب تو ہماری فیملی بھی مکمل ہونے والے ہے ۔" عمائمہ نے بتایا تھا ۔

" یہ بچہ کہیں رخصتی سے پہلے کا تو نہیں۔" دعا کے بے باک انداز نے عمائمہ کا چہرہ شرم سے سرخ کیا تھا ۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔" عمائمہ نے سنبھل کر کہا ۔

" ویسے کہاں زوریز اور کہاں تم ،مجھے لگتا ہے کہ وہ یقینا کسی مجبوری کے تحت یہ رشتہ نبھا رہا ہے ۔" دعا نے اپنی کھولن باہر نکالی تھی ۔

"ایسی بات نہیں ہے وہ میرا شوہر ہے میں اچھے سے جانتی ہوں۔"عمائمہ نے ناگواری کنٹرول کرتے ہوئے کہا تھا ۔

پانچ منٹ وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی ۔اس نے ہمیشہ دعا کی جلی کٹی باتیں برداشت کی تھیں لیکن آج جب بات زوریز پہ آئی تھی تو وہ برداشت نہیں کرسکی ۔وہ شخص اس کے بہت اہم ہوچکا تھا وہ کیونکر اس کی برائی سنتی ۔

" تمہیں کیا ضرورت تھی یہ سب کہنے کی ۔" کنول نے عمائمہ کے جانے پہ کہا تھا ۔

"ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر مجھ سے برداشت نہیں ہوا ۔" وہ جوابا بولی ۔

" نیہا نے کہیں ان لوگوں کو سب بتا نہ دیا ہو ۔" کنول پریشانی سے بولیں ۔

" وہ منحوس لڑکی نہ صرف ابراہیم کو بلکہ زوریز کو بھی سب بتا چکی ہے ۔" دعا غصے سے بولی ۔

" پھر اب کیا ہوگا؟ان لوگوں نے یقینا عمائمہ کو بھی بتا دیا ہوگا ۔" کنول نے کہا ۔

" عمائمہ کو کچھ معلوم نہیں ہے اور نہ یہ لوگ بتائیں گے ۔اب بس اس سے میری طرف سے معذرت کرلیجیے گا میں پھر بتاتی ہوں کہ کیا کرنا ہے ۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی ۔

▫▫▫

اتنے دنوں سے تبریز جیل میں تھا ۔صرف صدف ہی اسے ملنے آتی تھیں ،اب وہ بھی بیمار تھی تو تین چار دنوں سے نہیں آرہی تھیں۔اب جا کر اسے احساس ہوا تھا کہ اس سے عمائمہ کے ساتھ کتنا غلط کیا ہے ۔اس معصوم لڑکی پہ ان سب نے ظلم۔و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے تھے ،سب سے زیادہ تو اس نے عمائمہ کے ساتھ برا کیا تھا ۔گھر والوں کو اس کے کھانے پینے سے مسئلہ تھا آج وہ لوگ خود مالی طور پہ کمزور ہو چکے تھے ۔

اور وہ جیل میں سڑ رہا تھاپتا نہیں کب تک جیلین رہتا اسے تو یہ ڈر تھا کہ اگر زوریز نے اس پہ کوئی بڑا کیس ڈال دیا تو اس کی ساری زندگی جیل میں چکی پیستے گزر جائے گی ۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ اب جب ماں آئے گی تو اس۔سے کہے گا کہ وہ عمائمہ سے اس کی طرف سے۔معافی مانگیں۔

▫▫▫

"آپ نے بلایا تھا ابو۔"عمائمہ نے سٹڈی۔روم میں بیٹھے حسیب احمد سے پوچھا تھا۔جب ثوبیہ نے اسے ابو کا پیغام۔دیا تھا تو وہ بہت حیران ہوئی تھی۔

"بیٹھو، تم سے کام ہے۔" انہوں نے اسے سامنے والی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

وہ خوشی سے بیٹھ گئی۔آج ابو کو اس کی یاد کیسے آگئی تھی یقینا انہیں بھی احساس ہوگیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ غلط کررہے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم زوریز سے طلاق لے لو۔" وہ سیدھا مدعے پہ آئے تھے۔

عمائمہ کو ان کی بات سن کر جھٹکا لگا تھا۔

"آپ سب جانتے ہیں،اس کے باوجود بھی ایسے کہہ رہے ہیں۔" وہ حیرت سے بولی۔

"میں تمہاری اور اس بچے کی پرورش کی ساری زمہ داری اٹھانے کو تیار ہوں اگر زوریز طلاق نہیں دیتا تو تم خلع لے لینا۔میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم اس کی زندگی سے دور چلی جاؤ۔" انہوں نے اسے لالچ دیا تھا۔

"اور باپ کی محبت میرے بچے کو کون دے گا؟میں آپ کی یہ بات نہیں مان سکتی۔" وہ نفی میں سر ہلا کر بولی تھی۔

"تم ہمیشہ مجھ سے محبت کا دعوہ کرتی ہو،آج وہ دعوہ سچ ثابت کرنے کا ٹائم ہے،اگر تم نے میری بات مانی تو میں سمجھوں گا کہ واقعی تمہیں مجھ سے محبت ہے۔اس بارے میں سوچو اور مجھے تین دن تک ہاں میں جواب چاہیے۔" وہ حکمیہ لہجے میں بولتے اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کر چکے تھے۔

وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ اس سے یہ کہہ دیں کہ اگر وہ ان سے محبت کرتی ہے تو اپنی جان دیدے لیکن زوریز کو چھوڑنے کو نہ کہیں،وہ کیسے اس شخص کو چھوڑ سکتی تھی جو اس کے لیے بہت اہم ہو چکا تھا۔تین دن بعد بھی اس کا جواب انکار ہی ہونا تھا۔

▫▫▫

زوریز میٹنگ سے فری ہوا تو کافی شاپ چلا آیا۔کافی کا آرڈر لے کر وہ کرسی پہ بیٹھ گیا اور اس دن کے بارے میں سوچنے لگا جب اسے یہ پتا چلا تھا کہ دعا عمائمہ کی بہن ہے۔اس دن نیہا نے اس سے معذرت کی تھی اور بہت سی باتیں جو اسے نہیں معلوم تھی مختصراً بتائی تھیں۔ان تینوں کا یہ پلان تھا کہ عمائمہ کے علم میں لائے بغیر دعا کی عقل ٹھکانے لگانی

ہے ۔اس دن کے بعد حیرت انگیز طور پہ دعا نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا ۔کیا وہ سدھر گئی تھی ؟لیکن یہ ناممکن بات لگ رہی تھی یقیناً وہ کوئی بڑی پلاننگ کررہی تھی ۔

" کیسے ہو زوریز ؟" اپنے آس پاس جانی پہچانی آواز سنائی دی تو وہ خیالات سے باہر نکلا ۔سامنے نتاشا کو دیکھ کر اس کا حلق تک کڑوا ہوگیا ۔کسی زمانے میں اس لڑکی میں اس کی جان بستی تھی لیکن اب وہ اسے زہر لگتی تھی ۔

" کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔" نتاشا نے کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا ۔

" نہیں۔" وہ بنا کسی لحاظ کے بولا تھا ۔

" تم۔بھول رہے ہو کہ ہم کزنز بھی ہیں۔" وہ ڈھٹائی سے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولی تھی ۔

" جی تو کزن صاحبہ آپ کو اڑھائی سال بعد مجھ ناچیز سے کیا کام پڑ گیا ۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا ۔

" جو ہوا اسے بھول جاؤ ۔میں نے تمہارے ساتھ برا کیا تھا میرے اپنے ساتھ برا ہوگیا ۔ایک بیٹا ہونے کے باجود اس گھٹیا آدمی نے مجھے چھوڑ دیا ۔یقین مانو اس سے شادی کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں نے گھاٹے کا سودا کیا تھا ۔تم جیسا چاہنے والا مجھے کہیں بھی نہیں ملا سکتا ۔مجھے

معاف کردو ،میں بہت شرمندہ ہوں۔" وہ مظلوم بنی اپنے دکھڑے رو کر زوریز کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتی تھی ۔

" تمہارے ساتھ جو ہوا ،وہ تمہاری اپنی چوائس تھی ،اور اگر وہ تمہارے ساتھ برا نہ کرتا تو تمہیں اپنی غلطی کا احساس نہ ہوتا اور تم نے ٹھیک کہا کہ تم نے گھاٹے کا سودا کیا تھا ۔تمہیں سودا کرنے کے علاؤہ آتا ہی کیا ہے نتاشا ۔" وہ تیز لہجے میں بولا تھا ۔

" پلیز سب بھول جاؤ ،میں چاہتی ہوں کہ ہم پہلے کی طرح ہوجائیں۔" نتاشا نے نرم لہجہ اپنا کر اسے قابو کرنا چاہا ۔

" میں سب بھول چکا ہوں نتاشا کیونکہ یاد ان کو رکھا جاتا ہے جو اہم ہوتے ہیں۔غیر اہم لوگوں کے رویوں سے ان کے ہونے نہ ہونے سے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا اور جہاں تک بات پہلے جیسے ہونے کی ہے تو جب ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے تو ایسی باتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔تمہاری شادی شدہ زندگی بھلے اچھی نہ ہو لیکن میں الحمدللہ ایک اچھی شادی شدہ زندگی گزار رہا ہوں ۔میرے راستے میں آنے کی یا مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کرنا ،مجھے غیر عورتوں سے بات کرنا پسند نہیں۔" وہ تلخ لہجے میں اسے بہت کچھ باور کراتا کافی کا کپ ہاتھ میں پکڑے وہاں سے چلا گیا تھا ۔

" اس کی اکڑ دیکھ کر لگ رہا ہے کہ یہ تو پگھلنے والا نہیں ،اب شہرام پہ پریشر ڈالنا پڑے گا مجھے سے پہلے شادی کر کے اسے نیچا دکھانا ہے ۔" زوریز کے جانے کے بعد نتاشا نے سوچا تھا ۔

▫▫▫

وہ باپ کے رویے پہ پہلے ہی پریشان تھی جب اس پہ کنول کا فون بم بن کر گرا تھا ۔

" مجھے اب جا کر احساس ہوا ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ بچپن سے لے کر اب تک بہت زیادتی کی ہے عمائمہ ۔جیسے دعا میری بیٹی ہے ویسے ہی تم ہو ۔مجھے معاف کردو عمائمہ ۔" فون کی دوسری طرف کنول کی گلوگیر آواز گونجی تو وہ تڑپ اٹھی ۔

" ایسی باتیں مت کریں امی ۔مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے ۔" اس نے فوراً سے کہا تھا ۔

" مجھے یقین تھا کہ میری بیٹی مجھے معاف کردے گی ۔اس دن دعا نے جو رویہ دکھایا تھا وہ بھی اس پہ شرمندہ تھی ،دراصل کسی اور کا غصہ تم پہ نکل گیا ۔" کنول نے دعا کی طرف سے بھی عمائمہ کا دل صاف کیا ۔

" کوئی بات نہیں ۔"

" میں چاہتی ہوں کہ اب تم میرے ساتھ رہو ،لیکن تمہاری شادی ہوگئی ہے تو یہ تو ناممکن ہے ۔" کنول آہستہ آہستہ مدعے پہ آئی تھیں۔

'' میں آپ سے ہر روز ملنے آؤں گی اور زوریز سے اجازت لوں گی کہ ہفتے میں ایک دن آپ کے گھر رہنے دے ۔'' عمائمہ نے کہا ۔

'' نہیں ،وہ تھوڑی ساری زندگی تمہیں روز مجھ سے ملوانے لاتا رہے گا ۔تم اس طرح کرو کہ زوریز سے طلاق لے لو اور میرے گھر آجاؤ۔ہم سب مل کر رہیں گے ۔'' انہوں نے نارمل انداز میں اتنی بڑی بات کہہ کر اسے حیران کردیا تھا ۔

'' یہ آپ کیسی باتیں کررہی ہیں۔میں انہیں کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔'' وہ حیرت سے بولی ۔

'' تم اگر بچے کے بارے میں پریشان ہو تو بے شک اسے بھی ساتھ لے آنا ۔میں اسے بھی اپنے گھر میں رکھ لوں گی ۔تم آج زوریز سے طلاق لے اور کل میرے گھر شفٹ ہوجاؤ۔'' وہ ایسے کہہ رہی تھیں جیسے یہ بہت آسان کام ہو۔

'' سوری امی میں ایسا نہیں کروں گی ۔'' وہ نفی میں سر ہلا کر بولی تھی ۔اس کا سر چکرا رہا تھا پہلے ابو اور اب پھر امی ،یہ لوگ کیوں اسے اور زوریز کو الگ کرنا چاہتے تھے ۔

'' تم زوریز کو مجھ پہ ترجیح دے رہی ہو عمائمہ ۔'' وہ نم لہجے میں بولی تھیں۔ان کی ایکٹنگ عروج پہ تھی ۔

" ترجیح دینے کی بات نہیں ہے ۔آپ کا اپنا مقام ہے اور ان کا اپنا ۔میں صرف یہ کہہ رہی تھی کہ میں ایسا نہیں کرسکتی وہ میرا شوہر ہے ۔میں اسے نہیں چھوڑ سکتی ۔" اس نے نرم لہجے میں ماں کو سمجھانا چاہا ۔

" تم ٹھنڈے دل سے اس بارے میں سوچو۔میری محبت تمہیں اس صورت میں مل سکتی ہے جب تک زوریز کو چھوڑ دو کیونکہ میں حسیب کو جانتی ہوں کہ وہ تمہیں کبھی بھی مجھ سے ملنے نہیں دے ۔باقی فیصلہ تمہارا ہے ۔میں تین دن بعد تمہیں فون کروں گی ،امید ہے جواب میری توقع کے مطابق ہوگا ۔" وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولیں تھی اور اس کا جواب سنے بغیر فون کاٹ دیا ۔

فون بند ہونے کے بعد وہ سر تھام کر بیٹھ گئی

صبح سے وہ حسیب احمد کی باتوں کو لے کر پریشان تھی اور اب نیا مسئلہ شروع ہوگیا ۔آج کے واقعات نے اسے بہت کچھ باور کروایا تھا ۔

" کن سوچوں میں گم ہو۔" زوریز نے عمائمہ کے برابر میں بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا ۔وہ کمرے میں داخل ہوچکا تھا لیکن عمائمہ کو پتا نہیں چل سکا ۔

" ہاں ،وہ کچھ نہیں ۔آپ کے لیے پانی ڈالتی ہوں۔" وہ چونک کر بولی اور سائیڈ ٹیبل پہ رکھا جگ اٹھانا چاہا ۔

" بتاؤ کیا مسئلہ ہے ؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا تھا ۔اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی کہ کہیں دعا نے تو عمائمہ کے ذہن میں کوئی زہر نہیں ڈال دیا ۔

" کوئی مسئلہ نہیں ہے زوریز ۔میں بالکل ٹھیک ہوں ۔آپ کیوں اتنے پریشان ہورہے ہیں۔" وہ زبردستی مسکرا کر بولی تھی۔وہ یہ بھول گئی تھی کہ زوریز اب اس کا چہرہ پڑھنے کا ہنر جانتا ہے۔

" ایک بات بتاؤ اگر کوئی تمہیں یہ کہے کہ زوریز کو چھوڑ دو تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گی ۔" اس نے پوچھا تھا اور جانچتی نظروں سے عمائمہ کو دیکھا تھا۔

عمائمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

" سچ کہہ رہی ہو؟" زوریز کو جیسے یقین نہیں آیا تھا ،کیا وہ اس کے لیے اس کے ماں باپ سے زیادہ اہم ہوچکا تھا ۔

" ہاں ،کوئی پاگل ہی ہوگا جو اپنی محبت کو چھوڑے گا ۔"عمائمہ نے سر جھکا کر کہا تھا ۔

" کیا کہا ؟دوبارہ کہنا ۔" وہ بے یقینی سے بولا تھا ۔

''آپ نے اپنی سالگرہ والے دن کہا تھا کہ آپ کی خواہش یہ ہے کہ مجھے بھی آپ سے محبت ہو ۔آج مجھے احساس ہوا ہے کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ کے بنا دینے کا تصور بھی نہیں کرسکتی ۔'' وہ دل کی بات لبوں پہ لائی تھی ۔آج ماں اور باپ کی شرائط سن کر اسے پتا چلا تھا کہ وہ زوریز سے محبت کرتی ہے اور اس کے بنا وہ ادھوری ہے ۔

'' میں کب سے ان لفظوں کو سننے کے لیے ترس رہا تھا۔ مجھے اپنی خوش نصیبی پہ یقین نہیں آرہا ۔'' وہ اس کے ہاتھ تھامتا پرجوش لہجے میں بولا تھا ۔

''آپ اتنے اچھے ہیں ،ایسے کیسے ہوسکتا ہے کہ مجھے آپ سے محبت نہ ہوتی ۔'' وہ مسکرا کر بولی تھی ۔آنکھوں میں چمک تھی ۔

'' مجھے معتبر کرنے کے لیے شکریہ ۔'' وہ خوشی سے بولا تھا۔

''آج کہیں باہر کھانا کھانے جائیں ۔'' اس نے زندگی میں پہلی بار زوریز سے باہر جانے کی فرمائش کی تھی ۔وہ اس ٹینشن ذدہ ماحول سے باہر نکلنا چاہتی تھی۔

'' ہاں کیوں نہیں۔ تم تیار ہو پھر نکلتے ہیں۔'' وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا ۔

عمائمہ نے ساری فضول سوچوں کو ذہن سے جھٹک کر زوریز کے ساتھ بھرپور وقت گزارا تھا ۔

□□□

" اس کا دماغ چل گیا ہے ،وہ اپنی اوقات بھول گئی ہے ۔آپ اس پہ پریشر ڈالیں۔میں چاہتی ہوں اس بچے کے دنیا میں آنے سے پہلے وہ دونوں الگ ہوجائیں۔" دعا غصے سے بولی تھی۔

" اچھا تم غصہ مت کرو ۔میں نے اس سے بات کی ہے ،مجھے یقین ہے تین دنوں میں اس کا جواب ہاں میں ہوگا ۔" انہوں نے دعا کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا ۔

" میں بتا رہی ہوں اگر اس نے انکار کیا تو میں اس کی جان لے لوں گی ۔اس کے بعد بھلے میں جیل میں چلی جاؤں ،زوریز میرا نہیں ہوسکا تو میں اسے عمائمہ کا بھی نہیں ہونے دوں گا ۔" دعا نے جنونی انداز میں کہا تھا۔

" پریشان مت ہو ،فیصلہ تمہاری مرضی کا ہوگا ۔اسے گھر بلا کر میں جذباتی طور پہ اتنا بلیک میل کروں گی کہ اس کے پاس میری بات ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا ۔" انہوں نے جواباً کہا تھا۔

دعا نے جواباً اثبات میں سر ہلایا تھا۔اس نے اتنے دنوں سے زوریز کے ساتھ رابطہ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ ایک بڑا دھماکہ کرنا چاہتی تھی ۔وہ چاہتی تھی کہ زوریز کے پاس اس کا ہونے کے علاؤہ کوئی چارہ نہ ہو ۔

▫▫▫

وہ آج زوریز کے ساتھ شاپنگ پہ آئی تھی ،اپنے کپڑے خرید کر وہ بچوں والی شاپ پہ آئی ۔پہلی بار اس ایسی بڑی شاپ دیکھی تھی ۔اتنی چیزیں دیکھ کر وہ پرجوش ہوگئی تھی ،ہر چیز اسے پسند آرہی تھی ،اسے اب سمجھ آئی کہ زوریز کیوں اتنی چیزیں لے کر آتا ہے ۔اپنی اولاد انسان کو بہت عزیز ہوتی ہے ،اور اس کا دل چاہتا ہے کہ وہ اس کے قدموں میں دنیا کی ہر خوشی ڈھیر کردے ۔اس نے اور زوریز نے بچے کے لیے بہت سی چیزیں خریدیں تھی ۔

شاپنگ سے واپسی پہ ان دونوں نے لنچ کیا ۔اور پھر گھر آگئے ۔

" بھئی میرا بیٹا تو شادی کے بعد بڑا مصروف ہوگیا ہے ۔" لاونج میں بیٹھی نجمہ نے اسے چھیڑا تھا ۔وہ زوریز کو اس طرح خوش دیکھ کر خوش تھی پھر زوریز اور انزلہ کی بھی دوستی ہوگئی تھی تو انہیں عمائمہ سے بھی کوئی شکایت نہیں تھی ۔

عمائمہ پریشان ہوگئی تھی ۔کیا اس بات کا الزام بھی اسے دیا جاتا ۔

" ایسی بات نہیں ہے ۔آپ جانتی ہیں آفس سے آکر میں سب سے پہلے آپ کے پاس آتا ہوں اور روز آ کے ساتھ وقت گزارتا ہوں ۔" زوریز نے فوراً سے صفائی دی تھی

" میں مذاق کررہی تھی ۔مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں ہے ۔" وہ جواباً مسکرا کر بولیں تو عمائمہ مطمئن ہوئی ۔

" میں کمرے میں چیزیں رکھ کر آتا ہوں پھر باتیں کرتے ہیں۔ میں واپس آتا ہوں تو تم جا کر آرام کر لو تھک گئی ہوگی ۔" زوریز نے کہا۔

" مجھے ہمیشہ لگتا تھا کہ زوریز اب کبھی خوش نہیں رہ سکے گا ،لیکن تمہارا شکریہ کہ تم نے میرے بیٹے کو پھر سے خوش رہنا سکھا دیا ۔" انہوں نے زوریز کے جانے کے بعد عمائمہ سے کہا تھا ۔

"آپ کا بھی شکریہ کہ آپ نے مجھے قبول کر لیا ۔" اس نے جواب دیا تھا تب ہی حسیب احمد لاونج میں داخل ہوئے ،انہیں دیکھ کر اسے یاد آیا کہ ان کو کل جواب دینا ہے ۔

□ □ □

" انزلہ تم جتنی دیر کرو گی ،ہمارے درمیان اتنے ہی فاصلے بڑھیں گے ۔کیا انکل نے ابھی تک عمائمہ سے دوبارہ بات نہیں کی ۔" فون پہ شہرام نے انزلہ سے کہا تھا ۔اس پہ نتاشا اور امی کا بہت پریشر تھا ،اور وہ خود بھی اس کھیل سے تنگ آچکا تھا ۔

"آج وہ بات کریں گے ،تم حوصلہ رکھو اور مجھے تم سے زیادہ جلدی ہے ۔میرا بس چلے تو ابھی اسے ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے نکال دوں۔" انزلہ نے کہا تھا ۔

" تم ابھی انکل کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمائمہ سے بات کریں ۔آج ہی فیصلہ ہوجائے تو اچھی بات ہے ۔" شہرام نے کہا اور فون بند کردیا ۔وہ سیدھا باپ کے کمرے میں پہنچی تھی ۔وہ اس وقت اکیلے تھے ۔

" عمائمہ سے بات کی ہے آپ نے ۔" انزلہ نے کہا تھا ۔

" ابھی میں تھوڑا مصروف ہوں پھر بات کرتا ہوں ۔" انہوں نے فائل دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔

" اس کو رکھیں۔ اور اس سے ابھی بات کریں۔شہرام پہ اس کے گھر والوں کا پریشر ہے وہ لوگ جلد از جلد نتاشا کی شادی زوریز بھائی سے کرنا چاہتے ہیں۔نتاشا کی شادی ہوگئ تب ہی میرا اور شہرام کا راستہ کلیئر ہوگا ۔آپ عمائمہ سے کہیں کہ وہ آج ہی بھائی سے طلاق لے ۔" انزلہ نے ان کے ہاتھ سے فائل لیتے ہوئے کہا تھا ۔

" مجھے اس کے تیور دیکھ کر نہیں لگتا کہ وہ مانے گی۔اسے عزت سے اس گھر میں رہنے کا موقع مل رہا ہے وہ کیوں اس گھر کو چھوڑ کر جائے گی ۔" انہوں نے اپنا اندازہ بتایا تھا ۔

" توآپ اسے جذباتی طور پہ بلیک میل کریں ۔اسے کہیں کہ آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا ہے ،آپ اسے اپنی بیٹی بنانے کو تیار ہیں لیکن وہ آپ کو صرف بیٹی کے روپ میں قبول ہے زوریز کی بیوی

کی نہیں ۔کیونکہ زوریز پہلے کسی اور لڑکی سے محبت کرتا تھا اور اب اس سے محبت کا دم بھر رہا ہے ۔وہ ایک جھوٹا شخص ہے ۔اس طرح کی باتیں کر کے اسے جذباتی طور پہ بلیک میل کریں ۔وہ فوراً آپ کی بات مان جائے گی ۔" انزلہ نے انہیں عمائمہ کو گھر بدر کرنے کا طریقہ بتایا تھا ۔

" ویسے میرا دل تو نہیں ہے لیکن تمہاری خاطر میں یہ کڑوا گھونٹ بھر لوں گا لیکن میں اسے بیٹی کا مقام نہیں دوں گا ۔" اس نے بے دلی سے ہامی بھری تھی ۔

" تو جب ہمارا کام نکل جائے گا تو ہم تھوڑی اسے اپنے ساتھ رکھیں گے ۔اسے اپنی زندگی سے کہیں دور چھوڑ آئیں گے ۔" انزلہ نے جوابا سفاکی سے کہا تھا ۔

حسیب احمد نے اس کی بات کی تائید کی تھی ۔

▫▫▫

"آپ نے اسے آج یہاں سے جانے نہیں دینا ،یہاں بیٹھے بیٹھے اسے زوریز سے طلاق دلوانی ہے ۔میں بتا رہی ہوں میں اتنے عرصے سے زوریز کے پیچھے خوار ہو رہی ہوں ،تب مجھے اتنی پریشانی نہیں ہوئی لیکن جب سے مجھے پتا چلا ہے وہ اس لڑکی کا شوہر ہے ، مجھ سے اب بالکل بھی برداشت نہیں ہو رہا ۔آپ اسے طلاق دلوائیں تاکہ میرا راستہ ہموار ہو ۔" دعا نے ماں کو نصیحت کی تھی ۔

" تم اس کی فکر مت کرو ۔میں اسے جذباتی طور پہ اتنا بلیک میل کروں گی کہ اس کے پاس میری بات ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا ۔" انہوں نے دعا کو تسلی دی تھی ۔

دروزے کے باہر کھڑی عمائمہ نے بمشکل خود کو گرنے سے روکا تھا ۔آج اس کے لیے آگاہی کا دن تھا ۔

یہاں آنے سے پہلے وہ نجمہ کو یہ بتانے کے لیے کہ وہ ماں کے گھر جارہی ہے آئی تھی وہاں پہ حسیب اور انزلہ کی باتوں نے اسے تکلیف میں مبتلا کر دیا اور یہاں ماں اور بہن کی اصلیت جان کر اسے دکھ ہوا تھا ۔

اس کے ماں اور باپ کو اپنی دوسری اولادوں کی خوشی کی فکر تھی ، عمائمہ کیا چاہتی تھی ،اس کے کیا مسائل تھے انہیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی ۔

اس کا دل کررہا تھا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کہیں چلی جائے ۔اس کی بہنوں اور والدین کی خوشیاں اس کے زوریز جو چھوڑنے سے مشروط تھیں تو کیا اسے ان کی بات مان کر انہیں خوش کرنا چاہیے تھا ۔شاید اس طرح وہ لوگ اس کی قدر کرنے لگ جائیں ۔

▫▫▫

" عمائمہ کدھر ہے ۔" زوریز نے لاونج میں بیٹھی نجمہ اور حسیب سے پوچھا تھا ۔وہ ابھی آفس سے واپس آیا تھا اور پھر اپنے کمرے میں گیا تھا ۔

" کمرے میں ہوگی ۔" ٹی وی دیکھتی نجمہ نے جواب دیا تھا ۔

" کمرے میں نہیں ہے ۔" اس نے بتایا ۔

" فون کر لو یہاں کہیں ہوگی ۔وہ آج دوپہر سے کمرے سے نہیں نکلی ۔" نجمہ نے بتایا۔

" میری بھی اس سے دوپہر میں بات ہوئی تھی اور ابھی اس کا فون آف ہے ۔اور وہ دوپہر سے غائب ہے اور آپ لوگوں نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ وہ کمرے میں ہے یا نہیں ۔" زوریز کو تپ چڑھی تھی ۔

" کیا ہوگیا ہے۔ادھر ہی ہوگی اس نے کہاں جانا ہے ۔" حسیب احمد نے ناگواری سے کہا جبکہ نجمہ پریشان ہوگئیں ،انہوں نے سوچا کہ شاید عمائمہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور وہ آرام کررہی ہے ۔یہ ان کی غفلت تھی کہ انہوں نے جا کر اسے چیک نہیں کیا ۔

" کیا مطلب ادھر ہوگی ،پورا گھر چھان مارنے کے بعد میں آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ حسیب انکل آپ نے تو اسے کچھ نہیں کہا ،جس کی وجہ سے وہ گھر چھوڑ گئی ہے ۔" زوریز نے مشکوک نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا ۔مجھے وہ سخت زہر لگتی ہے ،مجھے کیا ضرورت ہے اس سے بات کرنے کی ۔" وہ بگڑ کر بولے تھے ۔انہیں بھی اب شک پڑ گیا تھا کہیں عمائمہ نے ان کی بات ماننے کے لیے تو گھر نہیں چھوڑ دیا تھا ۔

"اس گھر میں آپ کو ہی اس سے سب سے زیادہ مسئلہ ہے۔میں بتا رہا ہوں اگر وہ نہ ملی اور اس کے پیچھے آپ ہوئے تو پھر آپ کا پہلی بار زوریز کمال سے واسطہ پڑنے والا ہے ۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولتا حسیب احمد کو آگ لگا گیا تھا ۔

"ہو سکتا ہے اپنی ماں کی طرف گئی ہو۔وہاں سے پتا کر لو ۔" نجمہ نے کہا۔

"وہاں ہی جا رہا ہوں اور دعا کیجیے گا وہ وہاں ہو ورنہ میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا۔" اس نے حسیب احمد کو جتاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔

"آپ نے اسے کچھ کہا تو نہیں ہے ۔آپ کو پتا ہے اس کی کیا کنڈیشن ہے ۔" نجمہ نے فکرمندی سے پوچھا تھا ۔

"اس کا تو دماغ چل گیا ہے کیا تمہارا بھی چل گیا ہے ۔مجھے اگر اسے بھیجنا ہوتا تو پہلے ہی بھیج دیتا اور مجھ سے کوئی اس ٹاپک پہ بات نہ کرے ۔" وہ غصے سے بولے اور وہاں سے چلے گئے۔

پیچھے نجمہ فکرمند ہوگئیں اور دعائیں کرنے لگی کہ عمائمہ مل جائے ورنہ زوریز اور ابراہیم نے سارا الزام حسیب احمد پہ لگانا تھا ۔

آدھے گھنٹے بعد زوریز کی کال آئی کہ عمائمہ وہاں بھی نہیں ہے ۔وہ اب صحیح معنوں میں پریشان ہوچکی تھیں اور آنے والے وقت کا سوچ کر ان کے پسینے چھوٹ رہے تھے ۔

▫▫▫

" یہاں بھی نہیں آئی اور گھر پہ نہیں ہے ۔پھر یہ عمائمہ کدھر گئی ہے ؟" کنول نے حیرت سے کہا تھا ۔ابھی زوریز ان کے گھر سے گیا تھا اور اچھا خاصا دھمکا کر گیا تھا کہ اگر عمائمہ کی گم شدگی کے پیچھے ان کا ہاتھ ہوا تو وہ اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا ۔

" مجھے کیا پتا ،اسے کہیں سے ڈھونڈ کر لائیں اور زوریز سے طلاق دلوائیں ۔" دعا بیزاری سے بولی ۔پہلی بار زوریز کمال کو اپنے گھر دیکھ کر اسے لگا اس کی کوششیں رنگ لے آئی ہیں لیکن وہ تو اس تھرڈ کلاس عمائمہ کے لیے آیا تھا۔

" کہیں اس نے ہماری باتیں سن تو نہیں لی تھیں کیونکہ ان کے ڈرائیور نے کہا ہے کہ وہ عمائمہ کو یہاں چھوڑ کر گیا تھا ۔" کنول کو نئی فکر لاحق ہوئی ۔

" ان کا ڈرائیور جھوٹ بول رہا ہے ۔آپ نے اپنے چوکیدار سے پوچھا ہے ،اس کا کہنا ہے کہ عمائمہ یہاں نہیں آئی ۔پر سوچنے والی بات ہے وہ کدھر گئی ۔اس منحوس ماری نے کہیں جانا

تھا تو کم از کم طلاق لے کر جاتی۔ ایسے ہی منہ اٹھا کر چلی گئی ہے ۔" دعا کو نئے سرے سے عمائمہ پہ غصہ آیا تھا ۔

" اچھا تم پریشان نہ ہو،ہوسکتا ہے وہ اپنے گھر ہو ،میں پتا کرتی ہوں اگر وہ دو تین دنوں تک نہیں آتی تو تم زوریز سے فون پہ روابط بڑھاؤ اور اسے اپنا بنانے کی کوشش کرو تاکہ عمائمہ جس دن واپس آئے تو زوریز اسے چھوڑ دے ۔ میں اسے جانتی ہوں ، وہ واپس تو آئے گی کیونکہ اس کے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اور وہ کسی دارالامان میں اتنے دن نہیں رہ سکتی ۔" کنول یقین سے کہتے ہوئے یہ بھول گئی کہ دوسری بھی ان کا اپنا خون ہے وہ کیسے اسے برباد کرنے کے طریقے سوچ سکتی ہیں۔

دعا نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔اسے یقین تھا کہ اس بار وہ ضرور کامیاب ہوگی ۔

▫▫▫

"چوکیدار کے مطابق وہ عصر ٹائم گھر سے نکلی تھیں۔اور اس کے بعد وہ واپس نہیں آئی ۔ڈرائیور کا کہنا ہے کہ اس نے آپی کو کنول کے گیٹ کے پاس اتارا تھا جبکہ ان کا کہنا ہے وہ یہاں نہیں آئی ۔پھر وہ کدھر گئی ہیں۔" ابراہیم نے فکرمندی سے گھر کے ایک ایک فرد کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا ۔

جبکہ زوریز فون پہ عمائمہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کررہا تھا ۔وہ دونوں عمائمہ کو ڈھونڈنے کے چکر میں رات کے بارہ بجے گھر آئے تھے ۔

" تو ہمیں کیا پتا وہ کدھر ہے ۔ہوسکتا ہے کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہو۔" انزلہ ناگواری سے بولی ۔یہ تفشیش اسے بہت بری لگی تھی ۔

" بکواس بند کرو ،منہ توڑ کر ہاتھ میں پکڑا دوں گا ۔" زوریز بھڑک کر بولا تھا ۔

انزلہ ڈر کر چپ ہوگئی ۔ابراہیم کو تو وہ کسی خاطر میں نہیں لاتی تھی لیکن زوریز سے وہ ڈرتی تھی ۔

" تم اپنی زبان کو لگام دو ورنہ کاٹ دوں گا ۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی سے ایسے بات کرنے کی ۔" حسیب احمد غصے سے بولے تھے ۔

نجمہ سر تھامے بیٹھی تھیں یہاں پہ معاملہ گھمبیر تھا اور یہ لوگ لڑ رہے تھے ۔

" اچھا یہ آپ کی بیٹی ہے اور عمائمہ کو آپ نے کچرے سے اٹھایا تھا ۔جب آپ وہ شادی نبھانا نہیں چاہتے تھے تو کیوں اس کو دنیا میں لے کر آئے۔آپ دونوں خود غرض انسان تو اپنی زندگی میں مگن ہیں لیکن آپ کی وجہ سے اس نے کتنی تکالیف برداشت کی ہیں یہ آپ لوگوں کو نظر نہیں آتا ۔" زوریز تیز لہجے میں بولا تھا ۔اس کی ماتھے کی رگیں پھول چکی تھیں۔

" میرا اس کے ساتھ کیسا رویہ ہے اور کیوں ہے میں تمہیں اس بارے میں جواب دہ نہیں ہوں لیکن تمہیں انزلہ سے ایسے بات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔" ان کا تنفس بھی تیز ہوا ۔

" بس کردیں ڈیڈ ،آخر کب آپ یہ تفریق کرنا چھوڑیں گے ،کب آپ کو احساس ہوگا کہ آپ غلط تھے ،تب جب آپ ہم دونوں پہ کوئی مصیبت دیکھیں گے ۔" ابراہیم نے تاسف بھری نظروں سے باپ کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

" سوچ سمجھ کر بولا کرو ۔" نجمہ کے کلیجے پہ ہاتھ پڑا تھا ۔

" میں تم لوگوں کی فضول بکواس سننے کے لیے نہیں بیٹھا ۔ہمارا سر کھانے کے بجائے اس کو جا کر ڈھونڈو اگر زندہ سلامت ہے یا اپنی مرضی سے نہیں گئی تو مل جائے گی ۔" حسیب احمد غصے سے کہتے ہوئے اٹھے تھے اور انزلہ کو بھی ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

" وہ تو ان شاءاللہ مل جائے گی لیکن شاید آپ کو توبہ اور معافی کی توفیق نہ ملے ۔" زوریز سرد لہجے میں بولا تھا اور گھر سے باہر چلا گیا ۔

" سچ بتائیں آپ نے تو اسے کوئی قسم وغیرہ دے کر جانے کو نہیں کہا تھا۔ " ابراہیم کے بھی گھر سے جانے کے بعد نجمہ نے ان سے سنجیدگی سے پوچھا تھا ۔

"تمہارا دماغ چل گیا ہے ۔مجھے کیا ضرورت ہے اسے کچھ کہنے کی اور مجھ سے اب اس ٹاپک پہ کوئی بات نہ کی جائے ورنہ میں بہت بری طرح پیش آؤں گا ۔" حسیب احمد نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا تھا ۔

ایک گھنٹے بعد ابراہیم واپس آیا تھا جبکہ زوریز ساری رات واپس نہیں آیا ۔ صبح آکر اس نے نجمہ یہ پژمردہ سنایا تھا کہ عمائمہ ابھی تک نہیں ملی ۔

▫▫▫

"آپ جانتی ہیں کہ سٹریس آپ کے لیے اور آپ کے بچے کے لیے کس قدر نقصان دہ ہے ۔پھر بھی آپ سٹریس لے رہی ہیں۔یہ میری طرف سے لاسٹ وارننگ ہے ،کیونکہ اس کے بعد مزید سٹریس آپ کے بچے کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے ۔" ڈاکٹر نے سخت لہجے میں سرخ آنکھیں لیے بیٹھی عمائمہ سے کہا تھا ۔

"آئندہ ایسا نہیں ہوگا ۔" اس نے کہا۔

"آپ کیوں خود غرض لوگوں کے لیے خود اور اپنے بچے کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔" نیہا نے دکھ بھرے لہجے میں کہا تھا ۔

" بس یہ آخری سوگ تھا جو میں نے منایا ہے ،اب ان لوگوں کی وجہ سے میں کبھی نہیں روؤں گی ۔میں نہیں چاہتی کہ ان خود غرض لوگوں کی وجہ سے میرا بچہ ضائع ہو ۔" عمائمہ مضبوط لہجے

میں بولی تھی ۔آج ہوئے واقعات نے اس کا ایک لمحے میں دل بدل دیا تھا ۔جو والدین اس سے بے پناہ نفرت کرتے تھے آج اس کا دل ان کی محبت سے خالی تھا۔

" یہ بہت اچھی بات ہے ،جب ہم خود غرض لوگوں کی فکر کرنا چھوڑتے ہیں تب انہیں ہماری قدر آتی ہے ۔" نیہا جواباً بولی تھی ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پھر کہا

" تمہارا بہت بہت شکریہ کہ تم نے میرا خیال رکھا اور میرے لیے ڈاکٹر کو بلایا ۔"

" ایسی باتیں کر کے مجھے شرمندہ نہ کریں ۔جیسے آپ ابراہیم کی بہن ہیں ویسے ہی میری بھی بہن ہیں۔" نیہا نے جواباً کہا تھا۔

▫▫▫

" یہ تو بہت اچھی بات ہے خس کم جہاں پاک ۔" انزلہ کی بات سن کر شہرام نے خوشی سے کہا تھا ۔

" کہاں اچھی بات ہے ،آج تیسرا دن ہے بھائی اس کو پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہیں ،انہیں کسی چیز کا ہوش نہیں ہے ۔ساری رات وہ گھر سے باہر رہتے ہیں ۔سڑکوں کی خاک چھانتے رہتے ہیں ،ابراہیم کی بھی کچھ ایسی حالت ہے ۔مجھے اپنے بھائیوں کو یوں اس کے لیے پریشان دیکھ کر بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا ۔" انزلہ نے منہ بنا کر کہا۔

" ایک رات بھی شریف عورت گھر سے باہر رہے تو مرد اسے قبول نہیں کرتا ،اسے تو پھر تین دن ہوگئے ہیں ۔یہ ہی وقت ہے جب تم زوریز کی برین واشنگ کرسکتی ہو۔میں بھی نتاشا سے بات کرتا ہوں ،وہ بھی زوریز کو سمجھائے گی۔ عمائمہ اب کہاں پاکدامن رہی ہوگئی باہر اتنے بھیڑئیے ہیں جو اکیلی عورت کو نوچنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوتے ہیں۔" شہرام نے کہا تھا ۔

" اچھا میں ان سے بات کروں گی اور تم بھی خالہ سے بات کرو وہ تو ہمارے گھر آتی ہی نہیں ہیں۔وہ چکر لگائیں امی سے ہمدردی جتائیں ،تب جا کر امی کو لگے گا کہ بہن کو ان کا احساس ہے اور وہ پھر میرا اور تمہارا ، نتاشا اور بھائی کا رشتہ کرنے پہ رضامند ہوں گی ۔ابو کا کوئی مسئلہ نہیں ہے میری خاطر انھوں نے عمائمہ کو اس گھر سے جانے کو کہہ دیا تھا ۔" انزلہ بولی اور پھر سامنے کھڑی نجمہ کو دیکھ کر اس کو چپ لگ گئی ۔

" چلو میں ان سے بات کروں گا ، تم بھی اس پلان پہ کام شروع کردو ، کل بات کرتے ہیں ابھی میں آفس میں ہوں ۔" شہرام نے جواب دیا اور اس کی بات سنے بغیر فون بند کردیا ۔

" مجھے ایک ایک لفظ جاننا ہے ۔" نجمہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھیں ۔

انزلہ اپنی آگے پیچھے دیکھے بغیر بولنے کی عادت کو کوستے ہوئے نجمہ کو سب بتاتی چلی گئی ۔

نجمہ بے یقینی سے انزلہ کو دیکھ رہی تھی ،وہ کب اتنی بڑی ہوگئی انہیں پتا نہیں چلا اور اتنی سی عمر میں کیا کیا کام کررہی تھی ۔

" ڈیڈ نے اسے تین دن کا ٹائم دیا تھا جیسے ہی وہ ٹائم پورا ہوا وہ گھر سے چلی گئی ۔مجھے نہیں لگتا کہ وہ واپس آئے گی ۔ میں شہرام سے بہت محبت کرتی ہوں اور وہ میرا اسی صورت ہوسکتا ہے جب نتاشا اور بھائی کی شادی ہوگئی ۔کچھ دن دیکھنے کے بعد آپ بھائی کو سمجھانے کی کوشش کریں۔" انزلہ نے کہا ۔

" تم نے یہ سوچا بھی کیسے کہ میں تمہاری اس گھٹیا خاندان میں شادی کروں گی اور ان لوگوں کو شرم نہ آئی یہ سب کہتے ہوئے ۔پہلے میرے بیٹے کی زندگی برباد کی ،اسے خون کے آنسو رلایا اور اب اپنا تھوکا چاٹنے آگئی ۔وہ لوگ سونے کے بھی بن کر آجائے تب بھی میں تم دونوں کا وہاں رشتہ نہیں کروں گی ۔

اور تمہیں شرم نہ آئی اس عمر میں یہ حرکتیں کرتے ہوئے ۔ان خود غرض لوگوں نے تمہارے بھائی کا جو حال کیا تھا اس کے بعد بھی تم ان سے امید لگا کر بیٹھی ہو ۔میرے جیتے جی یہ ہونا ممکن نہیں ہے ۔اور تمہارے باپ کی تو میں کلاس لیتی ہوں ،اپنی سگی اولاد کی خوشیوں کو دیکھا اور میرا بیٹا جسے دو اڑھائی سالوں بعد ہنسنا نصیب ہوا اس سے اس کی خوشی چھین لی ۔ میں

نہ تمہیں معاف کروں گی اور نہ حسیب کو ۔'' نجمہ غصے سے سرخ ہوتے ہوئے بولنا شروع ہوئی اور ساری بھڑاس نکال دی ۔

''لیکن میں شہرام سے محبت کرتی ہوں ۔اس میں میرا کیا قصور ہے کہ نتاشا اس کی بہن ہے۔'' وہ ممنا کر بولی ۔ نجمہ کو کم غصہ آتا تھا جب آتا تھا تو اگلا پچھلا لحاظ بھول جاتی تھیں ۔

''اگر اسے تم سے محبت ہے تو اپنی ماں کو بتائے کہ نتاشا اور زوریز کی شادی ہونا ناممکن ہے وہ مجھ سے تمہاری اور شہرام کی شادی کی بات کرے ۔'' وہ غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولیں۔وہ اپنی بہن کو اچھے سے جانتی تھیں اور انہیں ساری بات سمجھ آگئی تھی بس انزلہ کو سمجھانا باقی تھا ۔

'' ٹھیک ہے ،تھینک یو ۔'' وہ خوشی سے بولی ۔

نجمہ اس کی خوشی کو اگنور کرتی ،اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

◘◘◘

''آپ کو کیا لگتا ہے میں انزلہ کی خوشی کی خاطر اپنی بیوی کو بھول جاؤں گا اور نتاشا کو اپنا لوں گا تو یہ آپ کی بھول ہے ۔مجھے اپنی ماں کے بعد اگر کوئی عزیز ہے تو وہ عمائمہ زوریز ہے ۔'' زوریز حسیب احمد کے آگے تن کر کھڑا تھا ۔یہ بات کچھ دیر پہلے اسے نجمہ نے بتائی تھی ۔

" اور میں بھی اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے ہر حد تک جاؤں گا ۔" حسیب احمد جواباً بولے تھے اور ایک غصے بھری نگاہ نجمہ پہ ڈالی جو ان سے لڑنے کے بعد زوریز کو سچ بتا چکی تھیں ۔

" ہاں جا کر ان خودغرض لوگوں سے اپنی بیٹی کی خوشیوں کی بھیک مانگیے ،میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا ۔

" تم میری نہیں اپنی کامیابی کی فکر کرو،اتنے دن ہوگئے ہیں اور تمہاری بیوی کا کچھ اتا پتا نہیں۔" انہوں نے بھی جواباً طنز کیا تھا ۔

"آپ اس بارے میں پریشان نہ ہوں اور اپنی آخرت کی فکر کریں ۔ عمائمہ کے ساتھ جو آپ نے زیادتیاں کی ہیں ،ان پہ اگر اس نے آپ کو معاف نہ کیا تو آپ کیا کریں گے ۔" اس نے انہیں شرمندہ کرنا چاہا ۔

" جاؤ یہاں سے میرا دماغ مت کھاؤ ۔" حسیب احمد بیزاری سے بولے تھے۔وہ زوریز کے ساتھ زیادہ بحث کر کے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتے تھے ۔ عمائمہ تو شاید واپس نہ آئے لیکن ان لوگوں کو ساتھ رہنا تھا ۔

زوریز نے ایک سخت نظر اس بے حس شخص پہ ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گیا ۔

"مجھے تم سے اس بچگانہ حرکت کی امید نہیں تھی اگر زوریز تمہارا بیٹا ہے تو انزلہ بھی تمہاری بیٹی ہے ۔کیسے تم دونوں میں تفریق کرسکتی ہو۔" وہ سخت لہجے میں نجمہ سے بازپرس کرنے لگے ۔

"اور جو آپ نے اپنی تفریق کے چکر میں میری بیٹے کی زندگی سے عمائمہ کو نکال دیا ۔اسے پھر سے صفر پہ لا کھڑا کیا وہ؟" انہوں نے تیز لہجے میں استفسار کیا تھا ۔

"میں نے جو کیا سب کی بھلائی کے لیے کیا ۔ عمائمہ کی اس گھر میں کبھی جگہ نہیں بن سکتی تھی وہ بس وقتی طور پہ یہاں تھی۔" اس مرتبہ حسیب نے نرم لہجہ اپنایا تھا ۔

"وہ آپ کے لیے وقتی طور پہ ہوگی حسیب ،وہ میرے بیٹے کے لیے پوری زندگی تھی۔ میں آپ کی طرح ایک اولاد کو دوسری اولاد پہ ترجیح نہیں دے سکتی ۔" نجمہ نے جواب دیا ۔

"اب تم انزلہ کو شہرام کے لیے انکار کر کے یہ ہی کررہی ہو۔" انہوں نے جتایا تھا ۔

"میں نے انزلہ کو کہا ہے کہ آپا بغیر کسی شرط کے شہرام کا رشتہ مانگیں تو انکار نہیں کروں گی،اتنا وہ مرد کا بچہ ہے تو اپنی ماں کو منا کر دیکھائے ۔" ان کا انداز چیلنج کرنے والا تھا ۔

"وہ میرا اور انزلہ کا مسئلہ ہے ۔تم زوریز کو سمجھانا کہ وہ رنگ میں بھنگ نہ ڈالے ۔" وہ مطمئن ہو کر بولے تھے ۔

نجمہ نے استہزایہ نظروں سے حسیب احمد کو دیکھا تھا وہ اور انزلہ کس قدر خوش فہم تھے۔

□□□

" کیا سوچ رہی ہیں۔" ابراہیم نے عمائمہ کو دودھ کا گلاس دیتے ہوئے پوچھا تھا۔

" کچھ نہیں بس اپنے خود غرض رشتوں کے بارے میں سوچ رہی ہوں ۔جن کو میرے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔" وہ دکھی لہجے میں بولی تھی۔

" جن لوگوں کو فرق نہ پڑے ،ان کے بارے میں نہیں سوچتے ۔" ابراہیم نے اسے سمجھایا ۔

" میں ان کے بارے میں نہیں سوچتی پر میں یہ چاہتی ہوں کہ میں ان لوگوں کے چہرے پہ شرمندگی دیکھوں ۔جیسے میں ان کے لیے تڑپی ہوں ویسے وہ میرے لیے تڑپیں۔کیا انہیں کوئی احساس ہوا ہے ؟" عمائمہ کا لہجہ اور الفاظ آج بدلے ہوئے تھے کیونکہ وہ ٹھوکر کھا کر سنبھل چکی تھی۔

" ابھی تک تو نہیں لیکن جلد ہی ہوجائے گا ۔آپ ان کی فکر نہ کریں ،ان کو اللہ دیکھائے گا ،آپ بس اپنے بچے کا سوچیں۔" ابراہیم نے اسے سمجھایا تھا ۔

وہ کچھ بولے بغیر دودھ پینے لگی ۔دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا ۔

▫ ▫ ▫

زوریز نے ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے دعا کا فون اٹھایا تھا ۔

" عمائمہ کا کچھ پتا چلا ۔" دعا نے جھوٹی فکرمندی دکھائی تھی ۔

" نہیں۔"

" تو کیا تم اسے ڈھونڈ نہیں رہے ۔" دعا کو خوش فہمی ہوئی ۔

" وہ میری بیوی ہے میں اسے کیوں نہیں ڈھونڈوں گا ۔" وہ ناگواری سے بولا ۔

" ویسے ڈھونڈا ان کو جاتا ہے جو گم ہو جائے جو اپنی مرضی سے جائیں انہیں ڈھونڈا نہیں جاتا ۔" دعا نے کچھ جتانے کی کوشش کی تھی ۔

" اس فضول بات کا مقصد ۔" اس کے ماتھے پہ بل پڑے ۔

" دیکھو اگر وہ کہیں گم ہوئی ہوتی تو اب تک اس کا کچھ نہ کچھ سراغ مل جاتا ۔وہ اپنی مرضی سے گئی ہے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ خوش نہیں تھی ۔وہ مجبوری کے تحت اس گھر میں رہ رہی تھی جب اسے موقع ملا وہ چلی گئی ۔" دعا نے اس کی برین واشنگ کرنا شروع کی ۔

"اور تمہیں یہ کس نے کہا ۔"اس نے تیکھے لہجے میں پوچھا تھا ۔

"وہ میری بہن ہے ،میں اس کی زندگی کے ہر راز سے واقف ہوں۔"

"یہ ڈرامہ کسی اور کے ساتھ کرنا دعا عامر ،وہ میری بیوی ہے اور مجھ سے زیادہ اچھے سے اسے کوئی نہیں جانتا ۔میں اس کی زندگی کے ہر پہلو سے واقف ہوں ۔ عمائمہ کی گم شدگی سے اگر تمہیں یہ لگا کہ تمہاری راہیں ہموار ہوگئی ہیں تو یہ تمہاری خوش فہمی ہے ۔تم میرے لیے مر بھی

جاؤں تب بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔میں عمائمہ کا ہوں اور اس کا رہوں گا ۔''اس نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے اسے بہت کچھ باور کرایا تھا۔

'' تمہیں بھی لگتا ہے کہ میں اپنے مقصد سے پیچھے ہٹ جاؤں گی تو یہ تمہاری خوش فہمی ہے ۔میں تمہیں اپنا بنا کر دم لوں گی ۔'' دعا نے جواباً مضبوط لہجے میں کہا تھا ۔

'' پچھلے کئی مہینوں سے تم اس خوش فہمی کے ساتھ جی رہی ہو اور آگے ساری زندگی اس خوش فہمی میں گزار دو گی ۔'' وہ استہزایہ انداز میں بولا تھا اور فون کاٹ دیا ۔

'' نہایت ہی بے حس انسان ہے ۔اس کے لیے میں اتنا کچھ کرچکی ہوں لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی اور ہوتا تو میرے لیے جان بھی دے چکا ہوتا لیکن اس پہ کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا ۔ سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کروں۔'' دعا نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامتے ہوئے خود کلامی کی تھی ۔وہ ہر حربہ آزما چکی تھی لیکن ناکام ٹھہری تھی اور فلحال اس کے ذہن میں زوریز کو اپنا بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں آرہا تھا ۔

▫ ▫ ▫

انزلہ نے شہرام سے بات کر کے اسے امی کی شرط بتائی تھی اور کہا تھا کہ خالہ سے بات کرے۔ لیکن شہرام کا کہنا تھا کہ یہ ناممکن ہے ،امی کسی صورت نہیں مانیں گی۔آج وہ بتائے

بغیر خالہ کے گھر آئی تھی ،اس کا ارادہ خود خالہ سے بات کرنے کا تھا ۔وہ گھر میں داخل ہوئی تو لاونج خالی تھا وہ سیدھا خالہ کے کمرے کی طرف بڑھی تھی اور اپنا نام سن کر رک گئی ۔

"انزلہ بے شک بیوقوف ہے لیکن خالہ نجمہ نہیں ہیں ۔وہ ہم سب کو نہایت اچھے سے جان گئی ہیں ۔میرا مشورہ یہ ہے کہ فلحال شہرام کا رشتہ لے جائیں اور جب میری اور زوریز کی شادی ہو جائے گی تو آپ یہ رشتہ توڑ دیجئے گا ۔" اسے نتاشا کی آواز سنائی تھی اور اس کا غصہ عود آیا ،اس سے پہلے وہ دروازہ کھول کر اندر جاتی اور نتاشا کی کلاس لیتی ،اسے شہرام کی آواز سنائی دی۔

" میں ڈرامہ کر کے تنگ آگیا ہو ۔انزلہ کو مزید برداشت کرنا میرے بس سے باہر ہے اور آپ بھی اب یہ خواب دیکھنا چھوڑ دیں ،اس دن زوریز نے آپ کی کس قدر بے عزتی کی تھی اور اب بھی وہ آپ کا فون نہیں اٹھاتا اور اس نے آپ سے شادی سے بھی انکار کردیا ہے ۔اسے بھول جائیں مجھے سکون سے میری زندگی گزارنے دیں ۔میں اب مزید انزلہ کے ساتھ محبت کا ڈرامہ نہیں کر سکتا ۔"شہرام نے حددرجہ بیزاری سے کہتے ہوئے انزلہ کے سر پہ بم گرایا تھا ۔جس شخص کے لیے وہ ہر حد پار کرنے کو تیار تھی وہ اس کے ساتھ محبت کا جھوٹا ڈرامہ رچا رہا تھا ۔

" تمہیں جو کہا ہے وہ کرو ۔" نتاشا نے ناگواری سے کہا۔

" وہ واقعی صحیح کہہ رہا ہے ،مجھے نہیں لگتا کہ زوریز مانے گا ۔میں کسی رشتہ کرانے والی سے بات کرتی ہوں ،تم دیکھنا تمہیں زوریز سے اچھا رشتہ مل جائے گا ۔" تسنیم بیگم نے بھی شہرام کی حمایت کی تھی ۔

" نہیں مجھے زوریز سے ہی شادی کرنے کے اپنے سابقہ شوہر کو شرمندہ کرنا ہے ۔شہرام جہاں تم نے اتنا ڈرامہ کیا ہے ،وہاں ایک دو ہفتے اور کر لو ۔میں کل ہی جا کر زوریز سے ملتی ہوں اور اسے قائل کرنے کی کوشش کرتی ہوں ۔" نتاشا نے کہا تھا۔

" اچھا ٹھیک ہے لیکن میں بس دو ہفتے مزید یہ ڈرامہ کروں گا اس کے بعد مجھ سے کوئی توقع نہ رکھی جائے ۔" شہرام نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔

انزلہ لڑکھڑاتے قدموں سے واپس مڑی تھی ،اس نے کب سوچا تھا کہ اس کی قسمت میں اتنا ذلیل ہونا لکھا ہوگا ۔ ممی اور بھائی ٹھیک کہتے تھے یہ بے فیض لوگ ہیں ،وہ کیوں نہیں انہیں پہچان پائی ۔کیوں شہرام کے ہاتھوں اتنا عرصہ بے وقوف بنتی رہی ،اس کا دل کررہا تھا کہ شہرام کو جا کر کھری کھری سنائے لیکن ابھی اس کے اندر ہمت نہیں تھی ،وہ اس سب سے دور جانا چاہتی تھی ۔

" کیا ہوا ہے انزلہ ، تم رو کیوں رہی ہو ۔" واپسی پہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس نے باپ کو کال ملائی تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خالہ سے بات کرنے گئی ہے ۔

" شہرام مجھے دھوکا دے رہا تھا ڈیڈ ، وہ لوگ نتاشا کی راہ ہموار کرنے کے لیے مجھے استعمال کررہے تھے ۔" اس نے روتے ہوئے بتایا تھا ۔

" میں اس کو زندہ نہیں چھوڑوں گا ، تم کہاں ہو ، میں تمہیں ابھی لینے آتا ہوں ۔" انہوں نے پریشانی سے کہا ۔

" میں گھر آرہی ہوں۔" اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے ساتھ کہا اور فون بند کردیا ۔

آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے ، بار بار وہ ایک ہاتھ سے آنکھیں صاف کر رہی تھی ، جب سامنے سے آتی گاڑی سے بچنے کے چکر میں وہ درخت کے ساتھ گاڑی مار بیٹھی ، تھوڑی دیر میں وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوچکی تھی۔

▫▫▫

" میں تو کہتی ہوں اسے دفع کرو ، تم نے اتنی کوششیں کرلی ، اتنی چالیں چل لیں لیکن کامیاب نہیں ہوئی ، اب اس کو چھوڑ دو اور اپنی پڑھائی پہ توجہ دو ۔ وہ تمہارے نصیب میں نہیں ہے ۔" کنول نے ساری بات سننے کے بعد کہا تھا ۔

'' میں کچھ نہیں جانتی ،مجھے وہ چاہیے ۔آپ اس کے گھر والوں سے بات کریں۔'' وہ ضدی لہجے میں بولی تھی ۔

'' تمہارا دماغ چل گیا ہے ۔میں ان سے کیا بات کروں کہ زوریز سے کہیں کہ میری ایک بیٹی کو طلاق دے کر دوسری سے شادی کر لے ۔'' وہ تیز لہجے میں بولیں ۔وہ اس کھیل سے تنگ آچکی تھیں۔انہیں دعا کا یوں زوریز کے پیچھے خوار ہونا برا لگ رہا تھا ۔

'' کچھ بھی کریں ،مجھے زوریز لا کر دیں۔میں اس کے بغیر مر جاؤں گی ۔''وہ ابھی بھی اپنی ہٹ دھرمی پہ قائم تھی ۔

''میں مزید کچھ نہیں کروں گی اور تم اسے بھول جاؤ ،میں مزید تمہیں اس شخص کے لیے ذلیل ہوتا نہیں دیکھ سکتی ۔'' وہ فیصلہ کن لہجے میں بولی تھیں۔

'' میں نے کہا نا کہ مجھے وہ شخص چاہیے تو وہ ہی چاہیے ۔آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ میری مدد نہیں کریں اور مجھ پہ پابندیاں لگائیں گی تو میں اسے بھول جاؤں گی ۔ایسا ناممکن ہے ۔وہ جو کچھ مرضی کر لے ،میرے دل سے اپنی محبت نہیں مٹا سکتا ۔'' دعا نے ضدی لہجے میں کہا ۔

'' بیٹھی رہو پھر ،وہ ہاتھ نہیں آنے والا ۔'' کنول غصے سے بولیں ۔

"اگر مجھے پتا ہوتا کہ وہ شخص زوریز ہے تو میں تب ہی تمہیں روک دیتا ،شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے تم اپنے بہنوئی کے پیچھے پڑی ہو۔" عامر اندر آتے ہوئے غصے سے بولے تھے۔

کنول اور دعا کے چہرے کا رنگ اڑا ،پتا نہیں کب سے عامر ان کی باتیں سن رہے تھے۔

باپ کے سامنے دعا کی بولتی بند ہوئی تھی۔

" بہتر یہ ہی ہے کہ تم اپنے قدم یہاں روک لو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔" عامر سخت لہجے میں بولے تھے۔

"آپ غصہ نہ کریں ،میں اس کو سمجھاؤں گی۔اور یہ میری بات ضرور مانے گی۔" کنول نے عامر کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"آج جو بھی حالات ہیں ،اس کی اصل قصوروار تم ہو ،تمہیں عمائمہ سے نفرت کرنا تو یاد رہا لیکن دعا کی اچھی تربیت کرنا یاد نہیں رہا۔" انھوں نے کنول کی بھی کلاس لی تھی۔

کنول جواباً خاموش رہی ،عامر کے غصے سے ان کی جان جاتی تھی۔

" مل گیا سکون ،پڑ گئی ٹھنڈ ،اب اگر تم میں غیرت ہوئی تو زوریز کا نام بھی نہیں لو گی۔" عامر کے جانے کے بعد کنول نے غصے سے دعا سے کہا تھا۔

دعا نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ اس کا سدھرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

◻◻◻

وہ دودھ کا گلاس کچن میں رکھنے آئی تھی جب پیچھے سے کسی نے اسے اپنے حصار میں لیا ،ایک لمحے کے لیے تو وہ ڈر گئی ۔

"آپ نے مجھے ڈرا ہی دیا ۔" وہ زوریز کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی ۔

" سوری ،میں نے سوچا تمہیں سرپرائز دیتا ہوں۔" وہ اس کے سامنے آتے ہوئے بولا تھا ۔

" کیسے ہیں آپ؟" اس نے پوچھا تھا ۔

" میں تمہیں دیکھ کر ہمیشہ کی طرح خوش ہوگیا ۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا ۔

"آج آفس سے آپ نے چھٹی کی ہے ۔" وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے مسکرا کر بولی ۔

" ہاں کیونکہ آج میں پورا دن تمہارے ساتھ گزاروں گا ۔ملازمہ کدھر گئی ہے ۔" زوریز نے لاؤنج میں پڑے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا ۔

" مجھے کچھ چیزیں چاہیے تھیں تو میں نے اسے بازار بھیج دیا ۔" اس نے زوریز کے برابر بیٹھتے ہوئے بتایا ۔

" یار کتنی بار کہا ہے کہ جب گھر پہ اکیلی ہو تو ملازمہ کو باہر مت بھیجا کرو ،اگر میں نہ آتا اور تمہاری طبیعت خراب ہو جاتی تو ۔" وہ خفگی سے بولا تھا ۔

" یہ پاس والی مارکیٹ بھیجا ہے اور میری طبیعت ٹھیک ہے ۔" اس نے زوریز کو اطمینان دلانا چاہا۔

" بس میری بات نہیں ماننی اور اپنی کرنی ہے۔" اس کی خفگی ابھی بھی برقرار تھی ۔

" اچھا سوری ۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی ۔

"آئندہ ایسا مت کرنا ،میرا بس چلے تو میں تمہیں اپنی نظروں کے سامنے چوبیس گھنٹے رکھوں لیکن کچھ لوگوں کو سبق سکھانے کے لیے یہ جدائی ضروری ہے ۔" وہ جواباً بولا تھا ۔

" میں چاہتی ہوں کہ ان کو احساس ہو لیکن اب سوچتی ہوں جب ان کے ہونے نہ ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔تو ان کے پچھتاوے سے بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔میرا دل ان کی طرف سے بند ہوچکا ہے ۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی ،اسے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہ ہی وہ کی عمائمہ کے جو ماں باپ کی ایک محبت کی نگاہ کے لیے ترستی تھی ۔

" مجھے خوشی ہے کہ تم اس فیز سے نکل آئی لیکن مجھے اس بات کا یقین ہے کہ جلد یا بدیر تمہارے ماں باپ کو ان کی زیادتیوں کا احساس ہوجائے گا ۔" زوریز نے یقین سے کہا تھا ۔

" چھوڑیں اس بات کو ، کل میں نے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے ،آپ فری ہوں گے یا پھر میں ابراہیم کو کہوں۔" اس نے موضوع بدلا تھا ۔

" ظاہر ہے تمہارے لیے اور ہمارے بچے کے لیے میں جتنا بھی مصروف ہوا ٹائم نکال لوں گا

۔میں کل شام کو آؤں گا پھر رات یہاں ہی رکوں گا ۔" زوریز جواباً بولا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

تب ہی زوریز کا فون بجا ،امی کی کال سن کر اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا ۔

" کیا ہوا ہے ۔" عمائمہ نے فکرمندی سے پوچھا ۔

" وہ انزلہ کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے ۔میں گھر جارہا ہوں ۔ان شاءاللہ کل آؤں گا ۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولا تھا ۔

" وہ ٹھیک ہے۔" عمائمہ پریشان ہوئی ۔

" ہاں بس معمولی سی چوٹیں آئی ہیں لیکن میرا وہاں ہونا ضروری ہے ۔تم ملازمہ کو کال کرو ،اس کو کتنی دیر ہے ۔" زوریز نے کہا ۔

"آپ چلیں جائیں ،کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔میں ٹھیک ہوں۔" اس نے کہا ۔

زوریز نے نفی میں سر ہلایا ۔عمائمہ نے ملازمہ کو فون کیا ،وہ فلیٹ سے چند قدم دور تھی ۔جب ملازمہ آئی اس کے بعد زوریز گیا تھا ۔

عمائمہ اس کے جانے کے بعد اس تکلیف دہ دن کو یاد کرنے لگی جس نے اس کا دل بدل دیا تھا۔

▫▫▫

اس دن صرف عمائمہ نے انزلہ اور کنول کی باتیں نہیں سنی تھی بلکہ عامر نے بھی سب سنا تھا اور وہ حیران تھے ،انہیں نہیں معلوم تھا کہ ان کی بیٹی اس حد تک گر سکتی ہے ۔

" تم فکر مت کرو ،میں اس کا دماغ درست کرتا ہوں۔" عامر نے اسے تسلی دی تھی ۔

" مجھے یہاں سے جانا ہے ،کسی کو بتائیے گا مت کہ میں یہاں آئی تھی ۔" وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی تھی ۔

" میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔" وہ اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوئے ۔

" کونسے گھر ،جہاں میری ماں کی طرح میرا باپ بھی اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے مجھے نکالنے کے درپہ ہے۔" وہ تلخ لہجے میں بولی ۔

" وہ صرف تمہارے باپ کا نہیں تمہارے شوہر کا بھی گھر ہے ،اور میرا نہیں خیال کہ اپنے خود غرض ماں باپ کے لیے تمہیں زوریز جیسے اچھے انسان کو چھوڑنا چاہیے ۔" انہوں نے جواباً اسے سمجھایا تھا ۔

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں ،میں فلحال وہاں نہیں جانا چاہتی ۔آپ مجھے یہاں چھوڑ دیں۔" اس نے اس فلیٹ کا پتا بتایا تھا جو زوریز نے اس کے نام کیا تھا ،ابھی کل ہی وہ دونوں وہ فلیٹ دیکھنے گئے تھے ۔

عامر نے اسے اس فلیٹ پہ چھوڑا تھا ۔ان کا ارادہ دعا اور کنول سے بازپرس کرنے کا تھا لیکن جب وہ گھر آئے تو انہیں پتا چلا کہ عمائمہ لاپتا ہے ۔انہیں سمجھ آگئی کہ عمائمہ اور زوریز نے ایسا کیوں کیا وہ مناسب وقت کا انتظار کرنے لگے ۔

▫▫▫

زوریز آفس میں تھا جب عمائمہ نے روتے ہوئے اسے فلیٹ میں آنے کو کہا تھا ۔وہ فوراً آفس سے نکلا تھا ،فلیٹ میں پہنچ کر وہ عمائمہ کی حالت دیکھ کر پریشان ہوگیا ۔

"کیا ہوا ہے ۔"

"مجھے آج احساس ہوا ہے کہ آپ ٹھیک کہتے تھے ۔میرے والدین نے ہمیشہ میرے ساتھ زیادتی کی ،میں نے ہمیشہ ان کے دیئے دکھوں کو ہنس کر جھیلا ،کوئی شکایت نہیں کی لیکن انہوں نے مجھے انسان سمجھنا چھوڑ دیا ۔مجھے زندگی میں کیا چاہیے اس کی ان لوگوں نے کبھی پروا نہیں کی لیکن دونوں کو اپنی بیٹیوں کے لیے مجھے استعمال کرنا یاد آگیا ۔امی نے دعا کے لیے مجھ سے جھوٹی محبت جتا کر آپ کو چھوڑنے کو کہا اور ابو نے انزلہ اور شہرام کے لیے مجھے آپکی

زندگی سے جانے کا کہا۔ کیا میں اتنی ازراں ہوں ،میرا زندگی کی خوشیوں پہ کوئی حق نہیں ۔ساری زندگی انہوں نے مجھے خوشیوں سے محروم رکھا ،اور اب جب مجھے خوشیاں مل رہی تھی تو انہیں اپنی دوسری اولاد کی خوشیاں یاد آگئیں ۔میں اتنی بری ہوں زوریز کہ اپنے والدین کے دل میں جگہ نہیں بنا سکتی ۔" وہ زاروقطار روتے ہوئے بولی ۔

زوریز نے دکھی ہوتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا ،اسے آج پتا چلا تھا کہ لوگ اپنے مقصد کے لیے کیسے اپنے مقام سے گرتے ہیں۔

" میں نے تمہیں پہلے ہی سمجھایا تھا کہ وہ لوگ تمہاری محبت کے قابل نہیں ہیں ۔تم کیوں ان کی وجہ سے خود کو تھکا رہی ہو۔" وہ اس کا سر سہلاتے ہوئے بولا تھا ۔

"آج مجھے احساس ہوا کہ میں غلط تھی اگر ان کی توجہ کی بھیک مانگنے کے بجائے میں خود کو مضبوط کرتی اپنی ذات پہ توجہ دیتی تو شاید زندگی میں اتنی مشکلیں نہ دیکھتی ۔" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔

" ابھی بھی وقت ہے ان لوگوں کو بھول کر آگے بڑھوں ۔رشتے بلاشبہ انسان کو مضبوط کرتے ہیں لیکن کھوکھلے رشتے آپ کو اندر سے توڑ دیتے ہیں۔" زوریز نرمی سے بولا تھا ۔

"مجھے آج سب سمجھ آگئی ہیں زوریز اور میں نے سوچ لیا ہے کہ اب میں ان لوگوں کے لیے نہیں روؤں گی ۔مجھے اب صرف اپنا،آپ کا اور اپنے بچے کا سوچنا ہے ۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔آج اس کی آنکھیں حقیقی معنوں میں کھل چکی تھیں۔

زوریز جواباً مطمئن ہوا تھا ۔وہ جانتا تھا کہ عمائمہ اب ایسا ہی کرے گی " کیونکہ دل بدلتے دیر نہیں لگتی ۔"

لیکن وہ چاہتا تھا کہ عمائمہ کے والدین کو احساس ہو اس لیے اس نے ابراہیم اور نیہا کے ساتھ مل کر عمائمہ کی گم شدگی کا ڈرامہ کیا ۔اور اتنے دنوں سے وہ گھر والوں کے سامنے عمائمہ کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن درحقیقت وہ عمائمہ کے ساتھ فلیٹ میں ٹائم گزارتا تھا ۔عمائمہ کی طبیعت اور اکیلے پن کو دیکھتے ہوئے اس نے ایک ملازمہ رکھی تھی ۔

وہ اس وقت کا انتظار کررہا تھا جب عمائمہ کو والدین کو احساس ہو۔

▫▫▫

انزلہ کا شدید قسم کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ،وہ بچ گئی تھی لیکن کومے میں چلی گئی تھی۔

اپنی ہنستی کھیلتی بیٹی کو یوں بستر پہ پڑے دیکھنا حسیب اور نجمہ کے لیے بہت تکلیف دہ تھا ۔

آپ کا اپنا آپ کے پاس ہو اور آپ کی اس سے بات نہ ہوسکے یہ تکلیف بہت بڑی تکلیف ہے ۔اس تکلیف کو جھیل کر حسیب احمد کو احساس ہوا تھا کہ عمائمہ کو کیسا محسوس ہوتا ہوگا جب اس کے پاس ماں باپ تھے لیکن وہ اس سے بات نہیں کرتے تھے ۔

انزلہ کو اس حالت میں دیکھ کر حسیب احمد کو احساس ہوا تھا کہ انہوں نے ساری زندگی عمائمہ کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا ،وہ صرف کنول کی بیٹی نہیں تھی وہ ان کا بھی خون تھا ،وہ کیسے کنول کی وجہ سے اسے ساری زندگی دھتکار کر خود کو یہ سمجھاتے رہے کہ وہ تو اس کو اس دنیا میں لانا نہیں چاہتے تھے ،اس کو لانے کی ذمہ دار کنول تھی اور عمائمہ اُس کی ذمہ داری ہے ۔

آج انہیں احساس ہوا کہ اپنی بیٹی سے اتنی نفرت کر کے انہوں نے اپنا نقصان کیا ہے۔وہ اپنی اولاد کے دل میں اپنی نفرت کا بیج بوتے رہے ،جو انہوں نے اب عمائمہ کے ساتھ کیا تھا یقیناً اس کے بعد وہ ان کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی ہوگی ۔

آج اتنے سالوں بعد ان کے دل میں عمائمہ کی محبت جاگ گئی تھی ،ان کا دل عمائمہ سے ملنے کے لیے تڑپ رہا تھا ۔وہ چاہتے تھے کہ وہ بے شک انہیں معاف نہ کرے لیکن زندہ سلامت ان کے پاس رہے لیکن یہ ناممکن تھا پتا نہیں وہ کہاں غائب ہوگئی تھی اگر عمائمہ کو کچھ ہوتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کرپاتے ۔

□□□

انزلہ کی حالت دیکھ کر نجمہ کو بھی احساس ہوا تھا کہ وہ انھوں نے عمائمہ کے ساتھ اچھا نہیں کیا وہ اگر چاہتی ہوں تو حسیب احمد کو سمجھا سکتی تھیں اور یقینا حسیب احمد کا رویہ عمائمہ کے ساتھ بدل جاتا ،انھیں اس بات کا افسوس تھا کہ انھوں نے کچھ کیا نہیں اور آج ان لوگوں کی غلطی کی سزا ان کی بیٹی بھگت رہی ہے ۔

وہ ابراہیم کے ساتھ انزلہ کے روم کی باہر بیٹھی تھیں جب شہرام کے ساتھ تسنیم آئی ساتھ میں نتاشا بھی تھیں ۔

ان کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ،دھوکہ باز لوگ ڈرامہ کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے تھے ۔

"آپ لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی ۔" ابراہیم تیز لہجے میں بولا ۔وہ سب جانتے تھے کہ انزلہ کے ایکسیڈنٹ کے پیچھے وجہ کیا تھا۔

" بیٹا ہم بس انزلہ کو دیکھنے آئے ہیں۔" تسنیم نے کہا ۔

" اس کو اس حال میں پہنچا کر آپ اسے دیکھنے آئے ہیں ۔نہایت ہی گھٹیا لوگ ہیں ،پہلے آپ کی بیٹی نے میرے بھائی کی زندگی برباد کی اور اب آپ کی بیٹے بلکہ آپ سب کی وجہ سے انزلہ اس حال میں ہے ۔" ابراہیم نے غصے سے شہرام کو دیکھتے ہوئے تسنیم سے کہا ۔

ان تینوں کے چہرے کا رنگ بدلا تھا ۔

" دیکھو تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ۔" شہرام نے بات سنبھالنی چاہی ۔

" غلط فہمی تو تمہیں ہوئی ہے کہ ہم تمہارے اصل چہرے سے واقف نہیں ہیں ۔یہاں سے دفع ہو جاؤ اس سے پہلے میں پولیس کو بلا لوں اور اگر میری بہن کو کچھ ہوا تو میں تمہیں پولیس کے حوالے کردوں گا ۔" ابراہیم شہرام کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بولا تھا ۔

وہ تینوں خاموشی سے مڑ گئے انہیں سمجھ آگئی تھی کہ ان کی دال یہاں نہیں گلنے والی ۔

" انزلہ ٹھیک ہو جائے گی نا ۔" نجمہ فکرمندی سے بولیں ۔

" ان شاءاللہ ۔" اس نے ماں کو تسلی دی تھی ۔

▫▫▫

" انزلہ کیسی ہے ۔" جیسے ہی زوریز فلیٹ میں داخل ہوا عمائمہ نے فکرمندی سے پوچھا ۔

" اب کافی بہتر ہے ،کل اس کو ہسپتال سے چھٹی مل جائے گی ۔" زوریز نے خود کو پرسکون ظاہر کرتے ہوئے بتایا ۔ان تینوں نے عمائمہ سے انزلہ کی کنڈیشن چھپائی تھی کیونکہ انہیں پتا تھا کہ وہ اس کے لیے پریشان ہوگی اور ٹینشن عمائمہ کے لیے نقصان دہ تھی۔اس نے عمائمہ سے کہا تھا کہ انزلہ کا معمولی سا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ۔

" ابراہیم سے بھی دو تین دنوں سے بات نہیں ہوئی ۔" اسے جیسے زوریز کی بات پہ یقین نہیں آیا تھا ۔

" وہ ادھر انزلہ کے ساتھ ہی تھا ،آج شاید فون کرے ۔نیہا نے تو آج چکر لگایا تھا نا ۔" وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے پوچھ رہا تھا ۔

" ہاں آج آئی تھی ۔"

" کیا کیا سارا دن ۔"

" کچھ نہیں بس پیپر کی تیاری کی ، کل آپ مجھے چھوڑنے جائیں گے نا ۔" عمائمہ نے پوچھا ۔

زوریز کو یاد آیا کہ عمائمہ کے پیپرز شروع ہوگئے ہیں۔

" ہاں ظاہر ہے میں جاؤں گا۔ تم اس طرح کرو تیاری کرو ،میں ادھر ہی بیٹھا ہوں کوئی ہیلپ چاہیے ہو تو بتانا ۔" اس نے کہا ۔

" پڑھ پڑھ کر سر درد کررہا ہے ۔" وہ منہ پھلا کر بولی ۔اس کنڈیشن میں پڑھنا مشکل کام تھا ۔

" لیٹو ،میں تمہارا سر دباتا ہوں ۔" وہ اپنی گود میں تکیہ رکھتے ہوئے بولا تھا۔

" اپنے بچے کے آنے کے بعد آپ میرا ایسے ہی خیال رکھیں گے ۔" اس نے لیٹتے ہوئے پوچھا تھا۔

" اس سے کہیں زیادہ ،کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بچے کے آنے کے بعد تم خود کو بھول جاؤ گی اس لیے مجھے ہی تمہارا خیال رکھنا پڑے گا ۔" وہ اس کا سر دباتے ہوئے مسکرا کر بولا ۔اس

مشکل وقت میں خود کو سنبھال کر نارمل ظاہر کرنا زوریز کے لیے مشکل امر تھا۔ بے شک انزلہ نے کچھ غلطیاں کی تھی اور اس کی سزا بھی بھگت رہی تھی لیکن وہ اسے عزیز تھی۔

" میں بچے کا خیال رکھوں گی آپ میرا خیال رکھیں گے پھر آپ کا خیال کون رکھے گا۔" اس نے زوریز کو چھیڑا تھا۔

" اس کے لیے میں دوسری بیوی لاؤں گا۔" اس نے بھی جواباً عمائمہ کو چھیڑا۔

" کیا آپ دوسری شادی بھی کریں گے۔" عمائمہ کا دل ڈوبا تھا۔

" مذاق کررہا ہوں یار اور میں یہ جانتا ہوں کہ تم اپنا خیال رکھنا تو بھول جاؤ گی لیکن میرا اور بچے کا خیال رکھنا نہیں بھولوں گی۔" وہ اس کا سر دباتے ہوئے بولا تھا۔

عمائمہ جواباً مسکرائی تھی۔

▫▫▫

نیہا کو رات عمائمہ کے پاس رکنے کی ہدایت دے کر وہ آفس آیا تھا، حسیب احمد کاروبار سنبھالنے کی حالت میں نہیں تھے، ابراہیم کی یونیورسٹی تھی اور وہ ہسپتال کے چکر بھی کاٹ رہا تھا، سارا بزنس اسے ہی دیکھنا پڑ رہا تھا۔

" سر میں نے ان کو منع بھی کیا ہے، یہ پھر بھی اندر آگئی ہیں۔" اس کے سیکرٹری نے اندر آتے ہوئے بتایا۔

لیپ ٹاپ پہ مصروف زوریز نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا تو اس کے ماتھے پہ ان گنت شکنوں کا جال بچھا ۔

سامنے دعا کھڑی تھی ۔

"آپ جائیں ۔" اس نے سیکرٹری کو جانے کا کہا ۔

" مجھے تم سے بات کرنی ہے ۔" وہ کرسی پہ بیٹھتے ہوئے اطمینان سے بولی ۔آج وہ پوری پلاننگ کر کے آئی تھی زوریز اس کی بات نہ سنتا تو وہ پورے آفس کے سامنے یہ ڈرامہ کرتی کہ زوریز نے اس کے ساتھ افیئر چلا کر اسے استعمال کیا ہے ۔اور پھر چھوڑ دیا ۔

" یہاں سے دفع ہو جاؤ۔" وہ تیز لہجے میں بولا ۔

"آج تمہیں میری بات سننی ہوگی ،عمائمہ کو گئے مہینے سے اوپر ہوچکا ہے تم کس خوش فہمی میں جی رہے ہو ۔وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی اس لیے چلی گئی اور اب واپس نہیں آئے گی ۔" دعا نے کہنا شروع کیا۔

" یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اور کیوں گئی ہے ۔" وہ دانت پیس کر بولا ۔

https://classicurdumaterial.com/

" یہ میرا مسئلہ ہے زوریز کیونکہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ کو اس کے پیچھے یوں ذلیل و خوار ہوتے نہیں دیکھ سکتی ،وہ آپ کے قابل نہیں ہے زوریز ۔میں آپ سے محبت کرتی ہوں آپ مجھے اپنا لیں۔" اس نے نرم لہجے میں کہا تھا ۔

" شرم سے ڈوب مرو میں تمہارا بہنوئی ہوں ۔"

" میں نے کبھی عمائمہ کو اپنی بہن نہیں سمجھا ۔"

" تم نے تو شرم بیچ کھائی ہے ،مجھے تمہارے ساتھ بحث نہیں کرنی ،یہاں سے چلی جاؤ ورنہ میں بے عزت کر کے نکال دوں گا ۔" وہ غصے سے سرخ ہوتا اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا تھا۔

" میں آج ہاں سنے بغیر نہیں جاؤں گی اور اگر آپ نے مجھے یہاں سے نکالا تو ساتھ میں آپ کی عزت کا جنازہ بھی نکل جائے گا۔" وہ معنی خیز لہجے میں بولی تھی ۔

" مطلب ۔" زوریز کے اردگرد خطرے کی گھنٹی بجی ۔

" جو آپ سمجھ لیں ،میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ کو حاصل کرنا چاہتی ہوں ۔میں آپ کے پیچھے کتنا بھاگی ہوں لیکن آپ پہ کوئی اثر نہیں ہوا ۔آپ میرا جنون بن چکے ہیں اور مجھے آپ ہر حال میں چاہیے ،مجھے اپنی عزت کی بھی پروا نہیں ہے ۔" اس نے مبہم لہجے میں بہت کچھ کہا تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/

زوریز کو سب سمجھ آگیا تھا اس وقت دعا سے الجھنا اس کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے ۔اس نے خاموشی سے سیکرٹری کو ایک میسج بھیجا تھا ۔

" جب تم جانتی ہو کہ مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے تو یہ سب کرنے کا فائدہ ۔تمہیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا ۔میں عمائمہ کا ہوں اور اس کا رہوں گا ۔" وہ سخت لہجے میں بولا تھا ۔

" مجھے تم چاہیے ،اگر تمہارے دل میں عمائمہ ہے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے اپنی صلاحیتوں پہ پورا یقین ہے ،میں تمہیں خود سے محبت کرنے پہ مجبور کردوں گی ۔" وہ اطمینان سے بولی تھی ۔

زوریز گہری سانس لے کر رہ گیا ،اسے دعا کو کچھ دیر باتوں میں الجھانا تھا ،عامر کی آفس بلڈنگ ان کی آفس بلڈنگ کے قریب ہی تھی۔

اگلے پندرہ منٹ تک وہ دعا کو سمجھاتا رہا اور دعا اس خوش فہمی میں مبتلا ہوگئی کہ زوریز اس سے ڈر گیا ہے اور اس کی بات مان لے گا ۔

پندرہ منٹ بعد باپ کو سامنے دیکھ کر اس کا رنگ فق ہوا تھا ۔

" اسے یہاں سے لے جائیں اور باندھ کر رکھیں ورنہ یہ ایک دن بیچ چوراہے میں آپ کو ذلیل کر دے گی ۔" وہ سرد نگاہوں سے دعا کو دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

" سوری بیٹا ۔" عامر شرمندگی سے بولے اور دعا کو گھسیٹتے ہوئے گھر لے گئے ۔

◻◻◻

" میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری اولاد اتنی گھٹیا نکلے گی ،تم ابھی بھی آنکھیں بند کر کے بیٹھی رہو جب پانی سر سے اونچا ہوجائے گا تب جاگنا ۔" عامر نے تیز لہجے میں کنول سے کہا تھا ۔

" میں تمہیں سمجھا کر تھک گئی ہوں ۔ تم کیوں نہیں سمجھ رہی ،کیوں خود کو اور ہمیں ذلیل کررہی ہو ۔" کنول نے غصے سے دعا سے کہا تھا ۔

" مجھے وہ چاہیے ۔" وہ بنا ڈرے بولی تھی ۔

کنول کا دل کررہا تھا دعا کو ایک تھپڑ رسید کریں ۔

" اس کا دماغ خراب ہوگیا ہے اور علاج کرنا نہایت ضروری ہے ۔میرے دوست ہمدانی نے چند دن پہلے اس کا رشتہ مانگا تھا اور میں زوریز کے آفس جاتے ہوئے اسے فون پہ ہاں کہہ چکا ہوں ۔کل وہ لوگ رسم کرنے آئیں گے ،دو مہینے کے اندر میں اسے رخصت کردوں گا کیونکہ مجھے اس کی شکل نہیں دیکھنی۔" وہ سخت لہجے میں بولا کر دعا کو حیران کر گئے ۔

"آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتے ،میں خودکشی کر لوں گی ۔" دعا چیخ کر بولی ۔

https://classicurdumaterial.com/

" شوق سے ،تمہاری جیسی اولاد سے انسان بے اولاد ہی بہتر ہے ۔"وہ جوابا بولے تھے ۔اور اسے حیران کرگئے تھے ۔

" شرم کر لو کچھ اور خبردار جو تم نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی ۔اپنی نہیں تو ہماری عزت کا خیال کر لوں ۔جدھر تمہارے پاپا کہہ رہے ہیں ادھر خاموشی سے شادی کرو ۔ورنہ وہ تم سے اور مجھ سے ہر تعلق توڑ دیں گے ۔" کنول نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا ۔

"آپ لوگ جو مرضی کہہ لیں ،میں وہ کروں گی جو میرا دل چاہے گا ۔" اس پہ کسی بات کا اثر نہیں ہوا تھا ۔

" بھاڑ میں جاؤ ،کل تمہارا رشتہ ہوجائے میں ایک ہفتے کے اندر نکاح کرواتی ہوں ۔پھر دیکھتی ہوں تم کیا کرتی ہو ۔" وہ غصے سے بولیں ۔

"آپ بھی دیکھ لیجیے گا میں کیا کروں گی ۔" وہ بنا ڈرے بولی تھی ۔

▫▫▫

دعا کو لگا اس کے ماں باپ صرف اسے ڈرا رہے ہیں لیکن آج شام رشتے والوں کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔اس وقت تو وہ ماں باپ کی عزت کی خاطر چپ کر گئی لیکن رات کو اس نے خوب ہنگامہ کیا تھا جس کو کنول اور عامر کسی خاطر میں نہیں لائے تھے۔

اس نے زوریز سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے دونوں نمبر بند تھے

۔اس وقت اس پہ جنون سوار تھا ،اسے ماں باپ بھی اپنے دشمن لگ رہے تھے ۔ماں باپ کے رویے سے اسے سمجھ آگئی تھی کہ وہ اس کی بات نہیں مانیں گے اور زوریز وہ کب اس کا تھا ،کل والے واقعے کے بعد اس کی ساری خوش فہمی بھی ختم ہوگئی تھی۔

اس نے زوریز سے بے پناہ محبت کی تھی ،اب اس کی غیرت یہ گوارہ نہیں کررہی تھی کہ وہ کسی اور کے نام کی انگوٹھی پہنے ۔

اس نے رات کے پچھلے پہر خاموشی سے نیند کی گولیاں لے لیں اور ابدی نیند سوگئی ۔

▫▫▫

کنول کو آج پتا چلا تھا کہ جدائی کیا ہوتی ہے ۔ان کی پیاری بیٹی کا بے جان وجود ان کے سامنے پڑا تھا اور وہ انہیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی گئی تھی ۔

چھوڑ کر تو وہ عمائمہ کو بھی آئی تھیں ،ساری زندگی اس کے قریب رہ کر اس سے دور رہیں ،اسے حسیب کی بیٹی سمجھ کر دھتکارتی رہیں ۔اس سے نفرت کرتی رہیں ۔

آج انہیں احساس ہوا تھا کہ وہ کس قدر غلط تھیں ،انہوں نے عمائمہ کے ساتھ کس قدر ناانصافی کی تھی ۔آج ایک بیٹی کو کھو کر ان کے دل میں دوسری بیٹی کی محبت جاگ گئی تھی۔کاش عمائمہ ان کے سامنے ہوتی تو وہ اس سے معافی مانگ لیتیں۔

دوسری طرف عامر بھی دکھ سے نڈھال تھے ،وہ نہیں جانتے تھے کہ دعا اتنا بڑا قدم اٹھا لے گی ۔دعا کی خودکشی کا سارا الزام انہوں نے کنول کو دیا تھا ۔ان کا دل کررہا تھا کہ کنول کو چھوڑ دیں لیکن ساتھ رہنا مجبوری تھی ۔کاش کنول عمائمہ کے ساتھ ایسے نہ کرتیں تو آج ان کی بیٹی زندگی ہوتی ۔

▫▫▫

انزلہ ابھی تک کومے میں تھی ،زوریز نے عمائمہ کو انزلہ کی کنڈیشن نہیں بتائی تھی لیکن دعا کی خودکشی کے بارے میں بتانا ناگزیر تھا ۔

"آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔" عمائمہ نے اس سے پوچھا تھا ۔

" تمہیں کچھ بتانا ہے جو تمہیں حوصلے سے سننا ہوگا ۔" وہ ہمت کر کے بولا تھا ۔

" جی بتائیں ۔" وہ پریشان ہوئی ۔

" دعا کے والدین نے زبردستی اس کا رشتہ طے کردیا تھا جس کی وجہ سے اس نے خودکشی کر لی۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے بولا تھا ۔

" اوہ میرے خدایا ۔" اس نے دونوں ہاتھوں سے سر تھاما تھا ۔

" خود کو سنبھالوں ۔" زوریز نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا ۔

" کاش امی نے دعا کو سمجھایا ہوتا ،کاش وہ اپنے ساتھ یہ نہ کرتی ۔" وہ روتے ہوئے بولی تھی ۔

" تم خود کو سنبھالو ۔" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا تھا ۔

" دعا نے کبھی میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا لیکن وہ مجھے ہمیشہ سے عزیز تھی ،جو اس نے میرے اور آپ کے رشتے کو توڑنے کے لیے اس پہ مجھے اس پہ غصہ ضرور تھا لیکن میں نے کبھی اسے بددعا نہیں دی۔اس میں دعا سے زیادہ امی کا قصور تھا ،انھوں نے اس پرورش سہی نہیں کی ۔" وہ دکھی لہجے میں کہہ رہی تھی ۔

" تم صحیح کہہ رہی ہو آؤ کمرے میں چلتے ہیں ، تم تھوڑی دیر سو جاؤ ۔رونے سے تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی ۔" وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولا تھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔اسے اس وقت صرف اپنے بچے کی پروا تھی ،ان لوگوں کے رویے نے اس کا دل سخت کردیا تھا ۔

وہ دکھی تھی لیکن جیسے زوریز کو لگتا تھا کہ وہ شدید رد عمل دکھائے گی ،ایسا کچھ نہ ہوا تھا ۔

▫▫▫

انزلہ کومے سے باہر آچکی تھی لیکن اس کے صحت یاب ہونے میں ابھی وقت تھا۔

حسیب احمد عمائمہ کو ڈھونڈ رہے تھے لیکن وہ انہیں نہیں ملی تھی ۔وہ چاہتے تھے کہ ایک بار عمائمہ سے مل کر اس سے معافی مانگیں اور اسے اپنے گھر میں بیٹی کی حیثیت سے کر آئیں ۔

دوسری طرف جیسے جیسے انزلہ ٹھیک ہورہی تھی ویسے ویسے اس کے پچھتاوے بڑھ رہے تھے ۔وہ شرمندہ تھی کہ اس نے عمائمہ کی زندگی برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ۔کاش وہ اس سے معافی مانگ سکتی ۔

▫▫▫

انزلہ کے کومے میں جانے کا سن کر شہرام کو احساس ہوا تھا کہ وہ انزلہ سے محبت کرنا شروع ہوگیا ہے ۔انزلہ کے ٹھیک ہونے کے بعد اس نے انزلہ سے رابطہ کیا تھا لیکن وہ اب اس سے شدید نفرت کرتی تھی اور اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی ۔

اس نے خود کو سزا دینے کا سوچا تھا اور ماں اور بہنوں کو بتائے بغیر وہ ملک سے باہر چلا گیا تھا ۔

پھر فون کر انہیں اپنے جانے کی خبر دی تھی اور کبھی واپس نہ آنے کا اعلان کر کے انہیں بھی شرمندگی میں مبتلا کر دیا تھا ۔

▫▫▫

''میں جب دعا کے بارے میں سوچتی ہوں تو مجھے یقین نہیں آتا ۔مجھے ایسے لگتا ہے جیسے وہ ابھی ہنستی مسکراتی میرے کمرے میں داخل ہوگی ۔'' نیہا افسردہ لہجے میں ابراہیم سے بولی تھی۔

'' یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا لیکن انسان جو بوتا ہے وہ ہی کاٹتا ہے ۔'' وہ سنجیدگی سے بولا تھا ۔دعا کے لیے اس کے دل میں اب کوئی جذبات نہیں تھے ۔

'' صحیح کہہ رہے ہو کاش وہ سمجھ جاتی اور حرام موت کو گلے نہ لگاتی ۔'' وہ ابھی بھی افسردہ تھی ۔

''مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا ۔تم نے جو عمائمہ آپی کا خیال رکھا اور انزلہ کے معاملے میں بھی تم نے کوئی کوتاہی نہیں کی ۔'' اس نے موضوع بدلا تھا ۔

''اس میں شکریہ کی کیا بات ہے ،اپ کی بہنیں میری بھی کچھ لگتی ہیں۔'' وہ جواباً بولی ۔

'' مجھے کچھ اور بھی کہنا تھا ۔''

'' کیا ۔''

''آئی لو یو ۔''

نیہا نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا ۔

"اس کچھ عرصے میں مجھے احساس ہوا کہ تم صرف مجھے اچھی نہیں لگتی بلکہ میں تم سے محبت بھی کرنے لگا ہوں۔" اس نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"تھینک یو۔میں نے اس وقت کا بے صبری سے انتظار کیا تھا۔" وہ مطمئن ہو کر بولی تھی۔

ابراہیم جواباً مسکرایا تھا۔وہ خوش تھا کہ اس نے ایک بہترین فیصلہ کیا تھا۔

▫▫▫

یہ کچھ ماہ پر لگا کر اڑے تھے ،جہاں حسیب اور کنول پچھتاوے کی آگ میں جل رہے تھے اور یہ کوشش کررہے تھے کہ کسی طرح عمائمہ مل جائے وہاں عمائمہ کو بھی زوریز اور ابراہیم کی توسط سے سب خبریں مل رہی تھی کہ اس کے ماں باپ کو اپنی دونوں اولادوں کو تکلیف میں دیکھ کر اس کا خیال آگیا تھا۔انزلہ کے کومے سے باہر آنے کے بعد ابراہیم نے اسے انزلہ کے ایکسیڈنٹ کا بتایا تھا۔

یہ باتیں سن کر اس کے دل میں کوئی جذبات نہیں جاگے تھے ،وہ سوچتی تھی کہ اگر اس کے ماں باپ اپنی اولادوں پہ یہ برا وقت نہ دیکھتے تو ساری زندگی انہیں اس کا احساس نہ ہوتا ،یہ بات اس کا دل ان کی طرف مائل نہیں کررہی تھی۔

آج اس کی اور زوریز کی زندگی کا بہت بڑا دن تھا ،آج کے دن اس نے جڑواں بچوں کو جنم دیا -ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا۔

▫▫▫

کئی مہینوں بعد اس نے حسیب منزل میں قدم رکھا تھا۔وہ کبھی یہاں نہ آتی لیکن جب اس نے اپنے ماں باپ کی خراب ہوتی حالت سنی تو وہ آگئی لیکن وہ آخری بار آئی تھی۔

حسیب منزل میں آج زوریز نے ان سب لوگوں کو بلایا تھا جو عمائمہ کے مجرم تھے۔تبریز کو بھی عمائمہ نے جیل سے نکلوا دیا تھا۔وہ بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ موجود تھا۔

جب سب کو عمائمہ کی واپسی کا پتا چلا تو سب بہت خوش ہوئے تھے۔ہر انسان کو یہ لگتا تھا کہ عمائمہ جتنی اچھی ہے ،وہ ان سب کو معاف کر دے گی اور پہلے کی طرح ان کے ساتھ رہے گی۔

"اس سے پہلے کہ آپ لوگ معافی مانگ کر اپنا وقت برباد کریں۔میں نے آپ سب کو معاف کیا لیکن جو زیادتیاں آپ سب نے کی ہے وہ میں کبھی نہیں بھول سکتی۔مجھے باقی کسی سے شکوہ نہیں ہے ،مجھے اپنے ماں باپ سے شکوہ ہے۔میں آپ کی اولاد تھی ،آپ لوگوں نے ہمیشہ میرے ساتھ زیادتی کی۔میری محبت کا جواب نفرت سے دیا۔ میرا کیا قصور تھا کیا میں اپنی مرضی سے اس دنیا میں آئی تھی ،آپ لوگ مجھے لائے تھے پھر میرے ساتھ ایسا کیوں کیا۔

آج بھی اگر آپ اپنی اولادوں پہ برا وقت نہ دیکھتے تو آپ لوگوں کو عمائمہ کا احساس نہ ہوتا۔اتنی ازراں ہیں نا عمائمہ۔

ایک وقت تھا جب آپ لوگوں کی محبت کی ایک نگاہ کے لیے میں ترستی تھی لیکن اب مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرا دل بدل گیا ہے ۔اب لوگ مجھ سے تعلق رکھنا بھی چاہیں تو میں اب نہیں رکھوں گی ۔آپ سب کو میں نے معاف ضرور کیا ہے لیکن میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔مجھے مزید کچھ کہنا اور نہ سننا ہے ۔'' وہ دکھی لہجے میں بولی تھی اور بنا کسی کو کوئی موقع دیئے وہاں سے چلی گئی تھی۔

پیچھے ہر انسان کے لیے زندگی بھر کے پچھتاوے رہ گئے تھے ۔

▫▫▫

'' ہائے میری توبہ ،یہ دونوں اتنا تنگ کرتے ہیں۔ایک روتا ہے تو دوسرے نے رونا اپنا فرض بنا لیا ہے ۔'' عمائمہ نے زوریز کو فلیٹ میں داخل ہوتے دیکھ کر فوراً سے شکایت لگائی تھی۔

'' تمہیں ہی شوق ہے خود بچے سنبھالنے کا ،میں نے تو تمہیں کیئر ٹیکر رکھنے کا کہا ہے ۔'' وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ڈپٹتے ہوئے بولا تھا ۔

'' میں نہیں چاہتی کہ کل کو میرے بچے مجھ سے شکایت کریں کہ میں نے انہیں نہیں سنبھالا ۔انہیں محبت نہ دی ۔'' وہ جواباً بولی تھی ۔اپنی بچپن کی محرومیوں نے اسے ڈرا دیا تھا ۔

"ایسا نہیں ہوگا ۔وہ بس تمہاری ہیلپ کریں گی تم یہ خوف اپنے دل سے نکال دو کہ تم اپنے بچوں کی ساتھ ناانصافی کرو گی ۔ایسا کچھ نہیں ہوگا ۔مجھے یقین ہے کہ تم بچوں کی بہت اچھی تربیت کرو گی ۔" وہ نرم لہجے میں بولا تھا ۔

عمائمہ نے اثبات میں سر ہلایا ۔

"لگتا ہے دونوں سو رہے ہیں تب ہی خاموشی ہے ۔" زوریز نے پوچھا ۔

" ہاں ابھی سوئے ہیں ۔" عمائمہ نے بتایا ۔

" چلو شکر ہے ہم بھی دو چار پل سکون سے گزار لیں گے ۔" وہ شرارتی لہجے میں بولا تو عمائمہ نے اسے گھورا ۔

" میں سوچ رہا تھا کہ بچوں کو ابراہیم اور نیہا کے حوالے کر کے خود کہیں ڈیٹ پہ چلتے ہیں۔کب سے گھومنے نہیں گئے ۔" زوریز نے فرمائش کی تھی ۔

" دو بچوں کے باپ ہو کر آپ ڈیٹ پہ جاتے اچھے لگے گیں۔" اس نے زوریز کو چھیڑا تھا۔

" میں بوڑھا ہو کر بھی ڈیٹ پہ جاتا اچھا لگوں گا بشرطیکہ تم مان جاؤ ۔" وہ ہنس کر بولا تھا ۔

"آپ بتائیں آپ نے کیا کھانا ہے ہم گھر پہ ڈیٹ ارینج کر لیں گے ۔" اس نے کہا ۔وہ کبھی بچوں کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جاتی تھی۔

" رہنے دو۔" وہ خفا ہوا ۔

" توبہ کونسا صرف میرے بچے ہیں جو آپ ایسے نخرے دکھا رہے ہیں۔" وہ بھی روٹھی ۔

"یہ ہی میں کہہ رہا ہوں کہ دونوں کے بچے ہیں ،لیکن بچے ہوجانے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم خود کو بھول جائیں ۔دونوں ماشاءاللہ سے دو سال کے ہوگئے ہیں ۔میں چاہتا ہوں کہ تم بچوں کے حوالے سے ڈرنا چھوڑ دو کہ کہیں تم سے کوئی کوتاہی نہ ہو اور خود کو اور مجھے ٹائم دو ۔دو سال سے ہم کہیں باہر نہیں گئے بلکہ تمہاری زندگی تو اس فلیٹ اور یہ پاس والی مارکیٹ تک محدود ہے ۔تم بچوں کو گھر سے باہر لے جاتے ہوئے بھی ڈرتی ہو ۔اب ان تمام چیزوں سے نکلو ۔میں تمہیں بس تنگ کررہا تھا ،ہم بچوں کے ساتھ ہی باہر جائیں گے ۔ان کے ساتھ گھومے پھریں گے ۔" وہ ملائمت سے اسے سمجھانے لگا ۔

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں پتا نہیں کیوں میں اتنا ڈر رہی ہوں ۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر بولی ۔پہلی بار زوریز نے اسے سے شکوہ کیا تھا تو اسے احساس ہوا کہ اس کا رویہ غلط ہے ۔

" چلو شکر ہے تم مانی تو ۔میں چائے بناتا ہوں تم کباب تلو ۔ساتھ میں کوئی مووی دیکھتے ہیں۔" اس نے ہشاش بشاش لہجے میں پلان ترتیب دیا تھا ۔

اس سے پہلے عمائمہ اٹھتی پہلے اس کی بیٹی کی رونے کی آواز آئی اور پھر بیٹے کی ۔

" یہ آپ کو ابھی مووی دیکھنے دیں گے ۔" عمائمہ نے اٹھتے ہوئے اسے چھیڑا تھا۔

"اس تجربے کے بعد میں اس نتیجے پہ پہنچا ہوں کہ بچے بس دو ہی اچھے ۔" وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا تھا۔

عمائمہ ہنستے ہوئے اندر بڑھی تھی۔

زوریز نے سکون بھرا سانس لیا تھا ۔ان دونوں نے اپنے رشتے میں مشکلات دیکھنے کے بعد اب سکون پایا تھا ۔وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھے ۔وہ اپنے ماں باپ سے ملتا تھا لیکن عمائمہ نے کبھی ملنے کا نہیں کہا اور نہ ہی اسے بچوں کو لے جانے سے منع کیا ۔اسے لگتا تھا کہ ایک دن عمائمہ پھر سے اپنے والدین سے ملنا شروع ہو جائے گی ۔وہ نہ بھی ملتی تو اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا ۔وہ خوش تھی اس کے لیے یہ بہت تھا ۔

▫▫▫

ختم شد